أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ

الحمد لله خالق البرية على ان كتاب تراجم جمع من الحنفية من علماء الامة المحمدية اعني به

الفوائد البهية في تراجم الحنفية

مع

السنية البهية التعليقات على الفوائد

بامر صاحب الخصائل الزكية والكمالات الانسية المولوي محمد خادم حسين خصه الله تعالى بالطافه الخفية

قد انطبع في المطبع اليوسفي الواقع في بلدة لكهنو

أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ

الحمد لله خالق البرية على ان كتاب زاجو جمع من الحنفيه من علماء الامة المحمديه اعنى به

الفوائد البهية في تراجم الحنفية

مع

التعليقات السنية على الفوائد البهية

باهم صاحب الخصائل الزكية والكمالات الانسية مولانا المولوى المفتى محمد يوسف خصه الله تعالى بالطافه الخفيه

قد اذن بطبعه لمطبع اليوسفى الواقع فى بلدة لكنو

فہرس ما فی الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیۃ من التراجم والفوائد

صفحہ	الاسامی والفوائد
۱۰	۱ ابراہیم رکن الاسلام الصفار ابو اسحق
۱۰	۲ السید ابراہیم الرومی
۱۰	۳ ابراہیم فخر الدین المسطی شارح الجامع الکبیر
۱۰	تحقیق الصفار ونسبۃ القونوی
۱۰	۴ ابراہیم بن رستم المروزی مع ضبط نسبتہ
۱۱	۵ مؤلف الفتاوی الطرسوسیۃ ابراہیم بن علی مع ضبط نسبتہ
۱۱	۶ ابراہیم الخطیب المہلبی مع ضبط نسبتہ
۱۱	۷ ابراہیم بن محمد الہستانی مع ضبط نسبتہ
۱۱	ابراہیم بن یوسف البلخی مع ضبط نسبتہ
۱۱	مؤلف المنیۃ شرح الجمع احمد بن ابراہیم العینتابی مع ضبط نسبتہ
۱۱	۸ مؤلف الغایۃ شرح الہدایۃ احمد السرمری مع ضبط نسبتہ
۱۲	۹ ابو جعفر البغدادی احمد بن ابی عمران شیخ الطحاوی
۱۲	۱۰ احمد ابو بکر البوزجانی وضبط نسبتہ
۱۲	۱۱ احمد بن اسحق ابو نصر الصفار جد ابراہیم الصفار
۱۲	۱۲ احمد بن اسعد الفیضی استاذ صاحب غایۃ البیان
۱۲	۱۳ الظہیر التمرتاشی احمد بن اسمعیل مع ضبط نسبتہ وضبط الخوارزمی
۱۲	۱۴ احمد بن الحسن الشہیر بابن الزرکشی ملخص النہایۃ
۱۲	۱۵ احمد بن الحسن جلال الدین الانقروی
۱۲	الفجوۃ فی نکاحہ بامرأۃ جنیۃ
۱۳	۱۶ اخوہ ابو بکر بن الحسن الانقروی
۱۳	۱۷ احمد بن الحسن النقیب المروزی
۱۳	۱۸ احمد بن حفص البخاری ابو حفص الکبیر
۱۳	۱۹ ابنہ محمد ابو حفص الصغیر
۱۳	۲۰ احمد بن الحسین ابو سعد البردعی
۱۴	۲۱ احمد باشا بن خضر بیگ الرومی مع تحقیق الروم
۱۴	۲۲ احمد بن سلیمان الشہیر بابن کمال باشا صاحب الاصلاح والایضاح
۱۴	۲۳ احمد بن سلیمان تقی الدین المتقی مع ضبط نسبتہ
۱۴	۲۴ احمد بن سہل ابو حامد البلخی
۱۴	۲۵ احمد بن العباس ابو نصر العیاضی
۱۴	۲۶ احمد بن عبد الرحمن ابو جامد السرخسی مع ضبط نسبتہ
۱۴	۲۷ احمد بن عبد الرحمن ابو نصر الرشید مؤلف مع ضبط نسبتہ
۱۵	۲۸ ابنہ محمد بن احمد الرشید مؤلف

صفحہ	الاسامی والفوائد
۱۵	۲۹ احمد بن عبد الرشید والد صاحب الخلاصۃ
۱۵	۳۰ احمد بن عبد العزیز الصدر الشہید والد صاحب الذخیرۃ
۱۵	۳۱ احمد بن عبد اللہ الخیزاخزی مع ضبط نسبتہ
۱۵	۳۲ ابنہ محمد بن احمد الخیزاخزی
۱۵	۳۳ ابن ابنہ محمد بن محمد بن احمد الخیزاخزی
۱۵	۳۴ احمد بن عبید اللہ الشریقۃ الاکبر المحبوبی
۱۵	۳۵ احمد بن عبد اللہ القصری مؤلف حواشی التلویح
۱۵	۳۶ احمد بن عثمان الترکمانی شارح الجامع الکبیر
۱۵	۳۷ احمد بن عصمۃ ابو القاسم الصفار
۱۵	۳۸ احمد بن علی الشہیر بابن التمجید الہدانی
۱۶	۳۹ احمد بن علی الجلبکی مؤلف مجمع البحرین مع ذکر نسبتہ
۱۶	۴۰ احمد بن علی الشہیر بالظہیر السلمی
۱۶	۴۱ احمد الترنذی الوراق مع ذکر معنی الوراق
۱۶	۴۲ احمد بن علی الجصاص ابو بکر الرازی مع معنی الجصاص
۱۷	۴۳ احمد بن علی الشرف الدمشقی ملخص المختار
۱۷	۴۴ احمد بن ابی حفص النسفی ابو اللیث
۱۷	۴۵ احمد بن عمر ابو النصر العراقی
۱۷	۴۶ احمد بن عمر الخصاف مع ذکر معنی الخصاف
۱۰	۴۷ احمد بن محمد العقیلی مع ضبط نسبتہ
۱۰	۴۸ احمد القدوری مؤلف المختصر الشہیر مع ضبط نسبتہ
۱۰	۴۹ احمد بن محمد ابو علی الشاشی
۱۰	۵۰ احمد بن محمد الطلوسانی مع ذکر نسبتہ
۱۰	۵۱ احمد بن محمد الطحاوی صاحب معانی الآثار مع ضبط نسبتہ
۱۹	۵۲ احمد بن محمد العتوائی شیخ الاسلام
۱۹	۵۳ احمد بن محمد ابو عمرو البطری مع ذکر نسبتہ
۱۹	۵۴ احمد بن محمد النیسابوری قاضی الحرمین مع ذکر نسبتہ
۱۹	۵۵ احمد بن محمد الناطفی مؤلف الواقعات مع ضبط نسبتہ
۱۹	۵۶ احمد بن محمد العتابی شارح الزیادات مع ذکر نسبتہ
۱۹	۵۷ احمد بن محمد البرتی مع ضبط نسبتہ
۱۹	۵۸ شیخ مختصر الوقایۃ احمد بن محمد الشمنی مع ضبط نسبتہ
۲۰	۵۹ والدہ محمد بن الشمنی المالکی
۲۰	۶۰ جد جدہ محمد بن خلف اللہ الشمنی الشافعی

صفحہ	الاسامی والفوائد
۲۰	۶۱ احمد بن محمد ابو العلاء البزدوی
۲۰	۶۲ احمد بن محمد الاقطع شارح مختصر القدوری
۲۰	۶۳ احمد بن محمد الغزنوی مؤلف المقدمۃ الغزنویۃ مع نسبتہ
۲۰	۶۴ احمد بن محمد بن مکحول المکحولی
۲۱	۶۵ اخوہ یعتمد بن محمد المکحولی
۲۱	۶۶ احمد بن محمد ابو بکر الدامغانی
۲۱	خطیب خوارزم الموفق احمد بن محمد
۲۱	۶۷ احمد بن محمود ہمام الدین الحصیری مع نسبتہ
۲۱	۶۸ احمد بن محمود نور الدین الصابونی مع نسبتہ
۲۱	۶۹ احمد بن مسعود القونوی شارح الجامع الکبیر
۲۱	۷۰ احمد بن منصور الاسبیجابی مع ضبط نسبتہ
۲۱	۷۱ احمد بن موسی الکشی مؤلف مجموع النوازل
۲۱	۷۲ احمد بن موسی الشہیر بالخیالی مؤلف حواشی شرح العقائد النسفیۃ
۲۲	۷۳ احمد بن یوسف عماد الدین
۲۲	۷۴ اسحق بن ابراہیم الشاشی مع ضبط نسبتہ
۲۲	۷۵ اسحق بن شیث الصفار
۲۲	۷۶ اسحق بن علی مؤلف حواشی الہدایۃ
۲۲	۷۷ اسحق بن محمد الحکیم السمرقندی مع ضبط نسبتہ
۲۲	۷۸ اسد بن عمرو البجلی تلمیذ الامام ابی حنیفۃ مع نسبتہ
۲۲	۷۹ الامام احمد بن حنبل لا یروی الا عن ثقۃ
۲۲	۸۰ اسعد بن محمد الکرابیسی مع ضبط نسبتہ
۲۳	۸۱ اسعدی بن الیاجی بیگ الرومی مؤلف حواشی شرح الوقایۃ
۲۳	۸۲ اسمعیل بن احمد الصفار
۲۳	۸۳ اسمعیل بن الحسن الزاہد الفقیہ
۲۳	۸۴ اسمعیل بن حماد بن الامام ابی حنیفۃ
۲۲	عدم قبول الجرح علی الامام الاعظم
۲۳	۸۵ اسمعیل بن الخلیل التاج الفرغانی
۲۳	اسمعیل بن عبد الصادق الخطیب
۲۳	۸۶ اسمعیل بن عثمان الارشقی الشہیر بابن المعلم
۲۳	۸۷ اسمعیل الحاجی الکمادی مع ضبط النسبتین
۲۳	۸۸ اسمعیل بن محمد الدمشقی

صفحہ	الاسامی والفوائد
۲۳	۸۹ اسمعیل شمس الدین الکورانی مع نسبتہ
۲۴	۹۰ اسمعیل الشہیر بقرہ کمال مؤلف حواشی حاشیۃ الخیالی
۲۴	۹۱ الاشرف بن محمد بن السید ابی شجاع
۲۴	۹۲ اشرف بن نجیب
۲۴	۹۳ الیاس العینوبی شارح الفقہ الاکبر
۲۴	۹۴ الیاس بن یحیی الرومی
۲۴	۹۵ امیر کاتب الاتقانی مؤلف غایۃ البیان حاشیۃ الہدایۃ مع ضبط نسبتہ
۲۵	۹۶ ایوب بن ابی بکر الحلبی مع نسبتہ
۲۵	۹۷ برہان بن منصور الغزنوی مؤلف منیۃ الفقہاء
۲۵	۹۸ برہان الاسلام الزرنوجی مؤلف تعلیم المتعلم
۲۶	۹۹ بشیر بن عیاش الرسی مع ضبط نسبتہ
۲۶	۱۰۰ بشر بن الولید الکندی مع نسبتہ
۲۶	۱۰۱ بشر بن ابی الازہر النیسابوری
۲۶	۱۰۲ بکار بن قتیبۃ شیخ الطحاوی
۲۶	۱۰۳ بکر بن محمد الاعمی مع ضبط نسبتہ
۲۶	۱۰۴ بکر بن محمد شمس الائمۃ الزرنجری
۲۶	۱۰۵ ابو بکر بن حامد
۲۶	۱۰۶ ابو بکر بن مسعود الکاسانی مؤلف البدائع مع نسبتہ
۲۷	۱۰۷ تمیم نجم الدین الترکی
۲۷	۱۰۸ جابر بن محمد الکانی مع ضبط نسبتہ
۲۷	۱۰۹ جعفر بن محمد المستغفری مؤلف الطب النبوی مع ذکر نسبتہ
۲۷	۱۱۰ والدہ محمد بن المظفر المستغفری
۲۷	۱۱۱ ولدہ ابو ذر محمد بن جعفر المستغفری
۲۷	۱۱۲ ابو جعفر الاسترو شنی مع نسبتہ
۲۷	۱۱۳ جلال الدین الکرلانی صاحب الکفایۃ حاشیۃ الہدایۃ
۲۷	ذکر اختلافہم فی مؤلف الکفایۃ
۲۸	۱۱۴ حامد بن محمد الجمال الزیدموفی
۲۰	۱۱۵ حامد بن محمد النیسابوری
۲۰	۱۱۶ حبیب بن عمر الفرغانی

	الاسامی والفوائد		الاسامی والفوائد		الاسامی والفوائد		الاسامی والفوائد
۲۰	۱۲۰ حسام الدین العلیابادی مؤلف کامل الفتاوی	۳۰	۱۵۰ صاعد بن محمد ابو العلاء الاستوائی	۴۰	۱۸۰ عبد العزیز بن محمد ابو الخیر الحنفی	۴۲	۲۱۰ عبد القادر القرشی مؤلف الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ
۲۸	۱۲۱ حسام الدین المعروف بابن المدرس	۳۰	۱۵۱ ابن الرامندی صاعد بن محمد بن عبد الرحمن	۴۰	۱۸۱ عبد العزیز بن احمد البخاری صاحب الحواشی علی اصول البزدوی والمنتخب الحسامی	۴۲	۲۱۱ عبد القادر الشہیر بقادری چلپی
۲۸	۱۲۲ الحسن بن ابی مالک احد اصحاب ابی یوسف	۳۰	۱۵۲ طاہر بن احمد صاحب خلاصۃ الفتاوی	۴۰	۱۸۲ عبد العزیز بن عثمان القاضی الحنفی مؤلف الفتاوی	۴۲	۲۱۲ عبد الکریم بن ابی حنیفۃ الاکبر مع ضبط نسبتہ
۲۸	۱۲۳ الحسن بن احمد بن الحسن الانقروی	۳۰	۱۵۳ طاہر بن اسلام مؤلف مجمع البحر الفقہ الشہیر بسبحۃ بوش	۴۲	۱۸۳ عبد العزیز المرغینانی والد قاضیخان	۴۲	۲۱۳ عبد الکریم بن عبد النور الحلبی شارح صحیح البخاری
۲۸	۱۲۴ الحسن بن احمد الاعفرانی مرتب الجامع الصغیر	۳۰	۱۵۴ طاہر بن مؤلف الذخیرۃ	۴۰	۱۸۴ عبد العزیز بن عبد السید ابو خلیفۃ الخوارزمی	۴۲	۲۱۴ عبد الکریم بن محمد المنغی مع ذکر نسبتہ
۲۸	۱۲۵ الحسن بن داود السرقندی	۳۰	۱۵۵ الفقیہ طورسون الرومی	۴۰	۱۸۵ عبد العزیز بن عثمان القاضی الحنفی مؤلف الفتاوی	۴۲	۲۱۵ عبد الکریم بن محمد مصنف طلبۃ الطلبۃ
۲۸	۱۲۶ الحسن بن زیاد تلمیذ الامام الاعظم مع نسبتہ الاولوی	۳۰	۱۵۶ ابو طاہر بن محمد مؤلف الفصول فی الاصول	۴۰	۱۸۶ عبد العزیز بن علی بن عثمان الترکمانی	۴۲	۲۱۶ عبد الکریم بن یوسف الیزدی جد فخر الاسلام مع نسبتہ
۲۹	۱۲۷ الحسن بن عبد الصمد السامسونی مع نسبتہ	۳۰	۱۵۷ عائی بن ابراہیم مؤلف المناہج شرح المشارع	۴۰	۱۸۷ عبد العزیز بن عمر بن مازہ برہان الدین الکبیر	۴۲	۲۱۷ عبد الکریم بن یوسف الدیناری مع ضبط نسبتہ
۲۹	۱۲۸ الحسن بن علی السغناقی مؤلف النہایۃ مع نسبتہ	۳۰	۱۵۸ عبد الاول من احفاد صاحب الہدایۃ	۴۰	۱۸۸ عبد الغفور تاج الدین الکردری مؤلف المفید والمزید	۴۲	۲۱۸ عبد الجبار بن احمد الدیناری المعتزلی
۲۹	۱۲۹ الحسن بن علی ظہیر الدین المرغینانی مع نسبتہ	۳۰	۱۵۹ عبد الجبار بن عبد الکریم الخواری مع ضبط نسبتہ	۴۰	۱۸۹ عبد الغفور بن محمد الہذلی	۴۲	۲۱۹ عبد الکریم الرومی مؤلف حواشی التلویح وغیرہ
۲۹	۱۳۰ الحسن بن فخر الاسلام علی البزدوی	۳۰	۱۶۰ عبد الحلیم بن علی الرومی	۴۰	۱۹۰ عبد الغنی بن طالب الغزنوی	۴۲	۲۲۰ عبد اللہ بن احمد حافظ الدین النسفی مؤلف الکنز والمنار
۲۹	۱۳۱ الحسن الصاغانی مؤلف المشارق مع نسبتہ	۳۰	۱۶۱ عبد الحمید بن عبد العزیز القاضی ابو خازم	۴۰	۱۹۱ عبد الغنی بن عبد الواحد المقدسی	۴۳	۲۲۱ عبد اللہ بن جعفر ابو علی الرازی
۳۰	۱۳۲ حسن چلپی مؤلف حواشی المطول وغیرہ	۳۰	۱۶۲ نور الدین عبد الرحمن بن احمد الجامی مؤلف الفوائد الضیائیۃ	۴۰	۱۹۲ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی	۴۳	۲۲۲ عبد اللہ بن الحسین الناصحی مع توجیہ نسبتہ
۳۰	۱۳۳ قاضیخان الحسن بن منصور صاحب الفتاوی	۳۰	۱۶۳ عبد الرحمن بن شجاع ابو الفرج البغدادی	۴۰	۱۹۳ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی	۴۳	۲۲۳ عبد اللہ بن علی بن عثمان الترکمانی
۳۰	۱۳۴ الحسن بن نصر الکاشغری مع ضبط نسبتہ	۳۰	۱۶۴ عبد الرحمن بن علی قاضی القضاۃ التفہنی مع ضبط نسبتہ	۴۰	۱۹۴ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی	۴۳	۲۲۴ عبد اللہ بن علی القاضی منصور
۳۰	۱۳۵ حسن القاضی الماتریدی	۳۰		۴۰	۱۹۵ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی	۴۳	۲۲۵ عبد اللہ بن المبارک من تلامذۃ الامام الاعظم
۳۰	۱۳۶ ابو الحسن الاستغفنی مع ذکر اسمہ ونسبتہ	۳۰	۱۶۵ عبد الرحمن بن علی الاماسی الشہیر بمویدزادہ	۴۰	۱۹۶ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی	۴۳	۲۲۶ عبد اللہ بن محمد السندی مؤلف الاشربۃ مع ضبط نسبتہ
۳۱	۱۳۷ الحسین بن حامد البیہزی مع نسبتہ	۳۰	۱۶۶ عبد الرحمن بن الفضل ابو محمد الخبیزاخزی	۴۰	۱۹۷ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی	۴۳	۲۲۷ عبد اللہ بن محمد شمس الدین الاذرعی مع ذکر نسبتہ
۳۱	۱۳۸ الحسین بن خضر القاضی ابو علی النسفی	۳۰	۱۶۷ عبد الرحمن بن محمد الکرمانی مؤلف التجرید شرح القدوری	۴۰	۱۹۸ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی	۴۳	۲۲۸ عبد اللہ بن محمد الموصلی مؤلف المختار وشرحہ مع نسبتہ
۳۱	۱۳۹ الحسین بن سلیمان الکفرسی مع نسبتہ	۴۰	۱۶۸ عبد الرحمن بن محمد الغزنی مع ضبط نسبتہ	۴۰	۱۹۹ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی	۴۳	۲۲۹ اخوہ عبد الدائم بن محمود الموصلی
۳۱	۱۴۰ ابن ابنہ عبد الرحمن بن یوسف بن احمد بن الحسین	۴۰	۱۶۹ عبد الرحمن بن محمد الکاتب الحاکم	۴۰	۲۰۰ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی	۴۳	۲۳۰ اخوہ الاخر عبد العزیز بن محمود الموصلی
۳۱	۱۴۱ الحسین ابو عبد اللہ الصیمری مع ضبط نسبتہ	۴۰	۱۷۰ عبد الرحیم بن احمد سیف الدین الکرخی مع ضبط نسبتہ	۴۰	۲۰۱ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی	۴۳	۲۳۱ اخوہم الرابع عبد الکریم بن محمود الموصلی
۳۱	۱۴۲ الحسین بن علی اللاشی مع ضبط نسبتہ	۴۰	۱۷۱ عبد الرحیم بن علی مؤلف الفصول العمادیۃ	۴۰	۲۰۲ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی	۴۳	۲۳۲ والدہم محمود بن مودود الموصلی
۳۱	۱۴۳ الحسین بن علی ابو عبد اللہ البصری المعتزلی	۴۰	۱۷۲ عبد الرشید الوتوانجی مؤلف الفتاوی والوتوانجیۃ مع ذکر نسبتہ	۴۰	۲۰۳ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی	۴۳	۲۳۳ عبد اللہ بن المظفر رضی الدین
۳۱	۱۴۴ الحسین البارعی مع ذکر معنی البارعی	۴۰	۱۷۳ عبد الرشید بن الحسین جد صاحب الخلاصۃ	۴۰	۲۰۴ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی	۴۳	۲۳۴ عبد اللطیف الشہیر بابن ملک شارح المشارق والمنار
۳۲	۱۴۵ حفص بن غیاث النخعی من تلامذۃ الامام الاعظم	۴۰	۱۷۴ عبد العزیز بن احمد البخاری صاحب الحواشی علی اصول البزدوی والمنتخب الحسامی	۴۰	۲۰۵ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی	۴۵	۲۳۵ عبد اللہ بن ابراہیم المجوبی جد تاج الشریعۃ
۳۲	۱۴۶ ابو حفص السغدی	۴۰	۱۷۵ عبد العزیز بن احمد الحلوائی مع ضبط نسبتہ	۴۰	۲۰۶ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی	۴۵	۲۳۶ عبید اللہ بن الحسین الحسن الکرخی مع نسبتہ
۳۲	۱۴۷ الحکم بن عبد اللہ ابو مطیع البلخی تلمیذ الامام الاعظم	۴۰	۱۷۶ عبد العزیز المرغینانی والد قاضیخان	۴۰	۲۰۷ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی	۴۵	۲۳۷ عبید اللہ بن عمر بن عیسی الدبوسی مؤلف الاسرار مع نسبتہ
۳۲	۱۴۸ حماد بن ابراہیم قوام الدین الصفار	۴۰	۱۷۷ عبد العزیز بن عبد السید ابو خلیفۃ الخوارزمی	۴۰	۲۰۸ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی	۴۵	۲۳۸ عبید اللہ بن مسعود صدر الشریعۃ شارح الوقایۃ
۳۲	۱۴۹ حماد بن الامام ابی حنیفۃ الکوفی	۴۰	۱۷۸ عبد العزیز بن عثمان القاضی الحنفی مؤلف الفتاوی	۴۰	۲۰۹ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی	۴۵	۲۳۹ نسب صاحب الوقایۃ وشارح الوقایۃ و تحقیق مؤلف الوقایۃ ہل ہو برہان الشریعۃ تاج الشریعۃ
۳۲	۱۵۰ حمزۃ القلانسی مؤلف حواشی البیضاوی	۴۰	۱۷۹ عبد العزیز بن علی بن عثمان الترکمانی	۴۰	۲۱۰ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی	۴۷	۲۴۰ عبد الحمید بن اسمعیل القیسی الہروی
۳۲	۱۵۱ حمید الدین بن فضیل الدین مؤلف حواشی شرح الطوالع	۴۰	۱۸۰ عبد العزیز بن عمر بن مازہ برہان الدین الکبیر	۴۰	۲۱۱ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی	۴۷	۲۴۱ عبد الملک بن ابراہیم الہمدانی
۳۲	۱۵۲ حضر بیگ بن جلال الرومی استاذ الخیالی	۴۰	۱۸۱ عبد العزیز بن عمر بن مازہ برہان الدین الکبیر	۴۰	۲۱۲ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی	۴۷	۲۴۲ ولدہ محمد بن عبد الملک مؤلف طبقات الحنفیۃ والشافعیۃ
۳۲	۱۵۳ الخطاب الفردحصاری مع ضبط نسبتہ	۴۰	۱۸۲ عبد العزیز بن عمر بن مازہ برہان الدین الکبیر	۴۰	۲۱۳ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی		
۳۲	۱۵۴ الخطاب الفردحصاری مع ضبط نسبتہ	۴۰	۱۸۳ عبد العزیز بن عمر بن مازہ برہان الدین الکبیر	۴۰	۲۱۴ عبد الفتاح بن محمد الاسبیجابی		

فہرس	الاسامی والفوائد
۴۷	عبد الواحد بن علی النحوی ابو القاسم الکبری مع نسبتہ
۴۷	عبد الواحد بن محمد الاسمر شارح النقایۃ
۴۸	عبد الواحد الشیبانی
۴۸	عبد الوہاب بن وہبان الدمشقی مؤلف المنظومۃ
۴۸	عتبۃ بن خثیمۃ ابو الہیثم النیسابوری
۴۸	عثمان بن ابراہیم الترکمانی شارح الجامع الکبیر
۴۸	عثمان بن علی البیکندی مع ضبط نسبتہ
۴۸	عثمان بن علی الزیلعی شارح الکنز مع ضبط نسبتہ
۴۸	عز الدین الکندی استاذ مؤلف الخلاصۃ
۴۸	عصام بن یوسف البلخی ابو عصمۃ
۴۸	تحقیق بطلان وضو من قاء او رعف او قلس او بصق دما او غلبہ فی الصلوٰۃ وعدم الرجوع عند الکل
۴۹	ابو عصمۃ بن ابی اللیث البخاری
۴۹	عطاء بن حمزۃ شیخ الاسلام السغدی
۴۹	علاء الدین الاسوشانی صاحب الوقایۃ المشتہر بقرہ خواجہ مع ذکر احوالہ
۴۹	علی بن احمد الاسوشی والد صاحب الفتاوی الاسوشیۃ
۴۵	حکایۃ غریبۃ فی سرقۃ قراءۃ للقرآن
۴۹	علی بن احمد قاضی الحصن
۴۹	علی بن احمد علاء الدین الجمالی
۴۹	علی بن احمد حسام الدین الرازی
۴۹	علی بن ملیان الفارسی شارح الجامع الکبیر
۴۵	علی بن بہلول الیزدی شارح الجامع الصغیر
۵۰	علی بن الجعد الجوہری من اصحاب ابی یوسف
۵۰	علی بن الحسن ابو الحسن النیسابوری
۵۰	علی بن الحسین الشہیر بالبرہان البلخی
۵۰	علی بن الحسین السغدی مع ضبط نسبتہ
۵۰	علی بن داود نجم الدین القحفازی
۵۰	والدہ داود القحفازی
۵۱	علی بن سنجر البغدادی استاذ صاحب المجمع
۵۱	علی بن عبد العزیز ظہیر الدین الکبیر المرغینانی
۵۱	تحقیق مؤلف الفتاوی الظہیریۃ
۵۱	علی بن عبد اللہ العمرانی فخر المشایخ
۵۱	علی بن عبد اللہ ابو الحسن الخطیبی
۵۱	علی بن عثمان الترکمانی الماردینی
۵۱	حفیدہ حماد بن عبد الرحیم بن علی الماردینی

فہرس	الاسامی والفوائد
۵۲	علی بن محمد ابو القاسم السمنانی مع ضبط نسبتہ
۵۲	علی بن محمد شیخ الاسلام الاسبیجابی مع نسبتہ
۵۲	علی بن محمد القاروسی الرکابی
۵۲	علی بن محمد فخر الاسلام البزدوی مؤلف الاصول
۵۲	علی بن محمد حمید الدین الضریر محشی الہدایۃ
۵۳	علی بن محمد المعروف بالسید الشریف الجرجانی
۵۴	ابن سبطہ محمد بن جعفر بن علی
۵۵	مسعود بن عمر سعد الدین التفتازانی الشافعی
۵۶	علی بن محمد نور الدین البخاری
۵۶	علی بن محمد الواسطی
۵۶	علی بن محمد التنوخی مع ضبط نسبتہ
۵۶	علی بن مہدی من اصحاب الامام محمد
۵۶	علی بن مودود الکشانی مع نسبتہ
۵۷	علی بن نصر المعروف بابن السوسنی
۵۷	علی بن یوسف بن محمد الفناری
۵۷	علی بن یونس الزاہد الفقیہ
۵۷	علی بن ابی بکر المرغینانی مؤلف الہدایۃ
۵۸	ذکر حدیث ما من شیء بدئ یوم الاربعاء الا تم
۵۸	حکمۃ بدایۃ السبق یوم الاربعاء
۵۸	علی الرازی
۵۸	علی علاء الدین المروزی
۵۸	علی علاء الدین السیرافی
۵۸	علی الطوسی مؤلف تہافت الفلاسفۃ
۵۹	علی العدنی مؤلف الحاشیۃ علی مقدمات التوضیح
۵۹	ابو علی الرازی
۵۹	ابو علی الدقاق مع ذکر منشأ لدقاق
۵۹	عماد الدین بن شمس الائمۃ الزرنجری
۵۹	عماد الدین بن مؤلف الہدایۃ
۵۹	عمر الکاخشتوانی مع ضبط نسبتہ
۵۹	عمر بن احمد الشہیر بابن العدیم الحلبی مؤلف تاریخ حلب
۵۹	والدہ احمد بن ہبۃ اللہ الحلبی
۵۹	جدہ ہبۃ اللہ بن محمد بن ہبۃ اللہ الحلبی
۵۹	والد جدہ محمد بن ہبۃ اللہ الحلبی
۵۹	جد جدہ ہبۃ اللہ بن احمد بن یحیی الحلبی

فہرس	الاسامی والفوائد
۵۹	عبد الرحمن بن العدیم عمر الحلبی الحنفی
۵۹	ابراہیم بن محمد بن عمر الحلبی
۵۹	احمد بن ابراہیم بن محمد الحلبی
۵۹	عبد العزیز بن عبد الرحمن بن ابراہیم الحلبی
۶۰	عمر بن اسحق الغزنوی شارح الہدایۃ مع ذکر نسبتہ
۶۰	عمر بن عبد العزیز الصدر الشہید حسام الدین شارح الجامع الصغیر
۶۰	عمر بن عبد الکریم بدر الدین الورسکی
۶۰	عمر بن مؤلف الہدایۃ
۶۰	عمر بن محمد مفتی الثقلین النسفی
۶۰	عمر بن محمد ضیاء الاسلام البسطامی
۶۱	عمر بن محمد شرف الدین العقیلی مع نسبتہ
۶۱	عمر بن محمد الخبازی مؤلف المغنی فی الاصول
۶۱	عمر بن محمود سراج الدین
۶۱	عمرو بن میمون والد الخصاف
۶۱	عیسی بن ابان من اصحاب الامام محمد
۶۱	مالک دشق عیسی بن ابی بکر صاحب التصانیف
۶۳	فتح اللہ الشیرازی صاحب التعلیقات علی شرح الکنجینی
۶۲	فخر الدین العجم تلمیذ السید الشریف
۶۲	فضل اللہ بن محمد مؤلف الفتاوی الصوفیۃ
۶۲	القاسم بن الحسین صدر الافاضل الخوارزمی
۶۲	القاسم بن معن الکوفی
۶۳	قاسم الشہیر بقاضی زادہ الرومی
۶۳	ابو القاسم التنوخی
۶۳	محمد بن ابراہیم الضریر المیدانی
۶۳	محی الدین محمد الکفسائی محشی شرح الوقایۃ
۶۳	محمد بن احمد الکبیر الطبری
۶۳	محمد بن احمد ابو الحسن الغنجانی مع نسبتہ
۶۳	السید ابو شجاع محمد بن احمد بن حمزۃ
۶۳	محمد بن احمد الکمالی مع ذکر نسبتہ
۶۳	والدہ احمد بن الطیب الکمالی
۶۳	حفیدہ اسمعیل بن محمد بن احمد
۶۳	محمد بن احمد ابو بکر العیاضی مع نسبتہ
۶۳	محمد بن احمد الدمشقی المشہور بابن الربوۃ

فہرس	الاسامی والفوائد
۶۳	محمد بن احمد بن عثمان الترکمانی
۶۳	محمد بن احمد ابو بکر القدارا البلخی
۶۳	محمد بن احمد بن ابی بکر ظہیر الدین مؤلف الفتاوی الظہیریۃ
۶۴	محمد بن احمد جلال الدین العیدی مع نسبتہ
۶۴	محمد بن احمد ابو بکر القدوری والد صاحب المختصر
۶۴	محمد بن احمد بن عمر ابو الدین استاذ صاحب القنیۃ
۶۴	محمد بن احمد ابو جعفر النسفی مؤلف التعلیقۃ
۶۴	محمد بن احمد المایرغی النسفی مع نسبتہ
۶۴	محمد بن احمد ابو جعفر البرکدی مع ضبط نسبتہ
۶۴	محمد بن احمد بہاء الدین الاسبیجابی
۶۴	محمد بن احمد علاء الدین السمرقندی مؤلف تحفۃ الفقہاء
۶۴	محمد بن احمد شمس الائمۃ السرخسی
۶۵	محمد بن احمد القاضی ابو جعفر السمنانی
۶۵	والدہ ابو عاصم احمد بن محمد السمنانی
۶۵	محمد بن احمد القاضی ابو عاصم العامری مع نسبتہ
۶۵	محمد بن احمد ابو بکر الاسکاف البلخی
۶۵	محمد بن سعید ابو بکر الاعمش
۶۵	محمد بن اسفان الرومی الشہیر بالمولی یکان
۶۵	محمد بن الازہر ابو عبد اللہ الغرسانی
۶۵	محمد بن اسحق الباقرحی مع ضبط نسبتہ
۶۵	والدہ اسحق بن ابراہیم الباقرحی
۶۵	جدہ ابراہیم بن محمد الباقرحی
۶۵	محمد بن اسحق ابو بکر الکلاباذی البخاری
۶۵	محمد بن ایاز الکوغ الرومی شارح الجمع
۶۵	محمد بن ابی بکر المعروف بخیر الوری مع نسبتہ
۶۶	محمد بن ابی بکر امام زادہ مؤلف شرح الاسلام
۶۶	محمد بن ابی القاسم البقالی مؤلف جمع الفرائض
۶۶	محمد بن جعفر ابو بکر الاسترابادی
۶۶	والدہ جعفر بن طرخان الاسترابادی
۶۶	محمد بن الحسن برہان الدین الکاسانی
۶۶	محمد بن الحسن ابو بکر النسفی
۶۶	الامام محمد بن الحسن الشیبانی تلمیذ الامام الاعظم
۶۶	محمد بن الحسین المعروف بکر خواہر زادہ
۶۷	المعروف بخواہر زادہ اثنان

صفحہ	الاسامی والفوائد
٦٧	خواہرزادہ ابوسعید محمد بن عبد الحمید
٦٧	محمد بن الحسین فخر القضاۃ الارسابندی مع نسبتہ
٦٧	محمد بن الحسین نظام الدین البارعی
٦٧	محمد بن الحسین ضیاء الدین البندنیجی مع ذکر نسبتہ
٦٧	محمد بن حمزۃ الفناری مؤلف یکروزی شرح ایساغوجی وفصول البدائع فی اصول الشرائع جد حسن چلپی
٦٨	محمد بن خزیمۃ ابوعبد اللہ القلاسی البلخی
٦٨	محمد بن رسول شارح مختصر القدوری
٦٨	محمد بن سلام ابونصر البلخی
٦٨	محمد بن سلمۃ ابوعبد اللہ البلخی
٦٨	محمد بن سلیمان المفسر المعروف بابن النقیب البلخی القدسی
٦٨	محمد بن سلیمان محی الدین الکافیجی مع نسبتہ
٦٩	محمد بن سلیمان بن وہب الدمشقی
٦٩	محمد بن سماعۃ تلمیذ الامام محمد
٦٩	حکایۃ غریبۃ فی فضل الجماعۃ
٦٩	محمد بن سہل ابوعبد اللہ التاجر
٦٩	احمد بن ہارون التیان
٦٩	عبد الرحمن البردبغری
٦٩	ایوب بن الحسن الفقیہ الزاہد النیسابوری
٦٩	محمد بن شجاع ابوعبد اللہ الثلجی مع ذکر نسبتہ
٧٠	محمد بن شہاب والد صاحب الفتاوی البزازیۃ
٧٠	محمد بن طاہر السعدی اللبادی مع نسبتہ
٧٠	محمد بن عباد الخلاطی مؤلف تلخیص الجامع الکبیر مع نسبتہ
٧٠	محمد بن عبد الاول التبریزی الشہیر بالمولی امیر کیو
٧٠	محمد بن عبد الجبار السمعانی المروزی
٧٠	ابنہ ابوالمظفر منصور السمعانی الحنفی ثم الشافعی
٧٠	ابنہ الآخر ابوالقاسم علی السمعانی الشافعی
٧١	ابن ابنہ علی بن علی السمعانی الشافعی
٧١	ابن ابنہ الآخر محمد بن منصور بن محمد بن عبد الجبار الشافعی
٧١	ابن ابنہ الثانی الحسن بن منصور السمعانی الشافعی
٧١	ابن ابن ابنہ محمد بن الحسن بن منصور الشافعی
٧١	ابن ابنہ احمد بن منصور السمعانی الشافعی
٧١	ابن ابن ابنہ ابوسعد عبد الکریم السمعانی الشافعی مؤلف کتاب الانساب وغیرہ

صفحہ	الاسامی والفوائد
٧١	محمد بن عبد الرحمن المعروف بالشمس الصائغ شارح المشارق
٧١	محمد بن عبد الرحمن السمرقندی السنجاری مع نسبتہ
٧١	محمد بن عبد الرحمن العلاء الزاہد المفسر
٧١	محمد بن عبد الرحمن ابوعبد اللہ الزاہد البخاری
٧٢	محمد بن عبد الرشید علاء الدین الاسمندی السمرقندی مع نسبتہ
٧٢	محمد بن عبد الرشید الکرمانی مؤلف جواہر الفتاوی
٧٢	محمد بن عبد الستار شمس الائمۃ الکردری
٧٢	محمد بن عبد العزیز الشہیر بصدر جہان البخاری
٧٣	السید محمد بن عبد القادر الرومی
٧٣	محمد بن عبد الکریم المعروف بابن الشماع
٧٣	محمد بن عبد الکریم برہان الائمۃ الترکستانی
٧٣	محمد بن عبد اللہ شمس الدین الدیری
٧٣	محمد بن عبد اللہ السرخکتی مع ضبط نسبتہ
٧٣	محمد بن عبد اللہ بن المثنی تلمیذ زفر
٧٣	محمد بن عبد اللہ ابوجعفر الفقیہ الہندوانی
٧٣	محمد بن عبد اللہ ابوالحسین الناصحی
٧٤	محمد بن عبد اللہ الصائغی المعروف بالقاضی السدید
٧٤	محمد بن عبد الواحد المعروف بابن الہمام مؤلف فتح القدیر
٧٤	محمد بن عثمان المعروف بابن الحریری
٧٤	محمد بن صاحب الہدایۃ
٧٤	محمد بن علی الزرنجری مع ضبط نسبتہ
٧٤	من تاذی منہ استاذہ یحرم برکۃ العلم
٧٤	محمد بن علی ابوعبد اللہ الدامغانی الکبیر
٧٥	محمد بن علی الشہیر بمحی الدین چلپی
٧٥	محمد شاہ بن علی الفناری
٧٥	محمد بن الصدر الشہید عمر بن عبد العزیز
٧٥	محمد بن عمر رشید الدین النیسابوری
٧٥	محمد بن عمر ظہیر الدین النوحاباذی مع نسبتہ
٧٥	محمد بن عمر المعروف بابن السراج
٧٥	محمد بن فراموز الشہیر بالمولی خسرو مؤلف الدرر شرح الغرر
٧٦	محمد بن الفضل ابوبکر الفضلی الکماری مع نسبتہ
٧٦	حفید حفیدہ عثمان بن ابراہیم الفضلی
٧٦	عبد العزیز بن عثمان الفضلی

صفحہ	الاسامی والفوائد
٧٦	ابوبکر محمد بن محمد بن ابراہیم الفضلی
٧٦	محمد بن قطب الدین الازنیقی مع نسبتہ
٧٦	محمد بن محمد الحاکم الشہید البلخی
٧٧	محمد بن محمد شرف الرؤساء الخوارزمی
٧٧	محمد بن محمد قوام الدین الکاکی شارح الہدایۃ
٧٧	محمد بن محمد المایمرغی مع ضبط نسبتہ
٧٧	محمد بن محمد ابومحمد القطوانی مع نسبتہ
٧٧	محمد بن محمد حافظ الدین الطاہری
٧٧	محمد بن محمد بن الحسین منہاج الشریعۃ
٧٧	محمد شاہ بن محمد بن حمزۃ الفناری
٧٧	محمد بن محمد ابوطاہر الدباس
٧٧	محمد بن محمد ابونصر النیسابوری
٧٧	محمد بن محمد البزازی مؤلف الفتاوی البزازیۃ
٧٧	محمد بن محمد صدر الاسلام البزدوی اخو فخر الاسلام
٧٧	محمد بن محمد الاخسیکثی مؤلف المنتخب الحسامی مع نسبتہ
٧٨	رضی الدین محمد بن محمد السرخسی مصنف المحیط الرضوی
٧٨	تحقیق تعداد المحیطات وتعیین مؤلفیہا
٧٩	محمد بن محمد المرغینانی ناظم الجامع الصغیر
٧٩	محمد الاقسرائی شارح الموجز فی الطب مع نسبتہ
٧٩	ابوہ محمد بن محمد بن الامام فخر الدین الرازی
٧٩	جدہ محمد بن الامام فخر الدین الرازی
٧٩	علی بن محمد الہروی الرومی الشہیر بمصنفک
٨٠	شمس بن عطاء اللہ من احفاد الامام
٨٠	محمد برہان الدین النسفی مؤلف العقائد النسفیۃ
٨٠	محمد بن محمد ابومنصور الماتریدی مع نسبتہ
٨٠	محمد بن محمد اکمل الدین البابرتی مؤلف العنایۃ شرح الہدایۃ مع نسبتہ
٨١	محمد بن محمود الاصفہانی الشافعی شارح المحصول
٨١	محمود بن عبد الرحمن الاصفہانی الشافعی شارح مختصر ابن حاجب
٨٢	محمد الحافظی البخاری المعروف بخواجہ پارسا
٨٢	محمد بن محمد حافظ الدین الکبیر البخاری
٨٢	محمد بن محمد رکن الدین العمیدی مؤلف الارشاد
٨٢	محمد بن محمود الاستروشنی مؤلف الفصول الاستروشنیۃ

صفحہ	الاسامی والفوائد
٨٣	محمد بن محمود المعروف بخواہر زادہ
٨٣	محمد بن محمود الخطیب الخوارزمی
٨٣	محمد بن محمود المفتی بسجستان
٨٣	محمد بن محمود العلاء الترجمانی مع نسبتہ
٨٣	محمد بن مسعود الکشانی
٨٣	محمد بن مصطفی مؤلف میزان الصرف
٨٣	محمد بن مصطفی فخر الدین الترکی
٨٣	محمد بن مقاتل الرازی
٨٣	محمد بن منصور النوقدی مع ضبط نسبتہ
٨٣	محمد بن موسی ابوبکر الخوارزمی
٨٣	ابن میناس محمد الرومی
٨٣	محمد بن نصر ابوالمعالی العامری الخطیب
٨٣	محمد بن الولید ابوعلی السمرقندی
٨٣	محمد بن یحیی ابوعبد اللہ الفقیہ الجرجانی
٨٣	محمد بن الیمان ابوبکر السمرقندی
٨٤	محمد بن یوسف ابوالفتح القنطری
٨٤	محمد بن یوسف شمس الدین القونوی شارح المجمع
٨٤	محمد بن یوسف الحلبی المشہور بابن الابیض
٨٤	ذکر ما یمنع السوس عن القمح ونحوہ
٨٤	محمد بن یوسف ابوالفضل الغزنوی
٨٤	محمد محی الدین الرومی الشہیر بخطیب زادہ
٨٤	محمد محی الدین الاسکلیبی والد ابی السعود المفسر
٨٤	محمد بن احمد شمس الدین اللارندی
٨٤	محمود بن احمد البخاری الحصیری
٨٥	محمود بن احمد برہان الدین البخاری مؤلف المحیط والذخیرۃ
٨٥	ذکر کون المحیط البرہانی من الکتب المعتبرۃ
٨٥	محمود بن احمد المحبوبی تاج الشریعۃ جد شارح الوقایۃ
٨٦	محمود بن احمد جمال الدین القونوی
٨٦	محمود بدر الدین العینی شارح الکنز مع نسبتہ
٨٦	محمود بن احمد عماد الدین
٨٦	محمود بن حامد النیسابوری
٨٦	محمود بن حسین البلخی مؤلف الافتتاح
٨٦	محمود بن حسین جلال الدین الاستروشنی
٨٦	محمود بن رمضان الرومی

صفحہ	الاسامی والفوائد
٨٦	محمود بن عابد تاج الدین الصرخدی ثم الدمشقی
٨٦	محمود بن عبد العزیز الاوزجندی جد قاضیخان
٨٦	محمد بن عبد القاہر شہاب الدین الرازی
٨٦	محمود بن عبید اللہ المروزی مؤلف العون
٨٦	محمود بن علی جمال الدین العجمی القیسرانی مع نسبتہ
٨٧	ذکر الفرق بین العجمی والاعجمی
٨٧	محمود جار اللہ الزمخشری مؤلف الکشاف مع نسبتہ
٨٧	محمود بن محمد البخاری مؤلف الحقائق شرح المنظومۃ
٨٧	محمود بن محمد الرومی مؤلف المحمودیۃ
٨٧	محمود بن ابی بکر الکلاباذی مؤلف ضوء السراج شرح السراجیۃ مع نسبتہ
٨٨	محمود الترجمانی شرف الائمۃ المکی
٨٨	محمود الرومی الشہیر بقوجہ افندی
٨٨	ابنہ محمود الرومی والد شارح الچغمینی
٨٨	موسی باشا قاضی زادہ الرومی شارح الچغمینی
٨٨	محی الدین الرومی الشہیر بابن مغنیسا
٨٨	محی الدین العجمی مع ذکر اسمہ
٨٨	محی الدین المعروف بجوی زادہ مع تحقیق علمہ
٨٨	مختار الزاہدی الغزنوی مؤلف القنیۃ مع نسبتہ
٨٩	مسعود بن الحسین الکشانی مؤلف المختصر المسعودی
٨٩	مسعود بن شجاع برہان الدین الاموی
٨٩	مسعود بن محمد ابو القاسم الخوارزمی
٨٩	مصطفی الرومی الشہیر بتمجید زادہ
٨٩	مصطفی بن اوحد الدین الرومی
٨٩	مصطفی بن حسام الدین الشہیر بحسام زادہ
٨٩	مصطفی بن یوسف البرسوی المشہور بخواہر زادہ
٨٩	المطہر بن الحسین الیزدی شارح مختصر القدوری
٨٩	الحسین بن احمد بن الحسین الیزدی

صفحہ	الاسامی والفوائد
٨٩	معلی بن منصور الرازی
٩٠	منصور بن احمد الخوارزمی
٩٠	موسی بن سلیمان ابو سلیمان الجوزجانی
٩٠	موسی بن نصر ابو سہل الرازی
٩٠	موسی بن محمد التبریزی
٩٠	میمون بن اسمعیل بن عبد الصادق
٩٠	میمون المکحولی مؤلف التمہید فی اصول التوحید
٩٠	مکحول بن الفضل النسفی مؤلف کتاب الشعاع
٩٠	تحقیق بطلان روایۃ مکحول ان الصلوۃ تفسد برفع الیدین عند الرکوع وغیرہ
٩١	ناصر بن عبد السید المطرزی مؤلف المغرب مع نسبتہ
٩١	ناصر الدین السمرقندی مؤلف الفقہ النافع
٩١	نجم الائمۃ البخاری
٩١	نجم الائمۃ الحکیمی
٩١	نصر بن احمد ابو احمد العیاضی
٩٢	نصر بن محمد ابو اللیث الفقیہ السمرقندی مؤلف تنبیہ الغافلین والبستان
٩٢	نصر ابو اللیث الحافظ السمرقندی
٩٢	ابو نصر الدبوسی
٩٢	نصیر بن یحیی البلخی
٩٢	النعمان بن الحسن معز الدین الخطیبی
٩٢	نوح بن ابی مریم المعروف بالجامع
٩٢	وکیع بن الجراح تلمیذ الامام الاعظم
٩٢	ہبۃ اللہ الترکستانی الطرازی مع نسبتہ
٩٣	ہشام بن عبد اللہ الرازی
٩٣	ہلال بن یحیی الرای البصری
٩٣	الہیثم بن القاضی عتبۃ النیسابوری
٩٣	یحیی بن اکثم القاضی

صفحہ	الاسامی والفوائد
٩٣	یحیی بن بخشی الرومی
٩٣	یحیی الکوفی تلمیذ الامام الاعظم
٩٣	یحیی بن سلیمان الرومی
٩٣	یحیی بن عبد اللہ ابو صالح الناصحی
٩٣	یحیی بن علی نجم الدین الرومی
٩٣	یحیی الزندوستی مؤلف النظم والروضۃ مع نسبتہ
٩٤	یحیی بن محمد المعروف بابن القویر
٩٤	یعقوب بن ابراہیم الامام ابو یوسف تلمیذ الامام الاعظم
٩٤	یعقوب بن ادریس النکدی المشتہر بقرہ یعقوب
٩٤	یعقوب بن سید علی الرومی شارح شرعۃ الاسلام
٩٤	یعقوب الاصغر القرامانی
٩٤	یوسف بن احمد الخاصی مؤلف الفتاوی مع نسبتہ
٩٤	یوسف بن اسحق الجعبری صدر القراء
٩٤	یوسف بن اسمعیل القرشی الدمشقی
٩٤	یوسف بن جنید المعروف باخی چلپی مؤلف ذخیرۃ العقبی حاشیۃ شرح الوقایۃ
٩٤	تحقیق ان مؤلف ذخیرۃ العقبی غیر چلپی محشی المطول وغیرہ
٩٥	یوسف بن الحسین المعروف بالبدر الابیض
٩٥	یوسف بن الحسین الکرماسنی
٩٥	یوسف بن خالد السمتی مع ضبط نسبتہ
٩٥	یوسف بن خضر بیگ الرومی المشتہر بسنان باشا
٩٥	اخوہ یعقوب باشا بن خضر بیگ مؤلف حواشی شرح الوقایۃ
٩٥	یوسف بن عبد اللہ الاذرعی
٩٥	یوسف بن عبد اللہ الجمال الزیلعی مخرج احادیث الہدایۃ والکشاف وغیرہما مع ضبط نسبتہ وتحقیق علمہ
٩٦	یوسف بن عمر الصوفی صاحب جامع المضمرات شرح القدوری
٩٦	یوسف بن فرغلی البغدادی سبط ابن الجوزی

صفحہ	الاسامی والفوائد
٩٦	یوسف بالی بن محمد بن حمزۃ الانصاری
٩٦	یوسف بن محمد ابو عبد اللہ الجرجانی مؤلف خزانۃ الاکمل
٩٦	یوسف بن محمد السکاکی مؤلف مفتاح العلوم مع ذکر نسبتہ
٩٧	یوسف بن محمد صدر القراء الفیدی مع نسبتہ
٩٧	یوسف القرہ صوی نور الدین
٩٧	یوسف بن منصور السیاری مع نسبتہ
٩٧	الخاتمۃ فیہا فصلان
٩٧	الفصل الاول فی تعیین المبہمات
٩٨	ابو معاذ البلخی خالد بن سلیمان
١٠٠	الفصل الثانی فی فوائد متفرقۃ نفیسۃ
١٠١	ابن خزیمۃ الشافعی محمد بن اسحق
١٠١	محمد بن الحسن الجرجانی الشافعی
١٠٢	ایمن ابو البرکات بن محمد بن محمد عاشق النبی صلی اللہ علیہ وسلم
١٠٢	محمد بن اسمعیل ابو بکر القفال الشافعی
١٠٢	نظام الدین الشاشی الحنفی مؤلف المختصر المعروف باصول الشاشی
١٠٢	محمد بن احمد فخر الاسلام الشاشی الشافعی
١٠٢	عبد اللہ بن احمد القفال المروزی الشافعی
١٠٢	الحسن بن محمد بن الصباح الزعفرانی الشافعی
١٠٢	یوسف امام الحرمین الحنفی
١٠٢	عبد الملک بن عبد اللہ امام الحرمین الشافعی
١٠٣	جمال الدین احمد الغزنوی الحنفی مؤلف الحاوی القدسی
١٠٣	محمد بن عبد اللہ النیسابوری الصبغی الشافعی
١٠٣	احمد بن عبد اللہ الصبغی الحنفی
١٠٣	اسمعیل بن الحسین البیہقی الحنفی مؤلف کتاب الشامل
١٠٣	احمد بن الحسن البیہقی الشافعی مؤلف السنن
١٠٣	احمد البیہقی اللغوی مؤلف تاج المصادر فی اللغۃ
	تمت

فہرس ما فی التعلیقات السنیۃ علی الفوائد البہیۃ من التراجم والفوائد

صفحہ	الاسامی والفوائد
٩	محمود بن سلیمان الکفوی الحنفی مؤلف طبقات الحنفیۃ
١٠	مؤلف کتاب الانساب ابو سعد عبد الکریم الشافعی
١٠	علی القاری الحنفی مؤلف شرح المشکوۃ وغیرہ
١٠	مؤلف اخبار الدول فی التاریخ احمد بن یوسف الدمشقی
١١	شارح صحیح مسلم محی الدین یحیی النووی الشافعی
١١	ابن خلکان احمد الشافعی صاحب التاریخ مع ضبط خلکان
١١	مؤلف میزان الاعتدال فی اسماء الرجال محمد الذہبی الشافعی
١١	مؤلف تعالیق الانوار علی الدر المختار عبد المولی الحنفی
١١	جلال الدین عبد الرحمن السیوطی الشافعی
١٢	مؤلف الکامل فی التاریخ علی بن الاثیر الجزری الشافعی
١٢	السید احمد الطحطاوی الحنفی مؤلف حاشیۃ الدر المختار
١٢	عبد العلی البرجندی الحنفی صاحب التالیف فی الریاضی
١٢	الحافظ ابن حجر العسقلانی الشافعی
١٣	بدر الدین الشبلی محمد بن عبد اللہ الحنفی مؤلف آکام المرجان فی اخبار الجان
١٣	احمد بن فضل اللہ العمری الشافعی مؤلف مسالک الابصار
١٣	ملا کاتب چلپی الحنفی مؤلف کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون

صفحہ	الاسامی والفوائد
١٣	ذکر القراسطة وبعض وقائعهم
١٤	لطف الله الرومی الشهیر بالمولی اللطفی الحنفی
١٤	مصطفی مصلح الدین القسطلانی الحنفی
١٥	عبد الله بن احمد بن علی العراقی الحنفی
١٨	اسمعیل المزنی من کبار اصحاب الشافعی
١٨	ابو الحسن علی بن احمد الطحاوی الحنفی
١٨	ابنه ابو علی الحسن بن علی الحنفی
١٨	عبد الله بن اسعد الیافعی الشافعی مؤلف مرآة الجنان
١٨	احمد بن عبد الحلیم تقی الدین الشهیر بابن تیمیة الحنبلی
١٩	مبارک ابن الاثیر الجزری الشافعی مؤلف جامع الاصول
٢٠	عبد الرحیم زین الدین العراقی الشافعی الحافظ مؤلف الالفیة فی اصول الحدیث
٢٠	محمد بن عبد الرحمن الشمس السخاوی الشافعی شارح الالفیة
٢٢	غیاث الدین الرومی الحنفی الشهیر بباشا چلبی
٢٢	علی بن عبد الکافی تقی الدین السبکی الشافعی
٢٣	علی بن محمد علم الدین المقری السخاوی الشافعی
٢٤	مسألة عدم فساد الصلوة عند الحنفیة برفع الیدین عند الرکوع وغیره
٢٥	محمد بن محمد الشهیر بابن الشحنة الحلبی استاذ ابن الهمام
٢٧	الحافظ النخشبی عبد العزیز بن محمد
٢٧	حسن الشرنبلالی الحنفی مؤلف مراقی الفلاح وغیره
٢٩	محی الدین محمد السامسونی الرومی الحنفی
٣١	عبد الاول بن الحسین الشهیر بابن ام ولد الرومی الحنفی
٣٢	موسی بن حمید الدین الرومی الحنفی
٣٣	احمد بن مصطفی الشهیر بطاشکبری زاده الرومی الحنفی مؤلف الشقائق النعمانیة فی علماء الدولة العثمانیة
٣٣	قاسم بن خلیل الرومی الحنفی عم مؤلف الشقائق
٣٣	مصطفی بن خلیل الحنفی والد صاحب الشقائق
٣٤	تراجم السلاطین العثمانیة من ابتداء عهدهم الی مراد خان السلطان
٣٥	عبد الله بن جمال الدین عبد الله الدیری الحنفی
٣٥	شمس الدین محمد بن قاضی القضاة محمد الدیری الحنفی
٣٥	عبد الرحمن بن قاضی القضاة محمد الدیری الحنفی
٣٥	عبد اللطیف بن محمد بن محمد الدیری الحنفی
٣٥	ولده شرف الدین یونس الدیری الحنفی
٣٥	عبد الله بن محمد بن محمد الدیری الحنفی

صفحہ	الاسامی والفوائد
٣٥	تاج الدین بن سعد الدین الدیری الحنفی
٣٥	قاضی القضاة شمس الدین محمد بن محمد الدیری الحنفی
٣٥	ابراهیم بن شمس الدین محمد بن محمد الدیری الحنفی
٣٦	عبد القادر الیمنی الهندی مؤلف النور السافر فی اخبار القرن العاشر
٣٨	ملا حسین الواعظ الحنفی مؤلف التفسیر الحسینی
٣٨	ملا فتح الله التبریزی
٣٨	علاء الدین علی القوشجی الحنفی مع ذکر معنی القوشجی
٣٨	فخر الدین علی بن ملا حسین الواعظ الحنفی
٣٩	جلال الدین محمد الدوانی الشافعی مؤلف الحواشی القدیمة وشرح التهذیب وغیرها
٣٩	ابنه عبد الهادی الحنفی
٣٩	ابنه الآخر سعد الدین الدوانی
٣٩	محمد صدر الدین الشیرازی الشیعی معاصر الدوانی
٣٩	ابنه غیاث الدین منصور الشیعی
٤٠	ابو القاسم عمر بن الحسین الخرقی الحنبلی مؤلف المختصر
٤٠	محمد بن احمد المروزی الخرقی مؤلف التبصرة ونهایة الادراک فی الهیئة مع تحقیق نسبته
٤١	ابو نصر علی بن ماکولا الشافعی مؤلف الاکمال فی اسماء الرجال
٤١	تحقیق فی نسبة شمس الائمة الحلوانی وذکر ضبط صاحب ذخیرة العقبی فیها
٤٢	قاسم بن قطلوبغا الحنفی
٤٤	تقسیم المجتهدین وتفسیر اصحاب الوجوه
٤٨	عبد البر بن الشحنة الحنفی شارح المنظومة
٤٩	حسن باشا الرومی الحنفی مؤلف الافتتاح شرح المصباح
٤٩	قاسم بن احمد الجمالی الحنفی
٤٩	ابنه محی الدین محمد الجمالی الحنفی
٤٩	قطب الدین المرزیفونی الحنفی
٥٠	عبد الله بن یوسف الجوینی الشافعی
٥٠	یوسف ابو الحجاج المزی الشافعی مؤلف تهذیب الکمال فی اسماء الرجال
٥٣	قطب الدین محمود الرازی الشافعی مؤلف شرح المطالع والمحاکمات

صفحہ	الاسامی والفوائد
٥٣	قطب الدین محمود الشیرازی الشافعی مؤلف شرح القانون وغیره
٥٣	المولی احمدی مؤلف سکندرنامه
٥٣	محمود بن اسرائیل الرومی الحنفی مؤلف جامع الفصولین
٥٣	الحکیم الحاج باشا الحنفی مؤلف التسهیل
٥٣	السلطان تیمور گورگان
٥٣	بعمان الدین الخوارزمی المعتزلی
٥٤	خواجه علاء الدین محمد العطار الصوفی
٥٤	خواجه بهاء الدین نقشبند الصوفی
٥٤	محمد بن السید الشریف الحنفی
٥٥	غیاث الدین الشیرازی مؤلف حبیب السیر
٥٥	محمد بن سعد الدین التفتازانی
٥٥	ابنه یحیی بن محمد التفتازانی
٥٥	ابنه احمد شیخ الاسلام الحنفی محشی شرح الوقایة
٥٥	صاحب البحر شرح الکنز زین بن نجیم الحنفی
٥٥	مؤلف النهر شرح الکنز عمر بن نجیم الحنفی
٥٦	محمد بن قاسم الاماسی الحنفی
٥٦	والده قاسم الخطیب الاماسی الحنفی
٥٧	عبد العزیز بن یوسف الرومی الحنفی المعروف بعابد چلبی
٥٧	اخوه عبد الرحمن بن یوسف الرومی الحنفی
٥٧	ابو الخیر محمد بن صاحب الحصن الحصین الشافعی
٥٧	محمد بن محمد الجزری الشافعی مؤلف الحصن الحصین
٥٧	ابو الفتح محمد بن صاحب الحصن الشافعی
٥٧	ابو بکر احمد الجزری الشافعی ابن مؤلف الحصن
٥٧	عبد الملک الحنفی من اولاد صاحب الهدایة
٥٧	عبد الاول بن عم عبد الملک الحنفی
٥٧	عصام الدین بن عبد الملک الحنفی
٥٧	عمر بن حبیب جد صاحب الهدایة
٥٩	الشیخ عبد الله الالهی الصوفی
٥٩	خواجه عبید الله السمرقندی
٥٩	عبد الرحیم بن علی الحنفی الرومی الشهیر ببابک چلبی
٥٩	محمد بن عمر ابن العدیم الحنفی
٦٥	محمد شاه بن محمد بن ادمغان الرومی الحنفی

صفحہ	الاسامی والفوائد
٦٥	یوسف بن محمد بن ادمغان الرومی الحنفی
٦٧	محمد طاهر الفتنی الحنفی مؤلف مجمع البحار
٦٨	مجیر الدین الحنبلی مؤلف الانس الجلیل فی تاریخ القدس والخلیل
٦٨	حیدرة بن احمد الشیرازی
٧٤	محمد بن محمد بن قطلوبغا الحنفی تلمیذ ابن الهمام
٧٤	قاری الهدایة عمر بن علی الحنفی
٧٦	قطب الدین الازنیقی الحنفی
٧٨	افتخار الدین عبد المطلب الحلبی الحنفی
٧٩	الامام فخر الدین محمد الرازی الشافعی
٨١	محمد بن یوسف ابو حیان النحوی الشافعی
٨١	عبد الوهاب تاج الدین السبکی الشافعی
٨١	احمد بهاء الدین السبکی الشافعی
٨٢	احمد بن شهبة الدمشقی الشافعی مؤلف طبقات الشافعیة
٨٤	موسی بن عیسی الدمیری الشافعی مؤلف حیوة الحیوان
٨٤	ابراهیم بن الخطیب الرومی الحنفی
٨٤	عبد الواسع بن خضر الرومی الحنفی
٨٩	علاء الدین علی القوشجی الحنفی شارح التجرید مع معنی القوشجی
٨٩	محمد بن محمد بن قاضی زاده الرومی الحنفی
٨٩	اخوه محمود بن محمد الرومی الحنفی
٩٢	محمد بن احمد الازهری اللغوی الشافعی مؤلف تهذیب اللغة
٩٢	ابراهیم المحدث الحلبی المعروف بسبط ابن العجمی الشافعی
٩٢	استاذه الحافظ زین الدین عبد الرحیم العراقی الشافعی
٩٤	صلاح الدین الرومی الحنفی
٩٦	محمد بن یعقوب الشیرازی الشافعی مؤلف القاموس فی اللغة
٩٧	محمد بن محمد المعروف بابن ابی شریف المقدسی الشافعی تلمیذ ابن الهمام
١٠١	ابن حجر احمد بن محمد المکی الهیتمی الشافعی
١٠١	احمد الشهاب الخفاجی الحنفی صاحب حواشی تفسیر البیضاوی
١٠١	الامام محمد بن محمد الغزالی الشافعی مؤلف احیاء العلوم
١٠٣	احمد بن اسحق الصبغی الشافعی
١٠٤	ترجمة مؤلف هذا الکتاب
	تمت

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اختار في الانبياء نبينا محمدا صلى الله عليه وسلم وشرفه على سائر المخلوقات وعظم وكرم وجعل امته اشرف الامم ودينه من بين سائر الاديان دينا اقوم فسبحانه من اله احمده حمدا طيبا على ان اجرى انهار الشرع من حضرة الرسالة الى اكناف العالم وجعل لحفرها واجرائها ائمة سادة وفقهاء قادة من الصحابة والتابعين ومن تبعهم الى يوم الدين هداة الامة الى الطريق الامم ما اعظم شانه اشكره شكرا طيبا على انه جعل اختلاف المذاهب رحمة وافتراق المشارب نعمة بايها اقتدى الانسان اهتدى الى طريق الجنان ونال بحظ اعظم اشهد انه لا اله الا هو وحده لا شريك له واشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وعلى من سلك سبيله ومشى طريقه ما تقارن السفر والقلم وتواصل الناعم بالنعم **وبعد** فيقول الراجي عفو ربه القوي ابو الحسنات **محمد عبد الحي** اللكنوي تجاوز الله عن ذنبه الجلي والخفي ان في علم التاريخ عبرة لمن اعتبر وموعظة لمن افتكر واعلام ان من دخل دار الدنيا فهو على سفر واحضار حالات من مضى وغبر ونداء على ان كل ما في هذه الدار فهو مقهور تحت القضاء والقدر لا يتأخر ساعة ولا يتقدم لمحة عن وقته المقدر فهو اجل ما يطالعه ارباب العقول واعز ما ينتفع به الجهول وافضل ما يعاينه نقاد الفحول واعلى ما يتبصر به الغفول وله شعب متفرقة وصنوف متشتتة واجلها فن تراجم الكبار واخبار الاخيار ففيه غير ما مضى فوائد جمة ومنافع مهمة منها الاطلاع على مناقبهم واوصافهم ونباهتهم وجلالتهم ليحصل التادب بآدابهم والتخلق باخلاقهم فيحشر في زمرتهم ويدخل فيهم وان لم يكن منهم ومنها الاطلاع على مراتبهم ومدارجهم فيؤمن به من تنزيل اعلى الرتبة الى الادنى وتعريج ادنى المرتبة الى الاعلى واختيار قول ادناهم على اعلاهم عند تعارض اقوالهم وافاداتهم ومنها الاطلاع على مواليدهم واعصارهم ووفياتهم وازمانهم فيحصل الامن من جعل القديم حديثا والحديث قديما والمتقدم متاخرا والمتاخر متقدما ومنها الاطلاع على آثارهم وحكاياتهم وفيوضهم وتصنيفاتهم فيتحرك عرق الشوق الى الاهتداء بهديهم والاقتداء بسيرهم ولم ازل من حين ترعرعت من الصبا الى الشباب متشوقا الى استدراك اخبار العلماء الانجاب كم طالعت فيه من كتب الطبقات واسفار حوادث السنين والاوقات الى ان حصل عندي من ذلك الحظ الاوفر واختزن منه القدر الاكثر فاردت ان اجمع ذلك في مجموع يكون هو منتهى المجموع لما اني رايت علماء زماننا بل كثيرا ممن سبقنا في بلادنا قد ظنوه شيئا فريا واتخذوه ظهريا فصار ذلك عليهم كنزا مخفيا بل نسيا منسيا فوقعوا بذلك في الورطة الظلماء وركبوا على متن عمياء تراهم لا يعلمون اعلام الاعلام المذكورين في دفاتر الكرام فضلا عن احوالهم وصفاتهم وفضلا عن مواليدهم ووفياتهم اذا سئلوا عن فقيه مذكور في الكتب بلقبه او بنسبه او مشهور بنسبه او بوصفه ما اسمه وكيف رسمه واي السنة عصره واي البلد مقره ترددوا في ذلك تردد البهائم وتفكروا تفكر الهائم تراهم ينسبون في رسائلهم تصنيف فقيه الى غيره ولا يميزون بينه وبين غيره لا سيما اذا اتحدت الاعلام والالقاب والاعصار والانساب تراهم اذا وقع التعارض بين اقوال العلماء يقدمون الادنى على الاعلى وينزلون الاعلى الى الادنى لا يميزون بين المعروف والمجهول والمردود والمقبول ولا يفرقون بين الغث والسمين والشمال واليمين ثم بدا لي ان الهمم قاصرة والخواطر فاترة والعزائم مقتصرة والقلوب منكسرة اذا راوا كتابا كبيرا تقاعدوا عن مطالعته وحرموا عن بركته فالاهم افراد الاهم فالاهم فصرفت عنان العزيمة الى جمع تراجم الحنفية خصهم الله بالطافه الجلية والخفية فان الحاجة اليها لاصحابنا اكثر والاحتياج اليها في بلادنا اظهر والاكابر وان صنفوا في احوالهم الدفاتر فمنهم من افردهم كعبد القادر القرشي والمجد الشيرازي وقاسم بن قطلوبغا والقطب المكي وعلي القاري وغيرهم ومنهم من خلطهم بغيرهم كالجلال السيوطي والحافظ الذهبي والحافظ العسقلاني والشمس السخاوي والقطب اليافعي ومحمد بن فضل الله المحبي وغيرهم لكنها في اكثر بلادنا مفقودة وتحت حجب الاختفاء مقهورة ورأيت اني لو جمعتهم في كتاب واحد حسب ما وصل اليه علمي من زمان الامام الى هذا العصر واحدا بعد واحد يصير المجموع

الكبير لا ينتفع به الا الاندر فاحببت ان افرقهم فى كتب متعددة ورسائل منفردة ليتيسر الانتفاع بها ولا يتعسر الاستفادة منها فافردت لمن لم يذكر فى الهداية وهو من الكتب المعتبرة عند ارباب الهداية رسالة سميتها بمقدمة الهداية ثم جعلت لمن يذكر فى الهداية وافردت لتراجم شرح الجامع الصغير وارباب المتون المشهورة واصحاب الكتب المعروفة رسالة وسميتها بالنافع الكبير لمن يطالع الجامع الصغير وذكرت من لا ولكتابه ذكر فى شرح الوقاية مع ذكر شراح الوقاية وشراح النقاية فى مقدمة شرحى الشرح الوقاية المسمى بالسعاية فى كشف ما فى شرح الوقاية وهذه الرسائل قد اشتملت على تراجم كثير من العلماء الشافعية وغيرهم بل وكثير من الصحابة والتابعين ومن بعدهم ثم ظفرت بطبقات الكفوى المسماة بكتائب اعلام الاخيار لمحمود بن سليمان الكفوى فوجدته احسن كتب صنفت فى هذا الباب فيه فوائد كثيرة نافعة لاولى الالباب قد ذكر فيه مشاهير الحنفية من عصر الامام الى عصره مع ذكر سلاسل تلامذتهم ووفياتهم ومواليدهم وتصنيفاتهم وآثارهم واحكامهم واوردت فى ترجمة كل فقيه فوائد من تصانيفهم وفرائد من تواليفهم ورتبته على كتاب عديدة واوردت فى كل كتيبة تراجم جماعة غفيرة وختم كل كتيبة بذكر جماعة من الاولياء والصلحاء الذين بذكرهم تنزل الرحمة وتندفع النقمة فلخصت من كتابه تراجم الفقهاء من دون خمسمائة مع حذف ما يتعلق بها حاذفا الفوائد التى لا تتعلق بها وذكرت ذكر الاولياء والصلحاء لما ان التصانيف فى احوالهم قد كثرت والدفاتر فى اخبارهم قد اشتهرت ثم زدت عليها بقولى قال الجامع بعد الفراغ من التلخيص من كتب اخر صنفت فى هذا الباب من الفوائد التى ليستغنى اولو الالباب فالترجمة التى ليس فيها قال الجامع فهو من الاصل وما هو فيها فمقبلة من الاصل وبعده من هذا الجامع ورتبت التراجم على حروف المعجم ليكون الانتفاع اسهل والتحصيل اكمل وبدأت بمقدمة فيها ما يفيد البصيرة وختمت بخاتمة فيها فوائد جليلة وسميت هذا المجموع **بالفوائد البهية فى تراجم الحنفية** وكان الفراغ من تلخيص الاصل فى مدة شهر واحد وهو شهر جمادى الآخرة من شهور سنة الحادية والتسعين بعد الالف والمائتين حين اقامتى بالوطن حفظه عن شرور الزمن والفراغ من تهذيبه وترتيبه فى مدة اربعة اشهر من شهور سنة الحادية والثانية بعد التسعين حين اقامتى بحيدرآباد الدكن نقاها الله عن البدع والفتن وقد بذلت فيه جهدى وصرفت فيه وسعى واوردت الاختلاف الواقع فى المواليد والوفيات وصححت ما نزل فيه قدم الكفوى وغيره من العلماء فى نسبة التصنيفات واوضحت توثيق قدماء فقهائنا او تضعيفهم فى الرواية من كتب اصحاب الدراية وضبطت نسب الفقهاء من كتب الانساب وبينت ما وقع فيه من الاصحاب وحققت ما وقع فى اليمين من ذكر المسائل ووقعت الدلائل كم سهرت لهذا الجمع فى ظلم الدياجر وتحملت المشقة فى ظماء الهواجر وليس غرضى من ذلك ان يدرج اسمى فى المؤلفين او يشتهر ذكرى فى العالمين بل مقصودى به وبسائر تصانيفى ان يحصل العلم لمن لا يعلم ويكون وسيلة لى الى دار النعم ولئن اهملنى الله فى العمر الجامع ذكر من لم يذكر فى هذا المجموع فى مجموع آخر يكون للعلماء نافعا وللفضلاء كافيا ان شاء الله تعالى والله اسأل ان يجعله وسائر تصنيفاتى خالصة لوجهه الكريم انه ذو الفضل العظيم والمرجو ممن ينتفع بهذا المجموع ان يدعو لى بحسن الخاتمة فى الدنيا والآخرة

المقدمة اعلم ان ذوات نبينا محمد صلى الله عليه وسلم كمنبع العيون جرت منه انهار الفنون واول من اجراها وغذاهم الصحابة المهديون لا سيما الخلفاء الراشدون وهم فى العلوم كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم وهم ورثة النبى صلى الله عليه وسلم حقا ونوابه فى اشاعة الدين صدقا ثم جرت منهم الى مستفيديهم تابعيهم ومنهم المنار الاعظم ومقلدنا المقدم ابو حنيفة النعمان بن ثابت على ما هو الاصح الثابت ومنهم الى اتباع التابعين ثم الى ائمتهم المجتهدين ثم الى مقلديهم من الفقهاء والمحدثين ولا يزال هذا الانتظام الى قيام يوم الدين وكلهم قد اولعوا فى اشاعة العلوم وافاضتها على ارباب الفهوم تذكيرا وتصنيفا وتعريفا وتحديثا فرحمهم الله رحمة واسعة وافاض عليهم سحب النعم الكاملة فلولاهم لما اهتدينا ولبقينا على ما كنا **واعلم** انه ليس الامر كما يظنه الجاهل الفاسد وذو العقل الكاسد ان اختلاف الصحابة ومجتهدى الامة قد اشكل الامر وجعل الميسر عسيرا بل الامر ان تحملا فهم صار رحمة لهذه الامة قد جعل الدين يسيرا وازال عنه عسرا ولا يعلم انه لو نبع من منبع نهر واحد لكان الامر فيه اسهل ام فى ما اذا نبع المقتدى فهذه المذاهب المختلفة الآئية ومجتهدى الامة كلها تتصل بانهار الصحابة وهى تتصل بمنبعها وهو حضرة الرسالة فكلهم على هدى من ربهم بايهما اهتديتم ومن توهم ان احدا منها على هدى وسائرها فى ضلالة فقد وقع فى حفرة الضلالة **واعلم** انه قد كثر فى هذه الامة المجتهدون ولهم جماعة مقلدون كلهم قد صرفوا اوقاتهم فى اجراء انهار الشريعة وبذلوا جهدهم فى تحقيق الطريقة القويمة بل لا يخلو مائة من المائات من المجددين لهذى طائفة من المقلدين بل ولا عصر من الاعصار عن جماعة المجتهدين فى اقطار الارضين ان كانوا فى الظاهر من المقلدين وهذا من كمال فضل الله سبحانه على العباد حيث يكثر فى كل وقت على العباد من يهتدون ويرزقون ويعلمون ويرشدون الآن من اشتهرت مذاهبهم ودونت مشاربهم وحققت مسالكهم ودونت دلائلهم وحصل لهم القبول من ارباب العقول فى اطراف الارضين مع مرور الشهور وكرور السنين هم اربعة ابو حنيفة النعمان ومالك الامام وشافعى وابن حنبل الاول وتلاميذه قدوة الاول شيبانى الثانى وقيل بل الثانى تلميذ للاول والثالث تلميذ للرابع والرابع تلميذ للثانى وبعض تلامذة الاول ولما باقى المجتهدين ممن تقدمهم او تاخرهم فمنهم من لم توجد له اتباع ولم يكمل به الانتفاع ومنهم من ظهرت له طوائف مقلدة وانتشرت مذاهبهم فى الاعصار المدونة لكن قد اندرس ذلك فى مدة قليلة ولم يبق له اثر وخبر الى ازمنة كثيرة ومن هنا قال من قال لا سبيل الى السلوك على غير هذه المسالك الاربعة

لكنه منازع في ذلك منازعة مبرهنة ثم ان الناس اكثرهم اخذوا بهذه المذاهب وقل من يتبع غيرها من المشارب فشاع مذهب احمد في نواحي بغداد وشيوعه ادون من شيوع باقي المذاهب
في البلاد وشاع مذهب مالك في بلاد المغرب وبعض بلاد الحجاز وشاع مذهب الشافعي في اكثر بلاد الحجاز واليمن وبعض بلاد الهند والدكن وبعض اطراف خراسان وتوران وشاع مذهب
ابي حنيفة الى بلاد بعيدة ومدن عديدة كنواحي بغداد ومصر والروم وبلخ وبخارا وسمرقند واصبهان وشيراز وآذربيجان وجرجان وزنجان وطوس وبسطام واستراباد ومرغينان
وفرغانة ودامغان وخوارزم وغزنة وكرمان واكثر بلاد الهند والسند والدكن وبعض بلاد اليمن وغيرها من الاطراف الشاسعة والاكناف الواسعة وكلهم نشروا علوم ائمتهم املاء وتدريسا
وتصنيفا وتاليفا ولا يزال هذا الانتظام الى ان يظهر المجتهد المطلق آخر ائمة الحق الامام المهتدي محمد بن عبد الله المهدي وينزل عيسى على نبينا وعليه الصلوة والسلام فيبطل في
زمنها الاتباع والتقليد ويظهر حكمهما بطريق الاخذ من الكتاب والسنة والاستنباط من مشكوة النبوة على الراي السديد نص عليه جماعة من المحققين ومؤيدي الدين المتين في دفاترهم
واسفارهم كابن حجر العسقلاني والجلال السيوطي ومحمد بن عبد الرسول البرزنجي وعلي القاري والشيخ محي الدين بن عربي واما قول بعض المجهولين والمتعصبين ان عيسى والمهدي
يقلدان الامام ابا حنيفة ولا يخالفان في شيء طريقه فهو من الاقوال السخيفة نص عليه ارباب الشريعة والحقيقة بل هو رجم بالغيب بلا شك ولا ريب **واعلم** ان مقلدة الائمة الاربعة
اشتهروا بالانتساب الى حضرات مقلديهم العلية كالحنفية والشافعية والمالكية والحنبلية ليحصل التميز بينهم ويتفرق احدهم عن ثانيهم وفي الحقيقة كل طائفة منهم محمدية فان تقليدهم ائمتهم
والسلوك على مسلكهم سلوك على طريق النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم واعتراف بذلك المنبع الاعظم فمن استنكف عن هذه النسب الشهيرة وجعلها مخالفة للشريعة فقد خبط خبط
عشواء وركب متن عمياء وجهل وجهل وضل واضل **واعلم** انهم قسموا اصحابنا الحنفية على ست طبقات الاولى طبقة المجتهدين في المذهب كابي يوسف ومحمد وغيرهما من اصحاب ابي حنيفة
القادرين على استخراج الاحكام من القواعد التي قررها الامام والثانية طبقة المجتهدين في المسائل التي لا رواية فيها عن صاحب المذهب كالخصاف والطحاوي والكرخي والسرخسي
والحلواني والبزدوي وغيرهم وهم لا يقدرون على مخالفة امامهم في الفروع والاصول لكنهم يستنبطون الاحكام التي لا رواية فيها على حسب الاصول والثالثة طبقة اصحاب التخريج القادرون
على تفصيل قول مجمل وتكميل قول محتمل من دون قدرة على الاجتهاد والرابعة طبقة اصحاب الترجيح كالقدوري وصاحب الهداية القادرون على تفضيل بعض الروايات على بعض
بحسن الدراية والخامسة طبقة المقلدين القادرين على التمييز بين القوي والضعيف والمرجح والسخيف كاصحاب المتون الاربعة المعتبرة والسادسة من دونهم الذين لا يفرقون
بين الغث والسمين والشمال واليمين هذه قسمة شهيرة وفيها انظار خفية قد ذكرتها مع اصناف القسمة في الفصل الاول من النافع الكبير وهو بل كل ما ذكرته في ذلك الفصل يصلح ان يقدم
ههنا لكن لما ذكرناها هناك اغنانا عن ذكرها ههنا فليراجع اليه **حرف الالف** **ابراهيم بن اسمعيل** بن احمد بن اسحق بن شيث بن الحكم ابو اسحق ركن الاسلام
الزاهد المعروف بالصفار ابوه وجده وجد ابيه كلهم من افاضل الحنفية وهو تفقه على والده مات ببخارا في السادس والعشرين من ربيع الاول سنة ٥٣٤ اربع وثلثين وخمس مائة وله
تصانيف منها كتاب تخليص الزاهد وكتاب السنة والجماعة واخذ عنه جماعة منهم فخر الدين قاضيخان الحسن بن منصور بن محمود الاوزجندي **قال الجامع** ياتي ذكر ابي جده
اسحق بن شيث وجده احمد بن اسحق وابيه اسمعيل وابنه حماد **وذكر** السمعاني في كتاب الانساب عند ذكر الصفار انه بفتح الصاد المهملة وتشديد الفاء في آخره راء مهملة يقال
لمن يبيع الاواني الصفرية ثم ذكر من جملة المشتهرين به بعد ما ذكر اسمعيل وابنه ابو اسحق ابراهيم بن اسمعيل الصفار المعروف بالزاهد الصفار كان اماما ورعا زاهدا مثل والده في قمع السلاطين
وقهر الملوك حمله السلطان سنجر بن ملكشاه الى مرو واسكنها اياه وحدث عن ابيه وابي حفص عمر بن منصور بن حبيب الحافظ وابي محمد بن عبد الملك بن عبد الرحمن وطبقتهم حدثني عنه جماعة وكانت
وفاته ببخارا انتهى كلامه وقال علي القاري في كتابه الاثمار الجنية في طبقات الحنفية ابراهيم بن اسمعيل بن احمد بن اسحق الانصاري ابو اسحق الفقيه عرف بالصفار تفقه على والده وسمع
الآثار للطحاوي على والده وكتاب العالم والمتعلم لابي حنيفة على ابي يعقوب السياري بتشديد التحتية بقراءة والده والسير الكبير لمحمد على ابي حفص وكتاب الكشف في مناقب ابي حنيفة تصنيف
عبد الله بن محمد بن يعقوب الحارثي على والده وكان من اهل بخارا موصوفا بالزهد والعلم وكان لا يخاف في الله لومة لائم **السيد ابراهيم** كان والده من سادات العجم واولياء
الله تعالى ارتحل الى بلاد الروم وتوطن في قرية بنواحي اماسية ونشأ ولده هذا في حجره واشتغل بالعلم على سنان الدين ثم على حسن بن عبد الصمد السامسوني وصار مدرسا بمدارس
مرزيفون وحصار وقسطنطينية ثم فوض اليه السلطان بايزيد خان مدرسته باماسية وفوض اليه امر الفتوى وتوفي سنة ٥٣٥ خمس وثلثين وتسع مائة وقد نيف على تسعين وكان ذا عفة وديانة
لم يره احد الا جاثيا على ركبتيه ولم يضطجع ابدا وكان لا ينام الا جالسا وكتب بخطه المليح كثيرا من الكتب **ابراهيم بن سليمان** رضي الدين الرومي القونوي المنطقي كان عالما فاضلا
شيخا قرأ على جماعة من الفضلاء ثم ورد دمشق وقرأ عليه جماعة كثيرة وحج سبع مرات وصنف شرح الجامع الكبير في ست مجلدات وشرح المنظومة مات سنة ٧٣٢ اثنتين وثلثين وسبع مائة **قال**
الجامع ذكره القاري في طبقاته كان عالما فاضلا نحويا مفسرا متدينا متواضعا انتهى **ونسبته** الى قونية بلدة معروفة هي كرسي بلاد قرمان وقرمان بلاد واسعة بارض الروم ذات مدن وقرى
منسوبة الى اول من وليها من السلاجقة كذا ذكره احمد بن يوسف بن احمد الدمشقي في كتابه اخبار الدول وآثار الاول **ابراهيم بن رستم** ابو بكر المروزي تفقه على محمد وروى

عن ابي عصمة نوح الجامع وسمع من مالك وغيره وقدم بغداد غير مرة فروى عنه ائمة الحديث ابو عبد الله احمد بن حنبل وغيره وعرض المامون عليه القضاء فامتنع وله النوادر كتبها عن
محمد **قال الجامع** قال علي القاري روى عن ابي عصمة نوح المروزي واسد البجلي وهما ممن تفقها على ابي حنيفة وسمع من مالك والثوري وحماد بن سلمة وغيرهم مات بنيسابور
قدمها حاجا سنة احدى عشرة ومائتين انتهى **ونسبته** الى مرو بفتح الميم وسكون الراء المهملة في آخرها واو بلدة معروفة يقال لها مرو الشاهجان وكان فتحها سنة ثلثين من الهجرة
والحاق الزاي المعجمة بعد الواو في النسبة للفرق بينه وبين المروي وهي ثياب مشهورة بالعراق منسوبة الى قرية بالكوفة كذا ذكره السمعاني **ابراهيم بن علي** بن احمد بن عبد الواحد
بن عبد المنعم بن عبد الصمد قاضي القضاة نجم الدين الطرسوسي ولي القضاء بدمشق بعد والده سنة ست واربعين وسبع مائة وافتى ودرس وصنف الفتاوى الطرسوسية وانفع
الوسائل ومات سنة ثمان وخمسين وسبع مائة كذا ذكره قاسم بن قطلوبغا في ترجمته وذكره عبد القادر في الجواهر المضية في باب احمد بن علي والاول اصح **قال الجامع** سياتي ذكر
والده في حرف العين ان شاء الله تعالى **ونسبته** الى طرسوس بفتح الطاء المهملة وفتح الراء المهملة بعدها سين مهملة مضمومة بعدها واو بعدها سين مهملة كذا ضبطه النووي
في تهذيب الاسماء واللغات وابن خلكان في وفيات الاعيان وكذا ضبطه السمعاني وقال هي من بلاد الثغر بالشام وكان يضرب بعيدها المثل لانها ثغر واهلها يتزينون ويخرجون
الاسلحة الكثيرة المليحة والخيل الحسان ليصل الخوف الى الكفار انتهى ملخصا **ابراهيم بن محمد** بن حمدان ابو اسحق الخطيب المهلبي اخذ عن الاستاذ عبد الله السبذموني وكان في طبقة
ابي بكر محمد بن الفضل الكماري **قال الجامع** المهلبي بضم الميم وفتح الهاء وتشديد اللام في آخره باء موحدة نسبة الى ابي سعيد المهلب بن ابي صفرة الازدي امير خراسان
نسبا وولاء ذكره السمعاني **ابراهيم بن محمد** بن اسحق الدهستاني نسبة الى دهستان بكسر الدال المهملة والهاء وسكون السين المهملة وفتح التاء المثناة الفوقية بعدها الف ثم نون
مدينة عند مازندران بناها عبد الله بن طاهر قدم نيسابور سنة نيف وستين واربع مائة وتفقه على علي بن الحسين الصندلي عن الحسين الصيمري عن ابي بكر محمد الخوارزمي عن ابي بكر
الجصاص الرازي عن الكرخي عن البردعي عن نصير بن موسى عن محمد عن ابي حنيفة وتفقه عليه صاحب طبقات الحنفية والشافعية عبد الملك بن ابراهيم الهمداني مات سنة
ثلث وخمس مائة **ابراهيم بن يوسف** بن ميمون بن قدامة البلخي كان اماما كبيرا وشيخ زمانه لزم ابا يوسف حتى برع وروى عن سفيان وغيره وعن مالك حديثا واحدا عن
نافع عن ابن عمر كل مسكر خمر وكل مسكر حرام فانه لما دخل على مالك ليسمع منه وقتيبة بن سعد حاضر فقال لمالك هذا يرى الارجاء فامر ان يقام من المجلس فقام ولم يسمع غير هذا الحديث مات
سنة احدى واربعين ومائتين **قال الجامع** نقل علي القاري عن كتاب الرد على الجهمية لعبد الرحمن بن ابي حاتم حدثني عيسى ابن بنت ابراهيم بن طهمان قال كان ابراهيم
بن يوسف شيخا جليلا فقيها من اصحاب ابي حنيفة طلب الحديث بعد ان تفقه في مذهبهم فادرك ابن عيينة ووكيعا ثم ذكر القاري ان ابراهيم بن يوسف روى عن ابي يوسف
عن ابي حنيفة انه قال لا يحل لاحد ان يفتي بقولنا ما لم يعرف من اين قلنا انتهى ملخصا **وفي** ميزان الاعتدال ابراهيم بن يوسف البلخي الفقيه عن حماد بن زيد وطبقته ولزم ابا يوسف
حتى برع وثقه النسائي وقال حاتم لا يشتغل به قلت هذا تحامل لاجل الارجاء الذي فيه وقد قال ابن حبان ظاهره الارجاء واعتقاده في الباطن السنة انتهى **وسياتي** ذكر اخيه
عصام بن يوسف في حرف العين وان ابن حبان ذكرهما في كتاب الثقات **ونسبتهما** الى بلخ بفتح الباء الموحدة وسكون اللام آخره خاء معجمة بلدة من بلاد خراسان فتحت في زمن
عثمان ذكره السمعاني **وذكر** الفقيه ابو الليث نصر الفقيه في آخر كتابه النوازل وفاة ابراهيم في جمادى الاولى سنة تسع وثلثين ومائتين ووفاة اخيه عصام سنة خمس عشرة ومائتين
احمد بن ابراهيم بن ايوب ابو العباس شهاب الدين العينتابي ولي القضاء بعسكر دمشق وافتى ودرس وشرح مجمع البحرين في الفقه ويسمى المنبع وشرح المغني في الاصول
مات سنة سبع وستين وسبع مائة **قال الجامع** نسبته الى عين تاب بالعين المهملة المفتوحة ثم ياء مثناة تحتية ثم نون ثم تاء مثناة فوقية ثم الف ثم باء موحدة قلعة بين حلب و
انطاكية ذكره عبد المولى الدمياطي في تعاليق الانوار على الدر المختار **احمد بن ابراهيم** بن عبد الغني بن اسحق قاضي القضاة ابو العباس السروجي نسبة الى سروج بفتح السين المهملة
ثم راء مهملة مضمومة ثم واو ثم جيم بلدة بنواحي حران من بلاد جزيرة ابن عمر كان اماما فاضلا راسا في الفقه والاصول شيخا في المعقول والمنقول تفقه على قاضي القضاة ابي الربيع
سليمان وعلي محمد بن عباد الخلاطي وهما اخذا عن جمال الدين الحصيري عن قاضيخان عن ابراهيم بن اسمعيل الصفار عن ابيه عن ابي يعقوب السياري عن ابي اسحق النوقدي عن الهندواني عن
الاسكاف عن محمد بن سلمة عن ابي سليمان الجوزجاني عن محمد تولى القضاء بمصر ودرس وافتى وصنف التصانيف المقبولة منها شرح الهداية سماه الغاية الشهير بغاية السروجي
انتهى فيه الى كتاب الايمان وكتاب ادب القضاء والفتاوى السروجية وغير ذلك مات في رجب سنة عشر وسبع مائة بالقاهرة وتفقه عليه الامير علاء الدين علي بن بلبان بن
عبد الله الفارسي وعلاء الدين علي بن عثمان المارديني الشهير بابن التركماني وغيرهما **قال الجامع** ارخ وفاته كذلك علي القاري وقال في وصفه كان احد الفضلاء الاذكياء
وتواليفه دالة على ذلك قال ايضا قد وضع كتابا على الهداية سماه الغاية ولم يكمله وبلغني انه بلغ فيه الى الايمان في ست مجلدات ايد فيه بالدلائل النقلية والشواهد العقلية وله
كتاب المناسك وكتاب نفحات النسمات في وصول الثواب الى الاموات ومؤلف في حكم الخيل انتهى وارخ السيوطي في حسن المحاضرة في اخبار مصر والقاهرة وفاته سنة احدى وسبع مائة

وولادته سنة ٦٣٧ سبع وثلثين وست مائة **احمد بن ابي عمران** بن عيسى ابو جعفر البغدادي قاضي الديار المصرية من اكابر الحنفية تفقه على محمد بن سماعة عن ابي يوسف ومحمد وهو
استاذ الطحاوي مات سنة ٢٨٠ ثمانين ومائتين **قال الجامع** هذا موافق لما ذكره ابن الاثير فانه ذكر موته في حوادث سنة ٢٨٠ لكنه مخالف لما ارخ السيوطي في حسن المحاضرة حيث قال احمد بن
ابي عمران موسى بن عيسى البغدادي الامام ابو جعفر قاضي الديار المصرية من اكابر الحنفية تفقه على محمد بن سماعة وحدث عن عاصم بن علي وطائفة وهو شيخ الطحاوي مات في المحرم سنة ٢٨٥
خمس وثمانين ومائتين بمصر وثقه ابن يونس في تاريخه انتهى **وذكر** علي القاري انه تفقه على محمد بن سماعة وبشر بن الوليد وحدث عن علي بن الجعد وابن الصباح وغيرهما وصنف كتابا
يقال له الحجج والمشهور ان الحجج من تصنيف عيسى بن ابان لكن لا منع من الجمع انتهى **احمد بن اسحق** ابو بكر الجوزجاني اخذ عن ابي سليمان الجوزجاني عن محمد وكان عالما جامعا
بين الفروع والاصول وله كتاب الفرق والتمييز وكتاب التوبة **قال الجامع** ذكر علي القاري انه احمد بن اسحق بن صبيح الجوزجاني بضم الجيم الاولى صاحب ابي سليمان الجوزجاني
موسى بن سليمان **وذكر** القاري في آخر طبقاته ان الجوزجاني نسبة الى جوزجان بضم الجيم وسكون الواو وفتح الزاي المعجمة ثم جيم ثم الف ثم نون **وذكر** السمعاني انه بلدة مما يلي بلخ
احمد بن اسحق بن شيث ابو نصر الصفار كان من اهل بخارا سكن بمكة وكثرت تصانيفه وانتشر علمه بها ومات بالطائف وروي انه ما رأى مثله في حفظ الفقه والادب ببخارا
قال الجامع هو جد ابراهيم بن اسمعيل ابو اسحق الصفار الذي مر ذكره ورايت في انساب السمعاني في تسميته عكسا فانه قال عند ذكر المشهورين بالصفار وابو نصر اسحق بن احمد بن شيث
بن نصر بن شيث بن الحكم الاديب الصفار البخاري من اهل بخارا له بيت في العلم الى الساعة ببخارا ورايت من اولاده جماعة ذكره الحاكم ابو عبد الله الحافظ في تاريخ نيسابور وقال
ابو نصر الفقيه الاديب البخاري الصفار قدم علينا حاجا وقد طلب الحديث في انواع من العلم وسكن ابو نصر هذا مكة وكثرت تصانيفه وانتشر علمه ومات بالطائف وقبره بها ثم قال السمعاني وابنه
ابو ابراهيم اسمعيل بن ابي نصر الصفار كان اماما فاضلا قوالا بالحق لا يخاف في الله لومة لائم قتله الخاقان نصر بن ابراهيم المعروف شمس الملك ببخارا لامره بالمعروف ونهيه عن المنكر وكان
قتله في سنة ٤٦١ احدى وستين واربع مائة ثم قال السمعاني وابنه ابو اسحق ابراهيم بن اسمعيل الصفار المعروف بالزاهد الى آخر ما نقلته عند ذكر ابراهيم ثم قال وابنه ابو المحامد حماد بن ابراهيم الصفار
امام جامع بخارا في صلوة الجمعة وكان يعرف الادب والاصول على ما سمعت حدث عن ابيه وابي علي اسمعيل بن احمد بن الحسين البيهقي وغيرهما لم اسمع منه شيئا ولقيته ببخارا انتهى **احمد بن**
اسعد بن محمد برهان الدين الخريفيني البخاري اخذ عن الشيخين حميد الدين علي الضرير وحافظ الدين محمد البخاري وهما عن شمس الائمة محمد الكردري تلميذ صاحب الهداية وتفقه
عليه امير كاتب الاتقاني صاحب غاية البيان **احمد بن اسمعيل** ظهير الدين التمرتاشي الخوارزمي ابو العباس امام جليل القدر عالي الاسناد مطلع على حقائق الشريعة له شرح
الجامع الصغير وكتاب التراويح وغيرها **قال الجامع** التمرتاشي نسبة الى تمرتاش بضم التاء المثناة الفوقية وضم الميم وسكون الراء المهملة ثم تاء ثم الف ثم شين معجمة قرية من
قرى خوارزم ذكره الطحطاوي في حواشي الدر المختار وخوارزم بفتح الخاء المعجمة والواو ثم الالف ثم الراء المهملة المفتوحة ثم الزاي المعجمة الساكنة آخره ميم بلدة كبيرة سمي به لان الجماعة
التي بنوها اول الامر كان ماكولهم لحم الصيد وكان فيه حطب كثير وبلغة اهل خوارزم خوار اللحم ورزم الحطب وقيل خوار بالفارسية السهلة ورزم الحرب وكان الحرب يسهل على سكانها
وقيل لما اقام بها هرمز بن نوشيروان رآه ارضا سهلة فقال خوارزمين فسمي به كذا في حواشي عبد العلي البرجندي على شرح ملخص الجغميني **احمد بن الحسن** شهاب الدين المعروف بابن
الزركشي درس بالمدرسة الحسامية وانتخب شرح السغناقي على الهداية مات في رجب سنة ٧٣٨ ثمان وثلثين وسبع مائة **احمد بن الحسن** بن احمد بن الحسن قاضي القضاة جلال الدين
الرازي الانقروي كان مولده سنة ٦٥١ احدى وخمسين وست مائة بمدينة انقره من بلاد الروم وتفقه على والده حسام الدين الرازي وقرأ الجامع الكبير والزيادات للعتابي على فخر الدين
عثمان بن مصطفى للماردني والفرائض على ابي العلاء شمس الدين محمود الفرضي وولي قضاء دمشق ومات يوم الجمعة التاسع عشر من رجب سنة ٧٤٥ خمس واربعين وسبع مائة **قال**
الجامع كذا ارخه علي القاري وغيره وارخ الحافظ ابن حجر العسقلاني وفاته سنة احدى وتسعين حيث قال في الدرر الكامنة في اعيان المائة الثامنة احمد بن الحسن بن احمد
بن الحسن بن انوشيروان الرازي الاصل ثم الرومي الحنفي ابو المفاخر بن ابي الفضائل جلال الدين بن حسام الدين بن تاج الدين ولد سنة ٦٥٢ اثنتين وخمسين وست مائة وقرأ القرآن
واشتغل بالنحو والتفسير والفقه قال القطب في تاريخ مصر اشتغل كثيرا وكان جامعا للفضائل ويحب اهل العلم مع السخاء وحسن العشرة وقد ولي القضاء وهو ابن سبع عشرة سنة
ودرس بدمشق وقدم مصر سنة ٧٣٠ ثلثين وسبع مائة ومات سنة ٧٩١ احدى وتسعين وسبع مائة وكان قد انحنى من الكبر واذا مرض يقول اخبرني رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم في المنام
اني اعمر فكان كذلك وقال الشهاب بن فضل الله كان كثير المروة وحسن المعاشرة سخي النفس وحكي عنه انه ذكر اعجوبة وقعت له مع امرأة من الجن قد ذكرها صاحب آكام المرجان انتهى
كلامه **قلت** هذه الاعجوبة التي اشار اليها ابن حجر ذكرها صاحب آكام المرجان في احكام الجان في الباب الثلثين منه فقال حدثنا القاضي جلال الدين احمد بن القاضي حسام الدين
الرازي الحنفي قال سفرني والدي لاحضار اهله من المشرق فالجأنا المطر الى ان نمنا في مغارة وكنت في جماعة فبينا انا نائم اذا بشيء يوقظني **فانتبهت** فاذا انا بامرأة وسط
من النساء لها عين واحدة مشقوقة في الطول فارتعدت فقالت ما عليك باس انما اتيتك لتزوج بابنة لي مثل القمر فقلت لخوفي منها على خيرة الله ثم نظرت فاذا برجال

قد اقبلوا افنظرتهم فاذا هم كهيأة المرأة التي اتتني عيونهم مشتقوة بالطول في هيأة قاض ومشهود بخطب القاضي بعد فضلت ونهضوا وعادت المرأة وهما جالسة يسار الا ان عينها مثل عين الهما وتركتهما عندي وانصرفت فرأيتهما خوفي وتأسيا شي بقيت اري من كان عندي بالحجارة حتى يستيقظوا فما انتبه منهم ثم ان الرجيل رحلنا وتلك الشابة لا تفارقني فمرت على هذا ثمانية ايام فلما كان اليوم الرابع اتتني المرأة وقالت كان هذه الشابة ما اعجبتك وكانك تحب وتهواها فقلت اني اعدها فطلقتها فانصرفت ثم لم ار بعد هذه الحكاية كانت تذكر عن جلال الدين فحكيتها للقاضي الامام العلامة شهاب الدين ابي العباس احمد بن فضل الله العمري تغمده الله برحمته فقال انت سمعتها من جلال الدين فقلت لا فقال اريدان اسمعها منه فمضينا اليه وكنت انا السائل عنها فحكاها كما ذكرتها فسأله القاضي شهاب الدين هل افضى اليها فزعم ان لا وقد الحق القاضي شهاب الدين هذه الحكاية في ترجمته القاضي جلال الدين في كتابه مسالك الابصار بخطه على حاشية الكتاب انتهى **وسياتي** ذكر والده في حرف الحاء المهملة **وله** ابن آخر قد ذكره ابن حجر في المجمع المؤسس للمعجم المفهرس يقوله ابو بكر بن الحسن بن احمد بن الحسن بن انوشروان الرازي فخر الدين ابن القاضي حسام الدين الحنفي مات سنة سبع وسبعين وسبع مائة انتهى ملخصا **احمد بن الحسن** ابن علي ابو حامد الفقيه المروزي عن الحاكم والخطيب انه كان فقيها عارفا بالاصول والفروع اخذ ببغداد عن ابي الحسن الكرخي وبمرو عن ابي القاسم الصفار عن نصير بن يحيى عن محمد ابن سماعة عن ابي يوسف وكان حافظا للحديث بصيرا للتفسير صنف الكثير وله تاريخ بديع ورد بغداد وتفقه ثم عاد الى خراسان فتولى قضاء القضاة **قال الجامع** ارخ ابن الاثير في الكامل وفاته سنة ست وسبعين وثلث مائة حيث قال في حوادثها فيها توفي احمد بن الحسين بن علي ابو حامد المروزي ويعرف بابن الطبري الفقيه الحنفي تفقه ببغداد على ابي الحسن الكرخي وولي قضاء القضاة بخراسان ومات في صفر وكان عابدا محدثا ثقة انتهى **احمد بن حفص** ابو حفص الكبير البخاري اخذ الفقه عن محمد بن الحسن وعن شمس الائمة قدم محمد بن اسمعيل البخاري صاحب الصحيح بخارا في زمان ابي حفص الكبير وجعل يفتي فنهاه ابو حفص وقال لست بأهل لهذا فلم يفته حتى سئل عن صبيين شربا من لبن شاة او بقرة فافتى بالحرمة فاجتمع الناس عليه واخرجوه من بخارا **قال الجامع** توصيفه بالكبير بالنسبة الى ابنه فانه مكنى بابي حفص الصغير كما قال علي القاري احمد بن حفص المعروف بابي حفص الكبير الامام المشهور اخذ عن محمد وابنا ابو حفص الصغير تفقه عليه ولابي حفص هذا اختيارات يخالف فيها جمهور اصحاب منها ان نية الامامة للامام شرط للاقتداء وهذا اختيار الكرخي والثوري واسحق واحمد في المشهور نقله السروجي في الغاية في مسألة المحاذاة انتهى ملخصا ثم ذكر حكاية اخراج البخاري وهي حكاية مشهورة في كتب اصحابنا ذكرها ايضا صاحب العناية وغيره من شراح الهداية لكني استبعد وقوعها بالنسبة الى جلالة قدر البخاري ودقة فهمه وسعة نظره وغور فكره ومما يخفى على من له ادنى تتبع وعلى تقدير صحتها فالبشر يخطئ **وقد** ترجم ابو عبد الله الذهبي في كتابه سير اعلام النبلاء ابا حفص الصغير في الطبقة الرابعة عشر بقوله احمد بن حفص بن الزبرقان مولى بني عجل عالم ما وراء النهر شيخ الحنفية ابو عبد الله البخاري تفقه بوالده العلامة ابي حفص قال ابو عبد الله بن مندة كان عالم اهل بخارا وشيخهم وقال احمد بن سلمة سئل محمد بن اسمعيل البخاري صاحب الجامع الصحيح عن القرآن فقال كلام الله فقالوا كيف تصرف فقال والقرآن تصرف بالالسنة فاخبر محمد بن يحيى الذهلي فقال من اتى مجلسه فلا يأتني فهجر محمد بن اسمعيل الى بخارا وكتب الذهلي الى خالد امير بخارا والي شيوخها بامره فهم خالد حتى اخرجه محمد بن احمد بن حفص الى بعض رباطات بخارا وكان محمد بن احمد صاحب الترجمة رحل وسمع من ابي الوليد الطيالسي والحميدي ويحيى بن معين وغيرهم ورافق البخاري في الطلب مدة وله كتاب الاسوار والاختلاف والرد على اللفظية وكان ثقة اماما ورعا زاهدا ربانيا صاحب سنة واتباع وكان ابوه من كبار تلامذة محمد بن الحسن انتهت اليه رياسة اصحاب بخارا والى ابي عبد الله هذا تفقه عليه ابن مندة توفي في رمضان سنة اربع وستين ومائتين انتهى كلامه **ومن** ههنا ظهر ان لابن ابي حفص الكبير كنيتين ابو حفص الصغير وابو عبد الله **فما** وقع في كشف الظنون عن اسامي الكتب والفنون لكاتب چلبي في حرف الراء الرد على اهل الاهواء لابي عبد الله المعروف بابي حفص الكبير انتهى زلة عن القلم والصواب المعروف بابي حفص الصغير **احمد بن الحسين** القاضي ابو سعيد البردعي اخذ عن اسمعيل بن حماد بن ابي حنيفة عن ابيه عن جده واخذ عن ابي علي الدقاق عن موسى بن نصير الرازي عن محمد عن ابي حنيفة وتفقه عليه ابو الحسن الكرخي وابو طاهر الدباس وابو عمرو الطبري وقتل في وقعة القرامطة مع الحجاج سنة سبع عشرة وثلث مائة وبردع بكسر الباء وسكون الراء المهملة وفتح الدال المهملة في آخره عين مهملة بلدة من اقصى بلاد آذربيجان كذا ضبطه عبد القادر في الجواهر المضية **قال الجامع** ذكر الزيلعي في شرح الكنز ان ابا سعيد البردعي دخل بغداد حاجا فوقف على داود الظاهري وكان يناظر رجلا من اصحاب ابي حنيفة وقد ضعف في جوابه الحنفي فجلس البردعي وساله عن سبع امهات الاولاد فقال داود يجوز لنا اجمعنا على جواز بيعهن قبل العلوق فلا يزول الاجماع الا بمثله فقال له البردعي واجمعنا على ان بعد العلوق قبل وضع الحمل لا يجوز البيع فلا يزول لاجماع الامثله فانقطع داود وقام ابو سعيد فاقام بغداد ويدرس فرأى في المنام ليلة كان قائلا يقول قاما الزبد فيذهب جفاء واما ما ينفع الناس فيمكث في الارض فاذا رجل يدق الباب ويقول مات داود الظاهري فان اردت ان تصلي فاحضر انتهى **وذكر** حافظ الدين النسفي في الكافي في باب اليمين في الطلاق والعتاق عند ذكر المسألة البردعية ان ابا سعيد البردعي قال اشكلت هذه المسألة فلم اجد

ببروعة من اسأله فقدمت بغداد فسألت عن القاضي ابي خازم فكشف علي ومكثت عنده اربع سنين وقرأت الجامع الكبير قبل ان آتي بغداد ثلث مائة مرة او اربع مائة مرة انتهى
وقال الاتقاني في التبيين شرح المنتخب الحسامي ابو سعيد البردعي احمد بن الحسين تلميذ ابي علي الدقاق الرازي صاحب كتاب الحيض وهو تلميذ موسى بن نصير الرازي وهو تلميذ
محمد بن الحسن والشيخ ابو الحسن الكرخي تلميذ البردعي انتهى **احمد باشا بن خضر بيگ** بن جلال الدين الرومي كان له مشاركة في العلوم الاصول والفروع متواضعا ورعا بارعا
حكي انه لما بنى السلطان محمد خان بن السلطان مراد خان المدارس الثمان في قسطنطينية اعطاه واحدة منها ثم لما عزل اخاه سنان باشا يوسف عن الوزارة عزله عن التدريس واعطاه
مدرسة ببلدة اسكوب ولما جلس السلطان بايزيد خان بن محمد خان اعطاه مدرسة بادرنة ثم جعله قاضيا ببروسا وعاش هناك الى ان مات سنة ٩٢٧ سبع وعشرين وتسع مائة **قال الجامع** يأتي
ذكر والده واخويه سنان باشا يوسف ويعقوب باشا **ونسبتهم** الى الروم بضم الراء المهملة اقليم معروف فيه بلاد ذكره السمعاني وقال النووي في تهذيب الاسماء واللغات الروم جيل من الناس معروف من ولد روم بن عيص بن اسحق
غلب عليهم اسم ابيهم **احمد بن سليمان** الرومي الشهير بابن كمال باشا اخذ العلم عن الرجال المشهورين منهم المولى اللطفي تلميذ سنان باشا والمولى مصلح الدين القسطلاني عن المولى خضر بيگ عن محمد بن
ادمغان عن محمد بن حمزة الفناري عن اكمل الدين محمد البابرتي صاحب العناية عن قوام الدين محمد الكاكي عن حسام الدين حسن السغناقي صاحب النهاية وصار مدرسا بمدينة ادرنة
ثم صار قاضيا بها ثم جعله السلطان سليم خان قاضيا بالعسكر ودخل القاهرة فلقيه اكابر العلماء وناظروا وباحثوا معه فاعجبوه فصاحة كلامه واقروا له بالفضل ثم صار مفتيا
بقسطنطينية بعد وفاة علاء الدين علي الجمالي سنة ٩٣٢ ثنتين وثلثين وتسع مائة ومات وهو مفت بها سنة ٩٤٠ اربعين وتسع مائة وله تصانيف كثيرة معتبرة منها متن وشرحه سماهما
بالاصلاح والايضاح ومتن في الاصول سماه تغيير التنقيح وشرحه وتجويد التجريد وحواشي شرح المفتاح وحواشي الهداية وحواشي تهافت الفلاسفة لخواجه زاده وحواشي شرح
الجغميني لسنان باشا وغير ذلك **قال الجامع** قد طالعت من تصانيفه الاصلاح والايضاح فوجدته محققا مدققا مولعا في الايرادات على الوقاية وشرحها لصدر الشريعة اكثرها
غير واردة ولم يورث ايراده عليهما نقصا في اشتهارهما والاعتماد عليهما ولم يشتهر تصنيفه كاشتهارهما والحق ان قبول التصنيف في اعين المستفيدين واعتماده في ابصار الفاضلين
ليس مداره على مقدار فضل المؤلفين وانما هو فضل رب العالمين ومداره على النية فانما الاعمال بالنية **وفي** رد المحتار على الدر المختار نقلا عن طبقات التميمي احمد بن سليمان الامام العلامة
الرحلة الفهامة كان بارعا في العلوم وقلما يوجد فن الا وله فيه مصنف او مصنفات ودخل القاهرة صحبة السلطان سليم لما اخذها من يد الجراكسة وشهد له اهلها بالفضل
والاتقان وله تفسير القرآن وحواش على الكشاف وحواش على اوائل البيضاوي وشرح الهداية ولم يكمل والاصلاح والايضاح في الفقه وتغيير التنقيح وشرحه وتغيير السراجية
وشرحه وتغيير المفتاح وشرحه وحواشي التلويح وشرح المفتاح ورسائل كثيرة في فنون عديدة لعلها تزيد على ثلث مائة وتصانيف في الفارسية وتاريخ آل عثمان بالتركية وكان في
كثرة التاليف وسعة الاطلاع في الديار الرومية كالجلال السيوطي في الديار المصرية وعندي انه ادق نظرا من السيوطي واحسن فهما علا انهما كانا جمال ذلك العصر ولم يزل مفتيا في دار السلطنة الى
ان توفي سنة ٩٤٠ انتهى **اقول** هو ان كان مساويا للسيوطي في سعة الاطلاع في الادب والاصول لكن لا يساويه في فنون الحديث فالسيوطي اوسع نظرا وادق فكرا في هذه الفنون منه بل
من جميع معاصريه واظن انه لم يوجد مثله بعده واما صاحب الترجمة فبضاعته في الحديث مزجاة كما لا يخفى على من طالع تصانيفهما فشتان ما بينهما كتفاوت السماء والارض وما بينهما
احمد بن صدر الدين سليمان بن وهب بن ابي العز تقي الدين الدمشقي كان اماما فاضلا ضابطا للفنون صدرا من الصدور واخذ العلوم عن ابيه عن الحصيري عن قاضيخان
مات سنة ٩٥٥ خمس وثمانين وست مائة **قال الجامع** سيأتي ذكر ابيه واخيه محمد بن سليمان وابن اخيه اسمعيل بن محمد بن سليمان **ونسبتهم** الى دمشق وهو بكسر الدال وفتح الميم وسكون الشين المعجمة آخره
قاف احسن بلاد الشام واكثرها اهلا ذكره السمعاني **احمد بن سهل** ابو حامد البلخي روى عن ابي سليم محمد بن الفضل البلخي وابي عبد الله محمد بن اسلم قاضي سمرقند وروى عنه حفيده عبد الله
بن محمد الفقيه السمرقندي كان فاضلا من اصحاب الرأي سكن سمرقند ومات سنة ٣٤٦ اربعين وثلث مائة كذا ذكره عبد القادر في الجواهر المضية **احمد بن العباس** بن الحسين بن عياض ابو نصر العياضي
من نسل سعد بن عبادة الانصاري الخزرجي رض الفقيه السمرقندي اخذ الفقه مع الامام ابي منصور الماتريدي عن ابي بكر احمد بن اسحق الجوزجاني عن ابي سليمان موسى الجوزجاني عن محمد
واخذ عنه والده ابو احمد نصر بن احمد العياضي وابو بكر محمد العياضي وجماعة كثيرة ومات شهيدا وحكايته ان جد الاسلام يومئذ كانت اسبيجاب فذهب ابو نصر مع ابنه ابي احمد وهو غلام
مراهق الى الغزو فاسره الكفار وقتلوه **قال الجامع** يأتي ذكر ابنه نصر وابنه محمد وهناك يساق نسبه الى سعد بن عبادة ان شاء الله تعالى ويذكر وجه نسبته **احمد بن عبد الرحمن** ابو حامد
النيسابوري السرخكي بضم السين المهملة وسكون الراء المهملة وفتح الخاء المعجمة آخره كاف نسبة الى سرخك قرية بنيسابور فقيه حنفي سمع ابا الازهر العبدي وروى عنه ابو العباس
احمد بن هارون مات سنة ٣٢٦ ست وعشرين وثلث مائة هكذا ذكره في الجواهر المضية **قال الجامع** قد ذكره السمعاني في الانساب عند ذكر السرخكي فقال المشهور بهذه النسبة ابو حامد احمد بن عبد الرحمن السرخكي
ذكره الحاكم ابو عبد الله الحافظ في تاريخ نيسابور وقال هو من فقهاء اهل الرأي سمع ابا الازهر العبدي ومحمد بن يزيد السلمي وقد روى كتب حفص بن عبد الرحمن عن محمد بن يزيد ثم قال الحاكم سمعت
عبد الله بن جعفر يقول توفي احمد السرخكي صاحب كتب حفص والقراآت في رمضان سنة ٣١٦ ست عشرة وثلث مائة انتهى **احمد بن عبد الرحمن** بن اسحاق القاضي جمال الدين

ابو نصر الريغدموني نسبة الى ريغدمون بكسر الراء المهملة وسكون الياء المثناة التحتية وفتح الغين المعجمة وسكون الدال المهملة وضم الميم ثم الواو والساكنة ثم النون قرية من قرى بخارا اخذ العلم عن القاضي ابي زيد الدبوسي عن ابي جعفر الاستروشني عن ابي بكر محمد بن الفضل عن عبد الله السندموني عن ابي حفص الصغير عن ابي حفص الكبير عن محمد واخذ ايضا عن ابي نصر احمد بن عبد الله الخيزاخزي عن ابيه عن ابي بكر محمد بن الفضل وكان اماما فاضلا وولي قضاء بخارا وتفقه عليه ابنه محمد بن احمد ثم ابنه ابو نصر جمال الدين حامد بن محمد وكانت ولادته في شوال سنة اربع عشرة واربعمائة ووفاته في رمضان سنة ثلث وتسعين واربعمائة وهو جد صاحب المحيط من جانب الام **قال الجامع** قد ذكره السمعاني عند ذكر الريغدموني حيث قال منها القاضي ابو نصر احمد بن عبد الرحمن بن احمد بن حسد بن عبد الله الريغدموني البخاري المعروف بالقاضي الجمال كان اماما فاضلا عاقلا ولي القضاء واملى الامالي وكتبوا عنه سمع والده ابا احمد عبد الرحمن بن احمد الريغدموني واحمد بن عبد الله بن الفضل الخيزاخزي وجماعة وابنه محمد بن احمد بن عبد الرحمن الريغدموني ممن تفرد في وقته بالسكون الوقار والمحافظة على الصيانة والديانة فوض اليه الامامة والخطابة بنجارا سمع جده ابا احمد عبد الرحمن وابا سعد سليمان بن ابراهيم بن احمد السرخسي ومن دونه وتوفي بنجارا في جمادى الاولى سنة ثمان عشرة وخمس مائة انتهى ملخصا وسياتي ذكر حامد بن محمد **احمد بن عبد الرشيد** بن الحسين قوام الدين البخاري في الدصاحب الخلاصة اخذ العلم عن ابيه وتفقه عليه ابنه وله شرح الجامع الصغير وروى عنه صاحب الهداية بسنده الى رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم انه قال اما من شيء بدئ يوم الاربعاء الا تم وكان صاحب الهداية يوقف بداية السبق على يوم الاربعاء لهذا الحديث **قال الجامع** الحديث الذي روى عنه صاحب الهداية قد تكلم فيه المحدثون حتى قال بعضهم انه موضوع **احمد بن عبد العزيز** بن عمر بن مازه الصدر السعيد تاج الدين اخو الصدر الشهيد تفقه على ابيه برهان الدين الكبير عبد العزيز وعلى شمس الائمة ابي بكر بن محمد الزرنجري كلاهما عن شمس الائمة السرخسي عن الحلواني عن ابي علي النسفي عن محمد بن الفضل عن السندموني عن ابي حفص الصغير عن ابيه عن محمد وتفقه عليه ابنه محمود وصاحب الذخيرة وصاحب الهداية وغيرهما **قال الجامع** ياتي ذكر ابيه في حرف العين وابن اخيه محمد ابنه في الميم وابن ابن اخيه هناك ايضا وابن ابنه في حرف الطاء **احمد بن عبد الله** بن الفضل الخيزاخزي اخذ عن والده عن ابي بكر محمد بن الفضل عن السندموني وقلد الامامة بجامع بخارا **قال الجامع** الخيزاخزي نسبة الى خيزاخز بفتح الخاءين المعجمتين والياء المثناة التحتية الساكنة بعد الاولى وفتح الزاي المعجمة الاولى بعدها الف آخره زاي معجمة قرية على خمس فراسخ من بخارا كذا ضبطه السمعاني وقال المشهور منها ابو محمد عبد الله بن الفضل كان مفتي بخارا يروي عن ابي بكر محمد بن احمد وابي بكر احمد بن اسعد الزاهد وروى عنه ابنه ابو نصر احمد بن عبد الله قلد الامامة بجامع بخارا وعقد له مجلس الاملاء يروي عن ابيه ابي الحسن المكي وابي بكر بن زنبور البغدادي وابنه ابو بكر محمد بن ابي نصر حدث عن ابيه قرأ ابو بكر محمد بن محمد بن احمد بن عبد الله بن الفضل الخيزاخزي توفي بعد سنة ثمان عشرة وخمس مائة انتهى ملخصا وسياتي ذكر عبد الله بن الفضل **احمد بن عبيد الله** بن ابراهيم بن احمد صدر الشريعة الاكبر شمس الدين المحبوبي اخذ عن ابيه جمال الدين عبيد الله عن محمد بن ابي بكر صاحب شرعة الاسلام عن عماد الدين عمر بن بكر بن محمد الزرنجري عن شمس الائمة بكر بن محمد الزرنجري عن السرخسي عن الحلواني وصار من كبار العلماء وله قدرة كاملة في الاصول والفروع وله كتاب تلقيح العقول في الفروق وتفقه عليه ابنه محمود بن احمد المحبوبي **قال الجامع** وسياتي ذكر ابيه عبيد الله بن ابراهيم وابنه تاج الشريعة محمود ابن احمد وابن ابن ابنه صاحب شرح الوقاية عبيد الله بن مسعود بن محمود **احمد بن عبد الله** القريمي قرأ ببلدة قريم على حافظ الدين محمد البزازي صاحب الفتاوى البزازية حين قدم اليه واقام فيه وما رحل عنها البزازي سنة ست وثمان مائة قرأ على شرف الدين بن كمال القريمي من تلامذة البزازي ثم اتى بلاد الروم في دولة السلطان مراد خان ابن محمد خان فاعطاه مدرسة مرزيفون وقرأ عليه بها يوسف بن جنيد ثم اتى قسطنطينية في زمن السلطان محمد خان بن مراد خان فعين له كل يوم خمسين درهما وكان يدرس ويذكر انيما شاء وكان عالما فاضلا محمد تا مفسر افقيها ومن تصانيفه حواشي على التلويح وحواشي على شرح العقائد النسفية وحواشي على شرح اللب للسيد عبد الله ت بقسطنطينية **قال الجامع** اخ صاحب كشف الظنون وفاته عند ذكر محشي شرح العقائد سنة ثلث واربعين وتسع مائة **احمد بن عثمان** بن ابراهيم بن مصطفى الماردني التركماني تفقه على ابيه واخيه ودرس وصنف وافتى له تصانيف حسنة في الفقه واصوله والفرائض والنحو والسياة والمنطق ومن تصانيفه شرح الجامع الكبير وشرح الهداية مات في مستهل جمادى الاولى سنة اربع واربعين وسبع مائة **قال الجامع** سياتي ذكر ابيه عثمان وابني اخيه عبد الله بن علي بن عثمان وعبد العزيز بن علي بن عثمان واخيه علاء الدين علي بن عثمان وابنه محمد بن احمد وقد ذكره السيوطي في بغيته الوعاة في طبقات النحاة فقال احمد بن عثمان بن ابراهيم بن مصطفى بن سليمان الماردني الاصل المعروف بابن التركماني الحنفي القاضي تاج الدين قال في الدرر ولد بالقاهرة ليلة السبت الخامس العشرين من ذي الحجة سنة احدى وثمانين وست مائة واشتغل بانواع العلوم ودرس وافتى وناب في الحكم وصنف في الفقه والاصلين والحديث والعربية والعروض والسياة وغالب العالم كمل وسمع من الدمياطي وابن الصواف وحدث **وممن** روى عنه الحافظ وغيره **احمد بن عصمة** ابو القاسم الصفار اخذ عن نصير بن يحيى عن محمد بن سماعة عن ابي يوسف وكان اماما كبيرا اليه الرحلة بلخ تفقه عليه ابو حامد احمد بن الحسين المروزي ت سنة ست وثلثين وثلث مائة في السنة التي توفي فيها ابو بكر الاسكاف **قال الجامع** ذكر التميمي احمد بن عصمة ابو القاسم الصفار مات سنة ست وعشرين وثلث مائة انتهى وفيه مخالفة لما ذكره الكفوي في تاريخ وفاته **احمد بن علي** بن احمد فخر الدين

ابو طالب الهمداني المعروف بابن الفصيح كان اماما علامة جامعا للعلوم العقلية والنقلية انتهت اليه رياسة المذهب في زمانه وكان مدرسا بمشهد ابي حنيفة اخذ عن الحسن السغناقي صاحب
النهاية عن حافظ الدين الكبير محمد البخاري عن شمس الائمة محمد الكردري عن صاحب الهداية علي بن ابي بكر ودرس ببغداد ودمشق وافتى وصنف نظم الكنز ونظم النافع ونظم السراجية في الفرائض
ونظم المنار في اصول الفقه وكانت وفاته بدمشق يوم الاحد سادس عشرين سنة ٧٥٥ خمس وخمسين وسبع مائة ومولده سنة ٦٨٠ ثمانين وست مائة وتفقه عليه عبد الوهاب بن احمد بن وهبان الدمشقي
احمد بن علي بن ثعلب مظفر الدين المعروف بابن الساعاتي البعلبكي اصلا والبغدادي منشأ ابوه علي بن ثعلب هو الذي عمل الساعات المشهورة على باب المستنصر ببغداد وكان مشتهرا
بالهيأة والنجوم وعمل الساعات ونشأ ابنه هذا ببغداد واشتغل بالعلم وبلغ رتبة الكمال وصار امام العصر في العلوم الشرعية ثقة حافظا متقنا في الفروع واصوله اقر له شيوخ زمانه بانه فارس
جواد في ميدانه حتى ان شمس الدين الاصفهاني الشافعي شارح المحصول كان يفضله على ابن الحاجب ويقول هو اذكى منه اخذ العلم عن تاج الدين علي بن سنجر عن ظهير الدين محمد البخاري صاحب
الفتاوى الظهيرية عن الحسن قاضيخان عن الحسن بن علي المرغيناني عن البرهان عبد العزيز بن عمر بن مازه عن السرخسي عن الحلواني وله كتاب مجمع البحرين والبديع في اصول الفقه
وقرأ مجمع البحرين عليه ركن الدين السمرقندي وناصر الدين محمد ومات سنة ٦٩٤ اربع وتسعين وست مائة وكانت له بنت مسماة بفاطمة تفقهت على ابيها واخذت عنه مجمع البحرين
وكانت تكتب تعليقا حسنا **قال الجامع** قد طالعت البديع والمجمع وهما كتابان في غاية اللطف واللطافة **وقد** ذكره اليافعي في مرآة الجنان حيث قال في حوادث سنة
اربع وتسعين فيها توفي الامام مظفر الدين احمد بن علي المعروف بابن الساعاتي شيخ الحنفية كان يضرب به المثل في الذكاء والفصاحة وحسن الخط وله مصنفات في الفقه واصوله
وفي الادب مفيدة وكان مدرسا لطائفة الحنفية بالمستنصرية في بغداد انتهى **ونسبته** البعلبكي الى بعلبك بفتح البائين الموحدتين بعد الاولى عين ساكنة مهملة ثم لام مفتوحة في
آخره كاف مدينة من مدن الشام على اثني عشر فرسخا من دمشق ذكره السمعاني **احمد بن علي** بن عبد العزيز ابو بكر المعروف بالظهير البلخي امام فاضل في الفروع والاصول
وعالم كامل في المعقول والمنقول اخذ العلم عن نجم الدين عمر النسفي عن صدر الاسلام ابي اليسر محمد البزدوي عن ابي يعقوب يوسف السياري عن ابي اسحق النوقدي عن ابي
جعفر الهندواني عن ابي بكر الاعمش عن ابي بكر الاسكاف عن محمد بن سلمة عن ابي سليمان الجوزجاني عن محمد وتفقه ايضا على بهاء الدين المرغيناني محمد بن احمد الاسبيجابي
بعد خمس مائة ودرس بمراغة وقدم حلب ايام محمود بن زنكي ثم توجه الى دمشق وله شرح الجامع الصغير ومات بحلب سنة ٥٥٣ ثلث وخمسين وخمس مائة **احمد** الترمذي ابو بكر الوراق له شرح مختصر
الطحاوي **قال الجامع** هو احمد بن علي كما قال صاحب كشف الظنون عند ذكر شراح مختصر الطحاوي وابو بكر احمد بن علي الوراق وشرحه بسيط في اربعة مجلدات ودابه انه يذكر
مسائل المتن اولا ثم يشرح بان يقول قال احمد انتهى **وفي** طبقات القاري احمد بن علي ابو بكر الوراق له من الكتب شرح مختصر الطحاوي وذكر في القنية انه خرج حاجا الى بيت الله
فلما سار مرحلة قال لاصحابه ردوني ارتكبت سبع مائة كبيرة في مرحلة واحدة فردوه انتهى **والوراق** بفتح الواو وتشديد الراء المهملة ثم الف ثم قاف اسم لمن يكتب المصاحف
وكتب الحديث وغيرها وقد يقال لمن يبيع الورق وهو الكاغذ ذكره السمعاني **احمد بن علي** ابو بكر الرازي الجصاص كان امام الحنفية في عصره اخذ عن ابي سهل الزجاج عن
ابي الحسن الكرخي عن ابي سعيد البردعي عن موسى بن نصير الرازي عن محمد واستقر التدريس له ببغداد وانتهت الرحلة اليه وكان على طريق الكرخي في الورع والزهد وبه انتفع وعليه
تخرج وله تصانيف منها احكام القرآن وشرح مختصر الكرخي وشرح مختصر الطحاوي وشرح جامع محمد وكتاب في اصول الفقه وشرح الاسماء الحسنى وادب القضاء مات سابع ذي الحجة سنة ٣٧٠
سبعين وثلث مائة وكان مولده ببغداد سنة ٣٠٥ خمس وثلث مائة **قال الجامع** الجصاص بفتح الجيم وتشديد الصاد المهملة في آخره صاد اخرى هذه النسبة الى العمل بالجص ذكره السمعاني
وفي طبقات القاري احمد بن علي ابو بكر الرازي الامام الكبير الشان المعروف بالجصاص وهو لقب له وذكره بعض الاصحاب بلفظ الرازي وبعضهم بلفظ الجصاص وهما واحد خلافا
لمن توهم انهما اثنان كما صرح به صاحب القاموس في طبقاته للحنفية سكن بغداد وعنه اخذ فقهاؤها واليه انتهت رياسة الاصحاب قال الخطيب هو امام اصحاب ابي حنيفة في وقته
وكان مشهورا بالزهد خوطب في ان يلي القضاء فامتنع واعيد عليه الخطاب فلم يفعل تفقه على ابي سهل وعلى ابي الحسن الكرخي وبه انتفع وعليه تخرج وقد دخل بغداد سنة خمس وعشرين
ثم خرج الاهواز ثم عاد الى بغداد ثم خرج الى نيسابور مع الحاكم النيسابوري برأي شيخه ابي الحسن الكرخي ومشورته فمات الكرخي وهو بنيسابور ثم عاد الى بغداد سنة ٣٤٤ اربع واربعين
وثلث مائة وتفقه عليه جماعة منهم ابو عبد الله محمد بن يحيى الجرجاني شيخ القدوري وابو الحسن محمد بن احمد الزعفراني وروى الحديث عن عبد الباقي بن قانع واكثر عنه في احكام
القرآن وله من المصنفات احكام القرآن وشرح مختصر شيخه وشرح مختصر الطحاوي وشرح الجامع لمحمد بن الحسن وشرح الاسماء الحسنى وله كتاب مفيد في اصول الفقه وله جوابات
على مسائل وردت عليه ومات سنة ٣٧٠ سبعين وثلث مائة انتهى **قلت** هكذا ذكره غير واحد **وذكر** محمد بن عبد الباقي الزرقاني في شرح المواهب اللدنية في الفصل الثاني من المقصد السابع وفاته سنة ٣١٥ خمس
عشرة وثلث مائة حيث قال ابو بكر الرازي احمد بن علي بن حسين الامام الحافظ محدث نيسابور من ائمة الحنفية سمع ابا حاتم وعثمان الدارمي وعنه ابو علي وابو احمد الحاكم قال ابن عقدة كان من الحفاظ
مات سنة خمس عشرة وثلث مائة انتهى **وذكر** صاحب كشف الظنون عند ذكر احكام القرآن انه لمحمد بن احمد المعروف بالجصاص الرازي المتوفى سنة ٣٧٠ سبعين وثلث مائة وقال عند ذكر

اصول الفقه للامام ابي بكر احمد بن علي المعروف بالجصاص الرازي المتوفى سنة ٣٧٠ سبعين وثلث مائة وقال عند ذكر شراح ادب القضاء للخصاف منهم ابو بكر احمد بن علي الجصاص المتوفى
سنة ٣٧٠ سبعين وثلث مائة وقال عند ذكر شروح الجامع الصغير وشرح الامام ابي بكر احمد بن علي المعروف بالجصاص الرازي المتوفى سنة ٣٧٠ سبعين وثلث مائة وكذلك قال عند ذكر شروح الجامع
الكبير وقال عند ذكر شراح مختصر الكرخي والامام ابو بكر محمد بن علي المعروف بالجصاص الحنفي المتوفى سنة ٣٧٠ سبعين وثلث مائة فانظر الى هذه الاختلافات يسميه تارة احمد بن علي وتارة محمد بن علي و
تارة محمد بن احمد والصواب هو الاول **احمد بن علي** بن منصور ابو العباس شرف الدين الدمشقي كان اماما فاضلا فقيها ولي القضاء بالديار المصرية وسمع الحديث وحدث واختصر المختار
في الفقه وسماه التحرير وعلق عليه شرحا ولم يكمله مات سنة ٧٨٢ اثنتين وثمانين وسبع مائة بدمشق **احمد بن** ابي حفص النسفي عمر بن محمد بن احمد بن اسمعيل ابو الليث المعروف بالمجد النسفي تفقه على
والده نجم الدين النسفي واسمعه ابوه جماعة من السمرقنديين وكان سمع كثيرا غير انه لم يكن له عناية بالحديث مثل والده وقال السمعاني كان فقيها فاضلا واعظا كاملا قدم مرو سنة ٥٤٧ سبع واربعين
وخمس مائة متوجها الى الحجاز ثم وافيت به بسمرقند سنة ٥٤٩ تسع واربعين وكان يعبر الكتب والاجزاء ويزورني وازوره ولم يتفق لي ان اسمع منه شيئا وقدم بخارا سنة احدى و
خمسين عازما على الحج وورد بغداد واقام بها شهرين وخرج منها الى بصنة فلما وصل الى قوص خرج جماعة من اهل القلاع وقطعوا الطريق على القافلة فقتل يوم الاثنين السابع والعشرين
من جمادى الاولى سنة ٥٥٢ اثنتين وخمسين وخمس مائة بقرية كوف من نواحي بسطام **قال الجامع** ياتي ذكر والده في حرف العين وياتي ضبط النسفي في ترجمة الحسين بن خضر **وارخ**
محمد بن عبد الباقي الزرقاني المالكي في شرح المواهب اللدنية في شرح الفصل الاول من المقصد الثامن في الطب النبوي وفاته سنة ٥٥٣ ثلث وخمسين وخمس مائة ونسب اليه المقدمة المشهورة
بمقدمة ابي الليث في الصلوة **وهو** خطا منه فان المقدمة المشهورة لابي الليث الفقيه نصر بن محمد وسياتي ذكره لا لابي الليث هذا **احمد بن عمرو** بن موسى بن عبد الله القاضي
البخاري المعروف بابي النصر العراقي حدث عن ابي نعيم عبد الملك بن محمد بن عدي وكان احد ائمة اصحاب ابي حنيفة وكان على قضاء سمرقند وعاش الى سنة ٣٥٠ تسعين وثلث مائة ببخارا
احمد بن عمر بن مهير الخصاف اخذ عن ابيه عمر بن مهير عن الحسن عن ابي حنيفة كان فرضيا حاسبا عارفا بمذهب ابي حنيفة وصنف للمهتدي بالله كتاب الخراج فلما قتل المهتدي
نهب الخصاف وذهب بعض كتبه من ذلك كتاب عمله في مناسك الحج وله كتاب الحيل وكتاب الوصايا وكتاب الشروط الكبير والصغير وكتاب الرضاع وكتاب المحاضر والسجلات
وكتاب ادب القاضي وكتاب النفقات على الاقارب وكتاب احكام العصير وكتاب درع الكعبة وكتاب احكام الوقف **قال الجامع** الخصاف بفتح الخاء المعجمة وتشديد الصاد
المهملة آخره فاء يقال لمن يخصف النعل وغيره ذكره السمعاني وغيره وانما اشتهر بالخصاف لانه كان ياكل من صنعته كما ذكره الذهبي في اعلام النبلاء وقد نقلت كلامه في مقدمة
الهداية ومن تصانيفه كتاب اقرار الورثة بعضهم لبعض وكتاب القصر واحكامه وكتاب المسجد والقبر كذا ذكره القاري وقال روى عن ابيه وعن عاصم وعن ابي داود الطيالسي ومسدد بن
مسرهد ويحيى بن عبد الحميد الحماني وعلي بن المديني وابي نعيم الفضل بن دكين في خلق وكان فاضلا فارضا حاسبا عارفا بمذهب اصحابه ورعا زاهدا ياكل من كسب يده مات سنة ٢٦١ احدى
وستين ومائتين وقد قارب الثمانين قال شمس الائمة الحلواني الخصاف رجل كبير في العلوم وهو ممن يصح الاقتداء به انتهى **احمد بن محمد** بن احمد شمس الدين العقيلي الانصاري
البخاري كان شيخا فاضلا روى عن جده لامه شرف الدين عمر بن محمد بن عمر العقيلي واخذ عنه عن الصدر الشهيد حسام الدين عمر عن ابيه عبد العزيز بن عمر بن مازه عن شمس الائمة
السرخسي عن الحلواني عن القاضي النسفي عن ابي بكر محمد بن الفضل عن السبذموني عن ابي حفص الصغير عن ابيه عن محمد مات ببخارا سنة ٥٥٧ سبع وخمسين وست مائة
وكان مخصوصا بشرح الجامع الصغير ونظمه نظما حسنا **قال الجامع** وسياتي ذكر جده ونسبتهما العقيلي وهو بفتح العين نسبة الى عقيل بن ابي طالب اخي علي بن ابي
طالب ذكره السمعاني **احمد بن محمد** بن احمد ابو الحسين البغدادي القدوري بالضم قيل انه نسبة الى قرية من قرى بغداد يقال لها قدورة وقيل نسبة الى بيع القدور
وهو صاحب المختصر المبارك المتداول بين ايدي الطلبة اخذ الفقه عن ابي عبد الله الفقيه محمد بن يحيى الجرجاني عن احمد الجصاص عن عبيد الله ابي الحسن الكرخي عن ابي سعيد
البردعي عن موسى الرازي عن محمد كان ثقة صدوقا انتهت اليه رياسة الحنفية في زمانه صنف المختصر وشرح مختصر الكرخي وكتاب التجريد مشتمل على الخلاف بين ابي حنيفة
والشافعي مجردا عن الدلائل مات سنة ٤٢٨ ثمان وعشرين واربع مائة ببغداد **قال الجامع** سياتي ذكر والده وهو محمد بن حمد بن جعفر وقد طالعت مختصره فانتفعت به مع شرحه
للزاهدي المسمى بالمجتبى وشرحه للصوفي يوسف بن عمر المسمى بجامع المضمرات **وقد** ذكره ابن خلكان في تاريخه المسمى بوفيات الاعيان فقال ابو الحسين احمد بن محمد
بن احمد بن جعفر الفقيه الحنفي المعروف بالقدوري انتهت اليه رياسة الحنفية بالعراق وكان حسن العبارة في النظر وسمع الحديث وروى عنه الخطيب صاحب التاريخ وصنف في مذهبه المختصر
المشهور وكان يناظر الشيخ ابا حامد الاسفرايني الفقيه الشافعي وتوفي يوم الاحد الخامس من رجب سنة ٤٢٨ ودفن من يومه بداره في درب ابي خلف ثم نقل الى تربته في شارع المنصور ودفن هناك
بجنب ابي بكر الخوارزمي الحنفي ونسبته بضم القاف والدال وسكون الواو وبعدها راء مهملة الى القدور التي هي جمع قدر ولا اعلم سبب نسبته اليها بل هكذا ذكره السمعاني انتهى **وفي** مدينة العلوم من كتب الحنفية مختصر
القدوري وهو احمد بن محمد بن جعفر ابو الحسين القدوري البغدادي تفقه على ابي عبد الله محمد بن يحيى الجرجاني وروى الحديث وكان صدوقا انتهت اليه رياسة الحنفية بالعراق وشرح

ذكره ابن كمال باشا الرومي ومن تبعه من اصحاب الترجيح من المقلدين الذين شانهم تفضيل بعض الروايات على بعض من دون قدرة على الاجتهاد

١٧

وتعقبه بعض الفضلاء بان القدوري متقدم على شمس الائمة الحلواني زمانا واعلى منه كعبا واطول باعا فما باله نقص مرتبة عن مرتبة

مختصر الکرخی وصنف التجرید فی بضعة اسفار تشتمل علی الخلاف بین الشافعی وابی حنیفة شرع فی املائه سنة خمس اربع مائة وله کتاب التقریب فی المسائل الخلافیة بین ابی حنیفة واصحابه مجرد عن الدلائل ثم صنف التقریب الثانی فذکر المسائل بادلتها توفی ببغداد یوم الاحد منتصف رجب او خامس رجب سنة ٤٢٨ وروی عنه الخطیب وقال کان صدوقا وکان یناظر الشیخ ابا حامد الاسفرائینی والقدوری نسبته الی صنعة القدور او الی بیعها او هی اسم قریة انتهی **وفی** انساب السمعانی القدوری بضم القاف والدال المهملة والراء المهملة بعد الواو هذه النسبة الی القدورة اشتهر بها ابو الحسین احمد بن محمد بن جعفر بن حمدان الفقیه المعروف بالقدوری من اهل بغداد وکان فقیها صدوقا انتهت الیه ریاسة اصحاب ابی حنیفة بالعراق وعرض علیهم تدریه وارتفع جاهه وکان حسن العبارة فی المناظرة حدث القرآن روی عنه ابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب الحافظ وکانت ولادته سنة ٣٦٢ اثنتین وستین وثلث مائة ومات فی رجب سنة ٤٢٨ **احمد بن محمد** بن اسحق ابو علی الشاشی تفقه علی ابی الحسن الکرخی ثم جعل الکرخی التدریس له وحکی عنه انه قال ما جارنا احفظ من ابی علی الشاشی مات سنة اربع واربعین وثلث مائة **احمد بن محمد** بن حامد ابو بکر الطواویسی ذکر فی الجواهر المضیئة روی عن محمد بن نصر المروزی وغیره مات فی المحرم سنة ٤٤٢ اربع واربعین وثلث مائة بسمرقند **قال الجامع** ذکره السمعانی فی ذکر نسبته وقال الطواویسی بفتح الطاء المهملة والالف بین الواو والواو وسکون الیاء المنقوطة باثنتین من تحت فی آخرها السین هذه النسبة الی طواویس قریة من قری بخارا علی ثمانی فراسخ منها الفقیه الفاضل الورع الزاهد الثقة ابو بکر احمد بن محمد بن حامد بن هاشم الطواویسی کان من عباد الله الصالحین یروی عن محمد بن نصر المروزی ومحمد بن الفضل البلخی واثنی علیه ابو سعد الادریسی فی کتاب الکمال انتهی ملخصا **احمد بن محمد** بن سلامة ابو جعفر الطحاوی الازدی الامام الجلیل القدر والمشهور فی الآفاق ذکره الجمیل مملوئی بطون الاوراق ولد سنة تسع وعشرین وقیل سنة ثلثین ومائتین ومات سنة احدی وعشرین وثلث مائة وکان یقرأ علی المزنی الشافعی وهو خاله وکان الطحاوی یکثر النظر فی کتب ابی حنیفة فقال له المزنی والد لا یجی منک شیء فغضب وانتقل من عنده ونقله فی مذهب ابی حنیفة وصار اماما وکان اذا ورد علیه اجاب فی شیء من المشکلات یقول رحم الله لو کان خالی حیا لکفر عن یمینه اخذ الطحاوی الفقه عن ابی جعفر احمد ثم خرج الی الشام فلقی بها اباخازم عبد الحمید قاضی القضاة بالشام فاخذ عنه عن عیسی بن ابان عن محمد وکان اماما فی الاحادیث والاخبار وسمع الحدیث من کثیر من المصریین والغرباء القادمین الی مصر التصانیف جلیلة معتبرة فمنها احکام القرآن وکتاب معانی الآثار ومشکل الآثار والمختصر وشرح الجامع الکبیر وشرح الجامع الصغیر وکتاب الشروط الکبیر والصغیر والاوسط والمحاضر والسجلات والوصایا والفرائض وکتاب مناقب ابی حنیفة وتاریخ کبیر والنوادر الفقهیة والرد علی ابی عبیدة فی ما اخطأ فی اختلاف النسب والرد علی عیسی بن ابان وحکم اراضی مکة وقسم الفیء والغنائم وغیر ذلک والطحاوی بفتح الطاء والحاء المهملتین نسبة الی طحیة قریة بصعید مصر **قال الجامع** قد طالعت من تصانیفه معانی الآثار وقد سمی بشرح معانی الآثار فوجدته مجمعا للفوائد النفیسة والفوائد الشریفة ینطق بفضل مؤلفه وینادی بمهارة مصنفه قد سلک فیه مسلک الانصاف وتجنب عن طریق الاعتساف الا فی بعض المواضع قد عدل النظر فیها عن التحقیق وسلک مسلک الجدل الخلاف الغیر الانیق کما بسطته فی تصانیفی فی الفقه **وقد** ذکره السیوطی فی حسن المحاضرة فی اخبار مصر والقاهرة فی حفاظ الحدیث وقال کان ثقة ثبتا فقیها لم یخلف بعده مثله انتهت الیه ریاسة الحنفیة بمصر انتهی **وفی** انساب السمعانی الطحاوی نسبة الی طحا بفتح الطاء المهملة والحاء المهملة قریة باسفل ارض مصر والمشهور بالنسبة الیها ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة بن سلمة بن عبد الملک بن سلمة بن سلیمان الازدی الطحاوی صاحب شرح معانی الآثار کان اماما ثقة فقیها عالما لم یخلف مثله ولد سنة ٢٢٩ وتوفی لیلة الخمیس مستهل ذی القعدة سنة ٣٢١ وکان تلمیذ ابی ابراهیم اسمعیل بن یحیی المزنی فانتقل من مذهب المزنی الی مذهب ابی حنیفة **وفی** مرآة الجنان للیافعی فی حوادث سنة ٣٢١ فیها توفی ابو جعفر احمد بن محمد الازدی الطحاوی الحنفی المصری برع فی الفقه والحدیث وصنف التصانیف المفیدة قال الشیخ ابو اسحق انتهت الیه ریاسة الحنفیة بمصر وقال غیره کان شافعی المذهب یقرأ علی المزنی فقال له یوما والله لا جاء منک شیء فغضب ابو جعفر من ذلک وانتقل الی ابن ابی عمران فلما صنف مختصره قال رحم الله ابا ابراهیم یعنی المزنی لو کان حیا لکفر عن یمینه وذکر ابو یعلی الخلیلی فی کتاب الارشاد فی ترجمة المزنی ان الطحاوی ابن اخت المزنی وان محمد بن احمد الشروطی قال للطحاوی لم خالفت مذهب خالک فقال لانی کنت اری خالی یدیم النظر فی کتب ابی حنیفة انتهی **وقال** ابن خلکان انتهت الیه ریاسة الحنفیة بمصر وکان شافعی المذهب یقرأ علی المزنی الی آخر ما نقلنا عن المرآة بعینه ثم قال وصنف کتبا مفیدة منها احکام القرآن واختلاف العلماء ومعانی الآثار والشروط وله تاریخ وغیر ذلک وکانت ولادته سنة ٢٢٩ ثمان وتسعین ومائتین وقال ابو سعد السمعانی ولد سنة تسع وعشرین هو الصحیح وزاد غیره فی لیلة الاحد لعشر خلون من الربیع الاول وتوفی سنة ٣٢١ انتهی ملخصا وذکره علی القاری فی طبقاته ان معانی الآثار اول تصانیفه ومشکل الآثار آخر تصانیفه ونقل عن ابن عبد البر انه قال کان الطحاوی کوفی المذهب عالما بالجمع مذاهب العلماء انتهی **وفی** غایة البیان للاتقانی اقول الامر فی انکارهم علی ابی جعفر فانه مؤتمن للامة مع غزارة علمه واجتهاده وورعه وتقدمه فی معرفة المذاهب وغیرها فان شکلت فی امره فانظر شرح معانی الآثار هل ترمی له نظیر فی سائر المذاهب فضلا عن مذهبنا هذا انتهی **وقال** احمد بن عبد الحلیم بن تیمیة فی منهاج السنة فی بحث حدیث رد الشمس الطحاوی لیست عادته نقد الحدیث کنقاد اهل العلم ولهذا روی فی

شرح معاني الآثار الاحاديث المختلفة وانما رجح ما يرجحه منها في الغالب من جهة القياس الذي رآه حجة ويكون اكثره مجروحا من جهة الاسناد ولا يثبت فانه لم يكن له معرفة بالاسناد كمعرفة
اهل العلم به وان كان كثير الحديث فقيها عالما انتهى **قلت** فيه بعض مبالغة كعادته **احمد بن محمد** بن صاعد الاستوائي ابو منصور مولده سنة ٤٣٠ عشر واربع مائة اخذ العلم عن
جده صاعد عن ابيه محمد **قال الجامع** ياتي ذكر جده في حرف الصاد **وقد** ذكره الذهبي في سير النبلاء فقال في الطبقة الخامسة والعشرين قاضي القضاة رئيس نيسابور
احمد بن محمد الصاعدي سمع من جده ابي العلاء صاعد وابي سعيد الصيرفي وعنه زاهر ووجيه وعبد الخالق بن زاهر وآخرون وقال ابن السمعاني تعصب بآخره
في المذهب حتى ادى الى ايحاش العلماء واغراء الطوائف حتى لعنوا على المنابر حتى ابطله نظام الملك آملي مجالس وكان يقال له شيخ الاسلام توفي في شعبان سنة ٤٨٢ اثنتين وثمانين
واربع مائة انتهى **وفي** مرآة الجنان في حوادث سنة ٤٨٢ فيها توفي احمد بن محمد بن صاعد ابو نصر الحنفي رئيس نيسابور وقاضيها وكان يقال له شيخ الاسلام انتهى **احمد بن
محمد** بن عبد الرحمن ابو عمرو الطبري تفقه على ابي سعيد البردعي عن اسمعيل بن حماد بن ابي حنيفة عن ابيه عن جده وكان فقيها ببغداد وروى انه كان يدرس في حيوة ابي الحسن
الكرخي وكانت وفاته سنة ٣٤٠ اربعين وثلث مائة وله شرح الجامعين **قال الجامع** قال علي القاري في وصفه كان احد الفقهاء الكبار من طبقة ابي الحسن الكرخي وابي جعفر الطحاوي انتهى
ونسبة الطبري الى طبرستان وهو بفتح الطاء المهملة وفتح الباء الموحدة وفتح الراء المهملة وسكون السين المهملة بعدها تاء مثناة فوقية بعدها الف بعدها نون اقليم متسع ببلاد العجم
يجاور خراسان وله كرسيان سارية وآمل كذا قال ابن خلكان في ترجمة ابي العباس احمد المعروف بابن القاص الطبري الشافعي **وقال** السمعاني في الانساب سمعت القاضي
ابا بكر الانصاري يقول انها تبرستان لان اهلها يحاربون بها اي بالفاس فعرب انتهى **وفي** جامع الاصول لابن الاثير الجزري الطبري منسوب الى طبرستان نسب اليه
على غير قياس والى طبرية الشام على القياس والطبراني منسوب الى طبرية على غير قياس للفرق بين من ينسب اليها وبين من ينسب الى طبرستان وليس بالمطرد فانهم ينسبون الى
طبرية طبري انتهى **احمد بن محمد** بن عبد الله النيسابوري المعروف بقاضي الحرمين كان شيخ الحنفية في زمانه بلا مدافعة اخذ عن القاضي ابي طاهر محمد الدباس عن ابي خازم
عن عيسى بن ابان عن محمد واخذ ايضا عن ابي الحسن الكرخي عن البردعي مات سنة ٣٥١ احدى وخمسين وثلث مائة بنيسابور **قال الجامع** حكى عنه انه قال حضرت مجلس النظر لعلي بن
عيسى الوزير فقامت امرأة تتظلم من صاحب التركان فقال تعودين الى غدا وكان يوم مجلسه للنظر فلما اجتمع فقهاء الفريقين قال لنا تكلموا اليوم في مسألة توريث ذوي الارحام
فتكلمت فيها مع بعض فقهاء الشافعية فقال صنف في هذه المسألة وبكر بها غدا الي ففعلت وبكرت اليه فاخذ مني الجزء وانصرفت ثم طلبني الوزير وقال يا ابا الحسن قد عرضت
تلك المسألة بحضرة امير المؤمنين وتاملها فقال لولا ان لابي الحسن عندنا حرمات لقلدته احد الجانبين ولكن ليس في اعمالنا عندي اجل من الحرمين وقد قلدته الحرمين فانصرفت ووصل العهد الي
كذا ذكره القاري وقال ذكره الحاكم في تاريخ نيسابور وقال غاب عن نيسابور نيفا واربعين سنة وتقلد قضاء الموصل وقضاء الرملة وقضاء الحرمين وبقي بها بضع عشرة سنة ثم انصرف
الى نيسابور انتهى **ونيسابور** بفتح النون وسكون الياء المثناة التحتية بعدها سين مهملة بعدها الف بعدها باء موحدة مضمومة بعدها راء مهملة مدينة حسنة بخراسان كذا ذكره السمعاني
والنووي وابن الاثير وللحاكم كتاب حسن في تاريخ نيسابور والمعروف على الالسنة في تسميته نيشابور **احمد بن محمد** بن عمرو ابو العباس الناطفي الطبري نسبة الى عمل الناطف
وبيعه قال امير كاتب في فصل الغسل من غاية البيان هو من كبار علمائنا العراقيين تلميذ ابي عبد الله الجرجاني وهو تلميذ ابي بكر الجصاص الرازي تلميذ الكرخي تلميذ البردعي تلميذ
القاضي ابي خازم تلميذ عيسى بن ابان تلميذ محمد بن الحسن وفي الجواهر المضية هو احد الفقهاء الكبار واحد اصحاب الواقعات والنوازل ومن تصانيفه الاجناس والفروق
والواقعات وله الهداية مات بالري سنة ٤٣٦ ست واربعين واربع مائة **قال الجامع** ذكر القاري انه حدث عن ابي حفص بن شاهين وغيره وذكر في نسبه احمد بن محمد بن عمر
احمد بن محمد بن عمر زاهد الدين ابو نصر العتابي نسبة الى عتابية بفتح العين المهملة وتشديد التاء المثناة من فوق وبعد الالف باء موحدة ثم ياء مثناة تحتية محلة ببخارا
كان من العلماء الزاهدين اوحد المتبحرين في علوم الدين من تصانيفه شرح الزيادات قالوا وفق فيه وحقق وابدع ما لا يوجد في غيره وشرح الجامع الكبير وشرح الجامع الصغير
وجوامع الفقه المعروف بالفتاوى العتابية وتفسير القرآن مات سنة ٥٠٦ ست وثمانين وخمس مائة **قال الجامع** قد طالعت من تصانيفه شرح الزيادات وانتفعت به وهو مختصر
ليس بالطويل الممل ولا بالقصير المخل وقد وقع من صاحب كشف الظنون في ذكر سنة وفاته اختلاف فذكر عند ذكر شراح الجامع الصغير انه مات سنة ٥٨٢ اثنتين وثمانين وخمس مائة وذكر عند
ذكر شراح الجامع الكبير مثل ما ذكره الكفوي وكذا عند ذكر جوامع الفقه وشروح الزيادات **احمد بن محمد** بن عيسى بن الازهر ابو العباس البزي بكسر الباء الموحدة وسكون الراء المهملة
ثم التاء المثناة من فوق نسبة الى برت قرية بنواحي بغداد وكذا ضبطه في الجواهر المضية تفقه على ابي سليمان موسى الجوزجاني وروى كتب محمد عنه عن محمد وحدث بالكثير وصنف
اليسير واخذ عن يحيى بن اكثم القاضي عن وكيع بن الجراح عن ابي حنيفة وعن الخطيب كان ابو العباس ثقة حجة يذكر بالصلاح والعبادة تقلد قضاء واسط ثم استعفى في ايام المقتدر
ومات سنة ٣٨٠ ثمانين ومائتين وعن الصيمري انه كان في طبقة الخصاف واحمد بن ابي عمران **احمد بن محمد** بن محمد بن الحسن ابو العباس تقي الدين الشمني قال السيوطي

في حسن المحاضرة في اخبار مصر والقاهرة واحد عصره في العلوم بحيث خضعت له رجالها وله بالاسكندرية في رمضان سنة احدى وثمان مائة وتفقه بالشيخ يحيى السيرامي واخذ الحديث
عن ولي الدين العراقي وبرع في الفنون واجاز له العراقي والبلقيني وانتفع به الخلائق وصنف حاشية مغني اللبيب وحاشية على الشفا وشرح النقاية لصدر الشريعة وشرح نظم النخبة لابيه
مات سنة اثنتين وسبعين وثمان مائة **قال الجامع** قد ترجم والده الحافظ ابن حجر في المجمع المؤسس للمعجم المفهرس وسماه محمد بن الحسن بن محمد حيث قال محمد بن حسن بن محمد بن علي بن يحيى
ابن محمد بن خلف الله بن خليفة التميمي الشمني بضم الشين والميم وتشديد النون كمال الدين المالكي المغربي الاصل الاسكندري نزيل القاهرة سمع من البهاء الدماميني واخذ عن شيخنا العراقي
وتخرج به وبدر الدين الزركشي وغيره ومات في حادي عشر ربيع الاول سنة احدى وعشرين وثمان مائة سمعت من فوائده كثيرا ونظم نخبة الفكر التي لخصتها في علوم الحديث وشرح نخبة الفكر
ايضا اراتيه بخطه وكان جده محمد بن خلف الله فقيها شافعي المذهب متصدرا بجامع عمرو بن العاص انتهى ملخصا **وذكر** السيوطي في البغية في ترجمة ابن خلف الله محمد بن خلف الله
بن خليفة بن محمد التميمي القسطنطيني المعروف بابن الشمني ابو عبد الله قال ابن مكتوم ذو فنون حسن المذاكرة ولد سنة ثلث وتسعين وخمس مائة والشمني بضم الشين المعجمة والميم وتشديد
النون قلت هو الجد الاعلى لشيخنا الامام تقي الدين الشمني ورايت له تاليفا انتهى **وقد طالعت** من تصانيف صاحب الترجمة شرح النقاية واسمه كمال الدراية وحاشية
مغني اللبيب وهو استاذ جلال الدين السيوطي وشمس الدين السخاوي **قال** السخاوي في الضوء اللامع في اعيان القرن التاسع احمد بن محمد بن محمد بن حسن التقي ابو العباس القسطنطيني الاصل الاسكندري
المولد القاهري المنشأ المالكي ثم الحنفي ويعرف بالشمني بضم الشين المعجمة والميم ثم نون مشددة نسبة لمزرعة ببعض بلاد المغرب او القرية قدم القاهرة مع ابيه فاسمعه على ابن الكويك
والجمال الحنبلي والتقي الزبيري والولي العراقي واجاز له العراقي والبلقيني والهيثمي وآخرون وقرأت عليه الكثير من سنة خمسين بعدها وحضرت كثيرا من دروسه في العضد والكشاف واخذت
عنه شرح النخبة لوالده انتهى ملخصا **وفي** بغية الوعاة في طبقات النحاة للسيوطي احمد بن محمد بن محمد بن حسن بن علي بن يحيى بن محمد بن خلف الله بن خليفة شيخنا الامام العلامة
تقي الدين ابو العباس بن العلامة كمال الدين بن العلامة ابي عبد الله الشمني بضم المعجمة والميم وتشديد النون القسطنطيني الحنفي المالكي والده وجده المفسر المحدث
الاصولي المتكلم النحوي البياني المحقق امام النحاة في زمانه وشيخ العلماء في اوانه اما التفسير فهو بحره المحيط وكشاف دقائقه بلفظه الوجيز الفائق على الوسيط والبسيط واما
الحديث فالرحلة في الرواية والدراية اليه والمعول في حل مشكلاته عليه واما الفقه فلو رآه النعمان لانعم به عينا والكلام فلو رآه الاشعري لقربه وقربه وعلم انه نصير الدين ببراهين وصححه واما النحو
فلو ادركه الخليل لاتخذه خليلا او يونس لآنس بدرسه اما المعاني فالمصباح الى غير ذلك من علوم معدودة وفضائل ماثورة ولد بالاسكندرية وقدم بالقاهرة مع والده وكان مالكيا
واخذ النحو عن الشمس الشطنوفي ولازم القاضي شمس الدين البساطي وانتفع به في الاصلين والمعاني والبيان واخذ عن الشيخ يحيى السيرامي وبه تفقه وعن العلاء البخاري واخذ الحديث
عن الشيخ ولي الدين وبرع في الفنون واجاز له البلقيني والزين العراقي والجمال بن ظهيرة والكمال الدميري والمراغي وآخرون وخرج له صاحبنا الشيخ شمس الدين السخاوي في مشيخته
وحدث بها وبغيرها وخرجت له جزء من الحديث المسلسل بالنحاة وحدثت به وانتفع به الجم الغفير وتزاحموا عليه وله نظم حسن سمعت عليه قطعة كبيرة من المطول ومن التوضيح لابن هشام وقرأت
عليه في الحديث عدة اجزاء وكتب لي تقريظا على شرح الالفية وجمع الجوامع من تاليفي **احمد بن محمد** ابي اليسر صدر الاسلام بن محمد بن عبد الكريم بن موسى بن عيسى صدر الائمة
ابو المعالي البزدوي تفقه على والده وسمع من ابي المعين ميمون بن محمد النسفي ولقي الاكابر وولي القضاء ببخارا مدة وكان اماما فاضلا مفتيا مناظرا توفي بسرخس سنة اثنين و
اربعين وخمس مائة منصرفا من الحجاز بعد الحج ثم حمل الى بخارا ودفن فيها **قال الجامع** سيأتي ذكر والده ابي اليسر في الميم وعمه فخر الاسلام علي بن محمد في العين وابن عمه الحسن بن علي
في حرف الحاء وابي جده عبد الكريم بن موسى في العين ويأتي في ترجمة فخر الاسلام ان عبد الكريم جد الجد لا والد الجد **احمد بن محمد** بن محمد بن نصر الفقيه المعروف بالاقطع
تفقه على ابي الحسين احمد القدوري وبرع في الفقه واتقن الحساب سكن بغداد بدرب ابي يزيد ودرس الفقه وخرج من بغداد سنة ثلثين واربع مائة الى الاهواز واقام برامهرمز
وشرح مختصر القدوري مات سنة اربع وسبعين واربع مائة حكي انه مال الى حدث فظهر على الحدث سرقة فاتهم انه شارك فيها فقطعت يده وقيل ان يده قطعت في حرب كان
بين المسلمين والتتار **احمد بن محمد** بن محمود بن سعد الغزنوي مصنف المقدمة الغزنوية المشهورة تفقه على محمد بن يوسف بن محمد بن علي بن محمد بن علي العلوي الحسيني وبلغ
درجة الرياسة في المذهب ثم اخذ عن ابي بكر صاحب البدائع عن علاء الدين صاحب تحفة الفقهاء عن صدر الاسلام ابي اليسر البزدوي ومات بحلب سنة ثلث وتسعين وخمس مائة
وله كتب حسنة مفيدة منها كتاب الروضة في اختلاف العلماء وكتاب في اصول الفقه وكتاب في اصول الدين وسماه بروضة المتكلمين واختصره وسماه المنتقى **قال الجامع** قد طالعت
من تاليفه المقدمة وهو مصغر حجما مكبر علما اوله الحمد لله الذي عم البلاد بنعمته الخ **ونسبة** الغزنوي الى غزنة وهو بفتح الغين المعجمة وسكون الزاي المعجمة ثم نون مفتوحة بلدة من اول بلاد الهند
ذكره السمعاني **احمد بن محمد** بن مكحول ابو البديع المكحولي عن السمعاني كان بارعا في الفقه ينسب اليه كتاب اللؤلؤيات وهو مجلد ضخم ولد سنة احدى وثلثين وثلث مائة ومات
ببخارا سنة تسع وسبعين وثلث مائة اخذ عن ابيه محمد عن ابيه مكحول ابي المعين النسفي صاحب كتاب الشعاع **قال الجامع** سيأتي ذكر جده وهو المصنف لكتاب اللؤلؤيات لا صاحب

الترجمة كما صرح به علي القاري حيث قال في ترجمة صاحب الترجمة واللؤلؤيات تصنيف جده مكحول وهو مجلد ضخم انتهى **وفي** كشف الظنون اللؤلؤيات في المواعظ لابي
مطيع مكحول بن الفضل النسفي المتوفى سنة ثمان عشرة وثلث مائة اوله الحمد لله الذي خلق فسوى الف لنفسه ثم نصيحة لغيره فاختار من المواعظ اخصرها من كل مائة واحدة مما جرب
نفعه وخشع فيها قلبه واستغربها عقله وجعلها على مائة وخمسة وثلثين بابا انتهى **وفي** الانساب السمعاني المكحولي بفتح الميم وسكون الكاف وضم الحاء المهملة هذه النسبة الى مكحول
وهو صاحب كتاب اللؤلؤيات في الزهد وهو اسم لجد المنتسب اليه وهو جماعة منهم ابو البديع احمد بن محمد بن مكحول بن الفضل النسفي المكحولي من اهل نسف سمع اباه ابا المعين المكحولي وابا
سهل هارون بن احمد الاسفرائيني واحمد بن حمدان المقرئ وكان بارعا في الفقه مات ببخارا وحمل الى نسف سنة ٣٧٩ واخوه ابو المعالي معتمد بن محمد بن مكحول بن الفضل النسفي المكحولي
يروي عن جده ابي المعين وسمع ابا سهل هارون بن احمد الاسترابادي وروى عنه كتاب اخبار مكة وغيره وكانت ولادته في ذي الحجة سنة ٣٤٦ ست واربعين وثلث مائة ووفاته سنة
نيف وثلثين واربع مائة انتهى **احمد بن محمد** بن منصور القاضي ابو بكر الدامغاني الانصاري كان من مشايخ الفقهاء الكبار اخذ العلم عن الطحاوي وعن الكرخي وعن ابي سعيد البردعي ودرس
على الطحاوي بمصر وقدم بغداد فدرس بها على الكرخي وجعل الكرخي الفتوى له **قال الجامع** هكذا ذكره علي القاري وغيره وذكر السمعاني في الانساب في نسبه احمد بن علي بن محمد بن علي ابو الحسين الدامغاني
وقال في وصفه احد الفقهاء الكبار من اصحاب الرأي ودرس على ابي جعفر احمد بن محمد بن سلامة الطحاوي بمصر ثم قدم بغداد فدرس بها على ابي الحسن الكرخي ولما فلج الكرخي جعل الفتوى اليه
دون اصحابه فاقام بغداد دهرا طويلا يحدث عن الطحاوي ويفتي انتهى **احمد بن محمد** موفق الدين خطيب خوارزم مولده في حدود سنة ٤٨٤ اربع وثمانين واربع مائة وكان اديبا فاضلا
له معرفة تامة بالفقه اخذ عن نجم الدين عمر النسفي واخذ علم العربية عن جار الله محمود الزمخشري واخذ عنه ناصر الدين صاحب المغرب مات سنة ٥٩٨ ثمان وتسعين وخمس مائة **قال الجامع** ذكره
السيوطي في بغية الوعاة في طبقات النحاة في من اسمه الموفق وقال الموفق بن احمد بن ابي سعيد اسحق بن المؤيد المعروف بخطيب خوارزم قال الصفدي كان متمكنا في العربية غزير العلم فقيها
فاضلا اديبا شاعرا قرأ على الزمخشري وله خطب وشعر وقرأ عليه ناصر المطرزي ولد في حدود سنة ٤٨٤ ومات سنة ٥٩٨ **احمد بن محمود** بن احمد بن عبد السيد همام الدين الحصيري كان
اماما فاضلا تفقه على ابيه جمال الدين محمود الحصيري ومات سنة ٦٩٨ ثمان وتسعين وست مائة **قال الجامع** قد ارخ وفاته ابن خلكان سنة ست عشرة فانه قال في ترجمة ركن الدين محمد بن
محمد العميدي صاحب الارشاد والطريقة في الخلاف اشتغل عليه خلق كثير وانتفعوا به من جملتهم نظام الدين احمد بن جمال الدين ابي المحامد محمود بن احمد بن عبد السيد بن عثمان بن نصر بن عبد الملك
البخاري الحنفي المعروف بالحصيري صاحب الطريقة المشهورة انتهى ثم قال بعد ذكر وفات العميدي ونظام الدين الحصيري قتلته التتار في اول خروجهم بمدينة نيسابور وذلك سنة ست
عشرة وست مائة وكان ابوه يدرس بالمدرسة النورية ولم يكن في عصره من يقاربه في مذهب ابي حنيفة ومولده ببخارا سنة ٥٤٦ ست واربعين وخمس مائة في رجب وتوفي ليلة الاحد الثامن من صفر سنة
ست وثلثين وست مائة بدمشق وكان يقول كان ببخارا محلة يعمل فيها الحصير وكنا نحن بها انتهى **وسيأتي** ذكر والده **احمد بن محمود** نور الدين الصابوني صاحب البداية في اصول
الدين تفقه عليه شمس الائمة محمد الكردري وتوفي سادس صفر سنة ٥٨٠ ثمانين وخمس مائة **قال الجامع** قال علي القاري احمد بن محمود بن ابي بكر الصابوني نور الدين صاحب البداية
في اصول الدين والكفاية وبينه وبين الشيخ رشيد الدين مناظرة في مسألة المعدوم ليس بمرئي وهي مناظرة طويلة مفيدة ذكرها حافظ الدين النسفي في الاعتماد مات سنة ٥٨٠ ودفن بمقبرة القضاة السبعة
ببخارا انتهى **وذكر** صاحب كشف الظنون ان له كتابا في الكلام سماه الهداية ثم اختصره وسماه البداية اوله نحمده على آلائه ونشكره الخ **وفي** الانساب ان الصابوني نسبة عمل الصابون وبيعه
احمد بن مسعود بن عبد الرحمن ابو العباس القونوي كان من كبار الائمة واعيان فقهاء الامة نحويا لغويا اصوليا اخذ عن جلال الدين عمر الخبازي عن عبد العزيز البخاري عن فخر الدين محمد
المايمرغي عن شمس الائمة محمد الكردري عن صاحب الهداية علي المرغيناني وله تصانيف منها شرح عقيدة الطحاوي وشرح الجامع الكبير في اربع مجلدات سماه التقرير ولم يكمله وكمله ابنه جمال الدين محمود
قال الجامع يأتي ذكر ابنه في حرف الميم ان شاء الله تعالى **احمد بن منصور** القاضي ابو نصر الاسبيجابي احد شراح مختصر الطحاوي كان اماما متبحرا تفقه في بلاده على العلماء ثم رحل الى سمرقند و
ناظر الائمة ودرس الطالبين الفقهاء وصار الرجوع اليه بعد السيد ابي شجاع فانتظمت له الامور الدينية وظهرت له الآثار الجميلة **قال الجامع** وكانت وفاته على ما في كشف الظنون سنة ٤٨٠ ثمانين واربع مائة
ونسبته الى اسبيجاب بكسر الالف وسكون السين المهملة وكسر الباء الموحدة بعدها مثناة تحتية ثم جيم ثم الف ثم باء موحدة كذا ذكره القاري نقلا عن المجد وضبطه السمعاني بالفاء موضع الباء الاولى وقال انه بلدة كبيرة من
ثغور الترك **احمد بن موسى** الكشني صاحب مجموع النوازل كان فقيها مناظرا كاملا لزم نجم الدين عمر النسفي واخذ عنه وارتفع شأنه **قال الجامع** قال في الكشف مجموع النوازل كتاب لطيف في فروع الحنفية
للشيخ الامام احمد بن موسى بن عيسى بن ملون الكشني ظن ابن نجيم انه لعلي الكشني وليس كذلك كما نبه عليه تقي الدين اوله الحمد لله الذي شرفنا بسيد الاصفياء الخ ذكر انه جمعه من فتاوى منها
فتاوى ابي الليث السمرقندي وفتاوى ابي بكر بن الفضل وفتاوى ابي حفص الكبير وغير ذلك انتهى وسيأتي ضبط لفظ الكشني في ترجمة الحسن بن نصر بن ابراهيم الكشني **احمد بن موسى**
شمس الدين الشهير بالخيالي قرأ على ابيه مباني العلوم ثم وصل الى خدمة المولى خضر بيك وكان مدرسا بسلطانية بروسا ثم صار مدرسا ببعض المدارس ولما مات تاج الدين ابراهيم الشهير بابن الخطيب
والد خطيب زاده بمدرسة ازنيق عرض محمود باشا الوزير الى السلطان محمد خان للخيالي فقال السلطان اليس هو الذي كتب الحواشي على شرح العقائد وذكر فيها اسمك قال نعم فقال انه

مستحق وكان الخيالي تميا في تلك الايام فحج فجاء قسطنطينية فاعلمه الوزير فقال ان اعطيتني وزارتك واعطاني السلطان سلطنته لاتركت هذا السفر فلما رجع صار مدرسا بها ولم يثبت الا قليلا حتى مات في اوائل عشرين وثمان مائة وكان سنه ثلاثا وثلثين سنة وكان مشتغلا بالعلم والعبادة وكان يأكل في يوم وليلة مرة واحدة وكان نحيفا في الغاية حتى روي ان سبابته وابهامه يدخل فيهما يده الى عضده ومن تلامذته المولى غياث الدين الشهير بباشا چلبي ومن تصانيفه حواشي شرح العقائد سلك فيها مسلك الايجاز والالغاز وحواشي على اوائل شرح التجريد وشرح نظم العقائد للاستاذ خضر **قال الجامع** قد اتفقت بحواشيه على شرح عقائد النسفي وهي حواشي نفيسة مشتملة على فوائد غريبة ببارات موجزة مشتملة على معان لطيفة وقد تداولها علماء زماننا بالدرس والتدريس **وذكر** صاحب الكشف عند ذكره حواشي شرح التجريد ان وفاة الخيالي سنة سبعين وثمان مائة وعند ذكره حواشي شرح عقائد النسفي انه مات بعد سنة ستين وثمان مائة وان تاريخ تاليفها آخر رمضان سنة ثمانين وستين وثمان مائة اولها اما بعد الحمد لمستاهله الخ **احمد بن يوسف** ابو العباس عماد الدين كان شيخ الحنفية في عصره وتفقه على احمد بن محمود الغزنوي وخرج من حلب الى مصر سنة اربعين وستمائة حين وصل التتار الى حلب ومات في هذه السنة وكان مولده بسنة نيف وستين وخمس مائة **اسحق بن ابراهيم** ابو ابراهيم الشاشي السمرقندي الخطيبي شيخ اصحاب ابي حنيفة وعالمهم في زمانهم وكان يرمى بالجامع الكبير عن زيد بن اسامة عن ابي سليمان الجوزجاني وكان ثقة مات بمصر سنة خمس وعشرين وثلث مائة **قال الجامع** نسبة الشاشي الى شاش الشين معجمتين وبينهما الف مدينة وراء نهر سيحون من ثغور الترك ذكره السمعاني **اسحق بن شعيث** المعروف بالصفار قدم بغداد وحاجا سنة خمس واربع مائة وحدث بها عن نصر بن احمد بن اسمعيل الكيساني وكان ثقة فاضلا اخذ عنه ابنه ابو نصر الفقيه الصفار احمد بن اسحق **اسحق بن علي** بن يحيى ابو طاهر نجم الدين له الباع الممتد في العلوم الشرعية وله حواشي على الهداية مشحونة بالفوائد النفيسة مات بالقاهرة سنة احدى عشرة وسبع مائة **اسحق بن محمد** بن اسمعيل ابو القاسم الحكيم السمرقندي اخذ الفقه والكلام عن ابي منصور محمد الماتريدي ولقب بالحكيم لكثرة حكمته وموعظته وصحب ابا بكر الوراق ومشايخ بلخ في زمانه واخذ عنهم التصوف **قال الجامع** ذكره السمعاني عند ذكر الحكيم وقال انه لقب لابي القاسم اسحق بن محمد بن اسمعيل بن ابراهيم بن مهر الحكيم السمرقندي كان من عباد الله الصالحين وممن يضرب به المثل في الحكمة وحسن الموعظة توفي قضاء بمرقند ايام الطولية وكانت سيرته محمودة قد انتشر ذكره في الشرق والغرب فعرف بابي القاسم الحكيم لكثرة حكمته توفي في المحرم يوم عاشوراء سنة اثنتين واربعين وثلث مائة انتهى **ونسبته** الى سمرقند وهو بفتح السين المهملة وسكون الراء المهملة بينهما ميم مفتوحة وفتح القاف وسكون الواو بعده دال مهملة قال صاحب المناهج معرب من شمر كند وزعم ان شمر احد الملوك خربها ثم بناها الاسكندر كذا في حواشي شرح منهل الحنفي لابي العصمة معصوم الشرقندي البلخي **اسد بن عمرو** القاضي البجلي الكوفي صاحب الامام ابي حنيفة تفقه عليه وثقه يحيى بن معين ولا التفات الى من ضعفه وروى عنه احمد بن حنبل وهو كما في كونه ثقة وعن الصيمري باسناده الى ابي نعيم انه قال دل من كتب كتب ابي حنيفة اسد بن عمرو وروى انه تزوج بابنة هارون الرشيد وحج معه سنة ثمان وثمانين ومائة وعن محمد بن سعد سنة تسعين كذا في الجواهر المضية **قال الجامع** قد اختلفت عبارات المحدثين في توثيقه وتضعيفه فقال يزيد بن هارون لا يحل الاخذ عنه وقال يحيى كذوب ليس بشيء وقال البخاري ضعيف وقال ابن حبان كان يسوي الحديث على مذهب ابي حنيفة وقال احمد بن حنبل صدوق وقال مرة صالح الحديث كان من اصحاب الرأي وقال ابن عدي لم ار له منكرا وارجو انه لا بأس به كذا في ميزان الاعتدال في اسماء الرجال للذهبي **ولقد** صدق الكفوي في ان رواية احمد عنه كاف في كونه ثقة فقد ذكر احمد بن عبد الحليم بن تيمية الحراني الحنبلي في منهاج السنة وتقي الدين علي السبكي في شفاء الاسقام في زيارة خير الانام وشمس الدين محمد بن عبد الرحمن السخاوي في فتح المغيث بشرح الفية الحديث ان الامام احمد لا يروي الا عن ثقة **وفي** طبقات القاري اسد بن عمرو بن عامر ابو المنذر البجلي الكوفي صاحب الامام واحد الاعلام سمع ابا حنيفة وتفقه عليه وروى عنه الامام احمد ونا يبك به ونقل الطحاوي عن اسد بن الفرات قال كان اصحاب ابي حنيفة الذين دونوا الكتب اربعين رجلا وكان في العشرة المتقدمين ابو يوسف وزفر وداود الطائي واسد بن عمرو ويوسف بن خالد ويحيى بن زكريا وهو الذي كان يكتب الهم ثلثين سنة وولي القضاء بعد ابي يوسف للرشيد وحج معه مات سنة تسعين ومائة انتهى **وفيه** ايضا عند ذكر تلامذة الامام ومنهم اسد بن عمرو بن عامر بن اسلم بن نعيث ابو المنذر البجلي الكوفي صاحب الامام وسمع منه وغيره وروى عنه احمد بن حنبل ومحمد بن بكار واحمد بن منيع وولي القضاء ببغداد ووسط بن الرشيد ولما انكر من سيره شيئا اعتزل عن القضاء وكان الامام يخلفه اليه في مرضه الذي توفي فيه غدوة وعشية توفي سنة ثمان او تسع وثمانين ومائة انتهى **قلت** وفيه نظر اما اولا فلكون التاريخ الذي ذكره مخالفا للتاريخ الذي ذكره في حرف الالف ولما ثانيا فلان وفاة الامام كانت سنة خمسين ومائة فكيف يتصور ان يخلفه على مرضه الذي توفي فيه وهل فيه زلة عن قلم الناسخ **والبجلي** بفتح الباء وسكون الجيم نسبة الى بجلة ربط بن سليم واما البجلي بفتحتين فهو نسبة جرير بن عبد الله البجلي الصحابي كذا قال القاري **اسعد بن محمد** بن الحسين ابو المظفر جمال الاسلام الكرابيسي النيسابوري كان فقيها فاضلا اديبا عالما حسن الطريقة معرفة تامة بالفروع والاصول اخذ الفقه عن علاء الدين السمرقندي عن السيد الاشرف عن ابيه ابي الوضاح عن ابيه السيد ابي شجاع وقرأ الادب على ابي منصور موهوب بن احمد الجواليقي ولا الموجز في الفقه والفروق ومات سنة سبعين وخمس مائة **قال الجامع** نسبته الى الكرابيس بفتح الكاف ثم الراء المهملة

ثم الالف ثم الباء الموحدة ثم المثناة التحتية ثم السين المهملة جمع كرباس ذكره السمعاني **اسعدي** بن الناجي بيك قرأ على قاسم الشهير بقاضي زاده وبلغ رتبة الفضل والكمال وصار مدرسا
بمدينة بروسا ثم باحدى المدارس الثمان بقسطنطينية وله حواش على شرح المفتاح للسيد وحاشية على باب الشهيد من شرح الوقاية ونظم النسفية وقصائد عربية وغير ذلك مات سنة ٩٢٢ اثنتين
وعشرين وتسع مائة وله اخ اسمه جعفر چلبي ذو اليد الطولى في الانشاء جعله السلطان بايزيد خان موقعا بالديوان العالي **اسمعيل بن احمد** بن اسحاق بن شيث ابو ابراهيم الصفار تفقه على ابيه
وسمع مع ابيه كتاب العالم والمتعلم على ابي يعقوب يوسف بن منصور السياري وكان قوالا بالحق قتله الخاقان سنة ٤٦١ احدى وستين واربع مائة **اسمعيل بن الحسن** بن علي ابو محمد الفقيه
الزاهد كان امام وقته في الفروع والاصول اخذ عن ابي بكر محمد بن الفضل عن عبد الله السبذموني عن ابي حفص الصغير عن ابي حفص الكبير مات في شعبان سنة ٤٠٢ اثنتين واربع مائة **اسمعيل بن حماد**
ابن الامام ابي حنيفة تفقه على ابيه وعلى الحسن بن زياد ولم يدرك جده وولي القضاء بالجانب الشرقي ببغداد وقضاء البصرة والرقة وكان بصيرا بالقضاء عارفا بالاحكام والوقائع والنوازل
صالحا دينا عابدا زاهدا صنف الجامع في الفقه والرد على القدرية وكتاب الارجاء وعن الحلواني اسمعيل نافلة ابي حنيفة كان يختلف الى ابي يوسف يتفقه عليه ثم صار بحال يعرض عليه و
مات شابا **قال الجامع** ذكر القاري انه مات شابا سنة ٢١٨ اثنتي عشرة ومئتين ولو عاش حتى صار شيخا كان له منزلة بين الناس **وفي** ميزان الاعتدال للذهبي اسمعيل بن حماد
ابن النعمان بن ثابت الكوفي عن ابيه عن جده قال ابن عدي ثلاثتهم ضعفاء وقال الخطيب حدث عن عمرو بن ذر ومالك بن مغول وابن ابي ذئب وطائفة وعنه سهل بن عثمان العسكري
وعبد المؤمن بن علي الرازي وجماعة ولي قضاء الرقة وهو من كبار الفقهاء قال محمد بن عبد الانصاري ما ولي من لدن عمر الى اليوم اعلم من اسمعيل بن حماد قيل ولا الحسن البصري قال
ولا الحسن انتهى **قلت** قول ابن عدي ان كان مقبولا في اسمعيل وحماد اذا بين سبب الضعف لعدم اعتبار الجرح المبهم فهو غير مقبول قطعا في ابي حنيفة وكذا كلام غيره ممن ضعفه
كالدارقطني وابن القطان كما حققه العيني في مواضع من البناية شرح الهداية وابن الهمام في فتح القدير وغيرهما من المحققين **اسمعيل بن خليل** تاج الدين الفرضي
النحوي كان فقيها فرضيا اصوليا صالحا عفيفا من محاسن الزمان مكثار النوافل تفقه على فخر الدين عثمان بن مصطفى الماروني ونجم الدين الملطي وشمس الدين محمود بن احمد
ومات سنة ٧٣٦ سبع وثلثين وسبع مائة **قال الجامع** ذكر القاري ان له مقدمة في الفقه وفي الفرائض وان وفاته سنة ٧٣٩ تسع وثلثين وسبع مائة بالقاهرة **اسمعيل بن عبد الصادق**
ابن عبد الله الخطيب البناري من اعمال قومس ويقال بالفارسية كومس من بسطام الى سمنان كان فقيها ورعا اخذ عن عبد الكريم بن موسى البزدوي جد فخر الاسلام البزدوي
عن ابي منصور محمد الماتريدي عن ابي بكر الرازي واخذ عنه صدر الاسلام ابو اليسر محمد بن محمد بن عبد الكريم البزدوي **قال الجامع** ياتي ذكر ولده ميمون **اسمعيل بن عثمان**
ابن عبد الكريم بن تمام بن محمد القرشي رشيد الدين الدمشقي المعروف بابن المعلم كان شيخ الحنفية آخر من تفقه على جمال الدين الحصيري تفقه عليه وان صباه فانه ولد سنة ٦٣٣ ثلث
وعشرين وست مائة ووفاة الحصيري سنة ٦٣٦ ست وثلثين وست مائة وكان اماما فاضلا اصوليا مفسرا محدثا اديبا حكيما لغويا نحويا منطقيا متكلما وذكره الذهبي في طبقاته
وقال كان من كبار ائمة العصر قرأ بالروايات على السخاوي ولو اراد لما عجز عن قراءتها لكنه كان ضيق الخلق فلم يقدر على الاخذ منه واعتل بانه تارك تحول الى القاهرة سنة سبع مائة
ولم يزل بها الى ان مات سنة ٧١٤ اربع عشرة وسبع مائة **قال الجامع** ذكره السيوطي في كتابه حسن المحاضرة باخبار مصر والقاهرة وقال في حقه شيخ الحنفية سمع من ابن الزبيدي وغيره وافتى
ودرس وسكن القاهرة الى ان مات سنة ٧١٤ في رجب انتهى **وقال** في بغية الوعاة في طبقات النحاة قال الذهبي ولد سنة ٦٢٣ وتلا بالسبع على السخاوي وهو آخر اصحابه وسمع من الزبيدي
وبرع في الفقه والعربية ودرس وافتى وكان ذا زهد واتقان عمر دهرا وتغير ذهنه قبل موته بسنتين وسمع منه ابن حبيب انتهى **وذكره** اليافعي في مرآة الجنان والذهبي في العبر باخبار من
غبر وذكرا مثل ما نقلته **وسياتي** ذكر ابنه يوسف **اسمعيل بن محمد** بن احمد بن الطيب بن جعفر الفقيه الحجاجي الكماري بفتح الكاف والميم وبعد الالف راء مهملة اسم لبعض الاجداد وعن
ابي الفضل المقدسي قال لا اعلم حنفيا احسن طريقة من اسمعيل بن محمد الكماري ثقة فقيه على مذهب ابي حنيفة ولد سنة ٢٩٧ سبع وتسعين وثلث مائة ومات سنة ٤٧٩ تسع وسبعين واربع مائة **قال الجامع**
ذكره السمعاني عند ذكر الحجاجي وقال ابو سعد اسمعيل بن محمد بن احمد الحجاجي الفقيه على مذهب ابي حنيفة كان حسن الطريقة ذكره ابو الفضل محمد بن طاهر المقدسي وقال لا اعلم حنفيا احسن
طريقة منه وسألته عن هذه النسبة فقال نحن من قرية بيهق يقال لها الحجاج **اسمعيل بن شمس الدين محمد** بن صدر الدين سليمان بن وهب بن العز كان علامة اخذ عن ابيه عن جده
عن جمال الدين الحصيري عن قاضيخان **اسمعيل** شمس الدين الكوراني حكى ان المولى محمد بن ادمغان الشهير بالمولى يكان لما دخل القاهرة في سفر الحجاز لقيه الكوراني فاخذه معه الى بلاد الروم
فلما لقي السلطان مراد خان قال له هل اتيت الينا بهدية قال نعم معي رجل فاضل عامل كامل فقيه مفسر محدث بارع في العلوم قال اين هو قال بالباب فارسل اليه السلطان فدخل عليه وسلم وتحدث معه
ساعة فرأى فضله في النهاية واعطاه مدرسة جده مراد خان الغازي بمدينة بروسا ثم جعله معلما لولده محمد خان ولما جلس السلطان محمد خان على السرير اكرمه غاية الاكرام وقلده منصب الفتوى وغير ذلك
وصنف في ايامه تفسير القرآن سماه غاية الاماني وشرح صحيح البخاري وحواشي على شرح الجعبري للشاطبية وغير ذلك وكان يحيي الليل كله بقراءة القرآن ويختمه في كل ليلة قوالا بالحق ذا وجاهة
وفضائل مات سنة ٨٩٣ ثلث وتسعين وثمان مائة بمدينة قسطنطينية **قال الجامع** يعلم من كلام صاحب كشف الظنون في مواضع ان اسمه احمد بن اسمعيل فانه قال عند ذكر شراح الشاطبية احسن شروحها

داد قد شرح الشيخ برهان الدين ابراهيم بن عمر البجوري المتوفى سنة اثنتين وثلثين وسبع مائة اولا لمحمد رسعيدي الامم الخ وعليه تعليقة لشمس الدين احمد بن اسمعيل الكوراني مات سنة ثمان
وقال عند ذكر شروح الجامع الصحيح للبخاري وشرح المولى الفاضل احمد بن اسمعيل بن محمد الكوراني الحنفي المتوفى سنة ثلث وهو شرح متوسط اوله الحمد لله الذي اوقد من مشكوة الشهادة الخ وسماه الكوثر الجاري على رياض البخاري ردى كثير من المواضع على الكرماني وابن حجر وبين مشكل اللغات وضبط اسماء الرواة في موضع الالتباس وذكر قبل الشروع سيرة النبي صلى الله عليه وسلم اجمالا ومناقب المصنف وفرغ منه في جمادى الآخرة سنة اربع وسبعين وثمان مائة بادرنة انتهى وقال فعرف الغبن غاية الامانى في تفسير الكلم الربانى للمولى احمد بن اسمعيل الكوراني المتوفى سنة اثنتين وثلثين وثمان مائة اورد فيه مواقفات كثيرة على الزمخشري والبيضاوي اوله الحمد لله المتوحد بالاعجاز في النظام فرغ من تاليفه سنة سبع وستين وثمان مائة ثالث رجب انتهى **قلت** ضبط اسمعاني الكوراني بضم الكاف وفتح الراء المهملة بينهما واو بعد الالف في آخره نون بهذه النسبة الى كوران وهي احدى قرى سهرزور انتهى فلعل هذا افضل منها **وقد** ذكره صاحب الشقائق النعمانية في علماء الدولة العثمانية في الطبقة السادسة الموضوعة لذكر علماء دولة مراد خان بن محمد خان حيث قال منهم الشيخ العالم الفاضل المولى شمس الدين احمد بن اسمعيل الكوراني كان عارفا بعلم الاصول قرر ببلاده ثم ارتحل الى القاهرة وقرأ هناك المقررات والحديث والتفسير واجازله علماؤها منهم ابن حجر ثم المولى بيكان محمد بن ايمغان لما دخل القاهرة في سفره الى الحجاز اخذه معه وآتى به الى السلطان انتهى ملخصا **اسمعيل** كمال الدين القرامانى الشهير بقره كمال كان عالما فاضلا اشتغل بالعلم على احمد الخيالي والمولى خسرو محمد بن فراموز وصار مدرسا بمدينة ادرنة وغيرها وصنف حواشي الكشاف وهو اشي تفسير البيضاوي وهو اشي شرح الوقاية وهو اشي شرح للوقاية وهو اشي حاشية شرح العقائد للخيالي وغير ذلك **قال الجامع** ذكر صاحب الكشف عند ذكر محشي الكشاف انه من علماء الدولة العثمانية وذكر عند ذكر محشي حاشية شرح العقائد للخيالي ان اول حاشية قره كمال وهو اسمعيل بن علي الحمد لذي المن والاحسان الخ وذكر عند ذكر محشي شرح المواقف اول حاشية قره كمال نحمدك اللهم يا مفتح الابواب الخ ذكر فيها انه علقها في ايام السلطان بايزيد في احد المدارس الثمان فجاز تاريخها تكملات الادب **الاشرف ابن ابي الوضاح محمد** بن الامام ابي شجاع السيد محمد احد الائمة المشهورين في الفروع والاصول تفقه على ابيه واجتهد حتى برع في العلوم وصار استاذ الجماعة عالما بالمذهب والخلاف حسن الطريقة وممن تفقه عليه قاضي بلاد الروم عبد المجيد بن اسمعيل بن محمد وعلاء الدين محمد بن عبد الحميد السمرقندي **اشرف بن نجيب** ابو الفضل شرف الدين اخذ عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري وغيره ومات بكاشغر بلدة من بلاد المشرق **الياس بن ابراهيم** كان فاضلا حديد الطبع شديد الذكاء سريع الكتابة كتب مختصر القدوري في يوم واحد وحواشي شرح الكنية للسيد في ليلة واحدة مخيف الروع كثير الزاد حصل شتات العلوم وابرز في المعقول والمفهوم صار مدرسا بروسا في عهد السلطان مراد خان ومات بها ومن تصانيفه شرح الفقه الاكبر في الكلام للامام الاعظم ابي حنيفة **قال الجامع** ذكر صاحب الكشف عند ذكر شراح الفقه الاكبر والياس بن ابراهيم السيوسي شرح حافل سماه **الياس بن يحيى** بن حمزة الرومي الفقه عن صاحب فصل الخطاب محمد بن محمد الحافظي البخاري الشهير بخواجه پارسا عن خواجه ابي الطاهر محمد بن محمد بن احمد الطاهري عن صدر الشريعة عبيد الله بن مسعود بن تاج الشريعة عن جده تاج الشريعة محمود عن ابيه صدر الشريعة احمد عن ابيه عبيد الله جمال الدين المحبوبي عن امام زاده محمد صاحب شرحه الاسلام عن علاء الدين الزرنجري عن ابي شمس الائمة ابي بكر الزرنجري عن شمس الائمة السرخسي عن شمس الائمة عبد العزيز الحلواني عن القاضي ابي علي الحسين بن خضر النسفي عن ابي بكر محمد بن الفضل عن عبد الله السندموني عن ابي عبد الله بن ابي حفص الكبير عن ابيه عن محمد عن ابي حنيفة ورحل الى بلاد الروم فاكرمه السلطان مراد خان وجعله مدرسا **امير كاتب العميدي** بن امير غازي قوام الدين المكني بابي حنيفة الاتقاني الفارابي نسبة الى فارياب ناحية وراء نهر سيحون واتقان قصبة بكسر الالف وسكون التاء المثناة الفوقية وقاف مفتوحة بعدها الف بعدها نون ونقل بعض تلامذة جوى اوده عنه انه قال وجدته بخطه اميركاتب مضبوطا بفتح الالف وبعد الشين خمس وثمانين وست مائة واخذ عن احمد بن اسعد الغزنفي عن حميد الدين علي الضرير البخاري عن شمس الائمة محمد الكردري عن صاحب الهداية وكان رساني الحنيفة بارعا في الفقه واللغة والعربية كثير الاعجاب بنفسه شديد التعصب على من خالفه يدل عليه كلماته الواقعة في تصانيفه كشرح المنتخب الحسامي وسماه التبيين وشرح الهداية وسماه غاية البيان ونادرة الاقران وكان قد ولي تدريس مشهد الامام ببغداد وقدم دمشق مرتين اجتمع في الاولى بالامير نائب السلطنة وتكلم عنده في مسألة رفع اليدين في الركوع والسجود فعجز الشيخ تقي الدين علي بن عبد الكافي الشافعي السبكي ثم اتى الى مصر ودرس هناك **قال الجامع** قد طالعت من تصانيفه التبيين وغاية البيان فوجدته كما قال الكفوي شديد التعصب في نصرة مذهبه بسيط اللسان على مخالفه قال في بحث حروف المعاني ثم الغزالي شنع في المفعول على ابي حنيفة في شيء من غير حجة على دعواه ولا دليل على ما خيل فلولا اطالة الكتاب لاوردناه وردوناه برد لا يرد على وجه يتوب وجه عما فعل يده ولسانه والله ان كنا لنعتقده غاية الاعتقاد ولا جمع في احيائه من كلمات المشايخ بالنظر الى الظاهر ثم ما رأينا من طعنه على الكبار بلا اتقاء مبنا ما حصل انتهى وقال في آخر التبيين لو كان الاسلاف في حياتي لانضعوني وقال ابو حنيفة اجتهدت وقال ابو يوسف زار البيان ارتحت وقال محمد اجتهدت وقال زفر انتقضت وقال الحسن امتعت وقال ابو حفص المعت في فانظرت وقال ابو منصور حققت وقال الطحاوي صدقت وقال الكرخي بورك بي فعلمت وقال الجصاص حكمت وقال ابو يزيد حبيت وقال شمس الائمة وجدت ما طلبت وقال فخر الاسلام مهدت وقال نجم الدين النسفي بهرت وقال صاحب الهداية باغواص البحور عبرت وقال صاحب المحيط فتحت في اعلنته ما اشرت الى غير ذلك من كبر انتا

الذين لا يحصى عددهم ولقال المتنبي انت من الفصحاء انتهى وقال بعده وقع الفراغ من تصنيفه وهو على جناح سفر الحجاز في ليلة البراءة سنة ٧١٦ ست عشرة وسبع مائة وذكر
في بحث حروف المعاني انه قرأ اصول فخر الاسلام على صاحب الكافي بنيسابور وذكر في ديباجة غاية البيان انه لما فرغ من حجة الاسلام بقافلة العراق من مدينة السلام سنة ٧٢٠ عشرين
وسبع مائة ووصل في ديار مصر في المحرم من السنة الحادية والعشرين فسألوه ان يشرح كتاب الهداية فشرع فيه حين جاوز الثلثين بعقد البنصر مع رفع الوسطى والخنصر وذكر فيه
انه يروي كتاب الهداية بخمس طرق احدها ما اخبرني به سيدي وملجئي فقيه الفقهاء سيد العلماء منبع الزهد والتقوى معدن الفقه والفتوى صاحب الكرامات العلية والمقامات السنية
مفخر المسلمين برهان الملة والدين احمد بن اسعد بن محمد الخريفغني البخاري عن شيخيه العلامتين الغايتين في التبيان الآتيين على مذهب النعمان حميد الدين الضرير علي بن محمد بن محمد
الرامشي البخاري وحافظ الدين الكبير محمد بن محمد بن نصر البخاري عن شيخهما العلامة المتقن شمس الائمة محمد بن عبد الستار بن محمد العمادي الكردري عن صاحب الهداية انتهى **وقال**
ابو الوليد محمد بن الشحنة في حوادث سنة ٧٥٨ من كتابه روضة المناظر في اخبار الاوائل والاواخر فيها توفي الشيخ قوام الدين امير كاتب بن امير عمر بن امير غازي الفارابي الاتقاني الحنفي مصنف
غاية البيان شرح الهداية والتبيين شرح الاخسيكثي ولي تدريس مشهد ابي حنيفة ببغداد وقدم مصر فاكرمه الامير صرغتمش وبنى له المدرسة الصرغتمشية انتهى **وفي** الدرر الكامنة في اعيان
المائة الثامنة للحافظ ابن حجر العسقلاني امير كاتب بن عمر الاتقاني الحنفي ولد باتقان في شوال سنة ٦٨٥ خمس وثمانين وست مائة واشتغل في بلاده ومهر الى ان شرح المنتخب الحسامي
وقدم دمشق سنة ٧٢٠ عشرين وسبع مائة ودرس وناظر وظهرت فضائله قاله ابن كثير ودخل مصر ثم رجع فدخل بغداد وولي قضاءها ثم دخل دمشق وولي تدريس الظاهرية وكان لما قدم دمشق
صلى مع النائب فرأى امامه يرفع يديه عند الركوع وعند الرفع منه فاعلم الاتقاني ان صلاته باطلة على مذهب ابي حنيفة فبلغ ذلك القاضي تقي الدين السبكي فصنف رسالة في الرد
عليه فوقفت عليها الاتقاني فجمع جزءا في بعض ما قال واسند ذلك عن مكحول النسفي انه حكاه عن ابي حنيفة وبالغ في ذلك الى ان اصغى اليه النائب فبين بطلان كلامه ووهاه تقي الدين
السبكي فرجع الامير عنه ثم دخل الاتقاني بمصر فاستمر في معاداة الشافعية وكان كثير التعاظم والتعصب لنفسه جدا وشرح الهداية شرحا حافلا وحدث بالموطا برواية محمد باسناد نازل
جدا وكان يكثر اكل الثوم النيء والزنجبيل الاخضر اخبرني به الشيخ محب الدين وكان قد لازمه واخذ عنه انتهى **وفي** حسن المحاضرة في ترجمته درس ببغداد ودمشق ثم قدم الى مصر فدرس بالجامع
المارديني وكان راسا في مذهب الحنفية والفقه واللغة والعربية صنف شرح الهداية وشرح الاخسيكثي ورسالة في عدم صحة الجمعة في موضعين من المصر ولد في شوال سنة ٦٨٥ ومات في شوال
سنة ٧٥٨ ثمان وخمسين وسبع مائة **وفي** بغية الوعاة امير كاتب بن امير عمر بن امير غازي ابو حنيفة قوام الدين الاتقاني الحنفي وقيل اسمه لطف الله قال ابن حبيب كان راسا في مذهب الحنفية بارعا في اللغة والعربية
قال ابن حجر ودخل مصر ثم رجع فدخل بغداد وولي قضاءها ثم قدم دمشق ثانيا سنة سبع واربعين وولي بها تدريس دار الحديث بالظاهرية بعد وفاة الذهبي ثم دخل مصر سنة احدى
وخمسين فاقبل عليه صرغتمش وعظم عنده جدا فجعله شيخ مدرسته التي بناها وذلك في جمادى الاولى سنة سبع وخمسين واختار لحضور الدرس طالعا فحضر والقمر في السنبلة والزهرة في الاوج
واقبل عليه صرغتمش اقبالا عظيما وقدر انه لم يعش بعد ذلك سوى سنة وكان شديد التعاظم متعصبا لنفسه جدا معاديا للشافعية واجتهد في ذلك بالشام فما افاده ومات
في حادي عشر من شوال سنة ٧٥٨ انتهى ملخصا **ايوب بن ابي بكر** بن ابراهيم النحاس ابو صابر بهاء الدين الحلبي امام عالم مفسر محدث فقيه انتهت اليه رياسة المذهب في زمانه سمع
الحديث بمكة والقاهرة وبغداد ومات في ليلة ثاني شوال سنة ٦٩٩ تسع وتسعين وست مائة وقرأ عليه علي بن احمد قاضي القضاة الطرسوسي ويوسف بن محمد بن يعقوب بن ابراهيم
ابن النحاس الحلبي **قال الجامع** الحلبي نسبة الى حلب بفتح الحاء واللام بلدة كبيرة بالشام والنحاس بفتح النون وتشديد الحاء المهملة يقال لمن يعمل بالنحاس ذكره السمعاني **حرف**
الباء الموحدة **بديع بن منصور** القاضي فخر الدين القرشي ضبطه الذهبي بالقاف المضمومة وفتح الزاي المعجمة وسكون الباء الموحدة ثم النون امام فاضل فقيه كامل انتهت اليه
رياسة الفتوى تفقه على نجم الائمة البخاري وتفقه عليه مختار بن محمود الزاهدي صاحب القنية وله تصانيف معتبرة منها البحر المحيط الموسوم بمنية الفقهاء **برهان الاسلام** الزرنوجي صاحب
كتاب تعليم المتعلم وهو كتاب نفيس مفيد مشتمل على فصول قليل الحجم كثير المنافع وهو تلميذ صاحب الهداية **قال الجامع** قد طالعت تعليم المتعلم وهو كما قال الكفوي نفيس مفيد **بشر بن**
غياث بن عبد الرحمن المريسي المعتزلي ادرك مجلس ابي حنيفة واخذ نبذا منه ثم لازم ابا يوسف واخذ الفقه عنه وبرع حتى صار من اخص اصحابه وكان ذا ورع وزهد غير انه رغب عنه
الناس لاشتهاره بعلم الكلام والفلسفة وكان ابو يوسف يذمه ويعرض عنه مات سنة ٢٢٨ ثمان وعشرين ومئتين وله تصانيف وروايات كثيرة عن ابي يوسف وفي المذهب اقوال
غريبة منها جواز اكل الحمار **قال الجامع** المريسي بفتح الميم وكسر الراء المهملة بعدها المثناة التحتية في آخره سين مهملة نسبة الى مريس قرية بمصر كذا ذكره السمعاني وقال اليها ينسب بشر المريسي
وارخ وفاته سنة ثمان عشرة وحكى بصيغة قيل تسع عشرة وقال في وصفه هو ابو عبد الرحمن بشر بن غياث بن ابي كريمة المريسي مولى زيد بن الخطاب من اصحاب الرأي اخذ الفقه عن ابي يوسف
القاضي الا انه اشتغل بالكلام وحرر القول بخلق القرآن وحكى عنه اقوال شنيعة ومذاهب منكرة الى اهل العلم كفره اكثرهم لاجلها وقد اسند من الحديث شيئا يسيرا عن حماد بن سلمة وسفيان بن عيينة
وابي يوسف وغيرهم وكان بينه وبين الشافعي مناظرات واليه ينسب الطائفة من المرجئة التي يقال لها المريسية **وفي** ميزان الاعتدال بشر بن غياث مبتدع ضال لا ينبغي ان يروى عنه تفقه

على ابي يوسف فبرع واتقن علم القرآن ثم جود بخلق القرآن وناظر عليه ولم يدرك الجهم بن صفوان انما اخذ مقالته ودعا اليها وسمع عن حماد بن سلمة وغيره وقال ابو النضر هاشم بن
القاسم كان والد بشر المريسي يهوديا قصارا صباغا قلت وكان بشر اخذ في دولة الرشيد واوذي لاجل مقالته وقال قتيبة بن سعيد بشر المريسي كافر مات سنة ثمان عشرة ومئتين وقال
ابو زرعة الرازي بشر المريسي زنديق انتهى ملخصا **بشر بن** الوليد بن خالد الكندي القاضي احد اصحاب ابي يوسف روى عنه كتبه واماليه وولي القضاء ببغداد في زمان المعتصم بالله
مات سنة ثمان وثلثين ومئتين **قال الجامع** ذكر القاري انه كان متحاملا على محمد بن الحسن وكان الحسن بن مالك ينهاه ويقول قد عمل محمد هذه الكتب فاعمل انت مسألة واحدة
وكان صالحا دينا عابدا واسع الفقه خشنا في باب الحكم مقدما عند ابي يوسف وروى عنه كتبه واماليه سمع من مالك وحماد بن زيد وغيرهما وروى عنه الحافظ ابو نعيم الموصلي ونحوه وقال عبد الرحمن
السلمي سألت الدارقطني عن بشر بن الوليد فقال ثقة وقال احمد بن عطية كان يصلي في كل يوم مائة ركعة وكان يصليها بعد ما فلج وشاخ **وفي** ميزان الاعتدال بشر بن الوليد
الكندي الفقيه سمع مالك بن انس وتفقه بابي يوسف وروى عنه البغوي وابو يعلى وحامد بن شعيب وولي قضاء مدين المنصور الى سنة ثلث عشرة ومئتين وكان واسع الفقه متعبدا
ورده في اليوم والليلة مئتا ركعة وكان يلزمها بعد ما فلج وشاخ وقد سعى به رجل الى الدولة انه لا يقول بخلق القرآن فامر المعتصم به ان يحبس فلما ولي المتوكل اطلقه ثم انه شاخ
واستولى عليه الهرم ويقال انه في آخر امره وقف في القرآن فامسك اصحاب الحديث عنه وقال صالح بن محمد هو صدوق ولكنه لا يعقل وقال الآجري سألت ابا داود فقال
ثقة وقال السلمي عن الدارقطني ثقة انتهى ملخصا **والكندي** نسبة الى كندة بكسر الكاف قبيلة مشهورة باليمن ذكره السمعاني **بشر بن** ابي الازهر يزيد القاضي النيسابوري تفقه
على ابي يوسف وسمع من ابن المبارك وابن عيينة وشريكا وروى عنه علي بن المديني ومحمد بن يحيى الذهلي وكان من اعيان الفقهاء الكوفيين مات سنة ثلث عشرة ومئتين **بكار**
ابن قتيبة بن اسد القاضي البصري كان مولده بالبصرة سنة اثنتين وثمانين ومائة وتفقه على هلال الرأي من اصحاب ابي يوسف وزفر وروى عنه الطحاوي وبه انتفع وتخرج
وكان افقه اهل زمانه في المذهب صنف كتاب الشروط وكتاب المحاضر والسجلات وكتاب الوثائق والعهود وكتابا جليلا نقض فيه على الشافعي رده على ابي حنيفة مات سنة تسعين
ومئتين بمصر **قال الجامع** ارخ السيوطي في حسن المحاضرة وفاته سنة سبعين ومئتين وقال في وصفه سمع ابا داود والطيالسي واقرانه وروى عنه ابو عوانة في صحيحه وابن خزيمة وله اخبار
في العدل والفقه والنزاهة والورع وتصانيف في الشروط والوثائق والرد على الشافعي انتهى **وكذا** ارخه القاري وقال في نسبة بكار بن قتيبة بن اسد بن ابي بردعة بن ابي عبيد الله
بن بشر بن ابي عبيد الله بن ابي بكرة الصحابي الثقفي البكراوي وكان من افقه اهل زمانه وكان له اتساع في الفقه وقد ذكره السروجي في شرح الهداية في باب صفة الصلوة وقال
كان من البكائين والتالين لكتاب الله وقبره مشهور بالقرافة بمصر يزار ويتبرك به ويقال ان الدعاء عند قبره يستجاب **بكر بن محمد** العمي القاضي اخذ عن محمد بن سماعة عن الليث وابي
يوسف ومحمد واخذ عنه القاضي ابو خازم استاذ ابي طاهر الدباس والعمي بفتح العين وتشديد الميم نسبة الى العم بطن من بني تميم ذكره في الجواهر المضية **بكر بن محمد** بن علي بن الفضل بن
الحسن شمس الائمة الزرنجري هو الامام المتقن الذي كان يضرب به المثل في حفظ المذهب وكان له معرفة في الاحساب والتواريخ وكان اهل بلده يسمونه بابي حنيفة الاصغر وكان مولده
سنة سبع وعشرين واربع مائة اخذ الفقه عن شمس الائمة عبد العزيز الحلواني عن ابي علي النسفي عن ابي بكر محمد بن الفضل عن عبد الله السبذموني عن ابي عبد الله بن ابي حفص الكبير عن ابيه
ابي حفص الكبير عن محمد عن ابي حنيفة وهو آخر من روى عن الحلواني وكان يحفظ الرواية بحيث اذا طلب المتفقه الدرس يلقي عليه ويذكر له من اي موضع اراد من غير مراجعة الى كتاب
ومات سنة اثنتي عشرة وخمس مائة في شهر شعبان **قال الجامع** ذكر ابن الاثير في الكامل وفاته في حوادث سنة وقال انه من ولد جابر بن عبد الله وكان من اعيان الحنفية حافظا للمذهب
انتهى **وفي** الانساب ابو الفضل بكر بن محمد بن علي بن الفضل بن الحسن بن احمد بن ابراهيم بن اسحق بن عثمان بن جعفر بن عبد الله بن جعفر بن جابر بن عبد الله الانصاري الزرنجري
امام عارف بمذهب ابي حنيفة مرجوع اليه في الفتاوى والوقائع عمر العمر الطويل حتى انتشر عنه العلم وحدث بالكثير وسمع الشمس ابا محمد عبد العزيز بن محمد الحلواني وابا سهل احمد بن علي
الابيوردي وابا حفص عمر بن منصور الحافظ وابا مسعود احمد بن محمد بن عبد الله البجلي الحافظ وابا القاسم ميمون بن علي بن ميمون الميموني وابا عبد الله ابراهيم بن علي الطبري وابا يعقوب
يوسف بن منصور الحافظ وابا عمرو محمد بن عبد العزيز القنطري وغيرهم وتفرد في وقته بالرواية عن اكثر من ذكرنا وروى لنا ابو جعفر احمد بن محمد بن احمد بن جعفر ببلخ وابو عبد الله
محمد بن يعقوب الكاساني بسرخس وابو الفضل محمد بن علي بسمرقند وابو محمد عبد الحليم بن محمد ببخارا وكانت ولادته سنة ومات صبيحة يوم الخميس التاسع عشر من شهر ربيع الاول او شعبان سنة
ببخارا ودفن بكلاباذ وزرت قبره انتهى **وسيأتي** ذكر ابيه في الميم وهناك يضبط لفظ الزرنجري وذكر ابنه في العين **ابو بكر** بن حامد من اقران ابي حفص الكبير له كتاب الزيادات **ابو بكر**
ابن مسعود بن احمد علاء الدين ملك العلماء الكاساني صاحب البدائع شرح تحفة الفقهاء اخذ العلم عن علاء الدين محمد السمرقندي صاحب التحفة عن صدر الاسلام ابي اليسر البزدوي
وعن ابي المعين ميمون المكحولي وعن مجد الائمة السرخسي وله كتاب السلطان المبين في اصول الدين وتفقه عليه ابنه محمود واحمد بن محمود الغزنوي صاحب المقدمة الغزنوية مات في عاشر
رجب سنة سبع وثمانين وخمس مائة ودفن بظاهر حلب عند قبر زوجته فاطمة ابنة صاحب التحفة الفقيهة العالمة والدعاء عند قبرها مستجاب **قال الجامع** قال علي القاري انه مصنف البدائع الكتاب الجليل

والسلطان المبين قتيل سماء المتعمد في المعتقد ومن شعره سبقت العالمين الى المعالي + بعصائب فكره وعلومه + ولم تحكمتي نور الهدى في الليالي البطلة مدلهمة + بيد الجاهدون لطفوه + وبابي المدالان بيته + وتفقه على محمد بن احمد السمرقندي وقرأ عليه معظم تصانيفه وزوجه شيخه ابنته فاطمة وقيل ان بسبب تزويجها انها كانت من حسان النساء وكانت حفظت التحفة لابيها وطلبها جماعة من ملوك بلاد الروم وانما صنف صاحب البدائع وهو شرح التحفة وعرضه على شيخه از داد به فرحاوز وجه ابنته وجعل مهرها منه ذلك فقالوا في عصره شرح تحفته وزوج ابنته وارسل صاحب البدائع رسولا من ملك الروم الى نور الدين محمود بحلب وكان قبل ذلك قدم الرضي السرخسي صاحب المحيط بحلب فولاه نور الدين الحلاوية وافق عزله فولاه نور الدين الحلاوية فتفقه الفقهاء بالقبول وقال ابن العديم سمعت ضياء الدين الحنفي قال حضرت الكاساني عند موته فشرع في قراءة سورة ابراهيم حتى بلغ قوله تعالى يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت فخرجت روحه وهو في عند زوجته داخل مقام الخليل بظاهر حلب والدعاء عند قبرها مستجاب يعرف عند الزوار في حلب بقبر المرأة وزوجها انتهى **قلت** الاشعار التي نسبها اليه قد نسبها حسن جلبي في حواشي المكوع الى الحكيم عمر الخيام والله اعلم **ونسبة** الى الكاساني بالكاف ثم الالف ثم السين المهملة ثم الالف ثم النون بلدة وراء الشاش ذكره السمعاني وقد يقال في نسبته الكاشاني بالمعجمة بدل المهملة وفي نسبته الى الكاساني بلد كبير بتركستان خلف سيحون وايها يقولون كاسان وكانت من محاسن الدنيا خربت باستيلاء الترك عليها ومنها العلامة علاء الدين الكاساني من ائمة الحنفية بدمشق ايام الملك نور الدين انتهى **بكير** نجم الدين التركي الناصري مولى الامام الناصر كان فقيها عارفا بالعربية في الفقه اخذ عن عبد الرحمن بن شجاع وصنف الحاوي وهو مختصر في الفقه وشرح عقيدة الطحاوي سماه بالنور اللامع والبرهان الساطع مات ببغداد سنة ثلاث عشرة وستمائة **حرف الجيم** **جابر بن محمد** بن عبد العزيز بن يوسف ابو عبد الله فخار الدين الخوارزمي الكاتبي نسبة الى الكان مدينة من مدائن خوارزم عالم كبير متبحر محقق في المعقول والمنقول اخذ عن خاله ابي المكارم ابن ابي المفاخر وسمع من الدهستاني وحدث وافتى مات بالقاهرة سنة سبع وستين وسبع مائة ومولده سنة سبع وستين وست مائة **جعفر بن محمد** بن المعتز بن محمد بن المستنفر بن الفتح ابو العباس المستنفري اليمني كان فقيها فاضلا محدثا قارئا جمع الجموع وصنف التصانيف لم يكن بما وراء النهر في عصره من يجري مجراه في التصنيف وفهم الحديث اخذ عن القاضي ابي علي الحسين النسفي عن ابي بكر محمد بن الفضل عن عبد الله السبذموني ولد سنة خمس وثلاثمائة وتوفي سنة اثنتين وثلاثين واربعمائة بنسف **قال الجامع** ذكر السمعاني المستنفري بضم الميم وسكون السين المهملة وفتح التاء المثناة فوق وسكون النون المعجمة وكسر الفاء وآخرها الراء المهملة نسبة الى المستنفر ام بعض اجداده والمنتسب اليه هو ابو محمد بن المعتز بن محمد بن المستنفر بن الفتح بن ادريس من اهل نسف كانت ولادته في سلخ شعبان سنة عشرة وثلثمائة ووفاته في شهر ربيع الآخر سنة اربع وسبعين وثلثمائة وابنه ابو العباس جعفر بن محمد المستنفري خطيب نسف كان فقيها فاضلا محدثا اكثر اصحاب ابي علي زاهر بن احمد السرخسي وسمع نسف ابا سهل هارون بن احمد الاستراباذي وبخارا ابا محمد الرازي وبمرو ابا عبد الله محمد بن احمد غنجار الحافظ وبمرو ابا الهيثم محمد بن مكي وجماعة كثيرة سواهم وروى عنه جدي الاعلى القاضي ابو منصور محمد بن عبد الجبار السمعاني وابو محمد الحسن بن احمد السمرقندي وابو علي الحسن بن عبد الملك وجمع كثير لا يحصون قدم علينا بمرو وراء النهر في عصره من يجري مجراه في الجمع والتصنيف وفهم الحديث وكانت ولادته سنة وتوفي سلخ جمادى الاولى سنة انتهى **ثم قال** وابنه ابو ذر محمد بن جعفر المستنفري كان خطيب نسف وولي الخطابة ببلده بعد ابيه وكان ابوه من جلالة من الشيوخ وكان من اهل العلم والخير ذكره ابو محمد عبد العزيز بن محمد النخشبي في معجم شيوخه وقال ابو ذر المستنفري اخبرنا ابي العباس سمع ابا الفضل يعقوب بن اسحق السلامي وابا محمد عبد الملك بن مروان بن ابراهيم بن رافع انتهى **ابو جعفر** الاستروشني نقلت على ابي بكر محمد بن الفضل عن عبد الله السبذموني عن ابي عبد الله ابي حفص الصغير عن ابيه ابي حفص الكبير عن محمد واخذ ايضا عن ابي بكر العباس الرازي عن ابي الحسن الكرخي عن ابي سعيد البردعي عن بشير بن موسى عن محمد وتفقه عليه القاضي عبيد الله بن يوسف البوسنجي صاحب الاسترو شني نسبة الى اسروشنة بضم الالف وسكون السين المهملة وضم الراء المهملة وسكون الواو وفتح الشين المعجمة في آخرها نون بلدة كبيرة وراء سمرقند ودون سيحون وقد زيد فيه التاء فيقال الاستروشني والصحيح هو الاول قاله السمعاني **جلال الدين** شمس الدين الخوارزمي الكرلاني كان عالما فاضلا تفقه بالامثال وتشد اليه الرحال اخذ عن حسام الدين الحسن السغناقي صاحب النهاية عن حافظ الدين الكبير محمد بن محمد البخاري عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري عن صاحب الهداية واخذ ايضا عن عبد العزيز البخاري صاحب كشف البزدوي عن حافظ الدين الكبير واخذ عنه ناصر الدين محمد بن شهاب بن يوسف والد حافظ الدين محمد البزازي صاحب الفتاوى البزازية وطاهر بن اسلام بن قاسم الخوارزمي الشهير بسعد غديوش صاحب جواهر الفقه وعبد الاول ابن برهان الدين علي بن عماد الدين بن جلال الدين محمد بن زين الدين عبد الرحيم بن عماد الدين بن صاحب الهداية علي بن ابي بكر المرغيناني ووضع السيد جلال الدين شرحا على الهداية سماه الكفاية وهي المشهورة بايدي الناس **قال الجامع** قد خلقت عباراتهم في مؤلف الكفاية شرح الهداية المتداولة بايدي الناس قسمة حسنة بن عمار الشرنبلالي في بعض رسائله الى تاج الشريعة وهو غلط فان له نهاية الكفاية لا الكفاية المتداولة كما افصح عنه صاحب كشف الظنون حيث قال عند ذكر شروح الهداية وشرح الشيخ الامام تاج الشريعة عمر بن عبد الله المحبوبي الحنفي سماه نهاية الكفاية في دراية الهداية اوله نصر من اعتد وفتح قريب هو المعبود جل ثناؤه والخ قال في آخر كتاب الايمان اتم تحريره كتاب الايمان ابو عبد الله عمر بن

صدر الشريعة في آخر شعبان سنة ثلث وسبعين وست مائة بمحروسة كرمان انتهى وقيل هو لعلاء الدين علي بن عثمان المارديني التركماني اخذا مما قال عبد القادر القرشي
في الجواهر المضية في طبقات الحنفية قرأت على علي بن عثمان المارديني قطعة من الهداية الى الزكوة ولازمته في طلب الحديث واختصر الهداية في كتاب سماه الكفاية وشرحها ولم يكمله
وشرحه قاضي القضاة ابنه كمال الدين من حيث انتهى والده ولما حملت اليه كتابي الذي وضعته على احاديث الهداية وكنت سميته بالكفاية في معرفة احاديث الهداية قال لي ملاعبا
سرقت هذا الاسم مني فاني سميت مختصري بالكفاية وذكرت في اول الخطبة الحمد لله المتكفل بالكفاية فغير هذا الاسم فقلت له يا سيدي ما تسميه الا انت فسمى كتابي بالعناية في معرفة احاديث الهداية
انتهى وهو ايضا غلط فان كفاية المارديني غير الكفاية المتداولة كما لا يخفى على من طالعهما فالصحيح هو ما ذكره الكفوي انه من تصانيف السيد جلال الدين وقد نص عليه في ترجمة علاء الدين المارديني
ايضا حيث قال اقول الكفاية في شرح الهداية المشهورة المتداولة بين الناس تاليف السيد جلال الدين الكرلاني تلميذ حسام الدين السغناقي قال صاحب الشقائق النعمانية في مشايخ
الطبقة التاسعة ومنهم العارف بالله الشيخ امير علي بن امير حسين كان من نسل السيد جلال الدين الكرلاني صاحب الكفاية شرح الهداية وذكر الشيخ العالم طاهر الشهير بسعد غدبوش صاحب
كتاب الجواهر في باب صفة الصلوة استفتيت عن استاذي الامام الفاضل صاحب شرح الهداية مولانا السيد جلال الدين الكرلاني الخوارزمي ان اهل كورة تركوا الجماعة هل تقبل
شهادتهم ام لا قال في جوابه لا تقبل شهادتهم انتهى كلامه ❊ **حرف الحاء المهملة** ❊ **حامد بن محمد** بن احمد القاضي جمال الدين الريغدموني ابو نصر وتارة يلقب بجلال الدين
كان مفتيا فاضلا يرجع اليه في النوازل له المحاضر والشروط اخذ الفقه عن ابيه محمد بن احمد وعن جده القاضي جمال الدين احمد بن عبد الرحمن الريغدموني عن ابي زيد الدبوسي عن ابي جعفر الاستروشني **حامد بن**
محمود بن معقل النيسابوري كان يروي كتب محمد بن الحسن عن زياد بن عبد الرحمن عن ابي سليمان الجوزجاني عن محمد عن ابي حنيفة **قال الجامع** ياتي ذكر ابنه محمود **حبيب**
ابن عمر الفرغاني له كتاب الموجز في الفقه ذكره العقيلي في كتاب له في الفقه انه صنف المنهاج وهذبه لما رأى موجز حبيب **حسام الدين** العليابادي صاحب كامل الفتاوى
ومطلع المعاني امام فاضل فقيه اصولي محدث مفسر كلامي جدلي تفقه على مجد الدين محمد بن محمود الاستروشني عن ظهير الدين محمد بن احمد البخاري عن الظهير الحسن بن علي المرغيناني عن البرهان
الكبير عبد العزيز بن عمر بن مازة عن شمس الائمة السرخسي عن الحلواني عن ابي علي النسفي عن ابي بكر محمد بن الفضل عن السبذموني عن ابي عبد الله عن ابيه ابي حفص عن محمد عن ابي حنيفة
وتفقه عليه عبد الرحيم بن عماد الدين صاحب الفصول العمادية **قال الجامع** اسمه محمد كما قال صاحب كشف الظنون مطلع المعاني ومنبع المباني مجلدات للشيخ الامام حسام الدين محمد
ابن عثمان بن محمد العليابادي السمرقندي وهو تفسير كبير بالقول اوله الحمد لله الذي انزل القرآن هدى وبيانا افتتح في املائه يوم الاربعاء لثلث خلون من رجب سنة ثمان وعشرين و
ست مائة **حسام الدين** التوقاتي المعروف بابن المدرس كان رجلا صالحا مواظبا على الدرس والعبادة صنف شرحا لمائة عوامل الشيخ عبد القاهر الجرجاني وتعليقات على
حواشي شرح التجريد للسيد الشريف وتعليقة على اسباب قوس قزح وقرأ عليه محمد بن ابراهيم النكساري وغيره **قال الجامع** اسمه حسين بن عبد الله كما ذكره صاحب الكشف عند ذكر
شراح العوامل وانه توفي سنة ست وعشرين وتسع مائة **الحسن بن ابي مالك** تفقه على ابي يوسف وبرع وتفقه عليه محمد بن شجاع وعن الصيمري انه قال الحسن بن ابي مالك ثقة
في رواية غزير العلم كثير الرواية وكان ابو يوسف يشبهه بجمل يحمل اكثر ما يطيق **الحسن بن احمد** بن الحسن بن انوشروان قاضي القضاة حسام الدين الرازي كان اماما علامة
كاملا فاضلا راسا في الفروع والاصول له اليد الطولى في الحديث والتفسير كان مولده سنة احدى وثلثين وست مائة وورد دمشق سنة خمس وسبعين وتولى بها القضاء عشرين سنة ثم ورد
مصر فتولى بها القضاء اربع سنين ومات في وقعة التتار سنة تسع وتسعين وست مائة **قال الجامع** ارخ السيوطي في حسن المحاضرة وفاته سنة تسع وستين وست مائة وقال كان اماما علامة كثير الفضائل
ولي قضاء الحنفية بالديار المصرية وقضاء الشام **الحسن بن احمد** بن مالك ابو عبد الله الفقيه الزعفراني كان اماما ثقة رتب الجامع الصغير لمحمد بن الحسن ترتيبا حسنا وميز خواص مسائل
محمد عما رواه عن ابي يوسف وجعله مبوبا ولم يكن قبل مبوبا وله كتاب الاضاحي **الحسن بن داود** بن رضوان ابو علي السمرقندي ودرس بنيسابور على ابي سهل الزجاج واخذ
عنه عن ابي الحسن الكرخي وكان احد الفقهاء المتقدمين في النظر والجدل مات سنة خمس وتسعين وثلث مائة **الحسن بن زياد** اللؤلؤي الكوفي صاحب ابي حنيفة كان يقظا فطنا
فقيها نبيها وعن يحيى بن آدم ما رأيت افقه من الحسن بن زياد ولي القضاء بالكوفة بعد حفص بن غياث سنة اربع وتسعين ومائة ثم استعفى وكان محبا للسنة واتباعها حتى كان
يكسو مماليكه مما كان يكسو نفسه واخذ عنه محمد بن سماعة ومحمد بن شجاع الثلجي وعلي الرازي وعمر بن مهير والد الخصاف وله كتاب المجرد والامالي وعن الطحاوي ان الحسن بن زياد والحسن بن ابي
مالك ماتا في سنة اربع ومائتين وفي هذه السنة مات الشافعي بمصر **قال الجامع** ذكره السمعاني عند ذكر اللؤلؤي بعد ما ذكر انه نسبة الى بيع اللؤلؤ وقال ولي القضاء وكان حافظا للروايات
عن ابي حنيفة وكان اذا جلس ليحكم ذهب عنه التوفيق حتى يسأل اصحابه عن الحكم في ذلك فاذا قام عن مجلس القضاء عاد الى ما كان عليه من الحفظ فبعث اليه البكالي وقال ويحك انك لم توفق
للقضاء فاستعف فاستعفى واستراح وكان يقول كتبت عن ابن جريج اثني عشر الف حديث كلها يحتاج اليها الفقهاء وكان احمد بن عبد الحميد الحازمي يقول ما رأيت احسن خلقا من الحسن بن
زياد وكان الناس تكلموا فيه وليس في الحديث بشيء انتهى ملخصا **وفي** ميزان الاعتدال روى احمد بن ابي مريم وعباس الدوري عن يحيى بن معين ان الحسن بن زياد كذاب وقال محمد بن عبد الله

ابن نمير يكذب على ابن جريج وكذا كذبه ابو داود وقال كذاب غير ثقة وقال ابن المديني لا يكتب حديثه وقال ابو حاتم ليس بثقة ولا مامون وقال الدارقطني ضعيف متروك وقال البويطي
سمعت الشافعي يقول قال لي الفضل بن الربيع اشتهي مناظرتك مع الحسن اللؤلؤي فقلت ليس هنا لك فقال انا اشتهي ذلك قال فاحضرنا واتينا بطعام فقال رجل له ما تقول في رجل قذف
محصنة في الصلوة قال بطلت صلاته قال وطهارته وقال بحالها فقال له قذف المحصنات ايسر من الضحك في الصلوة قال فاخذ اللؤلؤي نعليه وقام فقلت للفضل قد قلت لك انه ليس
هنا لك انتهى **قلت** هذا الذي سأل عن الحسن بن زياد قد سلك فيه مسلك القياس وانتقاض الوضوء بالقهقهة في الصلوة عندنا انما ثبت بالحديث فقد وردت فيه احاديث
مرسلة ومسندة بطرق يتقوى بعضها ببعض كما بسطته في رسالتي الهسهسة بنقض الوضوء بالقهقهة ولعل الحسن لم تحضره في ذلك الوقت تلك الاحاديث والا لاجاب به
وفي طبقات القاري قد عد الحسن بن زياد ممن جدد لهذه الامة دينها على راس مئتين كذا في مختصر غريب احاديث الكتب الستة لابن الاثير وعد فيها من الولاة المامون بن الرشيد
ومن الفقهاء الشافعي ومن اصحاب مالك اشهب بن عبد العزيز **الحسن بن عبد الصمد** السامسوني قرأ على المولى خسرو ومحمد بن فراموز صاحب الدرر وغيره وصار مدرسا باحدى
المدارس الثمان بقسطنطينية ثم معلما للسلطان محمد خان ثم قاضيا له حواش على المقدمات الاربع وحواش على حاشية شرح المختصر للسيد مات سنة احدى وثمانين وثمان مائة **قال الجامع**
نسبة الى سامسون مدينة ببلاد الروم ساحلية ذكره احمد بن يوسف الدمشقي في اخبار الدول وآثار الاول **و** ارخ صاحب الشقائق وفاته سنة ٨٩١ ووصفه بانه كان مرضي السيرة محمود الطريقة سليم
الطبع متشرعا له خط حسن **وقد** طالعت حواشيه على حاشية شرح المختصر **الحسن بن علي** بن حجاج بن علي حسام الدين السغناقي نسبة الى سغناق بكسر السين المهملة وسكون الغين المعجمة ثم نون
بعدها الف بعدها قاف بلدة في تركستان تفقه على حافظ الدين الكبير محمد بن محمد بن نصر البخاري وفوض اليه الفتوى وهو شاب وتفقه ايضا على فخر الدين محمد بن محمد بن الياس المايمرغي
وشرح الهداية وسماه النهاية فرغ عنه في شهر ربيع الاول سنة ٧٠٠ سبع مائة ومن مصنفاته شرح التمهيد في قواعد التوحيد لابي المعين ميمون بن محمد النسفي المكحولي والكافي شرح اصول البزدوي
وكان فقيها جدليا نحويا اخذ النحو عن الغجدواني وغيره ودخل بغداد ودرس بها بمشهد الامام ابي حنيفة ثم توجه الى دمشق حاجا فدخلها سنة ٧١٠ عشر وسبع مائة واجتمع بقاضي القضاة
ناصر الدين محمد بن عمر بن العديم واجاز له جميع مروياته ومسموعاته وممن تفقه عليه قوام الدين محمد بن محمد بن احمد الكاكي صاحب معراج الدراية شرح الهداية والسيد جلال الدين
الكرلاني صاحب الكفاية **قال الجامع** ذكر صاحب كشف الظنون عند ذكر تمهيد المكحولي ان اسمه حسين بن علي يعني مصغرا وانه توفي سنة ٧١٠ وذكر عند ذكر الهداية انه تلميذ صاحب
الهداية **و** ذكره السيوطي ايضا في بغية الوعاة في من اسمه حسين وقال كان عالما فقيها نحويا جدليا اخذ عن عبد الجليل بن عبد الكريم قال في الدرر هو اول من شرح الهداية وله
شرح المفصل ذكر في اوله انه قرأه على حافظ الدين البخاري سنة ٦٧٦ ست وسبعين وست مائة انتهى **وكذا** سماه صاحب مدينة العلوم حيث قال ومن شروح الهداية النهاية لحسام الدين
الحسين بن علي بن حجاج بن علي السغناقي قدم بحلب وصنف الكافي شرح البزدوي وقدم دمشق سنة ٧١٠ وشرح منتخب الاخسيكثي وشرح التمهيد في اصول الدين وتوفي في رجب سنة احدى
او اربع عشرة وسبع مائة بحلب وله تصنيف في الصرف سماه النجاح انتهى **قلت** وقد طالعت من تصانيفه النهاية وهو ابسط شروح الهداية واشملها قد حوى على مسائل كثيرة وفروع
لطيفة **الحسن بن علي** ظهير الدين الكبير بن عبد العزيز المرغيناني الملقب بظهير الدين ابو المحاسن تفقه على برهان الدين الكبير عبد العزيز بن عمر بن مازه وشمس الائمة محمود الاوزجندي
وزكي الدين الخطيب مسعود بن الحسن الكشاني وهم تفقهوا على شمس الائمة السرخسي عن الحلواني وتفقه عليه ابن اخته افتخار الدين طاهر صاحب الخلاصة وهو آخر المتفقهين عليه وظهير الدين
محمد بن احمد صاحب الفتاوى الظهيرية وفخر الدين الحسن بن منصور الاوزجندي وكان فقيها محدثا نشر العلم املاء وتصنيفا وصنف كتاب الاقضية والشروط والفتاوى والفوائد و
غير ذلك **قال الجامع** ياتي ذكر ابيه وجده وعمه محمود الاوزجندي وابن ابن عمه قاضيخان حسن بن منصور بن محمود وابن اخته طاهر صاحب خلاصة الفتاوى ان شاء الله تعالى
والمرغيناني نسبة الى مرغينان بفتح الميم وسكون الراء المهملة وكسر الغين المعجمة وسكون الياء بعدها نون ثم الف بعدها نون بلدة من بلاد فرغانة ذكره السمعاني **الحسن** بن فخر الاسلام
علي بن محمد القاضي ابو ثابت البزدوي ولد بسمرقند ولما مات ابوه حمله عمه صدر الاسلام ابو اليسر محمد بن محمد الى بخارا ورباه ولما مات ابن عمه ابو المعالي القاضي الصدر احمد ولي
القضاء ببخارا وبقي على ذلك مدة ثم انصرف الى يزد وسكنها مدة اخذ عن عمه ومات سنة ٥٥٧ سبع وخمسين وخمس مائة وكانت ولادته سنة ٤٧٦ ست وسبعين واربع مائة **الحسن**
ابن محمد بن الحسن بن حيدر الصاغاني كان فقيها محدثا لغويا ذا مشاركة تامة في جميع العلوم ولد سنة ٥٧٧ سبع وسبعين وخمس مائة واخذ عن والده ثم رحل الى بغداد سنة ٦١٥ خمس عشرة و
ست مائة واقام بها مدة وله كتاب الشوارد في اللغة وكتاب الافتعال وكتاب العروض ومشارق الانوار في الحديث ومصباح الدجى في الحديث وشرح صحيح البخاري ودرة السحابة و
العباب في اللغة وغيره مات سنة ٦٥٠ خمسين وست مائة ببغداد ونقل جسده حسب وصيته الى مكة **قال الجامع** ذكره السيوطي في بغية الوعاة وقال الحسن بن محمد بن الحسن بن حيدر بن علي
العدوي العمري الامام رضي الدين ابو الفضائل الصغاني بفتح الصاد المهملة وتخفيف الغين المعجمة ويقال الصاغاني الحنفي فاضل لواء اللغة في زمانه قال الذهبي ولد بمدينة لاهور سنة ٥٧٧
ونشأ بغزنة ودخل بغداد سنة ٦١٥ وذهب منها بالرياسة الشريفة الى صاحب الهند فبقي هناك مدة وحج ودخل اليمن ثم عاد الى بغداد ثم الى الهند ثم الى بغداد وكان اليه المنتهى في اللغة وله من التصانيف مجمع البحرين

٢٥

فی اللغة وتکملة الصحاح والعباب وصل فیه الی فصل بکم حتی قیل ان الصغانی الذی ÷ حاز العلوم والحکم + کان قصاری امره + ان انتهی الی بکم + والنوادر فی اللغة والتراکیب
واسمار الغارة واسمار الاسد واسمار الذیب ومشارق الانوار فی الحدیث وشرح البخاری ودر السحابة فی وفیات الصحابة والعروض وشرح ابیات المفصل وبغیة المصدین و
غیر ذلک قال الدمیاطی وکان معه مولود حکم بموته فی وقته فکان تیرقب ذلک الیوم فیحضر ذلک الیوم وهو معافی فعمل الاصحابه طعاما شکرا وفارقناه فلقینی شخص اخبرنی بموته فجاءة وذلک
سنة خمسین وست مائة انتهی **قلت** ومن تصانیفه رسالتان جمع فیهما الاحادیث الموضوعة وادرج فیهما کثیرا من الاحادیث الغیر الموضوعة فعد لذلک من المشددین کابن الجوزی وصاحب سفر
السعادة وغیرهما من المحدثین قال السخاوی فی فتح المغیث بشرح الفیة الحدیث ذکر ای الصاغانی فیها احادیث من الشهاب للقضاعی والنجم للاقلیشی وغیرهما کالبعین ابن دعان والوصیة لعلی
بن ابی طالب وخطبة الوداع واحادیث ابی الدنیا الاشیح ونسطور ونعیم بن سالم ودینار وسمعان وفیها الکثیر ایضا من الصحیح والحسن وما فیه ضعف یسیر انتهی **وقد** ذکرت جماعة من المحدثین
الذین لم تشدد فی باب الجرح وتساهل فی الحکم بالوضع فی رسالتی الاجوبة الفاضلة للاسولة العشرة الکاملة فلتطالع **ونسبة** الصاغانی الی الصاغان قریة بمرو یقال لها چاغان
فعربت وقد یقال الصغانی ذکره السمعانی **حسن چلبی** بن محمد شاه بن شمس الدین صاحب فصول البدائع محمد بن حمزة الفناری کان عالما فاضلا جامعا متحققا متفننا بصیرا
بالمعانی والبیان واقفا علی الفروع والاصول وتفسیر القرآن صالحا تدریسا کان مدرسا بالمدرسة الحلبیة بادرنة وکان ابن عمه علی الفناری قاضیا بالعسکر فی ایام السلطان
محمد خان فقال له استاذن من السلطان انی اذهب الی مصر لاقرأ مغنی اللبیب فی النحو علی رجل مغربی سمعته بمصر یعرف ذلک لکتاب غایة المعرفة فعرضه علی السلطان فاذن وکان
السلطان لا یحبه لاجل انه صنف حواشی التلویح باسم السلطان بایزید خان فی حیوة والده محمد خان فدخل مصر وقرأ المغنی وقرأ صحیح البخاری علی بعض تلامذة ابن حجر
العسقلانی ثم رجع الی الروم فاعطاه محمد خان مدرسة ازنیق ثم احدی المدارس الثمان ومات ببروسا فی سلطنة بایزید خان ومن تصانیفه حواشی التلویح وحواشی شرح تلخیص المعانی
والمطول وحواشی شرح المواقف **قال الجامع** قد طالعت حواشیه للتلویح وحواشیه للمطول وحواشیه لشرح المواقف وحواشیه لتفسیر البیضاوی وغیر ذلک وکلها محلوة من
تحقیقات نیقة بسماعها الآذان ومدققات یطرب بالاطلاع علیها الکسلان فی سیاتی ذکر جده محمد بن حمزة الفناری ووالده محمد شاه وعمه یوسف بالی وابن عمه علی بن یوسف وابنی ابن عمه محمد شاه
ابن علی ومحمد بن علی **وقد** ذکره شمس الدین السخاوی فی الضوء اللامع فی اعیان القرن التاسع وقال حسن چلبی معناه سیدی بن ملا شمس الدین محمد شاه بن محمد بن حمزة
الرومی یعرف کسلفه بالفناری وهو لقب لجد ابیه لانه فیما قیل لما قدم علی ملک الروم اهدی له فینارا فکان اذا سئل عنه یقول ابن الفناری فعرف بذلک **ولد** حسن سنة اربعین
ثمان مائة ببلاد الروم ونشأ بها واشتغل علی ملا فخر الدین ملا طوسی وملا خسرو حتی برع فی الکلام والمعانی والعربیة والمعقول والاصول والفقه وجعل انتقاله بابیه وعمل حاشیة ضخمة
علی شرح المواقف واخری علی المطول کبری وصغری واخری علی التلویح وغیر ذلک وقد قدم الشام سنة سبعین فحج مع الرکب الشامی وورد القاهرة قریبا من ثمانین ولما
قدم هنالک اخبرت ان ابن الاسیوطی استعار حاشیته علی المطول وزعم انه کتب علیها حواشی واوقفه هو علی کراریس کتبها علی البیضاوی فردها عاجلا مصر جابعد م رضائها
وبادر بطلب حاشیته غیر ملتفت لما زعمه ایها لا بشاوات بلاده فی جمادی الآخرة سنة ست وثمانین وثمان مائة انتهی **حسن بن منصور** بن محمود فخر الدین قاضیخان
الاوزجندی الفرغانی کان اماما کبیرا وبحرا عمیقا عواصا فی المعانی الدقیقة مجتهدا فهامة اخذ عن ظهیر الدین الحسن بن علی المرغینانی عن برهان الدین الکبیر عبد العزیز بن عمر بن مازه وعن
محمود بن عبد العزیز الاوزجندی جد قاضیخان وهما اخذا عن السرخسی عن الحلوائی عن ابی علی النسفی عن ابی بکر بن الفضل عن الاستاذ السندموئی عن ابی عبد الله عن ابیه عن محمد له النقاوی
المشهورة المتداولة والواقعات والامالی والمحاضر وشرح الزیادات وشرح الجامع الصغیر وشرح ادب القضاء للخصاف وغیر ذلک توفی لیلة الاثنین سنة اثنتین وتسعین وخمس مائة
وعده المولی العلامة احمد بن کمال باشا من طبقة الاجتهاد فی المسائل ونقله علیه جمال الدین ابو المحامد محمود الحصیری وشمس الائمة محمد الکردری ونجم الائمة ونجم الدین یوسف الخاصی
وغیرهم **قال الجامع** انتفعت بفتاواه وهی فی اربعة اسفار معتمدة عند اجلة الفقهاء حتی قال قاسم بن قطلوبغا فی تصحیح القدوری انها صحیحة قاضیخان مقدم علی التصحیح غیره لانه فقیه
النفس **وفی** مدینة العلوم الامام فخر الدین ابو المفاخر وابو المحاسن الحسن بن منصور الاوزجندی الفرغانی المشهور بقاضیخان اوزجند مدینة بنواحی اصبهان بقرب فرغانة تفقه علی
ابی سحق بن ابراهیم بن اسمعیل بن ابی نصر وظهیر الدین المرغینانی وغیرهما ومات فی لیلة النصف من رمضان سنة ست **الحسن بن نصر** بن ابراهیم بن یعقوب الحاکم الکشی نسبة الی کش بفتح
الکاف وتشدید الشین المعجمة ثم نون قریة علی ثلث فراسخ من قری جرجان ولد فیها سنة تسعین واربع مائة واخذ الفقه عن ابی المعالی مسعود بن الحسین الخطیب الکشانی صاحب المختصر
المسعودی وکان عالما فاضلا له قوة تامة فی العلم **الحسن** القاضی الماتریدی کان رفیقا للسید ابی شجاع محمد بن احمد بن حمزة القاضی علی السغدی انتهت الیهم ریاسة الحنفیة فی زمانهم
ابو الحسن الرستغفنی کان من اجل اصحاب ابی منصور محمد الماتریدی ومن کبار مشایخ سمرقند وله کتاب ارشاد المقتدی وکتاب الزوائد والفوائد وکتاب فی الخلاف **قال الجامع**
اسمه علی بن سعید کما فی الانساب الرستغفنی نسبة الی رستغفن بضم الراء المهملة وسکون السین المهملة وضم التاء المثناة الفوقیة وسکون الغین المعجمة وفتح الفاء وفی آخره نون قریة

من قرى سمرقند منها ابو الحسن علي بن سعيد الرستغفني انتهى **وفي** طبقات القاري علي بن سعيد الرستغفني من كبار مشايخ سمرقند له كتاب ارشاد المهتدي وكتاب الزوائد والفوائد
في انواع العلوم وهو من اصحاب الماتريدي الكبار انتهى **الحسين بن حامد** حسام الدين التبريزي كان صالحا مشتغلا يصرف اوقاته في العلم والعبادة قد طالع
كثيرا من الكتب وصححها اعطاه السلطان محمد خان احدى المدارس الثمان ويحكى انه خرج من قسطنطينية للجهاد والعلماء معه والطبول تضرب خلفه فقال له بعض العلماء ما الحكمة
في امر المؤمنين بالايمان في قوله تعالى يا ايها الذين آمنوا آمنوا بالله ورسوله فقال السلطان له ايها العجمي بين وجهه فقال يجيب عنها الطبول فقال السلطان ما هو فقال دم دم والمراد
بقوله تعالى آمنوا ودوموا على الايمان فاعجب السلطان هذا الكلام واستحسنه **قال الجامع** نسبة الى تبريز بكسر التاء وسكون الباء بعدها راء مكسورة بعدها ياء بعدها زاي بلدة من بلاد
آذربيجان هكذا ذكره السمعاني والمشهور فتح التاء **الحسين بن خضر** القاضي ابو علي النسفي تفقه على ابي بكر محمد بن الفضل واخذ عنه عن عبد الله الاستاذ السبذموني عن ابي عبد الله
عن ابيه عن محمد واخذ عنه شمس الائمة عبد العزيز الحلواني وجعفر بن محمد النسفي وله الفوائد والفتاوى وكان امام عصره مات سنة ٤٢٤ اربع وعشرين واربع مائة **قال الجامع** ذكره السمعاني
عند ذكر الفشيديرجي بفتح الفاء وكسر الشين المعجمة وسكون الياء التحتانية المثناة وفتح الدال المهملة وسكون الياء المثناة التحتية بعدها راء في آخرها جيم نسبة الى فشيديرج وقال
منها ابو علي الحسين بن خضر بن محمد بن يوسف الفقيه الفشيديرجي كان من فشيديره من ساكني بخارا استقضي بعد موت ابي جعفر الاستروشني وكان امام عصره بلا مدافعة واقام ببغداد
مدة وتفقه بها وتعلم وناظر الخصوم وله قصة في مسألة توريث الانبياء مع المرتضى مقدم الشيعة في قوله صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركنا صدقة فان ابا علي تمسك بهذا الحديث
فاعترض عليه المرتضى وقال كيف تقول اعراب صدقة بالرفع او النصب فان قلت الرفع فليس كذلك وان قلت بالنصب فهو صحيح فقال ابو علي في ما ذهبت اليه ابطال فائدة
الحديث فان احدا لا يخفى عليه ان الانسان اذا مات يرثه قريبه واقرب الناس اليه ولا يكون صدقة ولا يقع فيه الاشكال سمع ابو علي ببخارا ابا بكر محمد بن الفضل الامام وابا عمرو محمد
بن محمد بن صابر وابا سعيد بن الخليل بن احمد السجزي وببغداد ابا الفضل عبيد الله بن عبد الرحمن الزهري وابا الحسن علي بن عمر بن محمد وبالكوفة ابا عبد الله محمد بن عبد الله
بن الحسين الهروي وبمكة ابا الحسن احمد بن ابراهيم وبهمدان ابا بكر احمد بن علي بن لال الامام وبالري ابا القاسم جعفر بن عبد الله بن يعقوب الرازي وبمرو ابا علي محمد بن عمر المروزي
وطبقتهم وروى عنه جماعة كثيرة وظهر له اصحاب وتلامذة واخذوا عنه العلم وآخر من حدث عنه ابو الحسن علي بن محمد البخاري ومات لما قارب الثمانين ببخارا في يوم الثلثاء الثالث
والعشرين من شعبان سنة ٤٢٤ اربع وعشرين واربع مائة وزرت قبره غير مرة بمقبرة كلاباذ انتهى وذكر السمعاني ايضا ان النسفي نسبة الى نسف بفتح النون والسين المهملة من بلاد ما وراء النهر
الحسين بن سليمان بن فزارة شهاب الدين الكفري الدمشقي درس وافتى وتلا القراآت على عبد الدائم وسمع من ابن عبد الدائم ومات سنة ٧١٩ تسع عشرة وسبع مائة ذكره الذهبي في طبقات القراء
قال الجامع ذكر السمعاني ان الكفري بفتح الكاف والفاء وسكون الراء المهملة وفي الآخر اجتماع اليائين هذه النسبة الى كفرية قرية من قرى الشام فلعل صاحب الترجمة
منها **وذكر** الحافظ ابن حجر في المجمع المؤسس ابن ابن ابنه بقوله عبد الرحمن بن يوسف بن احمد بن الحسين بن سليمان بن فزارة بن بدر بن محمد بن يوسف الكفري الحنفي القاضي
زين الدين ابو هريرة من بيت القضاء وليه هو وابوه واخوه ولد سنة ٧٥٠ ظنا ومات سنة ٨١١ قرأت عليه شيئا انتهى **وذكره** السخاوي في الضوء وارخ وفاته سنة ٨٠٩ تسع وثمان
مائة **الحسين بن علي** بن جعفر ابو عبد الله القاضي الصيمري نسبة الى صيمر كحيدر وقد تضم ميمه مدينة من بلاد الجبل وخوزستان ونهر بالبصرة عليه قرى قيل هو من الثانية
كان من كبار الفقهاء اخذ عن ابي نصر محمد بن سهل بن ابراهيم وعن ابي بكر محمد الخوارزمي عن ابي بكر الجصاص الرازي عن ابي الحسن الكرخي عن ابي سعيد البردعي عن موسى بن نصر
الرازي عن محمد واخذ عنه قاضي القضاة ابو عبد الله محمد بن علي بن محمد بن الحسين الدامغاني وابو الحسن علي بن الحسين الصندلي النيسابوري وله كتاب ضخم في اخبار ابي
حنيفة واصحابه نقلنا عنه كثيرا في كتابنا هذا مات سنة ٤٣٦ ست وثلثين واربع مائة وولد سنة ٣٥١ احدى وخمسين وثلث مائة **قال الجامع** ساق السمعاني نسبه بانه الحسين بن علي
بن محمد بن جعفر الصيمري وقال احد الفقهاء من اصحاب ابي حنيفة وكان حسن العبارة جيد النظر ولي قضاء مدائن وغيره وحدث عن ابي بكر محمد بن احمد الجرجاني وروى عنه ابو بكر احمد بن
علي الخطيب وقال كان صدوقا وافر العقل جميل المعاشرة وتوفي في الحادي والعشرين من شوال سنة ٤٣٦ ببغداد انتهى **وكذا** ذكر ابن الاثير انه الحسين بن علي بن محمد الصيمري
وهو شيخ اصحاب ابي حنيفة في زمانه انتهى **الحسين بن علي** ابو القاسم عماد الدين اللامشي نسبة الى لامش باللام والالف وميم مكسورة وشين معجمة قرية من قرى فرغانة امام
فاضل ثقة ورع آمر بالمعروف وناه عن المنكر قوال بالحق لا يخاف في الله لومة لائم سمع من ابي بكر محمد بن الحسن بن منصور النسفي واخذ العلم عنه عن شمس الائمة الحلواني عن ابي علي النسفي
عن ابي بكر محمد بن الفضل عن السبذموني عن ابي عبد الله عن ابيه عن محمد وحكي انه قدم بغداد سنة ٥١٥ خمسة عشر وخمس مائة في رسالة من جهة خاقان ملك ما وراء النهر الى
دار الخلافة فقيل لو حججت ورجعت فقال لا اجعل الحج تبعا وله الواقعات والفتاوى **الحسين بن علي** ابو عبد الله البصري المعتزلي قال الصيمري لم يبلغ احد مبلغه في العلمين
اعني الفقه والكلام اخذ عن ابي الحسن عبيد الله الكرخي عن البردعي عن نصير بن يحيى عن محمد ومات سنة ٣٩٥ تسع وتسعين وثلث مائة **الحسين بن محمد** نجم الدين البارعي بفتح الباء

٣١

وكسر الراء المهملة لقب من برع في العلوم كان اماما فقيها تفقه على علاء الدين سديد بن محمد الخياطي توفي بجرجانية خوارزم في شعبان سنة ٧٤٥ خمس واربعين وست مائة **قال الجامع**
ويأتي ذكر ولده نظام الدين محمد بن الحسين ان شاء الله تعالى **حفص بن غياث** بن طلق بن عمر النخعي الكوفي اخذ الفقه عن ابي حنيفة وسمع ابا يوسف و
الثوري وعنه احمد بن حنبل ويحيى بن معين وعلي بن المديني وعامة الكوفيين ولاه الرشيد قضاء بغداد بالشرقية وعدل في حكمه توفي سنة ١٩٤ اربع وتسعين ومائة وعن ابن ابي شيبة انه ولي
قضاء الكوفة ثلث عشرة سنة وقضاء بغداد سنتين **قال الجامع** وصفه الذهبي في ميزان الاعتدال باحد الائمة الثقات وقال روى عن عاصم الاحول وهشام بن عروة وطبقتهما
وعنه اسحق واحمد وثقه ابن معين والعجلي وقال يعقوب بن شيبة ثقة ثبت انتهى **وفي** انساب السمعاني بعد ذكر ان النخعي نسبة الى نخع بفتح النون والخاء المعجمة آخره عين مهملة قبيلة من العرب
نزلت الكوفة ابو عمرو حفص بن غياث بن طلق بن معاوية النخعي قاضي الكوفة يروي عن اسمعيل بن ابي خالد والاعمش وروى عنه ابنه عمر بن حفص واهل العراق مات سنة خمس او
ست وتسعين ومائة انتهى **ابو حفص** السفكردري كان شيخا كبيرا زاهدا متورعا معتمدا سمع منه الشيخ الزندويستي **الحكم بن عبد الله** بن مسلمة بن عبد الرحمن القاضي ابو مطيع
البلخي راوي الفقه الاكبر عن ابي حنيفة وروى عن عون وهشام وحسان ومالك بن انس وغيرهم وروى عنه احمد بن منيع وخلاد بن اسلم وجماعة وتفقه به اهل تلك الديار وكان
بصيرا علامة كبيرا ومن تفرداته انه كان يقول بفرضية التسبيح ثلث مرات في الركوع والسجود **قال الجامع** ارخ وفاته الذهبي في العبر باخبار من غبر سنة ١٩٩ تسع وتسعين ومائة حيث
قال فيها توفي ابو مطيع البلخي الفقيه صاحب ابي حنيفة وصاحب كتاب الفقه الاكبر ولي قضاء بلخ وحدث عن ابن عون وجماعة قال ابو داود كان جهميا تركوا حديثه
وبلغنا انه من كبار الامارين بالمعروف والناهين عن المنكر انتهى **وقال** في ميزان الاعتدال الحكم بن عبد الله ابو مطيع البلخي الفقيه صاحب ابي حنيفة عن ابن عون وهشام بن حسان
وعنه احمد بن منيع وخلاد بن اسلم وجماعة تفقه به اهل تلك الديار وكان بصيرا بالرأي علامة كبيرا ولكنه واه في ضبط الاثر وكان ابن المبارك يعظمه ويجله لدينه وعلمه وقال ابن معين ليس
بشيء وقال مرة ضعيف وقال ابن الجوزي في الضعفاء الحكم بن عبد الله ابو مطيع الخراساني القاضي يروي عن ابراهيم بن طهمان وابي حنيفة ومالك وقال احمد لا ينبغي ان يروى
عنه بشيء وقال ابو داود تركوا حديثه وكان جهميا وقال ابن عدي عامة ما يرويه لا يتابع عليه وقال ابن حبان كان من رؤساء المرجئة ممن يبغض السنن وقال العقيلي نا عبد الله
ابن احمد سألت ابي عن ابي مطيع البلخي فقال لا ينبغي ان يروى عنه حكوا عنه انه يقول الجنة والنار خلقتا فتفنيان وهذا كلام جهم مات سنة ١٩٩ عن اربع وثمانين سنة انتهى **حماد**
ابن ابراهيم بن اسمعيل قوام الدين الصفار ابو المحامد البخاري كان ابوه وجده من بيت العلم والزهد كانوا من كبار المشايخ وكان حماد يؤم الناس في الصلوة ويخطب غيره على
ما هو عادة اهل بخارا انه لا يصلي بهم الخطيب الا من هو اعلم ولد ليلة العيد من ذي الحجة سنة ٤٩٣ ثلث وتسعين واربع مائة واخذ العلم عن ابيه وصار شيخ الاسلام وامام الائمة اوحد عصره
في العلوم الدينية اصولا وفروعا مجتهد زمانه واخذ عنه برهان الاسلام الزرنوجي مصنف تعليم المتعلم وافتخار الدين طاهر صاحب الخلاصة **حماد بن ابي حنيفة** تفقه على ابيه
وافتى في زمانه وتفقه عليه ابنه اسمعيل وهو من طبقة ابي يوسف ومحمد والحسن بن زياد وكان الغالب عليه الورع والزهد واستقضى على الكوفة بعد القاسم بن معين الكوفي تلميذ
ابي حنيفة **قال الجامع** نقل الذهبي في ميزان الاعتدال عن ابن عدي انه ضعفه من قبل حفظه **حمزة** القراماني قرأ على علماء عصره في بلاده ومهر في العلوم الشرعية وافنى
عمره في التدريس والفتوى وصنف حواشي على تفسير البيضاوي وهي حواش مقبولة مات سنة ٨٩٩ تسع وتسعين وثمان مائة **قال الجامع** ارخ صاحب كشف الظنون وفاته سنة ٨٧١
احدى وسبعين وثمان مائة حيث قال عند ذكر حواشي تفسير البيضاوي وحاشية العالم الفاضل نور الدين حمزة القراماني المتوفى سنة احدى وسبعين وثمان مائة وهي على الزهراوين
سماها تفسير التفسير انتهى **حميد الدين** بن افضل الدين كان عالما فاضلا جامعا للعلوم الدينية والعقلية قرأ على ابيه ثم وصل الى محمد بن ادمغان واجتهد وحصل الفنون وصار مدرسا
بمدينة بروسا ثم باحدى المدارس الثمان ثم جعله السلطان محمد خان قاضيا بقسطنطينية مكان الفاضل محمد بن مصطفى بن الحاج حسن وكان هو قاضيا بعد المولى القسطلاني وهو بعد
خواجه زاده وهو بعد المولى خسرو وهو بعد خضر بيگ وهو اول قاض بها من حين فتحها السلطان محمد خان ومات حميد الدين وهو مفت بها سنة ٨٠٨ ثمان وتسع مائة وله حواش على شرح
الطوالع للاصفهاني وحواش على حاشية السيد على شرح المختصر وحواش على الهداية ومن تلامذته محي الدين چلبي الفناري وعبد الواسع بن خضر وحسام الدين حسين بن عبد الرحمن
وغيرهم **حرف الخاء المعجمة** **خضر بيگ** بن جلال الدين نشأ ببلدة سفري حصار من بلاد الروم وقرأ العلوم على والده وكان قاضيا بها ثم وصل الى خدمة
المولى محمد بن ادمغان الشهير بالمولى يكان وبلغ عنده رتبة الكمال وهو اخذ عن شمس الدين محمد بن حمزة الفناري عن اكمل الدين البابرتي صاحب العناية عن قوام الدين محمد الكاكي
صاحب معراج الدراية عن حسام الدين السغناقي صاحب النهاية وبلغ رتبة الكمال وصار من افراد الدهر ذا باع ممتد في النظم والنثر وحصل العلوم الغريبة والفنون العجيبة حين كونه
مدرسا بسفري حصار سنة ٨٣٧ سبع وثلثين وثمان مائة حتى حكى انه جاء رجل متبحر في العلوم من بلاد العجم في اوائل جلوس محمد خان بن مراد خان فحضر مجلس السلطان واجتمع مع علماء
الروم ورؤسائهم وسأل عن المباحث الغريبة فانقطع الكل عن البحث وعجزوا عن الجواب فاضطرب السلطان اضطرابا شديدا وحصل له العار فطلب رجلا له الاطلاع على

١ ذكر الفقيه ابو الليث في باب الحكايات من كتاب النوازل قال محمد بن الفضل كان ابو مطيع يقول الجنة والنار يفنيان عند فناء الاشياء كلها ثم يعودان وكان ابو معاذ يكفره بذلك قال محمد بن الفضل نحن نقول لا يفنيان ٣٢ وينكر قول ابي معاذ حيث كفره بشيء مخلوق اذ قال نفني ١٢ ع

٢ وكان له ولد اسمه صلاح الدين موسى كان عالما عابدا زاهدا صارفا اوقاته في العلم والعبادة والتدريس وصار مدرسا باحدى المدارس الثمان كذا في الشقائق ١٢ ع

العلوم الغريبة فذكر عنده المولى خضر وكان شابا سنه في عشر ثلثين وكان زيه على زي عسكر السلطان فاحضروه فضحك العجمي مستحقرا له فقال المولى خضر هات اسئلتك فاورد
الاسئلة من علوم شتى فاجاب عنها ثم سأله المولى من ستة عشر فنا لم يطلع عليها ذلك الرجل فانقطع وافحم فطرب لذلك السلطان طربا شديدا واثنى على المولى ثناء جميلا واعطاه
مدرسة جده ببروسا فدرس وحل المشكلات وتلمذ عليه مصلح الدين الشهير بخواجه زاده وشمس الدين الشهير بخطيب زاده وخير الدين معلم السلطان محمد خان وغيرهم ولما فتح السلطان
قسطنطينية جعله قاضيا بها ومات هناك سنة ثلث وستين وثمان مائة وله نظم العقائد ادرج فيه ما في الكتب الضخام من علم الكلام وشرحه اعز تلامذته شمس الدين احمد الخيالي
قال الجامع ارخ السخاوي في الضوء اللامع في اعيان القرن التاسع وفاته سنة ستين حيث قال خضر بيك بن القاضي جلال الدين بن صدر الدين بن حاجي ابراهيم
خير الدين الرومي الحنفي احد علماء الروم ومدرسيهم واعيانهم ولد في مستهل سنة عشر وثمان مائة ونشأ في مدينة بورسا وتفقه بالبرهان حيدر والفناري وبرع في النحو والمعاني
والبيان وصنف وافاد ومن تصانيفه حواش على حاشية الكشاف للتفتازاني وارجوزة في العروض واخرى في العقائد وقدم مكة سنة تسع وخمسين ومات سنة ستين
وثمان مائة انتهى **الخطاب** بن ابي القاسم القره حصاري افقه اقرانه امام اهل زمانه محقق مدقق ولد في بلدة قره حصار واخذ العلم عن علماء بلاده ثم ارتحل الى البلاد الشامية
واخذ عن علمائها الحديث والفقه والتفسير ودرس وافتى وشرح منظومة عمر النسفي في الخلافيات وهو شرح نافع فرغ منه سنة سبع عشرة وسبع مائة ثم عاد الى بلاده وتوفي بها
قال الجامع نسبته الى قره حصار مدينة بالروم بينها وبين قسطنطينية عشر مراحل ذكره احمد بن يوسف الدمشقي في اخبار الدول وآثار الاول **خلف بن ايوب** كان
من اصحاب زفر وتفقه على ابي يوسف ثم كان من اصحاب محمد وصحب ابراهيم بن ادهم مدة واخذ عنه الزهد وعن الصيمري لو جمع علم خلف لكان في وزانه علم علي الرازي الا
ان خلفا اظهر علمه بصلاحه وزهده مات سنة خمس ومائتين **قال الجامع** قال الذهبي في ميزان الاعتدال خلف بن ايوب العامري البلخي ابو سعيد احد الفقهاء الاعلام
ببلخ روى عن عوف ومعمر وجماعة وعنه احمد وابو كريب وخلق قال ابن حبان في الثقات كان مرجيا غاليا وقال ابن معين ضعيف قلت كان ذا علم وعمل وقال احمد بن حنبل روى
عن عوف وقيس المناكير حكاه العقيلي في ما نقله ابن القطان ثم تاملت كتاب العقيلي فوجدت هذه من قبل العقيلي واما احمد فقال عبد الله سألت ابي عنه فلم يثبته وله في جامع
الترمذي حديث وهو خصلتان لا يجتمعان في منافق حسن سمت وفقه في الدين ثم قال الترمذي غريب لا نعرفه الا من حديث خلف ولم ار احدا يروي عنه غير ابي كريب ولا ادري كيف هو قلت
مات سنة ٢٠٥ على الصحيح انتهى ملخصا **خليفة بن سليمان** بن خليفة ابو السرايا القرشي الخوارزمي ولد بحلب سنة ست وستين وخمس مائة وقرأ على علاء الدين ابي بكر الكاساني
صاحب البدائع ومات بحلب سنة ثمان وثلثين وست مائة كذا ذكره عبد القادر في الجواهر المضية **قال الجامع** سماه القاري خلف بن سليمان وقال تفقه ببلاد العجم على جماعة
منهم الصفي الاصفهاني صاحب الطريقة **خليل الجندري** المشتهر بين الناس بجندر في الشقائق النعمانية كان من طلبة علاء الدين الاسود وكان اول قاض من قضاة العسكر
ومن نسله خليل باشا وزير السلطان مراد خان ومحمد خان **خليل بن قاسم** بن حاجي صفا خير الدين قال صاحب الشقائق ابن ابنه هو جدي لابي كان جده الاعلى اتى من العجم
الى الروم هاربا من فتنة چنگيز خان وكان صاحب الكرامات مستجاب الدعوات وتوطن في نواحي قسطموني وولد له ولد اسمه محمود حصل شيئا من الفقاهة والعربية وولد له ولد اسمه
احمد كان عارفا بالعربية والفقه وولد له ولد اسمه حاجي صفا كان فقيها عابدا صالحا وولد له ولد اسمه قاسم مات وهو شاب في طلب العلم وولد له خليل قرأ في بلاده مباني العلوم
ثم سافر بادرنة وقرأ على اخي المولى خسرو وعلى فخر الدين العجمي ثم اتى مدينة بروسا ووصل الى يوسف بن شمس الدين محمد الفناري المدرس بسلطانية بروسا ثم وصل الى خدمة محمد
ابن ادمغان واشتهر عنده بالفضيلة وكان عارفا بعلمي البلاغة والفقه والاصول والتفسير والحديث متشرعا متورعا متعبدا ودرس في اماكن ومات في كرة النحاس سنة تسع وتسعين
وثمان مائة **قال الجامع** الذي رايته في الشقائق انه توفي سنة تسع واربعين وثمان مائة **خليل** الشهير بخليلي كان حليما محبا للخير متواضعا كان مدرسا باحدى المدارس الثمان
بقسطنطينية ثم بمدرسة ادرنة ثم اعطي قضاء العسكر بالاناطولي ومات في اوائل سلطنة سليم خان بن محمد خان في اثناء العشر والعشرين وتسع مائة

حرف الدال المهملة

داود بن ارسلان شرف الدين المظفر مات بدمشق سنة تسع وثلثين وست مائة وكان فاضلا صاحب اليد الطولى في الفقه والاصول والنظم والنثر تفقه على برهان الدين
مسعود تلميذ البرهان علي بن الحسن البلخي **داود بن اغلبك** بن علي الرومي المعروف بالبدر الطويل نشأ بمدينة قونية وتفقه على جلال الدين عمر الخبازي لما قدم دمشق واقام
بها نحوا من ثلثين سنة ثم توجه الى حلب ودرس بها نحوا من خمسة عشر سنة ثم خرج متوجها الى قلعة المسلمين فمات سنة خمس عشرة وسبع مائة **داود بن رشيد** الخوارزمي من اصحاب
محمد بن الحسن وحفص بن غياث سكن بغداد وروى عنه مسلم وابو داود وابن ماجة والنسائي وله النوادر مات سنة ثلثين ومائتين ذكره في الجواهر المضية **قال الجامع** ذكره
الحافظ ابن حجر العسقلاني في الهدي الساري مقدمة فتح الباري ووصفه باحد الثقات وقال وثقه ابن معين وغيره روى عنه مسلم وابو داود وابن
ماجة وروى له البخاري حديثا بواسطة وكذا النسائي وغفل ابن حزم وقال انه ضعيف فكانه اشتبه عليه انتهى **داود بن عيسى**

ابن ابی بکر بن ایوب فقیه فاضل ادیب کامل اخذ الفقه عن ابیه عن الحصیری تلمیذ قاضیخان وصنف الحصیری الذی یرجع مطلوب فی الفتاوی مات سنة ست وخمسین وستمائة بدمشق **قال الجامع** یاتی ذکر ابیه فی حرف العین ان شاء الله تعالی **داود بن عثمان** بن یعقوب شهاب الدین الرومی کان عالما متبحرا تفقه علی جماعة کثیرة ودرس بالقاهرة ومات فی المحرم سنة خمس وسبع مائة **داود بن مروان** بن داود الملطی نجم الدین ابو الدر صدر الدین سلیمان الملم فائق علی اقرانه فقیه اصولی انتفع به الفقهاء مات سنة سبع عشرة وسبع مائة **حرف الذال المعجمة** **ابوذر** القاضی المفتی ببخارا کان اماما فاضلا حافظا مضی الطریقة جمیل السیرة احد المتبحرین فی العلوم له التفسیر والفتاوی **حرف الراء المهملة** **رضی الدین** منشی النظار النیسابوری صاحب الطریقة الرضویة المعروفة بالرضیة فی ثلث مجلدات وله کتاب ملاذ الاخلاق اخذ عنه الخلاف رکن الدین امام زاده محمد بن ابی بکر ابو الفضل رکن الطاوسی **رکن الائمة** الصباغی امام کبیر له مشارکة تامة فی العلوم اخذ عنه جماعة منهم نجم الدین مختار الزاهدی صاحب القنیة شرح مختصر القدوری وغیره **قال الجامع** ذکر صاحب کشف عند ذکر شراح مختصر القدوری ان اسمه عبد الکریم بن محمد بن احمد بن علی الصباغی ابو المکارم المدینی تفقه علی ابی الیسر البزدوی انتهی **رکن الدین** الوالجانی الخوارزمی کان اماما جلیلا کثیر العلم اوحد عصره فی العلوم الدینیة ومجتهد زمانه فی المذهب والخلاف تفقه علی نجم الدین الحکیمی عن فخر الدین حسن قاضیخان وتفقه علیه صاحب القنیة **حرف الزاء المعجمة** **زاهده بالی** عالم ورع فی الدیار الرومیة فی زمن السلطان عثمان الغازی جد السلاطین العثمانیة وکان شیخا کبیرا القی العلماء العظام بالبلاد القرمانیة قرأ مدة علی نجم الدین مختار الزاهدی واخذ عن فخر الدین بدیع بن منصور القزبنی وعن سراج الدین القزبنی ثم ارتحل الی الشام واخذ عن صدر الدین سلیمان بن وهب عن محمود الحصیری عن قاضیخان وبلغ رتبة الکمال ودرس وافتی وعمر مائة وعشرین سنة ومات سنة ست وعشرین وسبع مائة **قال الجامع** سماه احمد بن مصطفی الشهیر بطاشکبری زاده فی کتابه الشقائق النعمانیة فی علماء الدولة العثمانیة بالمولی اده بالی وقال قرأ بالبلاد القرمانیة ثم ارتحل الی البلاد الشامیة وتفقه علی مشایخ الشام واتصل بخدمة السلطان عثمان ونال عنده القبول التام وزوجه ابنته مات بعد وفاته بشهر وکان عالما عابدا مقبول الدعوة کانوا یتبرکون بانفاسه الشریفة **زفر بن الهذیل** بن قیس البصری کان ابو حنیفة یجله ویعظمه ویقول هو اقیس اصحابی وقال الحسن بن زیاد ان المقدم فی مجلس الامام کان زفر وعن سلیمان العطار قال تزوج زفر دعی الی عرس الامام فالتمس منه ان یخطب فقال فی خطبته هذا زفر امام من ائمة المسلمین وعلم من اعلامهم فی شرفه وحسبه ونسبه قال ابو نعیم کان ثقة مامونا دخل البصرة فی میراث اخیه فمنعوه الخروج منها ومات بها سنة ثمان وخمسین ومائة ومولده سنة عشر بعد المائة وعن داود الطائی قال کان ابو یوسف وزفر یتناظران فی الفقه وکان زفر جید اللسان وکان ابو یوسف یضطرب فی مناظرته فربما سمعت زفر یقول لابن تفرزه ابواب مغلقة خذ ایها شئت **قال الجامع** ذکر ابن خلکان فی وفیات الاعیان فی نسبه زفر بن الهذیل بن قیس بن سلیم بن قیس بن یکمل بن ذابل بن ذویب بن جندیة بن عمرو بن حنجور بن جندب بن العنبر بن عمرو بن تمیم بن مر بن اد بن طابخة بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان العنبری الفقیه الحنفی وقال قد جمع بین العلم والعبادة وکان من اصحاب الحدیث ثم غلب علیه الرأی وهو قیاس اصحاب ابی حنیفة وکان ابوه الهذیل علی اصبهان مولده فی سنة ووفاته فی شعبان سنة وزفر بضم الزاء المعجمة وفتح الفاء بعدها راء مهملة انتهی **وفی** میزان الاعتدال زفر بن الهذیل العنبری احد الفقهاء العباد صدوق وثقه غیر واحد ابن معین قال ابن سعد کان فی الحدیث لیس بشئ انتهی **وفی** طبقات القارئ کان اصل زفر من اصبهان وقال شداد سألت اسد بن عمرو ابا یوسف افقه ام زفر فقال زفر اورع قلت عن الفقه سألتک فقال اما شداد بالورع یرتفع الرجل وعن ابن المبارک قال سمعت زفر یقول انی لاناظر بالرای ما دام اثر واذا جاء الاثر ترکنا الرای وعن محمد بن عبد الله الانصاری قال کره زفر علی ابی القضاء فابی واختفی مدة فهدم منزله ثم خرج واصلح منزله ثم اکره وهدم منزله ولم یقبله وعن ابی مطیع زفر حجة علی الناس اما ابو یوسف فقد عرته الدنیا ببعض الغرور وعن یحیی بن اکثم قال رأیت وکیعا فی آخر عمره تخلف الیه بالغدوات والی ابی یوسف بالعشیات ثم ترک ابا یوسف وجعل کل اختلافه الیه وعن الحسن بن زیاد کان زفر وداود الطائی متوخیین فترک داود الفقه واقبل علی العبادة وزفر جمع بینهما

زياد بن عبد الرحمن كان يروي كتب محمد عن ابي سليمان الجوزجاني وكان شيخ الحنفية في زمانه **زيرك محمد** ركن الدين قرأ على سنان باشا يوسف بن خضر بيك الرومي وعلى خواجه زاده وصار مدرسا بمدرسة بروسا ثم صار مدرسا بازنيق ثم باماسية ثم صار قاضيا بادرنة ثم بقسطنطينية ومات سنة ٩٣٩ تسع وثلثين وتسع مائة **زين الدين** القاضي العجمي كان متبحرا له اليد الطولى في الاصول والفروع تولى القضاء من ابي سعيد ملك التتار وله شرح مختصر ابن الحاجب وغيره ومات سنة ٧٥٣ ثلث وخمسين وسبع مائة **حرف السين المهملة** **سديد بن محمد** شيخ الاسلام علاء الدين الحناطي اخذ عن نجم المشايخ علي بن محمد العمراني تلميذ الزمخشري وكان كبيرا راسا في الفقه والكلام وتفقه عليه ابو يعقوب يوسف السكاكي والحسين بن محمد البارعي **سعد بن عبد الله** بن ابي القاسم ابو نصر الغزنوي له كتاب الغرائب والغوامض كذا في تراجم ابن قطلوبغا **سعد الله بن عيسى** بن امير خان الرومي كان اصله من ولاية قسطموني وولد فيها ثم اتى قسطنطينية واخذ العلم عن محمد بن حسن بن عبد الصمد السامسوني عن ابيه عن المولى خسرو محمد بن فراموز عن حيدر الهروي عن علي العربي عن خضر بيك بن جلال الدين الرومي عن محمد بن ادمغان عن محمد بن حمزة الفناري عن صاحب العناية اكمل الدين محمد البابرتي عن صاحب معراج الدراية قوام الدين الكاكي عن صاحب النهاية حسام الدين حسن السغناقي عن حافظ الدين محمد البخاري عن شمس الائمة محمد الكردري عن صاحب الهداية علي بن ابي بكر المرغيناني عن الصدر الشهيد عمر بن عبد العزيز بن عمر بن مازه عن ابيه عن شمس الائمة محمد السرخسي عن شمس الائمة عبد العزيز الحلواني عن ابي علي الحسين النسفي عن ابي بكر محمد بن الفضل عن عبد الله السبذموني عن ابي عبد الله محمد بن ابي حفص الكبير عن ابيه عن محمد وصار فارس ميدانه فائقا على اقرانه وصار مدرسا بمدارس قسطنطينية وادرنة وبروسا ومات سنة ٩٤٥ خمس واربعين وتسع مائة وعلق على اكثر اوراق الهداية وتفسير البيضاوي قد اهتم بجمعها اعز تلامذته صدر الافاضل عبد الرحمن بن علي **قال الجامع** هو صاحب التعليقات على العناية قال صاحب الكشف بعد ذكر العناية وعليه تعليقة للمولى المحقق سعد الله بن عيسى المفتي المتوفى سنة ٩٤٥ خمس واربعين وتسع مائة جمعها تلميذه المولى عبد الرحمن من هوامش الاصل والشرح وميز الكلام عليه بقوله وقال قد سلك في تحرير اكثر المباحث مسلك الايجاز فاعجز الناظرين ولم يساعده عمره الى جمعه ثم وجد تلميذه المذكور حين صار قاضيا بقسطنطينية كتاب العناية والهداية اللذين صرف اكثر عمره الى تحشيتهما بحيث صار نتيجة عمره فجمع ما نثره اداء لحقه من هوامش الهداية والعناية انتهى **وفي** رد المحتار على الدر المختار سعد الله بن عيسى بن امير خان الشهير بسعدي چلبي مفتي الديار الرومية له حاشية على تفسير البيضاوي وحاشية على العناية شرح الهداية ورسائل وتحريرات معتبرة ذكره حافظ الشام البدر الغزي في رحلته وبالغ الثناء عليه والتميمي في الطبقات انتهى **سعد** قاضي القضاة سعد الدين بن شمس الدين الديري ولد في رجب سنة ٧٦٥ ثمان وستين وسبع مائة واخذ عن والده وغيره وانتهت اليه رياسة الحنفية في زمانه وولي مشيخة الشيخونية بمصر وقضاء الحنفية وله تكملة شرح الهداية للسروجي والكواكب النيرات في وصول اعمال الاحياء الى الاموات وغير ذلك مات سنة ٨٦٨ ثمان وستين وثمان مائة واخذ عنه قاضي القضاة محمد بن محمد بن الشحنة **قال الجامع** قد ترجمه شمس الدين محمد بن عبد الرحمن السخاوي في الضوء اللامع فقال سعد ابن محمد بن عبد الله بن سعد بن ابي بكر القاضي سعد الدين ابو السعادات النابلسي الاصل الدمشقي الحنفي نزيل القاهرة يعرف بابن الديري نسبة لمكان بجبل نابلس او الدير الذي بحارة ولد يوم الثلثاء سابع عشر رجب سنة ٧٦٨ ثمان وستين وسبع مائة وحفظ القرآن وحفظ كثيرا من الكتب في اثني عشر يوما وكان سريع الحفظ مفرط الذكاء انتفع بابيه وبالكمال السروجي وبحميد الدين والعلاء بن النقيب والشمس بن الخطيب الشافعي وغيرهم واجتمع بالشمس القونوي صاحب درر البحار وبحافظ الدين البزازي صاحب الفتاوى واكثر من الرواية بالاجازة عن البرهان ابراهيم بن الزين عبد الرحيم بن جماعة واشتهر بمعرفة الفقه حفظا وتنزيلا للوقائع واستحضارا للخلاف حتى كان والده يقدمه على نفسه في الفقه وغيره وانتفع الناس بدرسه وفتاواه وحج مرارا اولها سنة ٨٠١ احدى وثمان مائة وباشر قضاء الحنفية سنة ٨٤٢ اثنتين واربعين وثمان مائة عوضا عن العيني بمهابة وعفة وكان اماما علامة جبلا في استحضار مذهبه قوي الحفظ سريع الادراك شديد الرغبة في المباحثة في العلم والمذاكرة به ذا عناية تامة بالتفسير لا سيما معاني التنزيل ويحفظ متون الاحاديث ما يفوق الوصف غير ملتزم الصحيح من ذلك وقد اشتهر ذكره وبعد صيته حتى ان شاه رخ بن تيمور ملك الشرق سأل عن رسول الظاهر جقمق منه في جماعة وقرأت عليه اشياء وكتبت من فوائده ونظمه ولم يشتغل بالتصنيف مع كثرة اطلاعه ولذلك كانت مؤلفاته قليلة فمما عرفته منها شرح العقائد النسفية قد قرأه عليه الزين قاسم الحنفي والكواكب النيرات في وصول ثواب الطاعات الى الاموات اقتفى فيه اثر السروجي مع زيادات والسهام المارقة في كبد الزنادقة وفنون في الحبس بالتهمة وجزء آخر في انه هل تنام الملائكة ام لا وهل منع الشعر مخصوص بالنبي صلى الله عليه وسلم ام عام لجميع الانبياء وشرع في تكملة شرح الهداية للسروجي من اول الايمان فبلغ الى اثناء باب المرتد من كتاب السير في ست مجلدات وله منظومة طويلة سماها بالنعمانية فيها فوائد نثرية بديعية ومات تاسع ربيع الآخر سنة ٨٦٧ سبع وستين وثمان مائة بمصر ولم يخلف بعده مثله انتهى **سعيد بن محمد** ابو طالب البردعي كان من اصحاب الطحاوي وحدث عنه ببغداد ودرس **سليمان بن وهب** قاضي القضاة صدر الدين ابو الربيع تفقه على محمود بن عبد السيد الحصيري تلميذ قاضيخان وصنف منتخب شرح الزيادات الذي الفه قاضيخان وتفقه عليه ابنه محمد بن سليمان واحمد بن ابراهيم السروجي وتولى القضاء بمصر والشام وعاش ثلاثا وثمانين سنة ومات سنة ٦٧٧ سبع وسبعين

٣٥

وست مائة **قال الجامع** هو سليمان الصدر بن ابي العز وهب بن عطاء الاذرعي كذا ذكره السيوطي في حسن المحاضرة وقال قال الصفدي كان اماما عالما علامة متبحرا عارفا بدقائق الفقه
وغوامضه انتهت اليه رياسة الحنفية بمصر والشام تفقه على الجمال الحصيري وغيره وسكن مصر وولي قضاء العسكر بها وقضاء الشام له مؤلفات انتهى **وفي** مرآة الجنان عند ذكر
من توفي في سنة ٦٧٧ وشيخ الحنفية قاضي القضاة ابو الفضل سليمان بن ابي العز الاذرعي احد من انتهت اليه رياسة المذهب في زمانه انتهى **سليمان چلبي** بن الوزير خليل باشا
كان رجلا فاضلا عالما كان وزيرا للسلطان محمد خان وابوه كان وزيرا للسلطان مراد خان **سيد علي العجمي** قرأ على علماء عصره في بلدة سمرقند ونهر في العلوم وقرأ
على السيد الشريف علي الجرجاني تلميذ اكمل الدين البابرتي ثم رحل الى بلاد الروم واتى بلدة قسطموني واكرمه واليها غاية الاحترام وصار مدرسا ببروسا وظهر فضله بين العلماء ومات سنة
ستين وثمان مائة ومن تصانيفه حواش على حاشية السيد على شرح الشمسية وحواش على حاشية شرح المطالع للسيد وحواش على شرح المواقف للسيد **ابو سهل الزجاجي**
صاحب كتاب الرياض درس على ابي الحسن الكرخي واخذ العلم عنه عن ابي سعيد البردعي عن اسمعيل بن حماد بن ابي حنيفة عن ابيه عن جده ثم رجع الى نيسابور فاقام بها الى
ان مات ودرس عليه ابو بكر احمد بن علي الرازي وفقهاء نيسابور وعن الصيمري قال سمعت الصاحب ابا القاسم اسمعيل بن عباد يقول كان ابو سهل اذا دخل
مجالس النظر يتغير وجوه المخالفين لقوة نفسه وحسن جدله وفي الجواهر المضية سمعت بعض مشايخنا يقول ما ذكر شمس الائمة السرخسي في مبسوطه ابو سهل الغزالي وابو سهل
الفرضي هو ابو سهل الزجاجي تارة يذكر بالغزالي وتارة بالفرضي وتارة بالزجاجي بضم الزاء المعجمة نسبة الى عمل الزجاج والفتح نسبة الى ابي اسحق النحوي ولا ادري ابو سهل من
اي النسبتين غير اني رأيت في نسخة عتيقة من الطبقات لابي اسحق الشيرازي مضبوطا بضم الزاي انتهى **ابو السعود** بن محي الدين محمد العمادي شيخ كبير عالم نحرير لا في العجم له مثيل ولا في العرب
له نظير انتهت اليه رياسته في زمانه وبقي مدة العمر في الجلالة وعلو شانه وكان يجتهد في بعض المسائل ويخرج ويرجح بعض الدلائل وله في الاصول والفروع قوة كاملة وقدرة شاملة
وفضيلة تامة واحاطة عامة وعلمه ابوه الفنون الادبية حتى برع في حياته واخذ العلم عن مؤيد زاده تلميذ الجلال الدواني تلميذ السيد الشريف واعطاه السلطان سليم خان مدارس ببروسا
وقسطنطينية وغيرهما ونال قضاء بروسا ثم قضاء قسطنطينية ثم قضاء العسكر المنصور بولاية روم ايلي ثم منصب الافتاء بقسطنطينية اكثر من ثلثين سنة وصنف فيها التفسير المسمى
بارشاد العقل السليم الى مزايا الكتاب الكريم وارسلها الى السلطان سليمان خان بيد تلميذه وختنه السيد محمد النقيب بن السيد محمد بن عبد القادر فتقبله بقبول حسن واضاف الى وظيفته
وبعد وفات سليمان خان اكرمه ابنه سليم خان اكراما عظيما فعاش مدة عمره محترما الى ان مات سنة ٩٨٢ اثنتين وثمانين وتسع مائة **قال الجامع** سيجيء ذكر والده وقد طالعت تفسيره
وانتفعت به وهو تفسير حسن ليس بالطويل الممل ولا بالقصير المخل متضمن على لطائف ونكات ومشتمل على فوائد واشارات **وقال** صاحب الكشف انتشر نسخه في الاقطار ووقع
التلقي بالقبول من الفحول الكبار لحسن سبكه ولطف تعبيره فصار يقال له خطيب المفسرين ومن المعلوم ان تفسير احد سواه بعد الكشاف والقاضي لم يبلغ الى ما بلغ من رتبة الاعتبار
والاشتهار انتهى **وفي** النور السافر في اخبار القرن العاشر للشيخ عبد القادر بن عيدروس الهندي في سنة ٩٨٢ توفي الشيخ الامام والحبر الهمام العلامة ابو السعود محمد بن محمد بن
مصطفى بن عماد الاسكليبي نسبة الى اسكليب قصبة من نواحي الروم المشهور قاضي السلطان سليمان صاحب التفسير ولد في اسكليب تاسع عشر صفر سنة ٨٩٦ ووالدته بنت اخي
مولانا علاء الدين القوشجي ووالده كان من اهل العلم والصلاح كذا قيل وتربى صاحب الترجمة في حجر والده وحفظ كتبا منها المفتاح للسكاكي فامتاز بفصاحة العرب العرباء
واشتغل بفنون الادب ودخل الى القضاء واخذ عن جماعة من علماء عصره وانتهت اليه رياسة الفتيا والتدريس قال الشيخ قطب الدين المفتي اجتمعت به في الرحلة الاولى وهو قاضي
اسطنبول سنة ٩٤٣ فرأيته فصيحا وفي الفن رجيحا فتعجبت من تلك العربية ممن لم يسلك ديار العرب ولا محالة انها من منح الرب ثم ولي سنة ٩٤٤ قضاء العسكر وصار يخاطب
السلطان في الامر والنهي ثم في سنة ٩٥١ ولي منصب الافتاء انتهى ملخصا **حرف الشين المعجمة** **شاذان** بن ابراهيم البصري ذكره الخاصي في فتاواه وذكر عنه ان المرأة
اذا ارتدت لم تبن من زوجها وهو والد محمد بن شاذان نائب بكار بن قتيبة القاضي في الديار المصرية **شجاع** بن الحسن بن الفضل ابو الغنائم البغدادي احد المبرزين من الفقهاء كان عالما بالمذهب
والخلاف تفقه عليه ابنه ابو الفرج عبد الرحمن بن شجاع **قال الجامع** ياتي ذكر ابنه في حرف العين **شداد** بن حكيم البلخي القاضي كان من اصحاب زفر مات سنة ٢١٦ عشرين ومائتين
شرف الدين بن كمال القريمي كان عالما فاضلا جامعا للعلوم الفرعية والاصلية اخذ العلوم عن علماء بلدته الى ان قدم المولى حافظ الدين محمد البرزي صاحب الفتاوى
هناك فقرأ عليه وكتب له اجازة سنة ٨٠٥ خمس وثمان مائة ثم تصدر للتدريس والافادة ودخل بلاد الروم واكرمه السلطان مراد خان الى ان مات هناك **حرف الصاد**
المهملة **صاعد بن محمد** بن احمد بن عبد الله القاضي ابو العلاء الاستوائي نسبة الى استوا بضم الالف وسكون السين المهملة وضم التاء المثناة الفوقية وبعدها الواو
ثم الالف قرية من ناحية نيسابور ولد سنة ٣٤٣ ثلث واربعين وثلث مائة واختلف في اوائل طلبه الى ابي بكر محمد الخوارزمي في الادب ودرس الفقه على ابي نصر بن سهل القاضي جده من جهة الام
ثم جاء الى القاضي ابي الهيثم عتبة وتفقه عليه وكان عالما صدوقا انتهت اليه رياسة الحنفية بخراسان في زمانه وله كتاب العقيدة سماه الاعتقاد مات سنة ٤٣٢ اثنتين وثلثين واربع مائة

وممن تفقه عليه ابنه ابو سعد محمد بن صاعد الاستوائي وابن ابنه ابو منصور احمد بن محمد وكان اولاده واحفاده كلهم فقهاء وقضاة واهل فتوى **قال الجامع** وصفه السمعاني بقوله كان
من اهل العلم والفضل ولي قضاء نيسابور مدة ثم صرف عنها وولي مكانه ابو الهيثم عتبة بن خيثمة وكان احد شيوخه سمع ابا محمد عبد الله بن محمد بن زياد وابا عمرو اسمعيل وابا سهل بشر بن
احمد الاسفرايني وابا الحسن علي بن عبد الرحمن الكوفي وروى عنه جماعة من العلماء والقضاة بنيسابور الى الساعة في اولاده الصاعدية ومات بنيسابور سنة ٤٣٢ اثنتين وثلثين واربع
مائة **صاعد بن محمد** بن عبد الرحمن القاضي ابو العلاء البخاري الاصبهاني المعروف بابن الراسمندي قال السمعاني هو الامام المقدم في زمانه على اقرانه فضلا وعلما وديانة
ولد سنة ٤٤٠ ثمان واربعين واربع مائة واخذ عن علي بن عبد الله الخطيبي عن ابي محمد عبد الله الناصحي عن القاضي عتبة عن قاضي الحرمين النيسابوري عن القاضي ابي خازم عبد الحميد عن بكر بن
محمد العمي عن محمد بن سماعة عن ابي يوسف وخرج مع الخطيبي الى زيارة بيت الله الحرام وكان معه ومع الخطيبي ابنه وزوجته فماتت زوجته بالبصرة واخذهم العرب بالبادية فبقي في اسرهم سبعة
اشهر فبلغ ذلك نظام الملك وشرف الملك فنفذ اسبع مائة دينار الى القائم بامر الله حتى ارسل بها الى العرب فاطلقوا عنه ثم مات الخطيبي بالجحفة سنة ٤٦٧ سبع وستين واربع مائة ومضى
ابنه وابن الراسمندي الى مكة وعادا الى بغداد ثم ولي القضاء باصبهان مكان اسمعيل بن علي بن عبد الله الخطيبي حين اعتقله السلطان عدة سنين وكانت وفاته يوم عيد الفطر سنة ٥٥٢ اثنتين
وخمسين وخمس مائة **قال الجامع** ذكر ابن الاثير وفاته سنة ٥٠٢ اثنتين وخمس مائة حيث قال في حوادث تلك السنة وفي هذه السنة في صفر قتل قاضي اصبهان عبيد الله بن علي الخطيبي بهمدان وقتل
صاعد بن محمد بن عبد الرحمن ابو العلاء قاضي نيسابور يوم عيد الفطر قتله باطني ومولده سنة ٤٤٨ وسمع الحديث وكان حنفي المذهب انتهى **وكذا** ذكر اليافعي في مرآة الجنان

حرف الطاء المهملة **طاهر بن احمد** بن عبد الرشيد بن الحسين افتخار الدين البخاري صاحب خلاصة الفتاوى والنصاب كان عديم النظير في زمانه فريد ائمة الدهر شيخ الحنفية
بما وراء النهر من اعلام المجتهدين في المسائل اخذ عن ابيه قوام الدين احمد عن ابيه عبد الرشيد وايضا اخذ عن حماد بن ابراهيم الصفار عن ابيه ابراهيم عن ابيه اسمعيل الصفار عن ابي يعقوب
السياري عن الحاكم النوقدي عن ابي جعفر الهندواني عن ابي بكر الاسكاف عن محمد بن سلمة عن ابي سليمان الجوزجاني عن محمد وايضا اخذ عن خاله ظهير الدين الحسن بن علي
المرغيناني وايضا عن قاضيخان حسن بن منصور عنه عن برهان الدين الكبير عبد العزيز بن عمر بن مازه عن السرخسي عن الحلواني عن النسفي عن ابي بكر بن الفضل عن السبذموني
عن ابن ابي حفص عن ابيه عن محمد وله تصانيف مقبولة منها خزانة الواقعات والنصاب والخلاصة **قال الجامع** ارخ صاحب الكشف وفاته عند ذكر خزانة الواقعات سنة ٥٤٢
اثنتين واربعين وخمس مائة **وقد** طالعت من تصانيفه خلاصة الفتاوى ذكر فيه انه لخصه من الواقعات والخزانة وهو كتاب معتبر عند العلماء معتمد عند الفقهاء **طاهر** بن اسلام بن
قاسم بن احمد الخوارزمي الشهير بسعد غدبوش اخذ العلم عن السيد جلال الدين الكرلاني صاحب الكفاية حاشية الهداية عن السغناقي صاحب النهاية وله جواهر الفقه كتاب لطيف
صنفه في بلاد الروم وفرغ منه بغرة رمضان سنة ٧٧١ احدى وسبعين وسبع مائة **قال الجامع** كذا ذكر نسبه القاري وغيره وذكر صاحب الكشف طاهر بن قاسم بن احمد الانصاري
الخوارزمي وقال جواهر الفقه مختصر على عشرة ابواب اوله الحمد لله الذي بيده مقاليد الامور ذكر فيه انه لما عاد من الحج وقدم الروم ثم عاد الى مصر فالفه فيها ناقلا من الكتب المتداولة **طاهر**
الملقب بصدر الاسلام بن برهان الدين صاحب المحيط والذخيرة محمود بن تاج الدين الصدر السعيد احمد بن برهان الدين الكبير عبد العزيز بن عمر بن مازه كان من اعيان الفقهاء
الحنفية له اليد الباسطة في الفروع والاصول ومشاركة تامة في المعقول والمنقول وله الفوائد والفتاوى اخذ عن ابيه صاحب المحيط عن ابيه الصدر السعيد وعن عمه حسام الدين
عمر الصدر الشهيد وهما عن عبد العزيز عن السرخسي عن الحلواني واخذ ايضا عن فخر الدين قاضيخان **طورسون** الفقيه ختن زاهد ده بالي اخذ عنه عن مختار الزاهدي وبلغ رتبة
الكمال وبعد وفاة المولى ده بالي قام مقامه في التدريس وكان اصله من بلاد القرمان **ابو طاهر** بن محمد بن عمر بن ابي العباس نجم الدين منشي النظر الحفصي صاحب
الفصول في علم الاصول استاذ ابي المؤيد محمد بن محمود بن محمد الخوارزمي الخطيب ومختار الزاهدي وغيرهما

حرف العين المهملة **عالي بن ابراهيم** بن اسمعيل
ناصر الدين ابو علي الغزنوي وذكر عبد القادر ان اسمه غالب صاحب فنون التفسير والفقه والجدل والاصول له تفسير القرآن ابدع فيه والمشارع في الفقه والمنابع شرحه وكانت وفاته سنة ٥٨٢
اثنتين وثمانين وخمس مائة **قال الجامع** ارخ صاحب الكشف وفاته سنة ٥٨١ احدى وثمانين وخمس مائة ونسب اليه المنابع شرح المشارع ونسب المشارع الى نجم الدين عمر بن محمد النسفي
المتوفى سنة ٥٣٧ سبع وثلثين وخمس مائة وذكر ان اوله الحمد لله الذي اغنى الفقهاء بالامداد من نفائس كنوزه الخ **عبد الاول** بن برهان الدين علي بن عماد الدين بن جلال الدين
محمد بن زين الدين عبد الرحيم بن عماد الدين بن صاحب الهداية علي بن ابي بكر فقيه متقن محدث مفسر جامع بين اشتات العلوم تفقه على السيد جلال الدين الكرلاني وروى عنه
الهداية معنعنا الى جده الاعلى صاحب الهداية واخذ عنه شمس الدين القريمي وكتب له اجازة سنة ٨١٤ **قال الجامع** ياتي ذكر جده صاحب الهداية واولاده واحفاده في
هذا الحرف ان شاء الله تعالى **عبد الجبار** بن عبد الكريم الخواري بضم الخاء المعجمة وفتح الواو وبعدها الف ثم راء مهملة نسبة الى خوار الري تفقه باصبهان على علي بن عبد الله الخطيبي وورد بغداد
فتفقه على ابي عبد الله الدامغاني الكبير وكان صالحا عفيفا فاضلا **عبد الحليم بن علي** كان من بلدة قسطموني نشأ بها واشتغل بالعلم ثم وصل الى علاء الدين العربي وبعد موته

٣٧ ذكره المولى ابن كمال باشا الرومي من طبقة المجتهدين في المسائل الذين يقدرون على الاجتهاد في المسائل التي لا رواية فيها عن صاحب المذهب ولا يقدرون على مخالفته في الفروع والاصول ١٢ تع

رحل الى الشام ومصر فقرأ على علمائها وحج ثم ذهب الى بلاد العجم وقرأ على علمائها ثم عاد الى بلاد الروم وجعله السلطان سليم خان اماما لنفسه وصاحبه فرآه متقنا في الفنون مات سنة ٩٢٢ اثنتين وعشرين وتسع مائة بدمشق **عبد الحميد بن عبد العزيز** القاضي ابو خازم اخذ عن عيسى بن ابان عن محمد وعن بكر بن محمد العمي عن محمد بن سماعة عن محمد وتفقه عليه الطحاوي وابو طاهر الدباس **قال الجامع** ارخ القاري وفاته سنة ٢٩٢ اثنتين وتسعين ومائتين وقال تفقه عليه الطحاوي ولقيه ابو الحسن الكرخي وحضر مجلسه وله كتاب المحاضر والسجلات وكتاب ادب القاضي وكتاب نقض النقض انتهى ثم ذكر بعض اخباره في القضاء وتشدده على الامراء وذكر ايضا ان كنيته ابو خازم بالخاء المعجمة **وكذا** ارخ ابن الاثير في الكامل وقال كان موته ببغداد وكان من افاضل القضاة **و** ذكر ابن الاثير في جامع الاصول في ترجمة الطحاوي ان كنيته عبد الحميد ابو خازم بالحاء المهملة والزاي والله اعلم **وفي** غاية البيان كان قاضيا حنفيا اصله من البصرة وسكن بغداد وكان ثقة ورعا عالما بفنون الحساب والفرائض حاذقا في علل المحاضر والسجلات وقد كان اخذ العلم عن هلال بن يحيى البصري وولي القضاء بالكوفة وغيرها وتوفي في جمادى الاولى سنة ٢٩٢ اثنتين وتسعين ومائتين انتهى ملخصا **عبد الرحمن بن احمد** بن محمد المشتهر بنور الدين الجامي قدس سره سنة ٨١٧ سبع عشرة وثمان مائة اشتغل ولا بالمعقول والمنقول وبرع فيهما ثم عرض له داعية الطلب فصحب مشايخ الصوفية وتلقن من سعد الدين الكاشغري عن المولى نظام الدين خاموش عن خواجه علاء الدين العطار عن خواجه بهاء الدين نقشبند وبلغ رتبة الفضل والكمال وله تصانيف كثيرة مقبولة ذكرنا عبد الغفور اللاري في تذييل نفحات الانس منها نفحات الانس ونقد النصوص وشفعة اللمعات وشرح فصوص الحكم واللوامع شرح بعض ابيات التائية الفارضية شرح حديث ابي رزين العقيلي وشرح بيتي المثنوي للرومي وشرح رباعيات اللوائح وشرح بيت خسرو الدهلوي ورسالة في الوجود ورسالة مناسك الحج ورسالة العروض ورسالة القافية والفوائد الضيائية شرح الكافية وغير ذلك ما تهراة سنة ٨٩٨ ثمان وتسعين وثمان مائة **قال الجامع** طالعت من تصانيفه الفوائد الضيائية ونفحات الانس وغير ذلك **وقد** بسط في ترجمة العارف بالله علاء الدين لوعظ الكاشفي الشهير بالمولى الصفي في كتابه الذي الفه في مناقب السادات النقشبندية بالفارسية وسماه بر شحات عين الحيات فقال ما معربه ان الجامي كان من نسل الامام محمد ولد في الثالث والعشرين من شعبان سنة ٨١٧ سبع عشرة وثمان مائة ووالده شمس الدين احمد كان من مشاهير العلم والتقوى وكان قد انتقل من اصفهان الى هرات وطنه المالوف الى الجام بوقوع حوادث الايام ثم انتقل الى هراة واقام بالمدرسة النظامية وحضر نور الدين الجامي هناك بدرس مولانا جنيد الاصولي وكانت الطلبة يقرؤون شرح المفتاح عنده وهو يفهمه مع انه كان اذ ذاك صغير السن ثم حضر درس خواجه علي السمرقندي تلميذ السيد الشريف ثم حضر درس مولانا شهاب الدين محمد تلميذ التفتازاني وبرع في المعقول والمنقول ثم انتقل الى سمرقند وحضر درس القاضي موسى الرومي شارح ملخص الهيأة وباحث معه في اول الملاقاة فغلب عليه وحكى مولانا فتح الله التبريزي صدر الصدور من حضرة الغ بيگ ان القاضي الرومي كان يمنع الجامي ويقول لم يات في سمرقند مثله قام بناؤه مثل عبد الرحمن الجامي في جودة الطبع وحكى مولانا ابو يوسف السمرقندي تلميذ القاضي الرومي انه لما جاء الجامي سمرقند اشتغل بحضرة القاضي الرومي بشرح التذكرة فكان يباحثه ويناقش كثيرا في حاشية الرومي على شرح التذكرة تعليقات متفرقة وكان الرومي يصلحها وعرض الرومي شرحه للملخص الهيأة على الجامي فتصرف فيه تصرفات لم يصل اليها ذهن الرومي وحين ما كان الجامي بهراة باحث يوما مع ملا علي القوشجي شارح التجريد فغلب عليه فقال القوشجي للطلبة علمت ان النفس القدسي موجود في هذا العالم ولما حصل له الفراغ من العلوم رآى في المنام بعض الاكابر يقول له اتخذ حبيبا يهديك فلما يقظ حصل له التاثر فانتقل من سمرقند الى خراسان وخدم خواجه عبيد الله النقشبندي وصار بركة صحبته من اعيان الصوفية والقى كثيرا من المشايخ العظام وحج سنة ٨٧٣ سبع وسبعين وثمان مائة وطاف دمشق وحلب وغيرهما من بلاد الشام فوقره علماؤها وكانت وفاته يوم الجمعة الثامن عشر من المحرم سنة ٨٩٨ ثمان وتسعين وثمان مائة انتهى **وذكر** عبد الغفور بن علي اللاري تلميذ الجامي في آخر حواشيه على نفحات الانس بعد ما مدحه بكلمات رشيقة واورد كثيرا من اشاراته اللطيفة وذكر اساتذته ومشايخه ان له تصانيف كثيرة فرغ من تاليفها في مدة يسيرة منها نفحات الانس وتفسير آية فاينما تولوا فثم وجه الله وشواهد النبوة ونقد النصوص وشفعة اللمعات وشرح فصوص الحكم وشرح بعض ابيات ابن الفارض ورسالة طريقة السادات النقشبندية وشرح رباعيات اللوائح وشرح ابيات خسرو الدهلوي وشرح حديث ابي رزين العقيلي وشرح كلمات خواجه محمد پارسا ومناقب مولانا رومي مؤلف المثنوي ومناقب خواجه عبيد الله الانصاري وتحقيق مذهب الصوفية ورسالة في الوجود ورسالة في مناسك الحج ورسالة في كلمة لا اله الا الله ورسالة في العروض ورسالة في الموسيقى والفوائد الضيائية وغير ذلك من الدواوين المنظومة والمنثورة انتهى **عبد الرحمن** بن شجاع بن الحسن بن الفضل ابو الفرج البغدادي اخذ عن ابيه ابي الغنائم شجاع مدرس مشهد الامام ابي حنيفة وكان اماما جليلا فاضلا متدينا مولده سنة ٥٠٩ تسع وثمانين وخمس مائة في ذي الحجة ووفاته سنة ٦٠٩ تسع وست مائة **عبد الرحمن بن علي** بن عبد الرحمن بن علي قاضي القضاة التفهني قال الحافظ ابن حجر لازم الاشتغال فمهر في الفقه والعربية والمعاني واشتهر اسمه وناب في الحكم ثم ولي التدريس بمصر ثم القضاء ات مسموما في شوال سنة ٨٢٥ خمس وثلثين وثمان مائة كذا ذكره السيوطي في حسن المحاضرة في اخبار مصر والقاهرة **قال الجامع** ذكر السخاوي في الضوء اللامع عبد الرحمن بن علي بن عبد الرحمن بن علي بن هاشم الزين ابو هريرة التفهني ثم القاهري الحنفي ولد سنة ٧٢٦ اربع وعشرين وسبع مائة

بتفنا بفتح المثناة والفاء وسكون الهاء بعدها نون قرية من اسفل الارض من قرب دمياط ومات ابوه وكان طحانا وهو صغير فقدم مع امه القاهرة وكان اخوه بها فنزل بعناية
في مكتب الايتام بصرغتمشية ثم ترقى الى عرافتهم واقرأ بعض بني اتراك تلك الخطة ونزل في طلبتها وحفظ القدوري وغيره ولازم الاشتغال ودار على الشيوخ ومن شيوخه خير الدين
العينتابي امام الشيخونية والبدر محمود الكلستاني فمهر في الفقه واصوله والتفسير واصول الدين والعربية والمعاني والمنطق وغيرها وتصدى للتدريس والافتاء سنين وناب في الحكم عن الامين
الطرابلسي ثم عن الكمال بن العديم وصار من افاضل طلبة الشيخونية حين كان الكمال شيخها ولم يلبث ان ولي بعناية مشيخة الصرغتمشية بعد ان تنازع فيها هو والشرف التباني وكان ذكر
انه بحث مع الجلال التباني والد الشرف هذا في درس الفقه بها فغضب منه فخرج منه منكسر الخاطر فدعا الله ان يوليه التدريس فحصل له ذلك بل واخرج ابنه لذلك ثم لما استقر الشمس
ابن الديري في مشيخة المؤيدية استقر هذا عوضه فباشر مباشرة حسنة الى ان صرف بالعيني سنة ٨٢٩ تسع وعشرين وثمان مائة وقرر في مشيخة الشيخونية بعد السراج قارئ الهداية ثم اعيد في سنة ٨٣٣
ثلث وثلثين والفضل عن الشيخونية بالصدر ابن العجمي واستمر قاضيا الى ان مات في شوال سنة ٨٣٥ خمس وثلثين ويقال ان ام ولده وثبت عليه سما قال شيخنا كان حسن العشرة كثير العصبية لاصحابه
عارفا بامور الدنيا وقد انتهت اليه رياسة اهل مذهبه قلت وجلالته مستفيضة وقد اخذ عنه الجم الغفير من شيوخنا فمن دونهم كابن الهمام وتلميذه سيف الدين وكلهم يذكرون من اوصافه واما العيني
فانه قال ما فيه تحامل انتهى ملخصا **عبد الرحمن بن علي** بن مؤيد الاماسي الشهير بمؤيد زاده ولد باماسية سنة ٨٦٠ ستين وثمان مائة وصحب في شبابه السلطان بايزيد خان وحسد به الحاسدون
ووشى به المفسدون الى ابيه محمد خان فامر بقتله فاخرجه بايزيد خان خفية الى البلاد الجبلية فارتحل منها الى بلاد العجم ووصل عند جلال الدين الدواني بشيراز واخذ عنه العلوم العقلية والنقلية
وقرأ ايضا عمر على مير صدر الدين الشيرازي ولما جلس السلطان بايزيد خان على السرير عاد الى بلاد الروم وفوض مناصب التدريس والقضاء وغير ذلك في عهده وفي عهد سليم خان ومات
في شعبان سنة ٩٢٢ اثنتين وعشرين وتسع مائة وله رسالة اورد فيها مواضع مشكلة من الكلام ورسالة في حل الشبهة العامة الورود وغير ذلك من الرسائل التي بقيت في المسودة **قال**
الجامع نسبة الى اماسية مدينة كبيرة ببلاد الروم ذكره احمد الدمشقي في اخبار الدول **عبد الرحمن بن الفضل** ابو محمد الخيزاخزي نسبة الى خيزاخز بفتح الخاء المعجمة ثم الياء المثناة
التحتية الساكنة ثم الزاء المعجمة المفتوحة ثم الالف الساكنة ثم الخاء المعجمة المفتوحة ثم الزاء المعجمة قرية من قرى بخارا كذا ضبطه ابن الشحنة في شرح منظومة ابن وهبان امام كبير فقيه متورع اخذ عن ابي بكر محمد
ابن الفضل عن عبد الله السبذموني عن ابي حفص الصغير عن ابيه عن محمد **قال الجامع** سماه السمعاني في الانساب على ما مرت عبارته في ترجمة ابنه احمد بن عبد الله بن الفضل والسروجي في الغاية شرح الهداية
والسغناقي في النهاية وغيرهم بعبد الله بن الفضل وعليه اعتمد القاري وغيره فلعل تسميته بعبد الرحمن كما رأيت في نسخة الكفوي ههنا من زلة قلم الناسخ فلتراجع نسخة اخرى
عبد الرحمن بن محمد بن اميرويه بن محمد ركن الاسلام والدين ابو الفضل الكرماني هو الشيخ الكبير عديم النظير الامام الجليل فقيد المثيل انتهت اليه رياسة المذهب بخراسان ولد بكرمان في شوال
سنة ٤٥٧ سبع وخمسين واربع مائة وقدم بمرو وتفقه على فخر القضاة محمد بن الحسين الارسابندي عن ابي منصور عن المستغفري عن ابي علي النسفي عن ابي بكر بن الفضل عن السبذموني ولم يزل
يرتفع حاله لاشتغاله بالعلم ونشره واملاءه تذكيرا وتصنيفا وانتشر اصحابه في الآفاق وظهرت تصانيفه منها التجريد في الفقه وشرحه ثلث مجلدات سماه الايضاح وشرح الجامع الكبير
والفتاوى والاشارات وغير ذلك مات بمرو سنة ٥٤٣ ثلث واربعين وخمس مائة وممن تفقه عليه عبد الغفور بن لقمان الكردري وابو الفتح محمد بن يوسف السمرقندي وبدر الدين عمر بن عبد الكريم الورسكي
البخاري وغيرهم **قال الجامع** ذكر السمعاني ان الكرماني نسبة الى كرمان بكسر الكاف وقيل بفتحها وسكون الراء المهملة في آخره نون نسبة الى بلدان شتى يقال لجميعها كرمان وقيل بفتح
الكاف وهو الصحيح غير انه اشتهر بالكسر انتهى ثم ذكر ان من جملة المنتسبين ابو الفضل عبد الرحمن بن محمد بن اميرويه بن محمد الكرماني نزيل مرو روى لنا عن استاذه القاضي ابي بكر محمد بن الحسين
الارسابندي وابي الفتح عبيد الله بن محمد الهشامي مات في ذي القعدة سنة ٥٤٤ اربع واربعين وخمس مائة بمرو وكانت ولادته سنة ٤٥٧ سبع وخمسين واربع مائة انتهى **وذكر** علي القاري
عبد الرحمن بن محمد بن اميرويه الكرماني مات سنة ٥٤٣ ثلث واربعين وخمس مائة بمرو ومن تصانيفه الجامع الكبير والتجريد في الفقه في مجلد وشرحه في ثلث مجلدات وشرح التجريد ايضا تلميذه عبد الغفور
وزاد على ابوابه في ثلث مجلدات سماه المفيد والمزيد في شرح التجريد انتهى **ومثله** في كشف الظنون ان التجريد لركن الدين عبد الرحمن بن محمد المعروف بابن اميرويه الكرماني الحنفي المتوفى
سنة ٥٤٣ ثلث واربعين وخمس مائة وشرحه وسماه الايضاح **وفيه** عند ذكر شروح الجامع الكبير وشرح الامام ركن الدين ابي الفضل عبد الرحمن بن محمد الكرماني المتوفى سنة ٥٤٣ ثلث واربعين
وخمس مائة **ومثله** عند ذكر الفتاوى **وقد** خبط صاحب مدينة العلوم في اسمه وتاريخ ولادته حيث قال عند ذكر كتب الفقه ومنها فتاوى ابي الفضل الكرماني وهو عبد الله بن محمد ركن الدين

٣٩

ولد بكرمان سنة ٤٩٦ سبع وتسعين واربع مائة وتفقه وبرع حتى صار امام الحنفية بخراسان له شرح الجامع الكبير والتجريد وشرحه المسمى بالايضاح وتوفي بمرو سنة ٥٤٣ ثلث واربعين وخمس مائة
انتهى **عبد الرحمن بن محمد** بن عبد الله النيسابوري الخرقي نسبة الى خرق بفتح الخاء المعجمة ثم الراء المهملة المفتوحة ثم قاف قرية من قرى مرو كان فقيها واعظا حسن الاخلاق
خرج الى بخارا واقام بها مدة واخذ عن الجمال ابي نصر احمد بن عبد الرحمن الريغدموني عن ابي زيد الدبوسي عن ابي جعفر الاستروشني عن محمد بن الفضل عن السبذموني عن ابي حفص
عن ابيه عن محمد ومات سنة ٥٥٣ ثلث وخمسين وخمس مائة وولادته سنة ٤٦٩ تسع وستين واربع مائة **قال الجامع** هكذا ذكر السمعاني في ضبط الخرقي انه بفتح الخاء والراء نسبة الى خرق قرية
على ثلث فراسخ من مرو ثم ذكر ان الخرقي بكسر الخاء وفتح الراء نسبة الى بيع الثياب والخرق منهم ابو القاسم عمر بن الحسين بن عبد الله الخرقي من اهل بغداد صاحب المختصر في الفقه
على مذهب احمد انتهى ملخصا وبه يظهر سخافة كلام صاحب الكشف حيث قال عند ذكر التبصرة في الهيأة هو لابي بكر محمد بن احمد بن ابي بشر المروزي المعروف بالخرقي بكسر الخاء المعجمة
وفتح الراء المهملة وبعدها قاف منسوب الى خرق قرية من قرى مرو المتوفى بها سنة ٥٣٣ انتهى **عبد الرحمن بن محمد** الكاتب الحاكم كان عالما فقيها جامعا للعلوم اخذ عن ابي بكر محمد
ابن الفضل عن السبذموني وكان يرحل اليه في الواقعات والنوازل **عبد الرحيم بن احمد** بن اسمعيل سيف الدين الكرميني نسبة الى كرمينية بفتح الكاف ثم الراء المهملة الساكنة
ثم الميم المكسورة ثم الياء المثناة التحتية الساكنة ثم النون بلدة بين بخارا وسمرقند **عبد الرحيم** ابو الفتح زين الدين ابن ابي بكر عماد الدين بن صاحب الهداية مؤلف
الفصول العمادية تفقه على ابيه وعلى حسام الدين العليابادي تلميذ مجد الدين محمد الاستروشني صاحب الفصول الاستروشنية وفرغ من تاليف الفصول العمادية في شعبان
سنة ٦٥١ احدى وخمسين وست مائة بسمرقند **قال الجامع** قد طالعت الفصول العمادية فوجدته مجموعا نفيسا شاملا لاحكام متفرقة ومتضمنا على فوائد ملتقطة وكثيرا ما يذكر صاحبه
صاحب الهداية بلفظ جدي برهان الدين المرغيناني وابنه عمر بلفظ عمي نظام الدين لكن الذي رايته في آخره هذه العبارة يقول جالب هذه الخصائل النفيسة وكاتب هذه المسائل
الانيسة ابو الفتح بن ابي بكر بن عبد الجليل بن خليل المرغيناني منسبا والسمرقندي منصبا الخ فعلى هذا يكون هو اخا لصاحب الهداية لانهم ذكروا في اسم صاحب الهداية ونسبه انه علي بن ابي بكر
بن عبد الجليل المرغيناني كما سياتي في ترجمته وترجمة ابنائه والظن انه سقط شيء من العبارة او يكون المراد بابي بكر هو عماد الدين ابن صاحب الهداية لا ابوه ويكون نسبته الى
عبد الجليل نسبة الى ابي جده **عبد الرشيد** بن ابي حنيفة بن عبد الرزاق ابو الفتح ظهير الدين الولوالجي بفتح الواو وسكون اللام ثم الواو المفتوحة ثم الف ثم لام مكسورة ثم
جيم نسبة الى ولوالج مدينة ببدخشان امام فاضل نظار كامل تفقه ببلخ على ابي بكر القزاز محمد بن علي وعلى ابن الحسن البرهان البلخي وكانت ولادته بولوالج سنة ٤٦٧ سبع وستين واربع مائة
ومات هناك بعد اربعين وخمس مائة وله الفتاوى المعروفة بالولوالجية **قال الجامع** قال صاحب الكشف الفتاوى الولوالجية لظهير الدين ابي المكارم اسحق بن ابي بكر الحنفي المتوفى
سنة ٧١٠ عشرة وسبع مائة اولها الحمد لله الذي جعل العلم حجة الاسلام الخ ذكر فيها ان الشيخ الامام حسام الشهيد كان اشد الناس اهتماما بتحرير علم الاحكام فقصر مسافة الطالبين
الى علم الدين بما لخص من حقائقه لا سيما كتابه الجامع لنوازل الاحكام فاتفق لخادمه المذكور انه التزم ان يفصل ما اورده في كتابه ويضم اليه ما سواه من الواقعات المهمة وما اشتملت
عليه كتب الامام محمد مما لا بد من معرفته لاهل الفتوى ليكون كتابه جامعا للفقه وقواعده انتهى **وفيه** خطأ ظاهر من وجوه عديدة **عبد الرشيد بن الحسين** البخاري جد
صاحب الخلاصة كان اماما فاضلا وشيخا كبيرا ثقة حافظا احد المتبحرين في علوم الدين اصولا وفروعا وتفقه عليه ابنه برهان الدين احمد **عبد العزيز بن احمد** بن محمد علاء الدين
البخاري تفقه على عمه محمد المايمرغي تلميذ شمس الائمة محمد الكردري واخذ ايضا عن حافظ الدين الكبير محمد البخاري عن الكردري عن صاحب الهداية عن نجم الدين عمر النسفي عن ابي اليسر محمد
البزدوي عن اسمعيل بن عبد الصادق عن عبد الكريم البزدوي عن ابي منصور الماتريدي عن ابي بكر الجوزجاني عن محمد وله تصانيف مقبولة منها شرح اصول البزدوي المسمى
بكشف الاسرار وشرح المنتخب الحسامي ووضع كتابا على الهداية بسؤال قوام الدين الكاكي ووصل الى النكاح فاخترمته المنية وتفقه عليه قوام الدين محمد الكاكي وجلال الدين
عمر بن محمد الخبازي وغيرهما **قال الجامع** قد طالعت شرحه لاصول البزدوي اوله الحمد لله مصور النسم في شبكات الارحام الخ ذكر صاحب الكشف انه اعظم الشروح واكثرها افادة
وبيانا وسماه كشف الاسرار وهو كما قال فانه مشتمل لفوائد قد خلت عنها الزبر المتداولة ومتضمن لتحقيقات وتفريعات لا توجد في الشروح المتطاولة وطالعت ايضا شرح المنتخب الحسامي
واسمه التحقيق اوله الحمد لله الذي مهد مباني الاسلام الخ صنفه بعد الفراغ عن الكشف وهما كتابان معتبران عند الاصوليين عليهما اعتماد اكثر المتاخرين **وارخ** صاحب الكشف
وفاته عند ذكر شروح الاصول وعند ذكر شروح المنتخب سنة ٧٣٠ ثلثين وسبع مائة **عبد العزيز** بن احمد بن نصر بن صالح شمس الائمة الحلواني البخاري ضبط عبد القادر بفتح الحاء
المهملة وسكون اللام بعدها واو ثم الف ساكنة في آخرها نون منسوب الى عمل الحلوا وفي القاموس الحلو ضد المر حلي كرضي ودعا حلاوة وحلوا وحلوانا بالضم والحلواء ويقصر معروف والحلوان
بلدة وقريتان ونسب الى الحلاوة شمس الائمة الحلواني ويقال بهمز بدل النون انتهى تفقه على الحسين ابي علي النسفي عن ابي بكر محمد بن الفضل عن عبد الله السبذموني عن ابي حفص الصغير
عن ابيه عن محمد وحدث شرح معاني الآثار عن ابي بكر محمد بن عمر بن حمدان عن ابي ابراهيم محمد بن سعيد اليزدي عن الطحاوي وتفقه عليه شمس الائمة بكر الزرنجري وابوه محمد بن علي

وشمس الائمة محمد السرخسي ومن تصانيفه المبسوط **قال الجامع** ارخ القاري وفاته سنة ٤٤٨ ثمان واربعين واربع مائة وقال حدث عن ابي شعيب صالح بن محمد بن صالح بن
شعيب ومن تصانيفه المبسوط وله كتاب النوادر نقل منها في الفتاوى الصغرى انتهى **وفي** الاكمال في اسماء الرجال للحافظ علي بن هبة الله الشهير بابن ماكولا اما الحلاوي بالحاء
المهملة فهو ابو احمد عبد العزيز بن احمد الحلاوي امام اهل الراي في وقته ببخارا واخرج الى كش في آخر عمره فمات بها واعيد الى بخارا ودفن بها حدث عن الحجازي وابي سهل احمد بن
محمد بن مكي الانماطي وغيرهم وسمع منه جماعة **وفي** انساب السمعاني الحلوائي بفتح الحاء نسبة الى عمل الحلواء وبيعه والمشهور بهذه النسبة ابو محمد عبد العزيز بن احمد بن نصر الملقب
بشمس الائمة تفقه على القاضي الحسين بن خضر النسفي وروى عنه اصحابه مثل ابي بكر محمد بن احمد بن ابي سهل السرخسي وابي بكر محمد بن الحسين بن منصور النسفي وابي الفضل بكر بن محمد بن علي
الزرنجري وهو آخر من روى عنه وتوفي سنة ثمان او تسع واربعين بكش ودفن بكلاباذ وزرت قبره ذكره ابو محمد عبد العزيز بن محمد النخشبي الحافظ في معجم شيوخه فقال ومنهم
شمس الائمة ابو محمد الحلوائي شيخ عالم بانواع العلوم معظم للحديث واهله ولم اشك انه صاحب حديث في الباطن انشاء الله تعالى عن تعظيمه للحديث غير انه يفتي على مذهب الكوفيين
سمع ابا اسحق الرازي واسمعيل بن محمد الزاهد وعبد الله بن محمد الكلاباذي وجماعة ومات بكش في شعبان سنة ٤٥٢ اثنتين وخمسين واربع مائة غير انه يتساهل في الرواية كان
اخرج الي اصوله وكان من جملة ما دفع الي امالي بخط القاضي ابي علي النسفي مما املاها ببخارا لم يكن فيها سماعه فامرني ان اخرج له منها وقد سمعت اماليه كلها فالتزمت ان
لا اخرج له منها الا ان ارى سماعه فيها او يكون مكتوبا عن شيوخه انتهى ملخصا **وفي** سير اعلام النبلاء للذهبي الشيخ الامام العلامة رئيس الحنفية شمس الائمة الاكبر ابو محمد عبد العزيز بن احمد
ابن نصر بن صالح البخاري الحلوائي بفتح الحاء وبالمد امام اهل الراي بتلك الديار تفقه على ابي علي الحسين بن خضر النسفي وحدث عن عبد الله بن الحسين الكتاب وابي سهل احمد بن
محمد بن مكي الانماطي ومحمد بن احمد غنجار الحافظ وجماعة وصنف التصانيف وتخرج به الاعلام اخذ عنه شمس الائمة السرخسي وفخر الاسلام علي بن محمد بن الحسين البزدوي واخوه صدر
الاسلام ابو اليسر محمد بن محمد والقاضي جمال الدين ابو نصر احمد بن عبد الرحمن وشمس الائمة ابو بكر محمد بن علي الزرنجري وآخرون سماهم ابو العلاء وقال مات ببخارا في شعبان سنة ٤٥٦
ست وخمسين واربع مائة انتهى **وفي** تعليم المتعلم لبرهان الاسلام الزرنوجي كان احمد بن نصر بن صالح والد الشيخ الاجل شمس الائمة الحلوائي فقيرا يبيع الحلواء وكان يعطي
الفقهاء من الحلواء ويقول ادعوا لابني فببركة جوده واعتقاده وشفقته وتضرعه بالله نال ابنه ما نال انتهى **عبد العزيز** بن عبد الرزاق المرغيناني كان له ست بنين كلهم يصلح للفتوى
والتدريس فاذا خرج مع اولاده تقول الناس خرج السبعة المفتيون من دار واحدة مات سنة ٤٧٧ سبع وسبعين واربع مائة واشهر ابناءه ابو الحسن ظهير الدين علي بن عبد العزيز وشمس الائمة
محمود الاوزجندي **قال الجامع** ياتي ذكر ابنه علي عن قريب وابنه محمود الاوزجندي جد قاضيخان حسن بن منصور بن محمود في حرف الميم انشاء الله تعالى **عبد العزيز**
ابن عبد السيد بن عبد العزيز بن محمود ابو خليفة الخوارزمي ذكره ابو العلاء في معجمه ولد سنة ٦٢٧ سبع وعشرين وست مائة ومات بالقدس سنة ٦٧٦ ست وسبعين وست مائة وكان ابو الرجاء
مختار بن محمود الزاهدي معاصرا له وكان يثني عليه **قال الجامع** ارخ القاري وفاته سنة ٦٨٤ اربع وثمانين وست مائة **عبد العزيز** بن عثمان بن ابراهيم بن محمد بن ابي بكر محمد بن
الفضل بن جعفر بن رجاء القاضي النسفي امام الدنيا في وقته ببخارا تفقه على برهان الدين الكبير عبد العزيز عن السرخسي عن الحلوائي ومات سنة ٥٦٣ ثلث وستين وخمس مائة وله تصانيف
منها كتاب المنقذ من الزلل في مسائل الجدل والفحول في الاصول والفصول في الفتاوى وتعليق الخلاف **قال الجامع** ارخ القاري وفاته سنة ٥٣٣ ثلث وثلثين وخمس مائة
وقال انه من اهل الكوفة **وكذا** ارخه صاحب الكشف حيث قال تعليقة في الخلاف للقاضي عبد العزيز بن عثمان الاسدي النسفي المتوفى سنة ٥٣٣ ثلث وثلثين وخمس مائة وهو
كتاب كبير في اربع مجلدات **وكذا** ارخه عند ذكر المنقذ من الزلل وكفاية الفحول **و**مر ضبط النسفي عند ذكر الحسين بن خضر **عبد العزيز** بن علي بن عثمان الماردني التركماني كان عالما
فاضلا اخذ عن ابيه ودرس وسمع وحدث وكتب بخطه الكثير مات سنة ٧٤٩ تسع واربعين وسبع مائة في حيوة ابيه **قال الجامع** وصفه السيوطي في حسن المحاضرة بقوله كان فقيها فاضلا درس بعدة
اماكن ومات في الطاعون سنة ٧٤٩ تسع واربعين وسبع مائة **عبد العزيز** بن عمر بن مازه برهان الائمة وبرهان الدين الكبير ابو محمد اخذ العلم عن السرخسي عن الحلوائي وتفقه عليه ولداه الصدر
السعيد تاج الدين احمد والصدر الشهيد حسام الدين عمر وظهير الدين الكبير علي بن عبد العزيز المرغيناني وغيرهم **عبد الغفور** بن لقمان بن محمد شرف القضاة تاج الدين
ابو المفاخر الكردري نسبة الى كردر على وزن جعفر قرية بخوارزم امام الحنفية ويلقب بشمس الائمة تفقه على ابي الفضل عبد الرحمن بن محمد الكرماني وتولى قضاء حلب لنور الدين محمود بن
زنكي ومات بها سنة ٥٦٢ اثنتين وستين وخمس مائة وله تصنيف في اصول الفقه وشرح التجريد وشروح الجامع الصغير والجامع الكبير والزيادات وكتاب حيرة الفقهاء جمع فيه المسائل التي تحير
في حلها العلماء **قال الجامع** سماه القاري تبعا لصاحب الجواهر المضية عبد الغفار حيث قال عبد الغفار بن لقمان الكردري وكردر قرية بخوارزم مات سنة ٥٦٢ اثنتين وستين وخمس مائة

وله تصنيف في اصول الفقه وكتاب سماه المفيد والمزيد شرح التجريد لشيخه ابي الفضل الكرماني وله شرح الجامع الصغير نحا فيه نحو شرح الجامع الكبير يذكر لكل باب اصلا ثم يخرج عليه المسائل وله كتاب
في بيان الفاظ تجري على السنة العوام فيكفرون بها لطيف نفيس انتهى **وسماه** صاحب الكشف عند ذكر شراح التجريد عبد الغفار وارخ وفاته نحو ما مر وكذا عند ذكر شراح الجامع
وسماه قاسم بن قطلوبغا في تاج التراجم عبد الغفور وقال صنف شرحا على الاخسيكثي وشرحا للتجريد سماه المفيد والمزيد وشرح الجامع الصغير وكان على غاية من الزهد انتهى **وتعقبه**
الكفوي بان الاخسيكثي ابو نصر احمد بن محمد بن ابي بكر الملقب بجمال الدين ولد سنة ٦١١ احدى عشرة وست مائة ومات سنة ٦٧٠ سبعين وست مائة ذكره عبد القادر في باب احمد ومحمد بن محمد
ابو عبد الله الحسام صاحب المختصر المعروف في الاصول مات يوم الاثنين الثاني والعشرين من ذي القعدة سنة ٦٤٤ اربع واربعين وست مائة ذكره ابن قطلوبغا فلا يكاد ان يصح ان يصنف
ابو المفاخر على الاخسيكثي شرحا على تقدير صحة التواريخ **عبد القادر** بن محمد بن محمد بن نصر الله بن سالم ابو محمد القرشي كان عالما فاضلا جامعا للعلوم ولد سنة ٦٧٦ ست وسبعين وست مائة
واخذ العلم عن جماعة منهم علاء الدين علي بن عثمان التركماني ووالده عثمان التركماني وهبة الله التركستاني وسمع وحدث وافتى ودرس وصنف العناية في تحرير احاديث الهداية وشرح
معاني الآثار للطحاوي والرد على ابن ابي شيبة عن ابي حنيفة وترتيب تهذيب الاسماء واللغات والبستان في فضائل النعمان والجواهر المضية في طبقات الحنفية وغير ذلك مات
سنة ٧٧٥ خمس وسبعين وسبع مائة **قال الجامع** قال السيوطي في حسن المحاضرة عبد القادر بن محمد بن محمد بن نصر الله بن سلام محي الدين ابو محمد القرشي درس وافتى وصنف شرح معاني الآثار
وطبقات الحنفية وشرح الخلاصة وتخريج احاديث الهداية وغير ذلك ولد سنة ٦٧٦ ست وسبعين وست مائة ومات سنة ٧٧٥ خمس وسبعين وسبع مائة في ربيع الاول انتهى **وفي** المجمع المؤسس
للمعجم المفهرس للحافظ احمد بن علي الشهير بابن حجر العسقلاني عبد القادر بن محمد بن محمد بن نصر الله بن سالم محي الدين القرشي ولد سنة ٦٩٦ ولازم الاشتغال وشرح الهداية وخرج احاديثها
وصنف مناقب ابي حنيفة وطبقات الحنفية ومات في ربيع الاول سنة ٧٧٥ بعد ان تغير واضر انتهى **وفي** طبقات القاري قد وقع في كتاب الهداية اوهام كثيرة قد نقلها العلامة
الفهامة الشيخ عبد القادر القرشي الحنفي في كتابه المسمى بالعناية في تخريج احاديث الهداية وله كتاب تهذيب الاسماء الواقعة في الهداية والخلاصة وله كتاب في مناقب النعمان
والطرق والوسائل في تخريج احاديث خلاصة الدلائل وكتاب في المؤلفة قلوبهم وشرح خلاصة الدلائل والاعتماد في شرح الاعتقاد وهو شرح عمدة النسفي وكتاب اوهام الهداية
والجواهر المضية انتهى **عبد القادر** الشهير بقادري چلبي كان عالما فاضلا صاحب ذكاء وفطنة اشتغل على سيدي الحميدي وركن الدين زيرك محمد وبلغ رتبة الفضل والكمال وجعله
السلطان سليمان خان معلما له ونال منصب القضاء بالعسكر المنصور بولاية اناطولي ومات سنة ٩٥٩ تسع وخمسين وتسع مائة وله تعليقات ورسائل الا انها لم تظهر لابتلائه بسوء المزاج
واختلاف العقل في آخر عمره **عبد الكريم** بن ابي حنيفة بن العباس بن المظفر الاندقي نسبة الى اندق بفتح الالف وسكون النون ثم الدال المهملة المفتوحة بعدها قاف قرية بقرب
بخارا كان فقيها فاضلا تفقه على شمس الائمة الحلواني ومات سنة ٤٠١ احدى وثمانين واربع مائة **قال الجامع** ذكره السمعاني وقال كان اماما فاضلا زاهدا ورعا حسن السيرة
متواضعا تفقه على ابي محمد عبد العزيز بن احمد الحلواني وسمع منه الحديث ومن ابي طاهر محمد بن علي بن احمد الاسمعيلي وابي نصر احمد بن علي بن منصور السني وروى لنا عنه ابو عمرو عثمان
ابن علي البيكندي ولم يحدثنا عنه سواه ولد بعد اربع مائة وتوفي في شعبان سنة ٤٨١ احدى وثمانين واربع مائة انتهى ملخصا **عبد الكريم** بن عبد النور بن منير بن عبد الكريم بن علي بن
عبد الحق الحلبي اخذ عن شمس الدين محمود بن ابي بكر الكلاباذي الفرضي وسمع الكثير وحدث وجمع الكتب وكان سمحا بعارية الكتب ولد في سادس عشر رجب سنة ٦٦٣ ثلث وستين
وست مائة ومات سلخ رجب سنة ٧٣٥ خمس وثلثين وسبع مائة **عبد الكريم** بن محمد بن موسى ابو محمد المنغي نسبة الى منغ قرية من قرى بخارا عن السمعاني انه كان اماما زاهدا ورعا مفتيا
لم يكن مثله اخذ الفقه عن الاستاذ عبد الله السبذموني عن ابي حفص الصغير عن ابيه عن محمد ومات سنة ٣٩٠ تسعين وثلث مائة **عبد الكريم** بن محمد ركن الائمة مصنف طلبة الطلبة تفقه
على صدر الاسلام محمد بن محمد البزدوي **قال الجامع** هو كتاب في اللغة على الفاظ كتب الاصحاب الحنفية نسبه صاحب الكشف الى الشيخ نجم الدين عمر بن محمد النسفي ثم قال وذكر صاحب
الجواهر المضية في الكنى في ترجمة ابي اليسر البزدوي انه لركن الائمة عبد الكريم بن محمد بن احمد المديني انتهى **عبد الكريم بن موسى** بن عيسى البزدوي نسبة الى بزده قلعة حصينة
على ستة فراسخ من نسف جد فخر الاسلام البزدوي اخذ عن امام الهدى ابي منصور الماتريدي عن ابي بكر الجوزجاني عن ابي سليمان عن محمد مات سنة ٣٩٠ تسعين وثلث مائة **عبد الكريم**
ابن يوسف بن محمد بن عباس ابو نصر علاء الدين الديناري في الجواهر المضية ولد سنة ٥١٧ سبع عشرة وخمس مائة ومات سنة ٥٩٠ تسعين وخمس مائة وعن ابن النجار فقيه حنفي عمر حتى ادركناه
وسمع منه اصحابنا ولم يتفق لنا لقاؤه وله الفتاوى المعروفة والدينار بكسر الدال قرية بالقرب من استرآباد منها عبد الكريم هذا وابو الفتح عبد الجبار بن احمد كانت ولادته سنة ٣٥٩ تسع وخمسين
وثلث مائة وهو كان يميل الى مذهب ابي حنيفة وينحو نحو الاعتزال **عبد الكريم** الرومي قرأ على الطوسي وسنان باشا وصار مدرسا باحدى المدارس الثمان وله حواش على التلويح
مات في سلطنة بايزيد خان **قال الجامع** ارخ صاحب الكشف وفاته في حدود سنة ٩٠٠ **عبد الله** بن احمد بن محمود ابو البركات حافظ الدين النسفي نسبة الى نسف بفتحتين من بلاد السغد في
ما وراء النهر وقيل بكسر السين وفي النسبة تفتح كان اماما كاملا عديم النظير في زمانه راسا في الفقه والاصول بارعا في الحديث ومعانيه تفقه على شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري

وعلى حميد الدين الضرير وبدر الدين خواهرزاده وله تصانيف معتبرة منها الوافي نظم الطيف في الفروع وشرحه الكافي وكنز الدقائق متن مشهور في الفقه والمصفى شرح المنظومة النسفية والمستصفى شرح الفقه النافع والمنار متن في الاصول وشرحه كشف الاسرار والاعتماد شرح العمدة ودخل بغداد سنة عشر وسبع مائة ووفاته في هذه السنة **قال الجامع** نقلت من تصانيفه الوافي والكافي والمستصفى وهو الذي تدريسي بالمنافع والمنار وشرحه الكشف وغير ذلك وكل تصانيفه نافعة معتبرة عند الفقهاء مطرحة لانظار العلماء **وقد** ارخ القاري وفاته سنة احدى وسبع مائة وذكر ان من تصانيفه المدارك في التفسير وشرحان على منتخب الاسبيجابي وشرحان على المنار احدهما الكشف والثاني الطف منه انتهى **وقال** قاسم بن قطلوبغا في رسالته الاصل في بيان الوصل والفصل ان مولده بعد العشر وسبع مائة انتهى **وفي** الجواهر المضية حافظ الدين لقب لامامين احدهما محمد بن محمد بن نصر البخاري سمع منه ابو العلاء والآخر عبد الله بن محمود ابو البركات صاحب التصانيف المفيدة في الفقه سمع منه السغناقي وكلاهما تفقها على شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري انتهى **وفيه** ايضا في حرف العين عبد الله بن احمد حافظ الدين النسفي تفقه على الكردري وروى الزيادات عن احمد بن محمد العتابي انتهى **وتبعه** في هذا القاري **وقال** الكفوي في ترجمة العتابي قد نقض في الجواهر ان العتابي مات سنة ست وثمانين وخمس مائة وفي نسخ رواية شيخه مات سنة عشر وسبع مائة عن شيخين مات سنة ست وثمانين وخمس مائة انتهى **وفي** كشف الظنون عند ذكر الهداية وحواشيها وشرح الهداية الامام حافظ الدين ابو البركات عبد الله بن احمد النسفي المتوفى سنة وفي طبقات تقي الدين من خط ابن الشحنة انه لا يعرف له شرح على الهداية وفي هوامش الجواهر انه دخل بغداد وشرح الهداية سنة **وفيه** عند ذكر الوافي في غاية البيان ان النسفي لما نوى ان يشرح الهداية سمع بتاج الشريعة وهو من اكابر عصره فقال الايليق بشانه فرجع عما نواه وشرع في ان يصنف كتابا مثل الهداية فالف الوافي ثم شرحه وسماه بالكافي فكانه شرح الهداية وهو امام كامل فاضل محرر محقق انتهى **عبد الله بن جعفر** ابو علي الارزني من اصحاب محمد بن سماعة **عبد الله بن الحسين** ابو محمد الناصحي وناصح اسم بعض اجداده وكان املاكبيرا مجلس التدريس والفتوى وولي قضاء القضاة للسلطان محمود بن سبكتگين بنجارا اخذ الفقه عن القاضي عتبة ابي الهيثم عن قاضي الحرمين وتفقه عليه ابنه محمد الناصحي مات سنة سبع واربعين واربع مائة ومن تصانيفه تهذيب ادب القضاء للخصاف **قال الجامع** ياتي ذكر ابنه محمد في الميم وابنه الآخر يحيى في الياء **عبد الله بن علي** بن عثمان قاضي القضاة بجمال الدين التركماني الماردني كان والده علاء الدين الشهير بابن التركماني وجده فخر الدين عثمان وعمه تاج الدين احمد بن عثمان وابن عمه محمد بن احمد بن عثمان كلهم فضلاء وهو اتقن العلم عن ابيه وحدث وصنف وافتى ومات صباح الجمعة حادي عشر شعبان سنة تسع وستين وسبع مائة **قال الجامع** ارخ السيوطي لاثنتا عشرة وقال ولي قضاء الديار المصرية بعد ابيه درس الكاملية وافتى وصنف **عبد الله بن علي** ابو عبد الله تاج الدين المعروف بقاضي منصور ولد بمستان سنة ونظم المختار في الفقه والسراجية في الفرائض والبحر الجاري في الفتاوى جمع فيه المذاهب الاربعة ابي حنيفة ومالك والشافعي واحمد مات سنة ثمان مائة **قال الجامع** ذكر صاحب الكشف البحر الجاري في الفتاوى لتاج الدين عبد الله بن علي النجاري المتوفى سنة انتهى **عبد الله بن المبارك** ابو عبد الرحمن المروزي ولد سنة ثمان عشرة ومائة وهو مولى لرجل من حنظلة وامه خوارزمية وابوه كان تركيا صاحب ابا حنيفة واخذ عنه علمه نظر اليه ابو حنيفة وسأله عن بدء امره فقال كنت جالسا مع اخواني في البستان فاكلنا وشربنا الى الليل وكنت مولعا بضرب العود والطنبور ونمت سحرا فرأيت في منامي طائرا فوق راسي على شجرة يقول الم يأن للذين آمنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله وما نزل من الحق فلت بلى فانتبهت وكسرت عودي وحرقت ما كان عندي فكان هذا اول زهدي وفي الجواهر المضية اجتمع جماعة من اصحاب ابن المبارك مثل الفضل بن موسى ومحمد بن الحسن ومحمد بن النضر فقالوا لو اتخذ خصال ابن المبارك فقالوا جمع العلم والفقه والادب والنحو واللغة والشعر والزهد والفصاحة والورع وقيام الليل والعبادة والسداد في الرواية وقلة الكلام في ما لا يعنيه وقلة الخلاف على اصحابه روى له الجماعة وكان ثقة حجة مات بهيت منصرفه من الغزو سنة احدى وثمانين ومائة وصنف الكتب الكثيرة **قال الجامع** قد وصفه الائمة فقال ابو اسامة ما رأيت اطلب للعلم من ابن المبارك وقال ابن مهدي الائمة الاربعة الثوري وحماد بن زيد وابن المبارك ومالك وقال شعبة بن حرب اني لاشتهي من عمري كذا ان اكون سنة واحدة من ابن المبارك فما قدران اكون واثلثة ايام وقال شعيب ما لقي ابن المبارك جلا الا وهو افضل منه وقال احمد لم يكن في زمانه اطلب للعلم منه جمع امرا عظيما وكان رجلا صاحب حديث حافظا وكان يحدث من كتاب وقال شعبة ما قدم علينا مثله وقال ابن عيينة نظرت في امر الصحابة فما رأيت لهم فضلا على ابن المبارك الا الصحبة ثم وغزوهم مع النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم وقال ابن ابي حاتم عن اسحق بن محمد بن البهلول المروزي قال لقي ابن المبارك ابا سفيان بن عيينة فقال لقد كان فقيها عالما عابدا زاهدا شجاعا شاعرا وقال الفضيل بن عياض انه لم يخلف بعده مثله وقال ابن اسحق الفزاري ابن المبارك امام المسلمين وقال سلام بن ابي مطيع ما خلف بالمشرق مثله وقال القواريري لم يكن ابن مهدي يقدم عليه ولا على كل احد في الحديث وقال العباس بن مصعب جمع الحديث والفقه والعربية والشجاعة والتجارة والسخاوة والمحبة وقال ابن الجنيد عن ابن معين كان كيسا ثقة وكان عالما صحيح الحديث وكانت كتبه التي حدث بها عشرين الفا او احدى وعشرين الفا وقال اسمعيل بن عياش ما على الارض مثل ابن المبارك ولا علم ان الله خلق خصلة من خصال الخير الا جعلها الله فيه وقال احمد بن حنبل وغيره احد ولد سنة

وقال ابن سعد مات بهيت منصرفا من الغزو سنة طلب العلم وروى رواية كثيرة وصنف الكتب في ابواب العلم وكان ثقة مأمونا جمّاعة كثير الحديث وقال الحاكم هو امام عصره في الآفاق
واولاهم بذلك علما وزهدا وشجاعة وسخاء وقيل لابن معين ايما اثبت عبد الله بن المبارك وعبد الرزاق فقال كان عبد الله خيرا وقال ابن جريج ما رأيت عراقيا افصح منه وقال ابو وهب
مر عبد الله برجل اعمى فقال اسألك ان تدعو لي فدعا فرد الله عليه بصره وانا انظر وقال الحسن بن عيسى كان مجاب الدعوة وقال العجلي ثقة ثبت في الحديث رجل صالح وقال ابن حبان في
الثقات كان فيه خصال لم تجتمع في احد من اهل العلم في زمانه ولا في الارض كلها وقال يحيى الاندلسي كنا في مجلس مالك فاستوذن لابن المبارك فاذن قرأينا مالكا
تزحزح لابن المبارك في مجلسه ثم قعده بلصقه ولم ار تزحزح لاحد في مجلسه غيره وكذا في تهذيب التهذيب للحافظ ابن حجر العسقلاني **وفيه** تفصيل آخر لم اذكره خوفا من التطويل من شاء فليرجع اليه
وفي انساب السمعاني عند ذكر الخطلي هو بفتح الخاء وسكون النون وفتح الظاء المعجمة نسبة الى بني خطلة وهم جماعة من بني غطفان فاما الامام ابو عبد الرحمن عبد الله بن المبارك
الخطلي هو مولى بني خطلة من اهل مرو يروي عن اسمعيل بن خالد وحميد الطويل وعاصم الاحول وروى عنه اهل البلاد وكان مولده بها سنة وفات في شهر رمضان منصرفا من سوس
سنة وقبره بهيت مدينة على الفرات مشهور يزار والاخبار في مناقب ابن المبارك وشمائله اشهر واكثر من ان يحتاج الى الاغراق في ذكرها انتهى **وقد** بسط الكلام في بعض
حكاياته وفضائله اليافعي في مرآة الجنان وابن خلكان والقاري وغيرهم وذكرت هذا من ذلك في رسالتي مذيلة الدراية لمقدمة الهداية وبالجملة فجلالته ووثاقته
متفق عليها فلا حاجة الى التطويل في ذلك وفي ما نقلناه كفاية **عبد الله بن محمد** بن يعقوب بن الحارث الاستاذ السندموني عن السمعاني انه كان كثير الحديث وكان يعرف
بالاستاذ ولد سنة ثمان وخمسين ومائتين ومات في شوال سنة اربعين وثلث مائة اخذ عن ابي عبد الله بن ابي حفص الكبير عن ابيه عن محمد وله كشف الآثار الشريفة في مناقب ابي حنيفة
قال الجامع ذكره السمعاني في ذكر السندموني وبعد ما ذكر انه نسبة الى سندمون بضم السين وفتحها وفتح الباء وسكون الذال المعجمة وضم الميم في آخره نون قرية من قرى بخارا على
نصف فرسخ وقال المشهور منها ابو محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب بن الحارث بن الخليل الكلاباذي الفقيه الحارثي السندموني المعروف بالاستاذ كان شيخا كثير من الحديث غير انه
كان ضعيف الرواية غير موثوق به في ما ينقله من الرواية جال في خراسان والعراق والحجاز وادرك الشيوخ حدث عن محمد بن الفضل البلخي والفضل بن محمد والحسين بن الفضل البلخي
ومحمد بن يزيد الكلاباذي وعبد الله بن واصل وسهل بن المتوكل وعلي بن حسين بن جنيد الرازي وموسى بن هارون الحافظ وغيرهم وذكره ابو بكر الخطيب الحافظ وقال عبد الله الاستاذ
صاحب عجائب وغرائب ومناكير وليس بموضع الحجة وقال ابو زرعة ضعيف وقال الحاكم صاحب عجائب وافرد عن الثقات سكتوا عنه وسكانت ولادته في ربيع الآخر سنة
ومات في شوال سنة وذكر القاري انه قد روى عنه ابن مندة واكثر عنه وانه صنف مسند ابي حنيفة ولما املى مناقب ابي حنيفة كان يستملي عليه ربيع مائة مستملي **عبد الله بن محمد**
قاضي القضاة شمس الدين الاذرعي كان اماما فاضلا غزير العلم كبير المحل له مشاركة تامة في اكثر الفنون تولى القضاء بدمشق وحدث ودرس وافتى واخذ عنه ولده بدر الدين يوسف
قال الجامع ذكره اليافعي في مرآة الجنان في حوادث سنة ثلث وسبعين وست مائة حيث قال فيها توفي قاضي القضاة شمس الدين عبد الله بن محمد الاذرعي الحنفي
المشار اليه في عصره مع الدين والتواضع والصيانة والعفة انتهى **وسيأتي** ذكر ولده والاذرعي بفتح اوله ثم الذال المعجمة ثم الساكنة ثم الراء المهملة المفتوحة نسبة الى اذرعات
بكسر الراء ناحية بالشام ذكره السيوطي في لب اللباب في تحرير الانساب **عبد الله بن محمود** بن مودود بن محمود ابو الفضل مجد الدين الموصلي ولد بالموصل سنة تسع وثمانين
وخمس مائة وحصل عند ابيه ابي الثناء محمود مبادي العلوم ورحل الى دمشق فاخذ عن جمال الدين الحصيري وتولى القضاء بالكوفة ثم عزل ودخل بغداد ورتب مدرسا بمشهد ابي حنيفة
ولم يزل يفتي ويدرس الى ان مات يوم السبت التاسع عشر من المحرم سنة ثلث وثمانين وست مائة وكان من افراد الدهر في الفروع والاصول وكانت مشاهير الفتاوى على
حفظه ومن تصانيفه المختار للفتوى في عنفوان شبابه ثم صنف شرحاله وسماه بالاختيار وكانت له ثلثة اخوة عبد الدائم وعبد العزيز وعبد الكريم اشتغلوا بالعلوم اما عبد الدائم فسمع وحدث
بالموصل وتفقه بدمشق على الحصيري ومات سنة ثمانين وست مائة وعبد العزيز وعبد الكريم كانا فقيهين درسا بالموصل ومات ابرهيم بالموصل سنة ثلث وثلثين وست مائة
قال الجامع الموصلي نسبة الى الموصل بفتح الميم وسكون الواو وكسر الصاد المهملة في آخره اللام من بلاد الجزيرة اي جزيرة ابن عمر ذكره السمعاني وقد طالعت المختار والاختيار وهما
كتابان معتبران عند الفقهاء وقد كثر اعتماد المتأخرين على الكتب الاربعة يعني المتون المختار والكنز والوقاية ومجمع البحرين ومنهم من يعتمد على الثلثة الوقاية والكنز مختصر القدوري
وقد ذكرت تراجم مؤلفيها مع ذكر الكتب المعتمدة وغير المعتمدة وطبقات الفقهاء وغير ذلك من الفوائد النفيسة في رسالتي النافع الكبير لمن يطالع الجامع الصغير
فلطان **عبد الله بن المظفر** بن محمد بن ابرهيم رضي الدين اخذ العلم عن مختار بن محمود الزاهدي عن عبد الكريم التركستاني عن الاسعاني الكلساني عن نجم الدين عن ابي اليسر البزدوي
عن ابي يعقوب السياري عن الحاكم النوقدي عن السندواني عن ابي القاسم الصفار عن نصير بن يحيى عن محمد وكان اماما عالما كاملا فقيها اخيرا له اليد الطولى في الانشاء والبلاغة
وله تصانيف كثيرة ودواوين شعر وكتاب انشاء وخطب اخذ عنه نجم الدين محمد بن ابي الثناء البغدادي وبدر الدين محمود بن الحسن بن علي العيني الشهير كندي **عبد اللطيف**

ابن عبد العزيز الشهير بابن ملك كان احد المشهورين بالحفظ الوافر من اكثر العلوم واحد المبرزين فى عويصات العلوم وله القبول التام عند الخاص والعام وصنف تصانيف كثيرة الفوائد منها مبارق الازهار شرح مشارق الانوار فى الحديث شرح نافع وله شرح كتاب المنار فى الاصول وقال فى الشقائق رايت له رسالة لطيفة فى علم التصوف تدل على ان له خطا عظيما من عارف الصوفية واخذ عنه ابنه محمد بن عبد اللطيف شارح الوقاية وهو شرح لطيف جامع لمهمات المسائل وموضحات الدلائل كتبها عند سماع ولده جعفر بن محمد بن عبد اللطيف منه الوقاية وللمولى عبد اللطيف شرح مجمع البحرين ايضا **قال الجامع** هذا يدل على ان شرح الوقاية لمحمد بن عبد اللطيف لا لعبد اللطيف لكن ذكر صاحب الكشف ان له شرحا على الوقاية ذكر فى شرحه انه شرح حسن تحرا ابنه جعفر لكنه بقى فى المسودة فبيضه ابنه محمد وقال فى الدباجة كان ابى قد الف شرحا للوقاية لكن لما ضاعت النسخة التى بيضها قبل الانتشار وخفت ضياع التصنيف بالكلية كتبت من مسوداتها مع بعض الاضافات شرحا آخر الخ ولذلك ترى شرحين للوقاية منسوبين الى ابن ملك اول شرح ابنه محمد الحامد لله الذى جعل العلم ارجح المتاجر الخ انتهى **وقد** طالعت من تصانيفه شرح مجمع البحرين شرح مشارق الانوار وشرح المنار وكلها مفيدة **وقد** ذكر السخاوى ايضا ان له شرحا على الوقاية لكن لم يقف على ترجمته حيث قال فى الضوء اللامع عبد اللطيف بن عبد العزيز بن امين الدين بن فرشتا الحنفى وفرشتا هو الملك ولذا كان يخطه يكتب ابن ملك متاخر لم اقف له على ترجمة وله تصانيف منها شرح المشارق للصغانى وشرح المجمع وشرح المنار والوقاية انتهى **عبيد الله** بن ابراهيم بن احمد بن عبد الملك بن عمر بن عبد العزيز بن محمد ينتهى نسبه الى عبادة بن الصامت رض جمال الدين المحبوبى العبادى ولد فى خامس جمادى الاولى سنة ست واربعين وخمس مائة واخذ العلم عن امام زاده محمد بن ابى بكر صاحب شمس الائمة وشمس الائمة عماد الدين عمر بن بكر الزرنجرى وهما عن شمس الائمة بكر الزرنجرى عن الحلوائى وكان اماما كاملا معدوم النظير فى زمانه فرد اوانه فى معرفة المذهب والخلاف له تصانيف منها شرح الجامع الصغير وكتاب الفروق وممن تفقه عليه ابنا احمد والتاج الشريعة صاحب الوقاية وحافظ الدين الكبير محمد البخارى وحميد الدين الضرير على بن محمد البخارى وبهاء الدين محمد بن احمد الاسبيجابى والظهير ابو بكر احمد بن على البلخى وغيرهم **قال الجامع** كذا ذكره القارى انه عبيد الله بن ابراهيم المحبوبى المعروف بابى حنيفة الثانى ولد سنة ثمانين وخمس مائة **وارخ** الذهبى وفاته سنة ثلثين وست مائة حيث قال فى كتابه العبر باخبار من غبر فى وقائع سنة ثلثين وست مائة وفيها توفى عبيد الله بن ابراهيم جمال الدين العبادى المحبوبى البخارى شيخ الحنفية بما وراء النهر واحد من انتهى اليه معرفة المذهب اخذ عن ابى العلاء عمر بن بكر بن محمد الزرنجرى عن شمس الائمة وتفقه ايضا على قاضيخان الاوزجندى توفى ببخارا فى جمادى الاولى عن اربع وثمانين سنة انتهى وسياتى ذكر نسبه الى عبادة رض عند ذكر عبيد الله بن مسعود بن محمود عن قريب ان شاء الله تعالى وليظهر هنا كان نسبة العبادى بضم العين نسبة الى عبادة والمحبوبى نسبة الى المحبوب جد احد اجداده **عبيد الله** بن الحسين ابو الحسن الكرخى اخذ الفقه عن ابى سعيد البردعى عن اسمعيل بن حماد بن ابى حنيفة عن ابيه عن جده وانتهت اليه رياسة الحنفية بعد ابى خازم وكان له طبقة عالية عده من المجتهدين فى المسائل وله المختصر وشرح الجامع الصغير وشرح الجامع الكبير وكان مولده سنة ستين ومائتين ومات سنة اربعين وثلثمائة ليلة النصف من شعبان وممن تفقه عليه ابو بكر الرازى احمد الجصاص وابو على احمد بن محمد الشاشى الفقيه وابو حامد احمد الطبرى وابو القاسم على التنوخى وغيرهم **قال الجامع** ذكر السمعانى ان الكرخى نسبة الى الكرخ قرية بنواحى العراق منها ابو الحسن عبيد الله بن الحسين بن دلهم الفقيه الكرخى سكن بغداد وحدث بها عن اسمعيل بن محمد القاضى ومحمد بن عبد الله الحضرمى وروى عنه ابو حفص بن شاهين وغيره انتهى **وفى** طبقات القارى عبيد الله بن الحسين بن دلال بن دلهم ابو الحسن الكرخى تكرر ذكره فى الهداية انتهت اليه رياسة الحنفية بعد ابى خازم وابى سعيد البردعى وانتشرت اصحابه واخذ عنه ابو بكر الرازى وعلى التنوخى وابو على الشاشى وابو عبد الله الدامغانى وابو الحسن القدورى وكان كثير الصوم والصلوة ولما اصابه الفالج آخر عمره كتب اصحابه الى سيف الدولة بن حمدان يعلمونه عليه فعلم ذلك فبكى وقال اللهم لا تجعل رزقى الا من حيث عودتنى فمات قبل ان تصل اليه صلة سيف الدولة وهى عشرة آلاف درهم انتهى **وفى** مرآة الجنان فى وقائع سنة اربعين وثلثمائة فيها توفى ابو الحسن الكرخى شيخ الحنفية بالعراق وانتهت اليه رياسة المذهب وخرج له اصحاب ائمة وكان اماما فقيها متقشفا عابدا صواما كبير القدر انتهى **عبيد الله** بن عمر بن عيسى القاضى ابو زيد الدبوسى نسبة الى دبوسية قرية بسمرقند تفقه على ابى جعفر الاستروشنى عن ابى بكر محمد بن الفضل عن عبد الله السندموني وهو اول من وضع علم الخلاف واجل تصانيفه الاسرار وله النظم فى الفتاوى وكتاب تقويم الادلة **قال الجامع** ذكر السمعانى انه كان يضرب به المثل فى النظر واستخراج الحجج وكان له بسمرقند وبخارا مناظرات مع الفحول توفى ببخارا سنة ثلثين واربع مائة انتهى **وفى** تاريخ ابن خلكان ابو زيد عبد الله الفقيه الحنفى كان من اكابر اصحاب ابى حنيفة وممن يضرب به المثل وهو اول من وضع علم الخلاف وابرزه الى الوجود وروى انه ناظر بعض الفقهاء فكان كلما الزمه ابو زيد تبسم او ضحك فانشد ابو زيد ؎ مالى اذا الزمته حجة ✣ قابلنى بالضحك والقهقهة ✣ ان كان ضحك المرء من فقهه ✣ فالدب فى الصحراء ما افقهه ✣ وكانت وفاته ببخارا سنة ثلثين واربعمائة **عبيد الله** صدر الشريعة الاصغر بن مسعود بن تاج الشريعة محمود بن صدر الشريعة احمد بن جمال الدين عبيد الله المحبوبى صاحب شرح الوقاية المعروف بين الطلبة بصدر الشريعة هو الامام المتفق عليه والعلامة المختلف اليه حافظ قوانين الشريعة ملخص مشكلات الاصل

والفرع شيخ الفروع والاصول عالم المعقول والمنقول فقيه اصولي خلافي جدلي محدث مفسر نحوي لغوي اديب نظار متكلم منطقي عظيم القدر جليل المحل غذي بالعلم والادب وارث المجد عن
اب فاب اخذ العلم عن جده الامام تاج الشريعة محمود بن صدر الشريعة عن ابيه صدر الشريعة عن ابيه جمال الدين المحبوبي عن الشيخ الامام المفتي امام زاده عن عماد الدين عن ابيه شمس الائمة
الزرنجري عن السرخسي عن الحلواني عن ابي علي النسفي عن محمد بن الفضل عن السبذموني عن ابي عبد الله بن ابي حفص الكبير عن ابيه عن محمد وكان ذا عناية بتقييد نفائس جده وجمع فوائده
شرح كتاب الوقاية من تصانيف جده تاج الشريعة وهو احسن شروحه ثم اختصر الوقاية وسماه النقاية والف في الاصول متنا لطيفا سماه التنقيح ثم صنف شرحا نفيسا سماه التوضيح وله المقدمات
الاربعة وتعديل العلوم والشروط والمحاضر مات سنة سبع واربعين وسبع مائة ومرقده ومرقد والديه واولاده واجداد والديه كلها في شرع آبار بخارا واما جده ابو ابيه تاج الشريعة
وابو والدته برهان الدين فانهما ماتا في الكرمان ودفنا فيها كذا ذكره عبد الباقي الخطيب بالمدينة المنورة الذي يرفع نسبه الى قاضيخان **قال الجامع** ارخ على القاري
وفاته سنة نيف وثمانين وست مائة **ولعله** زلة من ناسخ فلتراجع نسخة اخرى **وارخ** صاحب كشف الظنون عند ذكر تعديل العلوم سنة سبع واربعين وسبع مائة وعند ذكر الوشاح
والوقاية والنقاية سنة خمس واربعين وسبع مائة **وقد** ساق نسبه الى عبادة بن الصامت الصحابي رض المولى عبد المولى الدمياطي تلميذ السيد احمد الطحطاوي في تعاليق الانوار على الدر المختار
فقال رأيت في مسلسلات شيخنا السيد مرتضى الحسيني ذكر نسب صدر الشريعة وانه عبيد الله بن مسعود بن تاج الشريعة محمود بن صدر الشريعة الاكبر احمد بن جمال الدين
ابي المكارم عبيد الله بن ابراهيم بن احمد بن عبد الملك بن عمير بن عبد العزيز بن محمد بن جعفر بن خلف بن هارون بن محمد بن محمد بن محبوب بن الوليد بن عبادة بن الصامت رض الانصاري
المحبوبي قال شيخنا كذا رأيت سياق نسبه في تاريخ بخارا وهو اخذ عن جده محمود عن والده احمد عن والده جمال الدين عبيد الله بن ابراهيم المحبوبي واحمد هذا هو صاحب الفروق
المسمى بالتلقيح انتهى كلامه **وهذا** مع ما مر من الكفوي وما مر منه ومن القاري والذهبي في ترجمة جمال الدين عبيد الله وما مر من الكفوي في ترجمة صدر الشريعة الاكبر احمد بن
عبيد الله بن ابراهيم قد علم منه ان تاج الشريعة جد من جانب الاب لصاحب شرح الوقاية صدر الشريعة الاصغر وان اسم تاج الشريعة محمود وان صدر الشريعة الاكبر لقب لوالد تاج الشريعة
وهو احمد بن عبيد الله وان جمال الدين عبيد الله جد لتاج الشريعة فهو جد جد صدر الشريعة الاصغر وان جد صدر الشريعة الاكبر الذي هو والد جمال الدين اسمه ابراهيم
وبه ظهر خطأ صاحب مدينة العلوم حيث قال ومن شروح الهداية نهاية الكفاية لتاج الشريعة وهو محمود بن عبيد الله بن محمود المحبوبي كان عالما فاضلا كاملا وله مختصر الهداية المسمى
بالوقاية انتهى وقال ايضا التنقيح والتوضيح كلاهما للعالم الفاضل صدر الشريعة عبيد الله بن مسعود بن محمود بن عبيد الله بن محمود المحبوبي عالم محقق وحبر مدقق له تصانيف مفيدة غير هذين
مثل شرح الوقاية وقد اختصر الوقاية ومثل الوشاح في علم المعاني وتعديل العلوم في اقسام العلوم العقلية انتهى **وجه الخطأ** من وجهين احدهما انه جعل عبيد الله والد تاج الشريعة
وحذف صدر الشريعة الاكبر احمد من بينهما وثانيهما انه سمى والد عبيد الله بمحمود وكل منهما مخالف لما دلت عليه كلمات الثقات ولعل فيه زلة عن قلم الناسخ فلتراجع نسخة اخرى **وكذا** ظهر خطأ
القهستاني في شرح النقاية حيث ذكر في نسب صدر الشريعة الاصغر صاحب النقاية انه عبيد الله بن مسعود بن تاج الشريعة عمر بن صدر الشريعة عبيد الله بن محمود بن محمد المحبوبي
وذكر في نسب صاحب الوقاية محمود بن صدر الشريعة عبيد الله بن محمود بن محمد المحبوبي **وجه الخطأ** من وجوه احدها انه سمى تاج الشريعة بعمر مع ان كلام الثقات يدل على
ان اسمه محمود والثاني انه جعل تاج الشريعة ابنا لعبيد الله مع انه ابن لاحمد بن عبيد الله والثالث انه جعل صدر الشريعة لقبا لعبيد الله مع انه لقب لابنه احمد والد تاج الشريعة والرابع
انه سمى والد عبيد الله بمحمود مع انه سمى بابراهيم والخامس انه سمى جد عبيد الله بمحمد مع ان اسمه احمد بن عبد الملك **وكذا** ظهر خطأ صاحب كشف الظنون في قوله وقاية الرواية للامام
برهان الشريعة محمود بن صدر الشريعة الاول عبيد الله المحبوبي الحنفي صنفه لابن بنته صدر الشريعة الثاني اوله حمدا لمن جعل العلم اجل المواهب الخ وهو متن مشهور اعتنى بشأنه العلماء
بالقراءة والتدريس والحفظ انتهى **وجه الخطأ** من وجوه احدها انه جعل صدر الشريعة لقبا لعبيد الله مع انه لقب لابنه احمد بن عبيد الله والثاني انه جعل والد محمود برهان
الشريعة عبيد الله مع ان والده احمد بن عبيد الله والثالث انه جعل محمود اسم جد صدر الشريعة الاصغر من جانب الام وكلام من مر ذكره يدل على انه اسم لتاج الشريعة جده من
قبل الاب **ثم ههنا** اختلاف آخر وهو ان كلام الكفوي في ترجمة جمال الدين عبيد الله وفي ترجمة صدر الشريعة الاصغر عبيد الله بن مسعود يدل على ان مصنف الوقاية
هو تاج الشريعة محمود جد صدر الشريعة الاصغر شارح الوقاية من جهة الاب واستاذه كما مر ذكره وكذا كلامه في ترجمة الياس بن يحيى الرومي كما مر يدل على ان تاج
الشريعة محمود استاذ لشارح الوقاية وكذا كلامه في ترجمة خواجه پارسا محمد بن محمد صاحب فصل الخطاب وفي ترجمة تاج الشريعة محمود بن احمد بن عبيد الله على ما سياتي ذكرهما
ان شاء الله تعالى يدل على ذلك وكذا كلامه في ترجمة حافظ الدين الطاهري محمد بن محمد على ما سياتي وكلامه في ترجمة محمود بن احمد بن عبيد الله كما سياتي نص على ان
تاج الشريعة محمود هو المصنف للوقاية صنفها لاجل ابن ابنه صدر الشريعة الاصغر وانه المصنف للواقعات والفتاوى وشرح الهداية **وقد وافقه** كلام صاحب مدينة العلوم
في ان مصنف الوقاية هو تاج الشريعة محمود وانه شارح الهداية **واما** كلام القهستاني فيدل على ان مصنف الوقاية محمود بن عبيد الله وهو اخ لتاج الشريعة عمر بن

نسب صاحب الوقاية وشارح الوقاية وتحقيق مؤلف الوقاية هل هو تاج الشريعة ام وغيره

عبید اللہ وان عطف صاحب الوقایۃ جد فاسد لصدر الشریعۃ الاصغر تاج الشریعۃ جد صحیح لہ وان لقب مؤلف الوقایۃ برہان الشریعۃ وہو الاستاذ لصدر الشریعۃ الاصغر تاج الشریعۃ

ووافقہ کلام صاحب الکشف المذکور وکلامہ عند ذکر شروح الہدایۃ ومن الشروح شرح الشیخ الامام تاج الشریعۃ عمر بن عبد اللہ المحبوبی الحنفی وسماہا نہایۃ الکفایۃ فی درایۃ الہدایۃ اولہ نصر من اللہ وفتح قریب ہو المحمود وجعل شارحہ الخ قال فی آخر کتاب الایمان اتم تحریر کتاب فوائد الایمان ابو عبد اللہ عمر بن صدر الشریعۃ فی آخر شعبان سنۃ ثلث وسبعین وستمائۃ انتہی **وہذہ** العبارۃ التی نقلہا من آخر کتاب الایمان من شرح الہدایۃ یؤید القہستانی فی ان صاحب الوقایۃ برہان الشریعۃ محمود الجد الفاسد لصدر الشریعۃ فانہا صریحۃ فی ان مؤلف شرح الہدایۃ عمر بن صدر الشریعۃ وقد اتفق المؤرخون وشراح الہدایۃ علی ان شرح الہدایۃ لتاج الشریعۃ فعلم ان اسم تاج الشریعۃ عمر وقد اتفقوا ایضا علی ان تاج الشریعۃ جد صحیح لصدر الشریعۃ وان صاحب الوقایۃ اسمہ محمود فیکون ہو غیر شارح الہدایۃ جدا فاسدا لہ **وفی** الکشف ایضا ومن شروح الہدایۃ الکفایۃ اولہ الحمد للہ الذی اسس علی قواعد الکتاب والسنۃ مبانی الخ وقیل ان الکفایۃ لمحمود بن عبید اللہ بن محمود تاج الشریعۃ مؤلف الوقایۃ فلینظر فی محلہ انتہی **وفیہ** خطأ من وجہین احدہما انہ جعل جد تاج الشریعۃ ابا لہ والثانی انہ سمی والد عبید اللہ بمحمود **مع** انہ سمی تاج الشریعۃ ہہنا بمحمود وفی العبارۃ السابقۃ بعمر **واما** ہذا القول الذی حکاہ ان الکفایۃ لتاج الشریعۃ فلیس بصحیح بل ہو لجلال الدین الکرلانی کما مر منا تفصیلہ فی ترجمتہ فی حرف الجیم **وبالجملۃ** فہذا المقام مما زلت فیہ اقدام الاعلام واختلفت فیہ اقلام الکرام ولعل القدر الذی فصلتہ مما لم یطلع علیہ اکثر العظام **وقد** طالعت من تصانیف صدر الشریعۃ صاحب الترجمۃ النقایۃ مع شروحہا للقہستانی والبرجندی وابی المکارم ومحمود بن الیاس الرومی وعلی القاری والشمنی فی التوضیح مع شرح التنقیح مع حواشیہ المسماۃ للتلویح لسعد الدین التفتازانی مع حواشی التلویح لحسن چلپی والمولی محمد بن فرامرز والمولی لبیب عبد اللہ بن عبد الکلیم السیالکوتی وشیخ الاسلام حمید التفتازانی ووجیہ الدین العلوی وشرح الوقایۃ مع حواشیہ لیوسف بن جنید الشہیر باخی چلپی وعصام الدین الاسفرائینی ووجیہ الدین العلوی وشیخ الاسلام المذکور والسید مہدی وملا لطف اللہ وعبد اللہ بن صدیق الہروی والوالد المرحوم مولانا عبد الحلیم واستاذہ مولانا محمد یوسف الکنتوری وغیرہم وکل تصانیف صدر الشریعۃ مقبولۃ عند العلماء معتبرۃ عند الفقہاء **وانی** بفضل اللہ تعالی وفقنی شرعت فی تالیف شرح لشرح الوقایۃ مبسوط ببسط البسیط متضمن لتحقیق المسائل وتدقیق الدلائل مع ذکر المذاہب المختلفۃ وذکر ادلتہا الشرعیۃ مع مالہا وما علیہا وجعلت ۴۷
ایاہ مقدمۃ تشتمل علی فصول فیہا نسب صاحب الوقایۃ وشرح الوقایۃ وتراجم شراح الوقایۃ والنقایۃ ومحشی شرح الوقایۃ ومن ذکر اسمہ فی شرح الوقایۃ مع فوائد لطیفۃ وفرائد نفیسۃ وارجو من اللہ تعالی الذی وفق لنا لبدء ہذا الشرح العظیم ان ییسر لنا ختمہ ویجعلہ خالصا لوجہہ الکریم **عبد المجید** بن محمد بن اسمعیل ابو سعد القیسی الہروی قاضی بلاد الروم تفقہ بماوراء النہر علی جماعۃ منہم فخر الاسلام علی البزدوی ودرس ببغداد وبالبصرۃ وہمدان وبلاد الروم وقدم دمشق سنۃ ۵۳۲ سنۃ اربع وثلثین وخمسمائۃ وتوفی بقیساریۃ سنۃ ۵۳۶ سنۃ سبع وثلثین وخمسمائۃ وہو مصنف فی الفروع والاصول اخذ عنہ ولداہ اسمعیل واحمد **عبد الملک** بن ابراہیم الہمدانی صاحب طبقات الحنفیۃ والشافعیۃ اخذ العلم عن ابراہیم بن محمد الدہستانی عن علی الصندلی عن الحسین الصیمری عن ابی بکر محمد الخوارزمی عن ابی بکر احمد الجصاص الرازی عن ابی الحسن الکرخی عن البردعی عن موسی بن نصر الرازی عن محمد **قال الجامع** ہذا وکلامہ فی ترجمۃ ابراہیم ابن محمد الدہستانی کما مر صریح فی ان عبد الملک ہذا ہو المصنف للطبقات **لکن** قال علی القاری عبد الملک بن ابراہیم الہمدانی والد محمد صاحب طبقات الحنفیۃ والشافعیۃ انتہی **وفی** کامل ابن الاثیر فی حوادث سنۃ ۵۲۱ سنۃ فیہا فی شوال توفی محمد بن عبد الملک بن ابراہیم بن احمد ابو الحسن بن ابی الفضل الہمدانی الفرضی صاحب التاریخ انتہی **وفی** الکشف طبقات الفقہاء لمحمد بن عبد الملک الہمدانی المتوفی سنۃ احدی وعشرین وخمسمائۃ انتہی **عبد الواحد** بن علی برہان الدین ابو القاسم الکبری الفقیہ النحوی المتکلم اخذ الفقہ عن احمد القدوری عن ابی عبد اللہ محمد بن یحیی الجرجانی عن احمد الجصاص عن الحسین الکرخی عن البردعی عن موسی الرازی عن محمد وکان فی اول زمانہ بنجما ثم صار نحویا وکان حنبلیا فصار حنفیا مات یوم الاربعاء سنۃ ۵۰۵ سنۃ خمس وخمسمائۃ ودفن فی بقیۃ الوعاۃ بانہ عبد الواحد بن علی بن عمر بن احمد بن ابراہیم بن برہان بفتح البار ابو القاسم الاسدی الکبری وقال صاحب العربیۃ واللغۃ والتواریخ وایام العرب قرأ علی عبد السلام البصری وابی الحسن السمسمی وکان اول امرہ منجما فصار نحویا وکان حنبلیا فصار حنفیا وسمع من ابن البطۃ وغیرہ ولم یکن یلبس السراویل ولا علی راسہ غطاء وکان متعصبا لابی حنیفۃ محترما بین اصحابہ مات فی جمادی الآخرۃ سنۃ ست وخمسین واربعمائۃ انتہی **والکبری** نسبۃ الی الکبر بالضم العید وسکون الکاف وفتح الباء الموحدۃ ہو الصحیح وقیل بفتح العین بعد ہا راء مہملۃ بعد ہا الف بلدۃ علی الدجلۃ فوق بغداد بعشرۃ فراسخ من الشرق ذکرہ السمعانی **عبد الواحد** بن محمد السیرامی کان احد المتجردین اصلہ من بلاد العجم اشتغل بسناک وبلغ رتبۃ الکمال ثم اتی بلاد الروم وباحث العلماء وناظر الفضلاء فشہد والہ بالفضل عند السلطان فاعطاہ مدرسۃ ببلدۃ کوناہیۃ وشہرت بالواحدیۃ وشرح فیہا النقایۃ فی الفقہ فرغ من تصنیفہ سنۃ ۸۰۰ سنۃ وکان شرحا لطیفا وتصنیفا نفیسا اتی فیہ بمہمات المسائل وحل معضلاتہا بادضح الدلائل وصنف کتابا منظوما فی الاسطرلاب لاجل محمد شاہ بن شمس الدین محمد الفناری **قال الجامع** اختلف فی ہذہ النقایۃ التی شرحہا

عبد الواحد فقيل هي نقاية صدر الشريعة وقيل هي النقاية في علم الهداية لقاضيخان كذا في الكشف **عبد الواحد** الشيباني كان من كبار فقهاء ما وراء النهر وكان يرجع اليه
في اكثر الوقائع والنوازل **عبد الوهاب** بن احمد بن وهبان قاضي القضاة امين الدولة ابو محمد الدمشقي ولد قبل ثلثين وسبع مائة واخذ الفقه عن فخر الدين احمد بن علي بن الفصيح
عن الحسن السغناقي عن حافظ الدين الكبير محمد البخاري عن شمس الائمة محمد الكردري عن صاحب الهداية واخذ عن علماء الشام وبلغ رتبة الكمال قال محمد بن محمد بن الشحنة في شرح
منظومة ابن وهبان قال شيخنا ابن حجر اشتغل وتمهر وبرع في العربية والفقه والقرآن والادب وولي قضاء حماة وكان مشكور السيرة اماما في العربية صنف قصيدة في الفقه
وشرحها وشرح درر البحار وقد اشار الى ذلك في المنظومة ومات قبل موت محمد بن يوسف القونوي صاحب درر البحار سنة ٧٦٨ ثمان وستين وسبع مائة **قال الجامع** هذا الذي نقله
ابن الشحنة عن الحافظ ابن حجر قد قاله في الدرر الكامنة في اعيان المائة الثامنة وتمام عبارته هذا عبد الوهاب بن احمد بن وهبان الدمشقي الحنفي اشتغل وتمهر وتميز في الفقه
والعربية والقراآت والادب ودرس وولي قضاء حماة سنة ستين الى ان مات في ذي الحجة سنة ٧٦٨ لكنه كان عزل في سنة اثنتين ثم اعيد في اثناء ثلاث وكان مشكور السيرة ماهرا في الفقه
والادب ونظم قصيدة على قافية الراء من البحر الطويل الف بيت ضمنها غرائب المسائل في مذهب الحنفية وشرحها في مجلدين وهو نظم جيد متمكن انتهى **وفي** نزهة اعيان العرب لمسائل
الشرب لحسن الشرنبلالي الشيخ الهمام الحبر الامام قاضي القضاة امين الدين ابو محمد عبد الوهاب بن احمد بن وهبان الدمشقي الحنفي ولد قبل الثلثين وسبع مائة وتوفي في ذي الحجة سنة ٧٦٨
وهو من ابناء الاربعين وكان ماهرا في الفقه والعربية والقراءة والادب ودرس وولي قضاء حماة وكان مشكور السيرة حكيما امينا عالما مكينا فقيها نبيها موصوفا بالسيرة الحسنة اخذ عن
علماء الشام ثم انتقل الى مباشرة الحكم لحماة سنة ستين وشرح درر البحار ومات قبل مصنفها انتهى **وقد** ترجمه السيوطي في بغية الوعاة في طبقات النحاة لكنه لم يزد على نقل كلام ابن حجر في الدرر
عتبة بن خيثمة بن محمد ابو الهيثم النيسابوري استاذ القضاة والفقهاء عديم النظير في الفقه والتدريس والفتوى ولم يبق بخراسان قاض على مذهب الكوفيين الا وهو ينتمي اليه اخذ
عن قاضي الحرمين احمد بن محمد النيسابوري عن محمد بن محمد ابي طاهر الدباس عن ابي حازم عبد الحميد عن عيسى بن ابان عن محمد وتفقه عليه جماعة منهم عماد الاسلام صاعد
ابن محمد بن احمد والهيثم بن ابي الهيثم **عثمان** بن ابراهيم بن مصطفى بن سليمان فخر الدين الماردينى نحوي لغوي مفسر محدث اديب بليغ حدث وافتى ودرس وشرح
الجامع الكبير مات بالقاهرة سنة ٧٣١ احدى وثلثين وسبع مائة اخذ العلم عنه ولداه قاضي القضاة علي بن عثمان الماردينى وتاج الدين ابو العباس احمد بن عثمان وصاحب الجواهر المضية
محي الدين عبد القادر القرشي وغيرهم **قال الجامع** وصفه السيوطي في حسن المحاضرة بقوله شيخ الاصحاب في وقته انتهت اليه رياسة الحنفية بالديار المصرية وتخرج به خلق كثير شرح
الجامع الكبير والقاه وروسا بالمنصورية مات بالقاهرة في رجب سنة ٧٣١ احدى وثلثين وسبع مائة عن احدى وثمانين سنة **عثمان بن علي** بن محمد بن محمد بن علي ابو عمرو البيكندي
البخاري قال السمعاني كان اماما فاضلا ورعا زاهدا عفيفا كثير العبادة وكان آخر من بقي ممن تفقه على الشيخ محمد بن ابي سهل السرخسي مات سنة ٥٥٢ اثنتين وخمسين وخمس مائة
وكانت ولادته سنة ٤٦٥ خمس وستين واربع مائة وهو من مشايخ صاحب الهداية **قال الجامع** البيكندي ذكر السمعاني انه نسبة الى بيكند من بلاد ما وراء النهر على مرحلة من
بخارا وكانت بلدة حسنة كثيرة العلماء خربت الساعة وسمعت انه كان بها ثلثة آلاف رباط للقراء وقد رأيت بها آثارها انتهى **وضبطه** السيوطي في لب اللباب بكسر الباء
وفتح الكاف وسكون النون ثم دال مهملة **عثمان** بن علي بن محجن ابو محمد فخر الدين الزيلعي كان مشهورا بمعرفة الفقه والنحو والفرائض قدم القاهرة سنة ٧٠٥ خمس وسبع مائة ودرس
وافتى وقرر وانتقد ونشر الفقه ووضع شرحا على كنز الدقائق سماه تبيين الحقائق مات سنة ٧٤٣ ثلث واربعين وسبع مائة **قال الجامع** قد طالعت شرحه للكنز وهو شرح معتمد
مقبول وهو المراد بالشارح في البحر الرائق **وذكر** القاري ان له بركة الكلام على احاديث الاحكام الواقعة في الهداية وسائر كتب الحنفية **وفي** حسن المحاضرة قدم القاهرة سنة ٧٠٥
ودرس وافتى ونشر الفقه وانتفع به الناس مات سنة ٧٤٣ في رمضان ودفن بالقرافة **وذكر** صاحب الكشف ان له شرحا على الجامع الكبير والزيلعي نسبة الى زيلع بفتح الزاء المعجمة
وسكون الياء المثناة التحتية ثم اللام المفتوحة ثم العين المهملة بلدة بساحل بحر الحبشة كذا في لب اللباب **عز الدين** الكندي المفتي بسمرقند استاذ افتخار الدين طاهر صاحب الخلاصة
عصام بن يوسف بن ميمون بن قدامة ابو عصمة البلخي اخو ابراهيم بن يوسف كانا شيخي بلخ في زمانهما بغير مدافع لهما **قال الجامع** ذكر السمعاني عند ذكر نسبة
البلخي المشهور بهذه النسبة عصام بن يوسف بن ميمون بن قدامة البلخي اخو ابراهيم بن يوسف يروي عن ابن المبارك وروى عنه اهل بلده وكان صاحب حديث
ثبتا في الرواية وربما اخطأ وكنيته ابو عصمة وكان يرفع يديه عند الركوع وعند رفع الراس منه واخوه ابراهيم كان لا يرفع ومات عصام سنة ٢١٠ عشر ومائتين وذكرهما
ابو حاتم بن حبان في كتاب الثقات انتهى **وفي** طبقات القاري عصام بن يوسف روى عن ابن المبارك والثوري وشعبة وكان صاحب حديث يرفع يديه
عند الركوع وعند رفع الراس منه انتهى **قلت** يعلم منه بطلان رواية مكحول عن ابي حنيفة ان من رفع يديه في الصلوة فسدت صلاته التي اغتر امير كاتب الاتقاني بها كما
مر في ترجمته فان عصام بن يوسف كان من ملازمي ابي يوسف وكان يرفع فلو كان لتلك الرواية اصل لعلم بها ابو يوسف وعصام وسياتي التفصيل في بطلان تلك الرواية

في ترجمة مكحول ان شاء الله تعالى ويعلم ايضا ان الحنفي لو ترك في مسألة مذهب امامه لقوة دليل خلافه لا يخرج به عن ربقة التقليد بل هو عين التقليد في صورة ترك التقليد الا ترى
الى ان عصام بن يوسف ترك مذهب ابي حنيفة في عدم الرفع ومع ذلك هو معدود في الحنفية ويؤيده ما حكاه اصحاب الفتاوى المعتمدة من اصحابنا من تقليد ابي يوسف
يوما الشافعي في طهارة القلتين والى الله المشتكى من جهلة زماننا حيث يطعنون على من ترك تقليد امامه في مسألة واحدة لقوة دليلها ويخرجونه عن مقلديه ولا عجب منهم فانهم
من العوام انما العجب ممن يتشبه بالعلماء ويمشي مشيهم كالانعام **ابو عصمة** بن ابي الليث البخاري من اقران القاضي اسحق الحكيم السمرقندي اخذ عن ابي منصور الماتريدي
عطاء بن حمزة السغدي كان فاضلا عارفا بالمذهب بحرا متبحرا اماما في الفروع والاصول ترد الفتاوى عليه من اقطار الارض اخذ عنه جماعة منهم نجم الدين عمر النسفي **علاء الدين**
الاسود المشتهر بقره خواجه اشتغل في بلاده ثم ارتحل الى بلاد العجم وقرأ على علمائها وبلغ رتبة الفضل والكمال وفاق على الامثال ثم اتى الروم في سلطنة اورخان بن عثمان الغازي
وجعله مدرسا فنشر العلم واحسن التصنيف وناظر الائمة والعلماء ودرس الفقهاء وصنف في اثناء تدريسه بمدرسة ازنيق شرح الوقاية وهو كتاب حافل كافل بحل مشكلات الوقاية وقرأ
عليه ولده حسن باشا وشمس الدين محمد الفناري ثم راحا الى خدمة جمال الدين محمد بن محمد الاقسرائي بالمدرسة المسلسلة **قال الجامع** ذكر صاحب الكشف ان اسم شرحه للوقاية العناية
وانه مات سنة ثمان مائة وذكر عند ذكر شراح المغني ان اسمه علي بن عمر وان له شرحا كبيرا على المغني فرغ منه سنة ٧٨٧ **علي بن احمد** بن عبد الواحد بن عبد المنعم بن عبد الصمد قاضي
القضاة عماد الدين الطرسوسي والد صاحب الفتاوى الطرسوسية نجم الدين ابراهيم الطرسوسي اخذ عن ابي العلاء محمود الفرضي وبهاء الدين ابي جابر ايوب بن النحاس الحلبي
وتولى القضاء بدمشق سنة ٧٢٧ سبع وعشرين وسبع مائة ثم تركه لولده وكان يقرأ القرآن في اقل مدة حتى انه صلى التراويح به في ثلث ساعات وثلثي ساعة بحضور من الاعيان ذكره
عبد القادر ودرس بعدة مدارس **قال الجامع** ذكر القاري انه مات سنة ٧٣٢ اثنتين وثلثين وسبع مائة وحكى الحكاية المذكورة في سرعة قراءته **وهذا** القدر من السرعة
كرامة من كراماته وقد اتصف بها جمع كثير ولا ينكره الا من انكر صدور الخوارق وهو لاجماع الجمهور خارق وقد اوردت حكايات سرعة القراءة وحققت ما يجوز منها وما لا يجوز
في رسالتي اقامة الحجة على ان الاكثار في التعبد ليس ببدعة فلتطالع فانها نافعة جدا لمن نظر فيها بعين البصيرة لا بعين الحسد والكدورة **علي بن احمد** بن علي بن يوسف
كمال الدين المعروف بقاضي الحصن بولاية القضاء بحصن الاكراد ولد سنة ٦٢٨ ثمان وعشرين وست مائة ومات سنة ٧٠٢ اثنتين وسبع مائة **علي بن احمد** بن محمد علاء الدين الجمالي
كان فقيها اصوليا اديبا لغويا نحويا مفسرا محدثا متبحرا في الفنون العقلية والنقلية مجتهدا مطلعا على دقائق الشرع عابدا زاهدا قرأ في صغره على حمزة القراماني ثم اتى قسطنطينية
وقرأ على المولى خسرو محمد بن فراموز وصار مدرسا بمدارس ادرنة وبروسا ومفتيا في عهد السلطان محمد خان وابنه بايزيد خان وكان صاحب كرامات مات سنة ٩٣٤ اثنتين
وثلثين وتسع مائة ومن تلامذته صدر الافاضل يوسف وقطب الدين المرزيفوني وغيرهما **علي بن احمد** بن مكي حسام الدين الرازي فقيه فاضل له تصانيف منها
خلاصة الدلائل وتنقيح المسائل هو كتاب وضعه شرحا لمختصر القدوري وعن ابن عساكر قدم حسام الدين بدمشق وسكنها وكان يدرس ويفتي على مذهب ابي حنيفة توفي سنة ٥٩٨ ثمان وتسعين و
خمس مائة **قال الجامع** ذكر القاري ان له سلوة الهموم جمعه وقد مات له ولد وقال وضع كتابا نفيسا على مختصر القدوري سماه خلاصة الدلائل قال صاحب الجواهر المضية
لشيخ عبد القادر القرشي هو كتابي الذي حفظته في الفقه وخرجت احاديثه في مجلد ضخم ووضعت عليه شرحا وصلت فيه الى كتاب الشركة حين كتابتي لهذه الترجمة في يوم الجمعة
سنة ٧٥٩ تسع وخمسين وسبع مائة **علي بن بلبان** بن عبد الله علاء الدين الفارسي الفقيه النحوي ابو الحسن كان من اوحد المتبحرين اصولا وفروعا عديم النظير فقيد المثيل
ولد سنة ٦٧٥ خمس وسبعين وست مائة واخذ عن شمس الدين ابي العباس احمد السروجي عن صدر الدين سليمان بن ابي العز وصدر الدين محمد بن عباد الخلاطي وهما عن جمال الدين
محمود الحصيري تلميذ حسن بن منصور قاضيخان وذكر السيوطي في حسن المحاضرة انه سمع من الدمياطي وبرع في المذهب واصوله وشرح تلخيص الجامع الكبير للخلاطي وشرح الجامع الكبير
ورتب صحيح ابن حبان على الابواب ومعجم الطبراني على الابواب ومات بالقاهرة سنة ٧٣١ احدى وثلثين وسبع مائة وذكر قاسم بن قطلوبغا في تراجمه انه سمع الدمياطي ومحمد بن علي بن صاعد وابن عساكر وغيرهم
وبرع في المذهب وشرح تلخيص الجامع شرحا مطولا سماه تحفة الحريص توفي في سابع شوال سنة ٧٣٩ تسع وثلثين وسبع مائة **قال الجامع** كذا ارخه السيوطي في بغية الوعاة فانه قال علي بن
بلبان الفارسي الامير علاء الدين النحوي الحنفي قال الصفدي ولد سنة ٦٧٥ وقرأ النحو على ابي حيان والاصول على العلاء القونوي والفقه على الفخر بن التركماني والسروجي واتقن النحو وتقدم
في المذهب والاصول وشرح الجامع الكبير ورتب صحيح ابن حبان وسمع الدمياطي وغيره وكان حسن المذاكرة له نظم مات سنة ٧٣٩ تسع وثلثين وسبع مائة انتهى **وهذا** مخالف لما ارخه هو
في حسن المحاضرة **لكنه** موافق لما ارخه الذهبي في المعجم المختص فانه قال فيه علي بن بلبان الامير علاء الدين الفارسي الحنفي المصري سمع بقراءتي من البهاء بن عساكر وكان تركيا عالما وقورا
رتب صحيح ابن حبان ثم رتب معجم الطبراني الكبير وكان يناظر ويقرر ويتعصب لمذهبه توفي في سنة تسع وثلثين وسبع مائة عن بضع وستين وسمع من الدمياطي انتهى **وكذا** ارخه صاحب الكشف
وعلي القاري **وذكر** القاري ان من تصانيفه سيرة لطيفة للنبي صلى الله عليه وسلم وكتابا في المناسك جامعا لفروع كثيرة **علي بن بندار** قاضي القضاة ابو القاسم اليزدي

نسبة الى يزد بفتح الياء المثناة التحتية ثم الزاء المعجمة الساكنة ثم الدال المهملة من اعمال اصطخر فارس بين اصفهان وكرمان اخذ عن ابي جعفر القاضي علي النسفي عن الجصاص احمد الرازي
عن ابي الحسن الكرخي وله شرح الجامع الصغير الذي رتبه الحسين بن احمد الزعفراني وابو القاسم هذا جد والد جمال الدين اليزدي صاحب التهذيب شرح الجامع الصغير **قال الجامع**
سياتي ذكر صاحب التهذيب هو المطهر في حرف الميم ان شاء الله تعالى **علي بن الجعد** بن عبيد ابو الحسن الجوهري كان من اصحاب ابي يوسف ولد سنة ١٣٦ ست وثلثين ومائة
ورأى الامام ابا حنيفة وحضر جنازته ومات سنة ٢٣٠ اثنتين وثلثين ومائتين روى عنه البخاري وابو داود **قال الجامع** هو بغدادي مولى بني هاشم روى عن جرير بن عثمان
وشعبة والثوري ومالك وابن ابي ذئب ومعرف بن واصل وشيبان بن عبد الرحمن وصخر بن جويرية وعبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان وقيس بن الربيع ويزيد بن عمر التستري
وابي اسحق الفزاري ومحمد بن راشد المكحولي والمبارك بن فضالة وعنه البخاري وابو داود ويحيى بن معين وابو بكر بن ابي شيبة وابو قلابة وزياد بن ايوب وخلف بن سالم واسحق بن
ابي اسرائيل وابو زرعة ويعقوب بن شيبة وموسى بن هارون وصالح بن محمد الاسدي وابن ابي الدنيا وابراهيم الحربي وابو يعلى وابو القاسم عبد الله بن محمد البغوي وآخرون
كذا في تهذيب الكمال في اسماء الرجال **وفيه** ايضا قال عبدوس ما اعلم اني لقيت احفظ منه قال المحاملي فقلت له كان يتهم بالجهم فقال قد قيل هذا ولم يكن كما قالوا الا ان ابنه
الحسن كان على قضاء بغداد وكان يقول بقول جهم وقال العقيلي قلت لعبد الله بن احمد لم لم تكتب عن علي بن الجعد فقال نهاني ابي وكان يبلغ عنه انه يتناول من
الصحابة وقال ابن معين ثقة صدوق وقال جعفر الطيالسي عن ابن معين علي بن الجعد اثبت البغداديين في شعبة وقال ابو زرعة كان صدوقا في الحديث وقال ابو حاتم
كان متقنا صدوقا ولم ار من المحدثين من يحفظ ويأتي الحديث على لفظ واحد لا يغيره سوى قبيصة وابي نعيم في حديث الثوري ويحيى الحماني في حديث شريك
وعلي بن الجعد في حديثه وقال صالح بن محمد ثقة وقال النسائي صدوق انتهى ملخصا **وفي** تهذيب التهذيب لابن حجر قال ابن قانع ثقة ثبت وقال مطين ثقة وقال ابن عدي ما ارى بحديثه
باسا ولم ار في رواياته اذا حدث عن ثقة حديثا منكرا والبخاري مع شدة استقصائه يروي عنه في صحاحه انتهى ملخصا **وفي** الهدي الساري مقدمة فتح الباري لابن حجر
هو احد الحفاظ قال يحيى بن معين ما روى عن شعبة من البغداديين اثبت منه فقال رجل ولا ابو النضر فقال ولا ابو النضر قال ابو حاتم لم ار من المحدثين من يحدث بالحديث على لفظ واحد لا يغيره
سوى علي بن الجعد ووثقه آخرون وتكلم فيه احمد من اجل وقوفه في القرآن قلت روى عنه البخاري من حديثه عن شعبة فقط احاديث يسيرة وروى عنه ابو داود انتهى
علي بن الحسن بن علي ابو الحسن النيسابوري كان اماما عالما قرأ على الحسين بن علي الصيمري عن ابي بكر محمد الخوارزمي عن الجصاص عن البردعي عن موسى بن نصر عن محمد وله
تفسير القرآن مات سنة ٤٨٣ اربع وثمانين واربع مائة **قال الجامع** ذكر علي القاري ان له يدا في الكلام على مذهب المعتزلة وله التفسير وكان يعظ على عبارة اهل خراسان
وورد مع السلطان طغرل الى بغداد ولما رجع الى نيسابور انقطع وتزهد فلم يدخل على السلاطين وقال له السلطان ملكشاه في جامع نيسابور لم لا تجيء عندي فقال
اردت ان تكون خير الملوك حيث تزور العلماء ولا اكون من شر العلماء حيث ازور الملوك وكان مستعمل السنة في ملابسته ويسعى ماشيا الى الجمعة ويسلم على كل من اجتاز به وكان بينه
وبين الشيخ ابي محمد الجويني وابنه ابي المعالي مخالفة في الفروع والاصول ولكل واحد منهما طائفة ومات سنة ٤٨٣ انتهى ملخصا **وذكر** القاري ايضا عدة حكايات مناظرته فلتطالع
لم اوردها حذرا عن التطويل **علي بن الحسن** بن محمد بن ابي جعفر ابو الحسن المعروف بالبرهان البلخي امام جليل القدر كثير العلم له اسم المشهور والثناء المذكور ولد بسكندر بكسر السين
المهملة بلدة بنواحي طخارستان من نواحي بلخ وتفقه ببخارا على برهان الدين الكبير عبد العزيز بن عمر بن مازه حتى برع في الفقه وبرع في الاصول والفقه وورد دمشق ودرس
بها مات في شعبان سنة ٥٤٨ ثمان واربعين وخمس مائة وممن تفقه عليه عبد الرشيد الولوالجي ومحمد بن يوسف بن علي العقيلي والبدر الابيض يوسف وغيرهم **علي** بن الحسين ركن الاسلام
ابو الحسن القاضي السغدي نسبة الى سغد بضم السين المهملة وسكون الغين المعجمة بعدها دال مهملة ناحية من نواحي سمرقند كان اماما فاضلا فقيها مناظرا سكن بخارا وتصدر
للافتاء وولي القضاء انتهت اليه رياسة الحنفية ورحل اليه في النوازل والواقعات تكرر ذكره في فتاوى قاضيخان وسائر مشاهير الفتاوى اخذ الفقه عن شمس الائمة السرخسي وروى
عنه شرح السير الكبير **قال الجامع** كانت وفاته سنة ٤٦١ احدى وستين واربع مائة ببخارا كذا قال السمعاني وقال كان اماما فاضلا مناظرا سمع جماعة انتهى ومن تصانيفه النتف في الفتاوى
وشرح الجامع الكبير ذكره القاري وغيره **علي بن داود** ابو الحسن نجم الدين القحقازي كان اماما فاضلا اصوليا نحويا اخذ العلم عن افواه الاخيار وكان والده القاضي عماد الدين
داود بن يحيى بن كامل بن يحيى بن حبان بن عبد الملك ينتهي نسبه الى الزبير بن العوام اماما فاضلا محققا مات سنة ٦٨٤ اربع وثمانين وست مائة **قال الجامع** واما وفاة نجم الدين
فكانت في رابع عشر رجب سنة ٧٤٥ خمس واربعين وسبع مائة وولادته في جمادى الاولى سنة ٦٦٨ ثمان وستين وست مائة كما ذكره السيوطي في بغية الوعاة وذكر في نسبه ونسبته على
ابن داود بن يحيى بن كامل بن يحيى نجم الدين ابو الحسن القحقازي الزبيدي القرشي الاسدي وقال قال الصفدي شيخ اهل دمشق في عصره خصوصا في العربية وقرأ النحو على العلاء
ابن المطرزي والفقه على الشمس الحريري والاصول على البدر بن جماعة والعربية على المجد التونسي وسمع الحديث على النجم الشقراوي وقال ولم اصنف شيئا للمؤاخذين على المصنفين

فكرهت ان اجعل نفسي عرضا لمن يأخذ غير اني جمعت نسكا للحج وله نظم ونثر انتهى **علي بن سنجر** المعروف بابن السباك البغدادي تفقه على ظهير الدين محمد بن عمر البخاري
وكان فقيها فاضلا له مشاركة في العلوم شرح الجامع الكبير ولم يكمل وله ارجوزة في الفقه وحكي عنه انه قال ولدت في شعبان سنة ٥٦١ احدى وستين وخمس مائة واخذ عنه مظفر الدين احمد
صاحب مجمع البحرين **قال الجامع** ذكر صاحب الكشف انه توفي سنة ٧٠٠ سبع مائة او سنة ٦٦١ احدى وستين وست مائة **علي بن عبد العزيز** بن عبد الرزاق ظهير الدين
الكبير المرغيناني تفقه على ابيه عبد العزيز وعلى السيد ابي شجاع محمد بن احمد بن حمزة وعلى برهان الدين الكبير عبد العزيز وغيرهم وهو جد صاحب الخلاصة من جهة الام وتفقه عليه
ابنه ابو المحاسن ظهير الدين الحسن بن علي وقوام الدين احمد بن عبد الرشيد والد صاحب الخلاصة طاهر بن احمد وفي الجواهر المضية هو استاذ فخر الدين قاضيخان وهو احد الاخوة
الفضلاء الستة قلت استاذ قاضيخان ظهير الدين الحسن بن علي بن عبد العزيز المرغيناني لا ابوه ظهير الدين الكبير **قال الجامع** ارخ القاري وفاته سنة ٥٠٦ ست وخمس مائة وقال
هو استاذ فخر الدين قاضيخان وصاحب الفتاوى الظهيرية واما الفوائد الظهيرية فلظهير الدين محمد بن احمد بن عمر وللحنفية فتاوى اخرى تسمى الظهيرية الولوالجية تاليف ظهير الدين
اسحق الولوالجي انتهى **وفيه** خدشة من وجوه احدها في جعله صاحب الترجمة استاذ قاضيخان مع ان استاذه ابنه الحسن الذي مر ذكره في حرف الحاء كما صرح به الكفوي وصاحب
مدينة العلوم وغيرهما وثانيها في نسبة الفتاوى الظهيرية الى صاحب الترجمة مع انه للظهير محمد بن احمد بن عمر البخاري كما قال في مدينة العلوم من كتب الفقه فتاوى ظهير الدين
وهو محمد بن احمد بن عمر ظهير الدين البخاري توفي سنة ٦١٩ تسع عشرة وست مائة قيل له فوائد على الجامع الصغير الحسامي وقيل انه لظهير الدين الحسن بن علي بن عبد العزيز المرغيناني استاذ
قاضيخان وانه توفي سنة ست وخمس مائة انتهى وثالثها في ذكر وفات صاحب الترجمة سنة ست وخمس مائة مع ان صاحب مدينة العلوم جعل هذا تاريخ وفاة ابنه الحسن بن علي لكن
يخدشه انهم اتفقوا على ان صاحب الفوائد الظهيرية احمد بن محمد بن عمر تلميذ للحسن بن علي وتوفي سنة تسع عشرة وست مائة ومر في ترجمة الحسن ان آخر المتفقهين عليه طاهر
صاحب الخلاصة وانه توفي سنة اثنتين واربعين وخمس مائة فان كانت وفاة الحسن كما ذكره صاحب المدينة يلزم ان يكون عمر صاحب الفتاوى الظهيرية احمد بن محمد بن عمر
اكثر من مائة سنة بكثير فالظاهر ان هذا تاريخ وفاة علي بن عبد العزيز كما ذكره القاري وهو الموافق لما ذكره صاحب الكشف حيث قال في حرف الالف اقضية الرسول للشيخ الامام ظهير الدين
علي بن عبد العزيز بن عبد الرزاق المرغيناني الحنفي المتوفى سنة ست وخمس مائة انتهى ورابعها في جعل صاحب الفتاوى الظهيرية غير صاحب الفوائد الظهيرية مع
انه هو كما قال في الكشف الفتاوى الظهيرية لظهير الدين ابي بكر محمد بن احمد القاضي المحتسب ببخارا البخاري الحنفي المتوفى سنة ٦١٩ اولها الحمد لله المتفرد بالعلاء المتوحد بالبقاء
الخ انتهى وقال ايضا الفوائد الظهيرية لظهير الدين ابي بكر محمد بن احمد بن عمر المتوفى سنة ٦١٩ جمع فيها فوائد الجامع الصغير الحسامي واتمها في ذي الحجة سنة ٦١٨ ثمان عشرة وست مائة
وهي غير الفتاوى الظهيرية التي سبق ذكرها اولها حامدا لله على بلوغ نعمائه الخ انتهى وقد رأيت في الفتاوى الظهيرية ان صاحبها كثيرا ما ينقل المسائل والفوائد عن ظهير الدين المرغيناني
ويوصفه بالشيخ الامام الاستاذ الاجل ومن المعلوم ان الظهير المرغيناني لقب لصاحب الترجمة علي ولابنه الحسن ويفرق بينهما بتوصيف الاول بالظهير الكبير ولم ار من
ذكر ان والد صاحب الترجمة عبد العزيز ايضا ملقب بظهير الدين فكيف يصح ان يكون الفتاوى الظهيرية لصاحب الترجمة وقد مر في ترجمة الحسن بن علي ان من تلامذته ابو بكر
محمد بن احمد صاحب الفوائد الظهيرية فيصح كون الفتاوى الظهيرية لمحمد بن احمد لا لصاحب الترجمة وخامسها في نسبة الولوالجية الى اسحق مع انه لعبد الرشيد بن عبد الرزاق
الولوالجي كما مر في حرف العين **وههنا** امر آخر وهو ان صاحب الجواهر المضية ظن الظهير التمرتاشي احمد بن اسمعيل الذي مرت ترجمته في حرف الالف عين صاحب الفتاوى الظهيرية حيث قال
في الالقاب الظهير التمرتاشي ذكره في القنية ويقال له ظهير الدين له شرح الجامع الصغير واظنه محمد بن احمد صاحب الفوائد المعروفة بالفتاوى الظهيرية انتهى وتعقبه الكفوي بانه خطأ
فان الامام التمرتاشي على ما هو المسموع المشهور في كتب اصحابنا خوارزمي واما صاحب الفوائد والفتاوى الظهيرية فهو بخاري **علي بن عبد الله** بن عمران فخر
المشايخ العمراني كان شيخا فقيها ورعا اخذ عن جار الله محمود الزمخشري **قال الجامع** الظاهر ان نسبة العمراني بكسر العين نسبة الى اسم جده **علي بن عبد الله** ابو الحسن
الخطيبي من اهل ما وراء النهر وكانوا يعدونه في طبقة ابي عبد الله محمد بن علي الدامغاني الكبير اخذ عن شمس الائمة عبد العزيز الحلواني وعن ابي محمد عبد الله الناصحي وورد اصبهان
فتولى القضاء بها ومات في طريق المدينة بالجحفة سنة ٤٦٧ سبع وستين واربع مائة **علي بن عثمان** بن ابراهيم الماردينى علاء الدين الشهير بابن التركماني كان اماما عالما شيخا بارعا
كاملا محققا مدققا متبحرا للفنون العقلية والنقلية له اليد الطولى في الحديث والتفسير والباع الممتد في الفرائض والحساب والشعر والتواريخ وله تصانيف كثيرة منها بهجة الاعاريب
بما في القرآن من الغريب والمنتخب في الحديث والمؤتلف والمختلف وكتاب الضعفاء والمتروكين والجوهر النقي في الرد على البيهقي ومختصر المحصل في الكلام والمعدن في
اصول الفقه ومختصر رسالة القشيري وغير ذلك مات يوم عاشوراء سنة ٧٥٠ خمسين وسبع مائة وقال صاحب الجواهر عبد القادر قرأت على ابن التركماني علي بن عثمان الماردينى قطعة
من الهداية ولازمته في الحديث واختصر كتاب الهداية بكتاب سماه الكفاية وشرحها ولم يكمله وشرحه ولده قاضي القضاة كمال الدين عبد الله من حيث انتهى والده **قال الجامع**

٥١

ارخ السيوطي وفاته ٩٤٥ سنة ومولده سنة ثلث وثمانين وستمائة وقال كان اماما في الفقه والاصول والحديث ملازما للاشتغال والافادة له تصانيف بديعة منها مختصر الهداية ومختصر علوم الحديث لابن الصلاح والرد على البيهقي ولي قضاء الديار المصرية انتهى **وقد** مر ذكر ولديه عبد الله بن علي وعبد العزيز بن علي **وذكر** ابن حجر في المجمع الموسس حفيده لامه قوله احمد بن عبد الرحيم بن علي بن عثمان بن ابراهيم بن مصطفى الماردني الحنفي حميد الدين بن جمال الدين بن قاضي القضاة علاء الدين ولد سنة ٧٤٥ واجاز للذهبي ومن كان في ذلك العصر ولازم السماع حتى سمع معنا على شيوخنا ونسخ بخطه الكثير وسمعت منه من شعر القيراطي وكان شديد المحبة للحديث واهله ومات في الطاعون سنة ٨١٩ انتهى ملخصا **علي بن محمد** بن احمد ابو القاسم السمناني كان اماما فاضلا تفقه على قاضي القضاة ابو عبد الله محمد بن علي الدامغاني الكبير وقرأ الاصول والكلام على ابي علي محمد بن الوليد وله تصانيف في الفقه والشروط والتواريخ وكتاب في ادب القضاء سماه روضة القضاة وهو تصنيف لطيف فرغ منه سنة ٤٠٨ ثمان وسبعين واربع مائة وتوفي سنة ٤٩٨ تسع وتسعين واربع مائة **قال الجامع** وارخ القاري وفاته سنة ٤٩٣ وقال له كتاب روضة القضاة وطريق النجاة انتهى **وشب** صاحب كشف روضة القضاة وطريق النجاة الى فخر الدين الارسابندي وذكر ان وله الحمد لله الذي امر الخلق باتباع دينه وتصديق رسوله الخ وهي في مجلد كبير في فروع الحنفية اكثرها صكوك وهي كثيرة الفصول جدا اورد كل مسالة فصلا وذكر في آخرها نبذة من التواريخ والحكايات انتهى **والظاهر** ان هذا الانتساب خطا فليحرر **والسمناني** نسبة الى سمنان بكسر السين المهملة وفتح الميم ثم نون ثم الف ثم نون بلد من بلاد قومس بين الدامغان وخوار الري وقرية من قرى نسا ذكره السمعاني **علي بن محمد** بن اسمعيل بن علي بن احمد ابن محمد بن اسحق المعروف بالشيخ الاسلام السمرقندي الاسپيجابي نسبة الى اسپيجاب بكسر الهمزة وسكون السين المهملة وكسر الباء الفارسية وسكون الياء المثناة التحتية وفتح الجيم بعدها الف بعده باء بلد بين تاشكند وسيرام كذا ضبطه الصفي امين الدين الكاشفي علي بن الحسين الواعظ في الرشحات ولد في جمادى الاولى سنة ٤٥٤ اربع وخمسين واربع مائة وسكن سمرقند ولم يكن احد يحفظ مذهب ابي حنيفة ويفرعه مثله في عصره وعمر العمر الطويل في نشر العلم ومات بسمرقند سنة ٥٣٩ خمس وثلثين وخمس مائة وتفقه عليه جماعة منهم صاحب الهداية علي بن ابي بكر الفرغاني وله شرح مختصر الطحاوي والمبسوط **علي بن محمد** بن الحسن القاروسي الملقب بالركابي كان مدرسا بالقاهرة له التعليقات على الهداية ويقال له القاروسي لطول تكويره عمامته وتلقيبه بالركابي لانه كان عنده ركاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مات سنة ثمان وسبع مائة **علي بن محمد** بن عبد الكريم بن موسى البزدوي الامام الكبير الجامع بين اشتات العلوم امام الدنيا في الفروع والاصول له تصانيف كثيرة معتبرة منها المبسوط احد عشر مجلدا وشرح الجامع الكبير شرح الجامع الصغير وكتاب كبير في اصول الفقه مشهور باصول البزدوي معتبر معتمد وكتاب في تفسير القرآن يقال انه مائة وعشرون جزءا كل جزء في ضخم صحف وغمار الفقهاء في الفقه ولد في حدود سنة اربع مائة ومات في خامس رجب سنة اثنتين وثمانين واربع مائة وحمل تابوته الى سمرقند **قال الجامع** قد طالعت اصوله مع شرحه كشف البخاري شرح الهداية الجوفوري وهو كتاب نفيس معتمد عند الاجلة **ثم** كلام الكفوي هنا وكلامه في ترجمة احمد بن ابي اليسر محمد بن محمد وكلامه في ترجمة عبد الكريم بن موسى على امر كل ذلك نص على ان عبد الكريم جد فخر الاسلام واخيه ابي اليسر صدر الاسلام وهو مخالف لما ساق غيره ممن يعتمد عليه مما يدل على انه جد لهو الفخر الاسلام **قال** السمعاني المشهور بالانتساب اليها اما الى بزدة بالباء الموحدة والزاي المعجمة والدال المهملة وبعدها هاء او الى بزدخ بالباء الموحدة والزاي المعجمة والدال المهملة وبعدها خاء معجمة قرية من قرى نسا **علي بن محمد** بن الحسين بن عبد الكريم بن موسى بن عيسى البزدوي فقيه ما وراء النهر واستاذ الائمة وصاحب الطريقة على مذهب ابي حنيفة واخوه ابو اليسر محمد بن محمد ابن الحسين المعروف بالقاضي الصدر وكان من فحول المناظرين انتهى **وفي** الطبقة الخامسة والعشرين من سير النبلاء للذهبي شيخ الحنفية عالم ما وراء النهر ابو الحسن علي بن محمد ابن الحسين بن عبد الكريم البزدوي صاحب الطريقة قال السمعاني ما حدثنا عنه سوى صاحبه ابي المعالي محمد بن نصر الخطيب قال وكان امام الاصحاب بما وراء النهر وله التصانيف الجليلة درس بسمرقند ومات بكش في رجب سنة اثنتين وثمانين واربع مائة وكان احد من يضرب المثل في حفظ المذهب وولد في حدود سنة اربع مائة انتهى **وفيه** الضيا العلامة شيخ الحنفية بعد اخيه الكبير ابو اليسر محمد بن محمد بن الحسين بن عبد الكريم المحدث بن موسى بن مجاهد النسفي قال عمر بن محمد في القند كان امام الائمة على الاطلاق والمرفود اليه من الآفاق ملا يكون تصانيفه في الاصول والفروع وولي قضاء سمرقند واملى الحديث توفي بنجارا في تاسع رجب سنة ٤٩٣ ثلث وتسعين ومولده سنة ٤٢١ احدى وعشرين انتهى **وفي** طبقات القاري علي بن محمد بن الحسين ابو الحسن المعروف بفخر الاسلام وهو ابو العسر اخو ابي اليسر البزدوي الفقيه الكبير بما وراء النهر انتهى **علي بن محمد** بن علي نجم العلماء حميد الدين الضرير الراشتي البخاري كان اماما كبيرا فقيها اصوليا محدثا مفسرا جدليا كلاميا حافظا متقنا انتهت اليه رياسة العلم بما وراء النهر وطبق الارض صيت جلالته في الدهر تفقه على شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري وسمع من جمال الدين عبيد الله المحبوبي وتفقه عليه حافظ الدين عبد الله بن احمد النسفي صاحب الكنز وابو المحامد محمود بن احمد البخاري صاحب الحقائق شرح المنظومة وجلال الدين محمد بن محمد الصاعدي وغيرهم وله تصانيف كثيرة منها حاشية الهداية المسماة بالفوائد علقها على مواضع مشكلة وشرح المنظومة النسفية وشرح النافع وشرح الجامع الكبير وغير ذلك **قال الجامع** ارخ صاحب الكشف وفاته سنة ٦٦٧ سبع وستين وستمائة وقال قبل هو اول من شرح الهداية

وذكر السيوطي في طبقات النحاة ان اول من شرحه السغناقي انتهى **علي بن محمد** بن علي المعروف بالسيد الشريف والسيد السند الجرجاني عالم نحرير قد حاز قصبات السبق في التحرير فصيح العبارة دقيق الاشارة نظار فارس في البحث والجدل ولد في جرجان في ثمان بقين من شعبان سنة اربعين وسبع مائة وصرف مناه نحو العربية في صباه ووصل الى اقصى مداه حتى قيل انه علق على الوافية شرح الكافية في صباه ثم صنف كتبا في النحو بالفارسية ثم وثم في العلوم العقلية والنقلية وحكى انه حضر مجلس قطب الدين محمد الرازي بهراة ليقرأ عليه شرحه للرسالة الشمسية وشرح المطالع فرأى الرازي فكره يجول في المنطق كضوء البارق المتألق وشاهد من نفسه انه قد قوي الضعف في قواه فارسله الى المولى مبارك شاه المنطقي وكان تلميذه ومولاه ماهرا في فنون المنطق وكان متوطنا بمصر فتوجه السيد الشريف الى خدمة مبارك شاه وسمع شهرة جمال الدين محمد بن محمد الاقسرائي شارح الموجز في الطب فارتحل الى بلاد قرمان ولما قرب منه رأى شرحه للايضاح للخطيب القزويني فلم يعجبه وقال انه كلحم بقر عليه ذباب ووجهه ان الايضاح كتاب مبسوط مفصل قلما يحتاج الى الحل وكان جمال الدين يكتب المتن بتمامه ثم يعقبه بكلامه وكان يضرب على المتن بالمداد الاحمر فكان الشرح كالذباب على لحم البقر ولما قال الشريف هكذا قال له بعض الطالبين اذهب اليه فانظر الى تقريره تجده احسن من تحريره فقصده فصار موت جمال الدين دخوله في البلد فلقي الشريف هناك المولى شمس الدين محمد الفناري وارتحلا الى مصر فقرأ على اكمل الدين محمد بن محمود البابرتي صاحب العناية حاشية الهداية واخذ عنه الفنون الشرعية وكان من شركائهما محمود بن اسرائيل الشهير بابن قاضي سماوه والحاج باشا صاحب التسهيل وهما ايضا كانا من شركاء السيد عند قراءة شرحي الرسالة والمطالع على مبارك شاه فبلغ الشريف رتبة الكمال وفاق الاقران والامثال حتى ارتفع شانه وقوي سلطانه ثم توطن شيراز ولازم الدرس والاشتغال ولما تسلطن تيمور الاعرج وقدم شيراز وامر بالنهب والاغارة اعطى السيد الامان بسبب عرض وزيره وقد علم انه فريد الدهر فالتمس منه ان يرتحل الى ما وراء النهر فاقام السيد بسمرقند مدة ولازم الدرس والافادة وكان سعد الدين التفتازاني صدر صدور مجالس تيمور وكان حبرا غواصا في بحار المعارف وبحرا مواجا يؤخذ منه درر المعارف وكان يرجح تيمور السيد وكان يقول فرضنا انهما سيان في الاصل والعرفان فللسيد شرف النسب فانشرح صدر السيد واقدم على افحام التفتازاني وجرى بينهما بحث في اجتماع الاستعارة التبعية والتمثيلية في كلام صاحب الكشاف في قوله تعالى اولئك على هدى من ربهم وكان الحكم بينهما نعمان الدين الخوارزمي المعتزلي فرجح رأي السيد فاشتهر عند الخواص والعوام غلبة السيد بالافحام فاغتم لذلك التفتازاني فلم يبق بعد هذه الواقعة الا قليلا ومات بسمرقند يوم الاثنين الثاني والعشرين من المحرم سنة اثنتين وتسعين وسبع مائة ونقل الى سرخس وكانت وقعة البحث سنة احدى وتسعين ومن تصانيف السيد حاشية على اوائل الكشاف وحاشية على المطول وحاشية على شرح المطالع وحاشية على شرح حكمة العين وحاشية على شرح

الطوالع وحاشية على شرح الشمسية وشرح الفرائض السراجية وغير ذلك من التعليقات والرسائل وله رسالة في الوجود على اصل الصوفية وكان قد اخذ علم الصوفية عن خواجه
علاء الدين العطار البخاري وهو من اعزة خلفاء الشيخ بهاء الدين نقشبند وكانت وفاة السيد بشيراز يوم الاربعاء السادس من ربيع الاول سنة ٨١٦ ومن تلامذته فخر الدين العجم
وسيد علي العجمي وفتح الله الشرواني وغيرهم **قال الجامع** قد طالعت من تصانيفه جملة في فنون عديدة وكلها مقبولة متداولة تنادي على شدة ذكائه واصابة رأيه **منها** رسالة
في الصرف بالفارسية مشتهرة بصرف مير **ومنها** رسالة في النحو بالفارسية مشهورة بنحو مير **ومنها** رسالة صغرى واخرى كبرى كلاهما في المنطق بالفارسية **ومنها** شرح مختصر الابهري الشهير
بايساغوجي **ومنها** حاشية شرح الشمسية للقطب الرازي قد رد فيه على سعد الدين التفتازاني بكلمات سخيفة **ومنها** حاشية شرح المطالع ذكر الكفوي في ترجمة علاء الدين علي العربي
انه قال قال لي المولى الكوراني يوما انت عندي بمنزلة السيد الشريف عند مباركشاه المنطقي وذلك ان السيد بعد ما قرأ شرح المطالع ست عشر مرات قال في نفسه لا بد ان اقرأ
على مؤلفه فذهب اليه وهو بهراة والتمس منه ان يقرأ منه شرح المطالع وكان الشارح عند ذلك قد بلغ من العمر مائة وعشرين سنة وسقط حاجباه على عينيه من الكبر فرفع حاجبه بيديه
عن عينيه ونظر الى السيد وهو في سن الشباب فقال انت رجل شاب وانا شيخ ضعيف لا اقدر الدرس لك فان اردت ان تسمع شرح المطالع مني فاذهب الى مباركشاه وهو يقرؤك
كما سمع مني وكان مباركشاه في ذلك الوقت مدرسا بمصر وكان هو غلام الشارح رباه وهو صغير في حجره وعلمه جميع ما علمه فذهب السيد من هراة الى مصر ومعه كتاب الشارح الى مباركشاه فلما قرأ
كتاب الشارح قبله وقال نعم الا انه ليس لك درس مستقل وليس لك قراءة اصلا ولا اذن لك في التكلم بل يقنع بمجرد السماع فرضي الشريف بجميع ما ذكره وقد ابتدأ الشرح المذكور رجل من اولاد الاكابر بمصر فحضر
الشريف الدرس معه وكان بيت مباركشاه متصلا بالمدرسة وله باب اليها فخرج ذات ليلة الى صحن المدرسة يدور فيها او سمع في حجرة صوتا فاستمع فاذا الشريف يقول قال الشارح
كذا وقال الاستاذ كذا وانا اقول كذلك وقرأ كلمات لطيفة اعجبها مباركشاه حتى رقص من شدة طربه فاذن للسيد ان يقرأ ويتكلم ويفعل ما يريد وسود الشريف حاشية شرح المطالع هناك
انتهى **ومنها** حاشية شرح تجريد الطوسي للاصفهاني **ومنها** حاشية المطول قد تعقب فيها كثيرا على التفتازاني **ومنها** حاشية الهداية **ومنها** شرح ملخص الجغميني **ومنها** شرح
الفرائض السراجية **ومنها** حاشية شرح مختصر ابن الحاجب للعضد **ومنها** حاشية شرح حكمة العين **ومنها** الشريفية شرح الكافية بالفارسية **ومنها** رسالة في المناظرة مشتهرة بالشريفية
ومنها شرح المواقف **ومنها** رسالة في تعريفات الاشياء **ومنها** شرح تذكرة الطوسي في الهيأة **ومنها** حاشية المشكوة وهي خلاصة حاشية الطيبي عليها مع بعض زيادات قليلة **وقد**
انكر علي القاري ان يكون له حاشية على المشكوة حيث قال في المرقاة شرح المشكوة في شرح حديث خرج رسول الله على حلقة فقال ما اجلسكم قالوا جلسنا نذكر الله قال آلله وما اجلسكم الا هذا
الحديث قال السيد جمال الدين قوله آلله بالجر لقول المحقق الشريف في حاشيته همزة الاستفهام وقعت بدلا عن حرف القسم ويجب الجر معها انتهى وهو يشعر بان خلاصة الطيبي حاشية
من المحقق الشريف الجرجاني على المشكوة كما هو المشهور بين الناس وهو بعيد جدا اما اولا فلانه غير مذكور في اسامي مؤلفاته واما ثانيا فلانه مع جلالة قدره كيف يختصر كلام الطيبي اختصارا
مجردا لا يكون معه تصرف مطلقا كما لا يخفى انتهى كلام القاري **قلت** فيه نظر فقد نسبها اليه جماعة منهم صاحب كشف الظنون ومنهم السخاوي نقلا عن ابن سبط السيد الشريف
حيث قال في الضوء اللامع علي بن محمد بن علي السيد الزين ابو الحسن الحسيني الجرجاني الحنفي عالم اهل الشرق ويعرف بالسيد الشريف وقال ابن سبط حين اخذ عني بمكة سنة ست و
ثمانين وثمان مائة انه علي بن علي بن حسين والاول اعرف اشتغل ببلاده واخذ المفتاح عن شارحه النور الطاوسي وعنه اخذ الشرح وبعض الزهراوين من الكشاف مع الكشف للسراج
واخذ شرح المفتاح للقطب عن ولد مؤلفه مخلص الدين وقدم القاهرة واخذ بها عن اكمل الدين صاحب العناية واقام الى اربع سنين ثم لحق ببلاد الروم ثم ببلاد العجم ووصفه العفيف
الجرهي في مشيخته بالعلامة فريد عصره وحيد دهره سلطان العلماء العاملين افتخار اعاظم المفسرين ذي الخلق والتواضع مع الفقراء وقال غيره ان من شيوخه بالقاهرة العلامة مباركشاه
قرأ عليه المواقف لشيخه العضد وقال العيني في حقه كان عالم الشرق علامة دهره وكانت بينه وبين التفتازاني مباحث ومحاورات في مجلس تمرلنك تكرر استظهار السيد فيها وله تصانيف
تزيد على الخمسين قلت عين لي ابن سبط منها تفسير الزهراوين ومن الشروح شرح الفرائض السراجية والوقاية والمواقف والمفتاح والتذكرة للطوسي والجغميني في الهيأة والكافية
وحواشي كل من تفسير البيضاوي والمشكوة والخلاصة للطيبي في اصول الحديث والعوارف والهداية للحنفية والتجريد للطوسي وحل مشكله والمطالع وشرح الشمسية والمطول والمختصر
وشرح الطوالع وشرح هداية الحكمة وشرح حكمة العين وشرح حكمة الاشراق والتحفة والرضي وشرح نقره كار للكافية والمتوسط والخبيصي والعوامل الجرجانية ورسالة الوضع وشرح شك الاشارات
للطوسي والتلويح او التوضيح والنصاب في لغة العجم ومتن اشكال التاسيس وشرح العضد للمختصر وتحرير اقليدس للطوسي وقصيدة كعب بن زهير وله مقدمة في الصرف بالعجمية واجوبة
اسالة اسكندر سلطان تبريز ورسالة في الوجود واخرى في الموجود بحسب القسمة العقلية واخرى في الحرف واخرى في الصوت واخرى الصغرى والكبرى في المنطق بالعجمية وعربها
ابنه محمد واخرى في مناقب خواجه نقشبند واخرى في الوجود والعدم واخرى في الآفاق والانفس واخرى في علم الادوار وفي بعض ما تقدم لم يكمل وبلغنا انه الذي حرر الرضي شرح
الحاجبية وكان فيه سقم كثير وقد تصدى للاقراء والفتيا وتخرج به ائمة بخارا مات كما قال العفيف الجرهي وابو الفتوح الطاوسي يوم الاربعاء سادس ربيع الآخر سنة ٨١٦ ست عشرة وثمان مائة

بشيراز وارخه العيني ومن تبعه سنة ٨١٤ والاول اصح انتهى كلام السخاوي **قلت** ابن سبطه الذي اخبره بتصانيفه قد ذكره السخاوي بنفسه في الميم حيث قال محمد بن جعفر بن علي بن عبد الله
ابن طاهر بن هاشم بن عرب شاه بن زيد السيد شمس الدين ابو عبد الله بن الجلال بن التاج بن الاصيل الحسني الجرجاني الشيرازي المولد والدار الحنفي وابوه سبط السيد الشريف الجرجاني لقيني
بمكة سنة ست وثمانين وثمان مائة فقرأ علي بعض صحيح البخاري وسمع مني اشياء وكتبت له اجازة انتهى فهذا ابن سبطه يخبر ان له حاشية على المشكوة فكيف يصح قول القاري انها
غير مذكورة في تصانيفه **وقد** اخبر ايضا ان له حاشية على خلاصة الطيبي في اصول الحديث والهداية فبطل قول من زعم ان السيد لم يكن له دخل في الفقه والحديث وفنونه **واما**
ما اخبر به ان له حاشية على التجريد ففيه مسامحة فان حاشيته على شرح تجريد الطوسي للاصفهاني لا على تجريد الطوسي كما لا يخفى على من طالعه **وبه** يظهر مسامحة العيني حيث عد في تاريخه
من تصانيفه شرح التجريد كما قال السيوطي في بغية الوعاة علي بن محمد بن علي الحنفي الشريف الجرجاني قال العيني في تاريخه عالم بلاد الشرق كان علامة دهره وكانت بينه وبين
الشيخ سعد الدين التفتازاني مباحثات في مجلس تمرلنگ وله تصانيف مفيدة منها شرح المواقف وشرح التجريد ويقال ان مصنفاته زادت على خمسين مات سنة ٨١٤ اربع عشرة
وثمان مائة هذا ما ذكره العيني ومن مصنفاته شرح القسم الثالث من المفتاح وحاشية الكشاف لم تتم ورسالة في تحقيق معاني الحروف وافادني صاحبنا المؤرخ شمس الدين ان مولد
الشريف بجرجان سنة ٧٤٠ اربعين وسبع مائة وانه توفي بشيراز سنة ٨١٦ ست عشرة وثمان مائة انتهى **واما** ما ذكر ان له حاشية على المطالع ففيه ايضا مسامحة فان حاشيته على شرح المطالع
للقطب الرازي لا على المطالع **وفي** حبيب السير في اخبار افراد البشر لغياث الدين عند ذكر علماء عصر السلطان تمرلنگ ان السيد الشريف ولد سنة ٧٤٠ اربعين وسبع مائة بقرية طاغو
من اعمال استرآباد وفرغ من التحصيل في ادنى مدة ولما كان شاه شجاع الدين بن مظفر مقيما بقصر زرد سنة ٧٧٠ سبعين وسبع مائة اراد السيد ان يتشرف بملازمته فلبس لباس
اهل العسكر وقال لسعد الدين مسعود التفتازاني وكان يذهب الى السلطان شجاع اتى رجل غريب ماهر في الرمي ارجو ان تسعى في حقي عند السلطان ليتهيأ لي الملاقاة فركب
السعد ومشى السيد معه حتى وصلا الى باب القصر فاوقفه السعد على الباب ودخل على السلطان وذكر اوصافه فطلبه السلطان وقال له ارني كمالك في الرمي فاخرج السيد جزءا فيه
اعتراضات على المصنفين من نتائج طبعه واعطاه السلطان وقال هذه سهامي وهذه صنعتي فاطلع السلطان على مرتبته وعظمه واحترمه وذهب به معه الى شيراز وفوض اليه تدريس
دار الشفا فاقام السيد هناك عشر سنين يفيد ويدرس ولما فتح الامير تيمور سنة ٧٨٩ تسع وثمانين وسبع مائة بلدة شيراز امر السيد ان يذهب الى سمرقند فاقام هناك مدة
الى ان مات تيمور فرجع السيد الى شيراز ومات هناك سنة ٨١٦ ست عشرة وثمان مائة انتهى معربا ملخصا **واعلم** انهم اتفقوا على كون السيد على الشريف حنفيا ولم ار من ذكره من الشافعية واختلفوا
في وصف معاصره وخصمه سعد الدين التفتازاني فطائفة جعلوه حنفيا اغترارا بتصانيفه في الفقه الحنفي منهم صاحب البحر الشيخ زين بن نجيم المصري ذكره في ديباجة فتح الغفار
شرح المنار ونقله السيد احمد الطحطاوي في اواخر حواشيه على الدر المختار واقره حيث قال التفتازاني نسبة الى تفتازان بلد بخراسان ولد فيها في صفر سنة ٧٢٢ اثنين وعشرين
وسبع مائة وتوفي يوم الاثنين الثاني والعشرين من المحرم سنة ٧٩٢ اثنتين وتسعين وسبع مائة بسمرقند ونقل الى سرخس وكان حنفيا كما ذكره صاحب البحر في ديباجة شرح المنار وانتهت اليه
رياسة الحنفية في زمانه حتى ولي قضاء الحنفية وله تكملة شرح الهداية للسروجي وفتاوى الحنفية وشرح تلخيص الجامع الكبير والتلويح حاشية التوضيح لصدر الشريعة واسمه مسعود ولقبه
سعد الدين انتهى ومنهم علي القاري حيث ذكره في طبقات الحنفية لكنه قلب فجعل اسم ابيه اسمه واسمه اسم ابيه فقال في حرف العين عمر بن مسعود سعد الدين التفتازاني له التآليف
الدالة على مزيد فطنته وذكائه ومزيد فهمه وارتفاعه منها الشرحان الكبير والصغير على تلخيص المفتاح ومنها التلويح حاشية التوضيح شرح التنقيح كلاهما لصدر الشريعة وله حواش على الكشاف
ولم تتم وله شرح العقائد في اصول الدين وشرح التصريف للزنجاني وهو اول تآليفه الفه لابنه وله شرح الشمسية وشرح خطبة الهداية اراد ان يبدئ في شرحها ولم يكمله وله مختصر شرح تلخيص الجامع
للشيخ مسعود انتهى وطائفة جعلوه شافعيا منهم صاحب كشف الظنون ذكره في مواضع ومنهم حسن چلبي فانه ذكر في بحث متعلقات الفعل من حواشيه على المطول شرح تلخيص المفتاح
ان الشارح شافعي ومنهم الكفوي حيث قال في ترجمة السيد الشريف كان التفتازاني من كبار علماء الشافعية ومع ذلك له آثار جليلة في اصول الحنفية وكان من محاسن الزمان
لم تر العيون مثله في الاعلام والاعيان وهو الاستاذ على الاطلاق والمشار اليه بالاشتقاق والمشهور في ظهور الآفاق المذكور في بطون الاوراق اشتهرت تصانيفه في الارض
واتت بالطول والعرض حتى ان السيد الشريف في مبادي التآليف واثناء التصنيف كان يغوص في بحار تحقيقه وتحريره ويلتقط الدرر من تدقيقه وتسطيره ويعترف برفعة شانه و
جلالته وقدر فضله وعلو مقامه الا انه لما وقع بينهما المشاجرة والمنافرة بسبب ما سبق في مجلس تيمور من المباحثة والمناظرة والمجادلة والمكابرة لم يبق الوفاق والتزم تزييف كل ما قال وكلاهما
من الفضلاء في الورى يضرب بهما الامثال انتهى ومنهم السيوطي حيث قال في بغية الوعاة مسعود بن عمر بن عبد الله الشيخ سعد الدين التفتازاني الامام العلامة عالم بالنحو والتصريف
والمعاني والبيان والاصلين والمنطق وغيرهما شافعي قال ابن حجر اخذ عن القطب والعضد وتقدم في الفنون واشتهر بذلك وطار صيته وانتفع الناس بتصانيفه وله شرح العضد وشرح
التلخيص مطول وآخر مختصر وشرح القسم الثالث من المفتاح والتلويح على التنقيح في اصول الفقه وشرح العقائد والمقاصد في الكلام وشرحه وشرح الشمسية في المنطق وشرح تصريف العزي في الصرف

٥٥

والارشاد في النحو وحاشية الكشاف لم تتم وغير ذلك وكان في لسانه لكنة وانتهت اليه رياسة العلوم بالمشرق مات بسمرقند سنة ٧٩١ احدى وتسعين وسبع مائة انتهى **وذكر** ابن الخطيب
قاسم الرومي في روض الاخبار المستخرجة من ربيع الابرار والكفوي وغيرهما ان التفتازاني ولد سنة ٧٢٢ اثنتين وعشرين وسبع مائة وفرغ من تصنيف شرح الزنجاني حين بلغ عمره ست
عشرة سنة في شعبان سنة ٧٣٨ ومن شرح التلخيص المطول في صفر سنة ٧٤٨ بهراة ومن اختصاره سنة ٧٥٦ بغجدوان ومن شرح الرسالة الشمسية في جمادى الاخرى سنة ٧٥٧ بمزار جام ومن
التلويح في ذي القعدة سنة ٧٥٨ بگلستان وتركستان ومن شرح عقائد النسفي في شعبان سنة ٧٦٨ ومن حاشية شرح مختصر الاصول سنة ٧٧٠ ومن رسالة الارشاد سنة ٧٧٤ بخوارزم ومن مقاصد
الكلام وشرحه في ذي القعدة بسمرقند سنة ٧٨٤ ومن تهذيب المنطق والكلام في رجب سنة ٧٨٩ ومن شرح المفتاح في شوال من السنة المذكورة كلها بسمرقند وشرع في تاليف
الفتاوى الحنفية يوم الاحد التاسع من ذي القعدة سنة ٧٦٩ بهراة وفي تاليف مفتاح الفقه سنة ٧٧٢ وفي شرح تلخيص الجامع الكبير سنة ٧٨٦ كلها بسرخس وفي شرح الكشاف في الثامن
من ربيع الآخر سنة ٧٨٩ وتوفي يوم الاثنين الثاني والعشرين من المحرم سنة ٧٩٢ بسمرقند ونقل الى سرخس يوم الاربعاء التاسع من جمادى الاولى وقيل في حقه ؎ فرق الدرس
وحصل آمالا ✤ والعمر مضى ولم تنل آمالا ✤ لا ينفعك القياس والعكس ولا ✤ افعنلل يفعنلل افعنلالا ✤ انتهى **علي بن محمد** نور الدين الحاصري كان فقيها اصوليا فرضيا قرأ
على الشيخ شمس الدين محمود ودرس وافتى مات سنة ٧٤٩ تسع واربعين وسبع مائة ومولده بالقاهرة سنة ٦٨٨ ثمان وثمانين وست مائة **علي بن محمد** الواسطي من اصحاب ابي عبد الله
البصري اخذ عنه عن ابي الحسن الكرخي عن البردعي وعن الصيمري كان عالما فقيها مقبولا عند الموافق والمخالف وكان ابو عبد الله الحسين بن علي الصيمري قد اخذ عنه وروى
علي بن محمد ابو القاسم التنوخي من اصحاب الكرخي عن الصيمري انه كان مقدما في الشعر والعربية عارفا بمذهب ابي حنيفة مات سنة ٣٤٢ اثنتين واربعين وثلث مائة **قال
الجامع** ذكره اليافعي في مرآة الجنان فيمن توفي سنة ٣٤٢ وقال كان من اذكياء العالم عارفا بالكلام والنحو وله ديوان شعر ويقال انه حفظ ست مائة بيت في يوم وليلة انتهى
وفي بغية الوعاة علي بن محمد بن داود بن ابراهيم التنوخي ابو القاسم القاضي قال ياقوت كان في النحو وعلم الهيأة والعروض قدوة وكان يحفظ من النحو واللغة شيئا عظيما ويحفظ
للطالبين سبع مائة قصيدة سوى ما يحفظ لغيرهم من الجاهليين والمخضرمين والمحدثين وكان من اهل العلم والادب بصيرا بعلم النجوم تقلد قضاء اهواز وواسط وكوفة وحمص
وكان حنفيا انتهى ملخصا **والتنوخي** ذكر السمعاني انه بفتح التاء وضم النون المخففة في آخره الخاء المعجمة اسم لعدة قبائل اجتمعوا بالبحرين **علي بن معبد** بن شداد كان من اصحاب
محمد روى عنه الجامع الكبير والصغير ذكره المزي في تهذيب الكمال ومن روى عنه مات سنة ٢٢٠ ثمان وعشرين ومائتين **قال الجامع** هو ابو الحسن ويقال ابو محمد الرقي نزيل مصر
ذكره المزي وقال روى عن عبد الله بن عمرو الرقي وعتاب بن بشير ومالك والليث وابن عيينة وعباد بن عباد وابن المبارك وابن وهب وعبد الوهاب الثقفي وجرير واسمعيل
ابن عياش وابي الاحوص الكوفي وعيسى بن يونس والشافعي ومحمد بن الحسن الفقيه وموسى بن اعين وهشيم ووكيع وخلق كثير وروى عنه اسحق بن منصور وخشيش بن اصرم وعبد الرحمن
ابن عبد الله بن عبد الحكم وعبد العزيز بن يحيى المديني ويحيى بن معين وهو من اقرانه ويونس بن عبد الاعلى ومحمد بن اسحق ومحمد بن عبد الملك بن زنجويه ويحيى بن سليمان الجعفي ويعقوب
ابن سفيان ودحيم وابو عبيد القاسم بن سلام وبحر بن نصر وعلي بن معبد بن نوح الصغير واسمعيل سمويه والمقدام بن داود وهارون بن كامل المصري وآخرون وقال
ابو حاتم ثقة وقال ابن يونس مروزي الاصل قدم مصر مع ابيه وكان يذهب مذهب ابي حنيفة وروى عن محمد الجامع الكبير والجامع الصغير وحدث بمصر وتوفي بها لعشر بقين من
رمضان سنة ٢١٠ انتهى **وزاد** الحافظ ابن حجر في تهذيب التهذيب ذكره ابن حبان في الثقات وقال مستقيم الحديث وقال الحاكم هو شيخ من اجلة المحدثين انتهى **وفي** الكاشف للذهبي
علي بن معبد الرقي ابو محمد وابو الحسن عن الليث ومالك ومن بعدهما وعنه ابو حاتم ومقدام بن داود وعدة وثق ومات سنة ٢١٠ انتهى **قلت** فهذا الذي ذكره المزي والذهبي انه مات
سنة ثمان عشرة هو المعتمد لا ما ذكره الكفوي **علي بن مودود** بن الحسين بن الحسن بن محمد بن ابراهيم الكشاني كان اماما فاضلا فقيها مناظرا كثير المحفوظ تفقه على عمه مسعود
بن الحسين صاحب المختصر المسعودي ببخارا وعلى عبد العزيز بن عمر بن مازه ثم بمرو على القاضي محمد بن الحسين الارسابندي عن القاضي علي المروزي عن الدبوسي عن الاستروشني
عن ابي بكر محمد بن الفضل عن السبذموني عن ابي حفص الصغير عن ابيه عن محمد وكان يعظ وعظا نافعا مات سنة ٥٥٧ سبع وخمسين وخمس مائة وولد سنة ٤٨٠ ثمانين واربع مائة **قال الجامع**
ياتي ذكر عمه مسعود وذكر ابن عمه محمد بن مسعود في حرف الميم ان شاء الله تعالى وياتي هناك ان الكشاني نسبة الى كشانية بلدة بنواحي سمرقند **وقد** ذكرهم السمعاني بعد ما ذكر ان الكشاني
بضم الكاف وفتح الشين المعجمة في آخرها النون نسبة الى كشانية بلدة من بلاد السغد بنواحي سمرقند فقال ومن المتاخرين ابو المعالي مسعود بن الحسن بن الحسين الكشاني كان اماما فاضلا
حسن السيرة جميل الامر ولي الخطابة بسمرقند مدة وحدث واملى ودرس وكان يروي عن ابي القاسم عبيد الله بن عمر الخطيب وابي نصر محمد بن الحسين الباهلي الكشانيين وتوفي
سنة ٥٠٤ اربع وخمس مائة وزرت قبره بسمرقند وابو الفتح محمود بن مسعود الكشاني ولي القضاء ببخارا ولم تحمد سيرته في ولائه سمع اباه وابا القاسم علي بن احمد بن اسمعيل الكلاباذي
وغيره وتوفي فجاءة في الليلة الرابعة من رمضان بعد ان صلى التراويح من سنة ٥٥٢ اثنتين وخمسين وخمس مائة وابو الحسن علي بن مودود بن الحسن الكشاني امام فاضل مناظر

قوال بالحق سمع عمه مسعود وابا بكر محمد بن عبد الله السرخكي وغيرهما وولي تدريس المدرسة الخاقانية بمرو وسكن مدة بمرو ثم ببخارا ثم بسمرقند وكتبت عنه شيئا يسيرا بمرو
وكانت بيني وبينه صداقة اكيدة انتهى **علي بن نصر** بن عمر نور الدين المشهور بابن السوسي كان مدرسا بالمدرسة الحسامية وجمع كتابا في الفقه وصل فيه الى النكاح
ومات سنة خمس وسبعين وسبع مائة **علي بن يوسف** بالي بن شمس الدين محمد الفناري نشأ ببروسا واشتغل بالعلم وارتحل في عنفوان شبابه الى بلاد العجم وقرأ على علماء
هراة وبخارا وسمرقند وبرع في كل العلوم وعاد الى بلاد الروم في اوائل سلطنة محمد خان فاعطاه مدرسة ببروسا ثم جعله قاضيا هناك وكان ماهرا في الرياضيات والكلام والاصول
والفقه والبلاغة وغير ذلك وكان جيدا في الدرس حتى انه حكى صاحب الشقائق عن خاله عبد العزيز بن السيد يوسف الحسيني الشهير بعابد چلبي انه قال شرعت عنده المطول فكنا
نقرأ عليه في كل يوم سطرا واحدا او سطرين ومع ذلك يمتد الدرس من الضحوة الى العصر ولما مضت ستة اشهر قال ان الذي قرأتموه الآن يقال له قراءة الكتاب بعد هذا
اقرؤا الفن فبعد ذلك قرأنا في كل يوم ورقتين واتممنا في ستة اشهر ومن تصانيفه شرح الكافية وشرح قسم التجنيس ومات سنة ثلث وتسع مائة ويحكى انه لما سمع
محمد ابو الخير في مرض موته ان المولى علي الفناري توجه الى الروم اوصى ان يزوج بنته منها وكان ابو الخير من ابناء شمس الدين محمد بن محمد الجزري صاحب الحصن الحصين وكان قد
اخذه الامير تيمور من مدينة بروسا وكان مقيما بها وانزله بسمرقند وبعد تيمور سار الجزري في البلاد ودخل شيراز فمات بها وبقي اولاده واحفاده هناك وجاء ابو الخير
في بلاد الروم في دولة السلطان محمد خان ودخل المولى الفناري بعد وفاة ابي الخير فزوجوا ابنته منه فولد منها ولدان فاضلان محمد شاه ومحي الدين چلبي **علي بن يونس**
الزاهد الفقيه كان فقيها ورعا زاهدا وكانت اليه الفتوى في وقته ببلخ ذكره قاضيخان في عداد ابي مطيع وابي معاذ في بحث معرفة القبلة **علي بن ابي بكر** بن عبد الجليل
الفرغاني المرغيناني صاحب الهداية كان اماما فقيها حافظا محدثا مفسرا جامعا للعلوم ضابطا للفنون متقنا محققا نظارا مدققا زاهدا ورعا بارعا فاضلا ماهرا اصوليا اديبا
شاعرا لم تر العيون مثله في العلم والادب وله اليد الباسطة في الخلاف والباع الممتد في المذهب تفقه على الائمة المشهورين منهم مفتي الثقلين نجم الدين ابو حفص عمر النسفي
وقد صدر صاحب الهداية مشيخته التي جمعها بذكره ثم ذكر بعده ابنه ابا الليث احمد بن عمر النسفي واخذ ايضا عن الصدر الشهيد حسام الدين عمر بن عبد العزيز بن عمر بن مازه وعن الصدر
السعيد تاج الدين احمد بن عبد العزيز وهما عن الصدر الكبير برهان الدين ابيهما عبد العزيز عن السرخسي عن الحلواني عن ابي علي النسفي عن ابي بكر محمد بن الفضل عن السبذموني
عن ابي عبد الله عن ابيه عن محمد واخذ ايضا عن ضياء الدين محمد بن الحسين البندنيجي تلميذ صاحب التحفة علاء الدين السمرقندي واخذ ايضا عن ابي عمرو عثمان بن علي البيكندي
تلميذ شمس الائمة السرخسي وايضا عن قوام الدين احمد بن عبد الرشيد البخاري والد صاحب خلاصة الفتاوى واقر له بالفضل والتقدم اهل عصره كالامام فخر الدين قاضيخان والصدر
صاحب المحيط والذخيرة محمود بن احمد عبد العزيز والشيخ زين الدين ابو نصر احمد بن محمد بن عمر العتابي وصاحب الفتاوى الظهيرية ظهير الدين محمد بن احمد البخاري
وغيرهم ومن تصانيفه كتاب المنتقى ونشر المذهب والتجنيس والمزيد ومناسك الحج ومختارات النوازل وكتاب في الفرائض وقال في اول البداية قال ابو الحسن علي بن
ابي بكر بن عبد الجليل كان يخطر ببالي عند ابتداء حالي ان يكون كتاب في الفقه فيه من كل نوع صغير الحجم كبير الرسم وحيث وقع الاتفاق بتطواف الطرق وجدت المختصر المنسوب
الى القدوري اجمل كتاب في احسن ايجاز واعجاب ورأيت كبراء الدهر يرغبون الصغير والكبير في حفظ الجامع الصغير فهممت ان اجمع بينهما ولا اتجاوز فيه عنهما الا ما دعت الضرورة
اليه وسميته بداية المبتدي ولو وفقت لشرحه سميته بكفاية المنتهي انتهى وقد وفق لشرحه وسماه بكفاية المنتهي ثم اختصره وسماه الهداية وكانت وفاته سنة ثلث وتسعين وخمس مائة
وتفقه عليه جم غفير منهم اولاده الامجاد شيخ الاسلام جلال الدين محمد ونظام الدين عمر وشيخ الاسلام عماد الدين بن ابي بكر بن صاحب الهداية ومنهم شمس الائمة الكردري
وجلال الدين محمود بن الحسين الاستروشني والد المفتي محمد صاحب الفصول الاستروشنية وغيرهم وقال برهان الاسلام الزرنوجي تلميذ صاحب الهداية في الفصل الثاني من كتابه
تعليم المتعلم انشدني الشيخ الامام الاجل الاستاذ صاحب الهداية ؎ فساد كبير عالم متهتك ✽ واكبر منه جاهل متنسك ✽ هما فتنة في العالمين عظيمة ✽ لمن بهما في دينه متمسك ✽
انتهى وقال في فصل بداية السبق كان استاذنا شيخ الاسلام برهان الدين يوقف السبق وبدايته على الاربعاء وكان يروي في ذلك حديثا ويقول قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما من شيء بدئ يوم الاربعاء الا تم وهكذا كان يفعل ابو حنيفة انتهى وقال ايضا ينبغي ان لا يكون لطالب العلم فترة فانها آفة قال استاذنا شيخ الاسلام برهان الدين
انما فقت شركائي بان لم تقع لي الفترة في التحصيل انتهى وقال ايضا ينبغي للطالب ان يحصل كتاب الوصية التي كتبها ابو حنيفة ليوسف بن خالد عند الرجوع الى اهله وقد كان

استاذنا برهان الائمة علي بن ابي بكر امرني بكتابته عند الرجوع الى بلدي وكتبته انتهى وقال في فصل وقت التحصيل قال استاذنا شيخ الاسلام برهان الدين في مشيخته كم من
شيخ كبير ادركته وما استخرجته واقول على هذا الفوت هذا البيت ؎ لهفي على فوت الليالي لهفي ✤ ما كل ما فات ونقي يلفي ✤ **قال الجامع** قد طالعت الهداية مع شروحها
ومختارات النوازل وكل تصانيفه مقبولة معتمدة لا سيما الهداية فانه لم يزل مرجعا للفضلاء ومنظرا للفقهاء وقد ذكرت قدرا من ترجمة صاحب الهداية مع ذكر كثير من عاداته
وآدابه وفضائله في مقدمة الهداية ثم جعلت له ذيلا يسمى بمذيلة الدراية فليراجع اليهما **ودابه** الذي ذكره الزرنوجي انه كان يوقف بداية السبق يوم الاربعاء قد اقتدى به كثير
ممن جاء بعده حتى علماء زماننا فانهم يوقفون بداية السبق الى الاربعاء ويقولون الكتاب الذي يشرع يوم الاربعاء يوفق الله لاتمامه في زمان يسير **واما الحديث** الذي ذكره فقد مر
في ترجمة احمد بن عبد الرشيد ان صاحب الهداية روى هذا الحديث عنه بسنده الى رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم **وقد** تكلم فيه بعض المحدثين فقال شمس الدين محمد بن عبد الرحمن
السخاوي في المقاصد الحسنة في الاحاديث المشتهرة على الالسنة لم اقف له على اصل ويعارضه حديث جابر مرفوعا يوم الاربعاء يوم نحس مستمر رواه الطبراني في الاوسط وهو ضعيف انتهى **وتعقبه**
علي القاري في رسالته المصنوع في معرفة الموضوع بقوله فيه ان معناه كان يوما نحسا مستمرا على الكفار فمفهومه انه سعد مستقر على الابرار وقد اعتمد من ائمتنا صاحب الهداية على
هذا الحديث وكان يعمل به في ابتداء درسه وقد قال العسقلاني بلغني عن بعض الصالحين ممن لقيناه انه اشتكت الاربعاء الى الله تشاؤم الناس بها فمنحها انه ما ابتدئ بشيء فيها الا تم
انتهى كلام القاري **قلت** قد استخرجت لذلك اصلا آخر لطيفا وهو ما اخرجه البخاري في الادب واحمد والبزار عن جابر بن عبد الله قال دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا المسجد
مسجد الفتح يوم الاثنين ويوم الثلثاء ويوم الاربعاء فاستجيب له بين الصلاتين اي الظهر والعصر من الاربعاء قال جابر ولم ينزل بي امر مهم الا توخيت تلك الساعة فدعوت الله فيه بين
الصلاتين يوم الاربعاء في تلك الساعة الا عرفت الاجابة قال جلال الدين السيوطي في رسالته سهام الاصابة في الدعوات المستجابة اسناده جيد انتهى وقال نور الدين علي بن احمد
السمهودي في وفاء الوفا باخبار دار المصطفى بعد عزوه الى مسند احمد رجاله ثقات انتهى فاستفيد من هذا الحديث ان في الاربعاء ساعة يجاب فيها الدعاء فمن ثم استحبوا ان يبتدئ السبق
فيها اذ المبتدئ بشيء لا يخلو غالبا عن دعاء لتيسر الاختتام وتعجل الاتمام فيجاب دعاؤه في ذلك اليوم فيتم ولما كان يوم الاربعاء يوما نحسا على الامم الماضية لاهلاكهم فيها بدله الله
سعدا في هذه الامة حيث اجاب فيه دعاء نبيه صلى الله عليه وسلم وجعل فيه ساعة مباركة **وكذلك** ابدعت لما اشتهر بين الطلبة من ان الطالب اذا قرب اختتام كتاب درسه وعد
اوراقه كم بقيت وقعت موانع من الاختتام وهو امر مجرب عندي ايضا وعند غيري من الاعلام وجها حسنا وهو ان اللائق بشان الطالب ان يفوض كل الامور الى ربه ويرجو منه
الفراغ في مدة قليلة بفضله فاذا تقرب الى الله سبحانه برجائه وحسن ظنه باعا قرب اليه ربه ذراعا واذا عد اوراقه يخطر بباله انا نتمه في ايام عديدة في يوم او يومين او ثلثة ويفوت امر
التفويض في الجملة فيوقع الله سبحانه ما بين ذلك فترة يصير بها العاجل آجلا والكامل ناقصا **علي** الرازي عن الصيمري انه من اقران محمد بن شجاع وكان عارفا بمذهب اصحابنا وطعن
في مسائل من الاصول في زهد وورع وسخاء اخذ الفقه عن الحسن بن زياد وروى عن محمد وابي يوسف وله كتاب الصلوة وعده صاحب الهداية من اولى طبقات المقلدين
وهم اصحاب الترجيح مثل ابي الحسن القدوري وصاحب الهداية وامثالهما دون طبقة اصحاب المجتهدين كالخصاف والطحاوي والكرخي والسرخسي والحلواني وقاضيخان وصاحب
الذخيرة وصاحب الخلاصة وظني ان المولى شمس الدين احمد بن كمال باشا ملحق بهم بل المولى الفاضل ابو السعود العمادي ايضا فان مراتب الرجال بالفضل والكمال لا بتقادم الازمنة
والرجال **علي** القاضي علاء الدين المروزي صاحب ابي زيد عبيد الدبوسي اخذ الفقه عنه عن ابي جعفر الاستروشني عن ابي بكر محمد بن الفضل عن السبذموني **قال الجامع**
قد تحقق لفظ المروزي في ترجمة ابراهيم بن رستم **علي** علاء الدين السيرافي اخذ العلم عن جلال الدين الكرلاني صاحب الكفاية حاشية الهداية عن الحسن بن علي السغناقي
صاحب النهاية وعبد العزيز البخاري صاحب الكشف وهما عن محمد بن محمد حافظ الدين الكبير عن شمس الائمة محمد الكردري عن صاحب الهداية وقرأ عليه الهداية سراج الدين عمر
قاري الهداية استاذ ابن الهمام مات سنة ٧٩٠ تسعين وسبع مائة **قال الجامع** السيرافي نسبة الى سيراف بالسين المهملة المكسورة ثم الياء المثناة التحتية ثم الراء المهملة ثم الالف
ثم الفاء بلدة من بلاد فارس مما يلي حد كرمان ذكره السمعاني ورأيت في بعض الكتب في نسبة صاحب الترجمة السيرامي بالميم موضع الفاء **علي** الشهير بالمولى عران الطوسي كان
عالما ذا باع ممتد في التفسير والحديث والخلاف قرأ على علماء عصره في العجم وبلغ رتبة الكمال ثم اتى بلاد الروم فاكرمه السلطان مراد خان واعطاه مدرسة السلطان ببروسا
ولما فتح محمد خان بن مراد خان قسطنطينية وبنى المدارس الثمان فيها عين له واحدة منها واتى يوما فيها وامر الطوسي ان يدرس بحضرته فجلس الطوسي والسلطان عن يمينه
والوزير محمود باشا قائم واحضر الطلبة فقرؤا عليه حواشي شرح العضد للسيد فانبسط المولى على بحل المشكلات والدقائق ما لا يحصى فطرب السلطان وامر له بعشرة آلاف درهم وخلعة
واعطى لكل من الطلبة خمسمائة درهم ثم انه امر المولى الطوسي والمولى خواجه زاده مصلح الدين مصطفى بن يوسف ان يصنفا كتابا محاكمة بين تهافت الفلاسفة للغزالي وبين
الحكماء فكتبه خواجه زاده في اربعة اشهر وكتب الطوسي في ستة اشهر وسمى كتابه بالذخر فاعطى السلطان لكل منهما عشرة آلاف درهم وزاد لخواجه زاده بغلة نفيسة لما ان العلماء

فضلاء الكتاب خواجه زاده فمكث برطبع الطوسي وذهب الى بلاد العجم ولما وصل تبريز لقي الشيخ عبيد الله الالهي ثم ذهب الى ماوراء النهر ووصل الى خدمة خواجه عبيد الله السمرقندي ووصل الى المعارف اللدنية والمقامات البهية ومن تصانيفه حواش على شرح المواقف للسيد وحواش على حاشية الكشاف للسيد وحواش على حاشية شرح المطالع للسيد قال الجامع ذكر صاحب الكشف ان وفاة الطوسي سنة ٨٨٣ سبع وثمانين وثمان مائة ووفاة خواجه زاده سنة ٩٣٠ ثلث وتسعين وثمان مائة وارخ عند ذكر حواشي الكشاف وفاته سنة ٨١٦ ست عشرة وثمان مائة بسمرقند وارخ نجم الدين عند ذكر حواشي شرح المطالع ولعله هو المعتمد وما وقع منه عند ذكر الكشاف تهافت والطوسي نسبة الى طوس بضم الطاء المهملة بلدة بخراسان محتوية على بلدتين احدهما طابران والثانية لوتفان ولها اكثر من الف قرية وكان فحمانيا فمن زمن عثمان بن علي سنة ٢٩٠ ذكره السمعاني علي علاء الدين العربي اصله من حلب ونشأ بها وحصل العلوم ثم رحل الى خدمة اسمعيل الكوراني ببرسا فقرأ عليه مدة ثم وصل الى خضر بيك بن جلال الدين الرومي فقرأ عليه وحاز قصب السبق وكان جامعا للعلوم الشرعية والعقلية متبحرا ماهرا في التفسير والاصول والحديث وكان التلويح في حفظه ودرس بمدارس بروسا ومغنيسا وقسطنطينية ومات وهو مفت بها سنة ٩٣٢ ثلث وتسعين وثمان مائة وله كرامات كثيرة ومن تلامذته مصطفى بن خليل والد صاحب الشقائق وعبد الحليم بن علي القسطموني وغيرهما ومن تصانيفه حواشي شرح العقائد وحواش على المقدمات الاربعة في التوضيح وهو اول من علق على المقدمات قال الجامع ارخ صاحب الكشف وفاته سنة ٩١٠ احدى وتسع مائة وكذا ذكره صاحب الشقائق احمد بن مصطفى ابو علي الرازي كان رفيق الحسن بن ابي مالك في اخذ الفقه عن ابي يوسف وروى عنه ابو عبد الله محمد بن شجاع الثلجي ابو علي الدقاق قرأ على موسى بن نصر الرازي وهو استاذ ابي سعيد البردعي وله كتاب الحيض قال الجامع الدقاق بفتح الدال المهملة وتشديد القاف الاولى نقل عن مجيع الدقيق وبعلمه ذكره الصهاني عماد الدين شمس الائمة بن شمس الائمة بكر بن محمد بن علي الزرنجري قال ابو العلاء الفرضي هو النعمان الثاني في وقته اخذ عن والده بكر الزرنجري عن الحلواني وتفقه عليه جمال الدين عبيد الله بن ابراهيم المحبوبي وشمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري وكان عالما فاضلا بلغ نحوا من تسعين سنة مات سنة اربع وثمانين وخمس مائة وهو آخر من روى عن والده عماد الدين بن صاحب الهداية علي بن ابي بكر بن عبد الجليل الفرغاني والد صاحب الفصول العمادية تفقه على بيه وعلى القاضي ظهير الدين البخاري وصار مرجوعا اليه في الفتاوى مثل اخويه وله كتاب ادب القاضي عمر بن احمد بن عمر نجم الدين الكاخشتواني وقيل الكخشتواني نسبة الى الكخشتوان بضم الكاف والخاء المعجمة وسكون الشين المعجمة وضم التاء فوقها نقطتان والواو وبعدها الف ونون قرية من قرى بخارا عالم جليل الفقه راسا مشاركة في العلوم كان يتكلم كثيرا في الفرائض والحساب والجبر والمقابلة والميراث وقرأ الفرائض السراجية على حميد الدين محمد بن علي النوقدي وهو قرأ على مؤلفه ابي طاهر سراج الدين محمد بن محمد السجاوندي واخذ عنه ابو العلاء شمس الدين محمود الكلاباذي الفرضي مات بجرجانية خوارزم في صفر سنة ٦٧٣ ثلث وسبعين وست مائة قال الجامع قد نقل تلميذه ابو العلاء الفرضي في شرح السراجية المسمى بضوء السراج كثيرا من فوائده وتحقيقاته تدل على قوة نظره وغوص فكره عمر ابو القاسم المعروف بابن العديم بن احمد بن هبة الله العقيلي الحلبي المنتهي نسبه الى ابي جرادة صاحب امير المؤمنين علي رفع الفقه على البدر الابهر الاسفر محمد بن يوسف وصنف بغية الطلب في تاريخ حلب مات سنة ٦٦٠ وابوه احمد بن هبة الله عالم فاضل كان قاضي القضاة وجده هبة الله بن محمد تولى قضاء حلب وبها سنة ٥٥٥ وابو جده محمد بن هبة الله بن احمد بن يحيى كان فقيها زاهدا تولى القضاء بحلب سنة ٥٣٨ ومات سنة ٥٥٣ وجد جده هبة الله بن احمد بن يحيى بن هبيرة بن هارون بن موسى بن ابي جرادة اول من تولى القضاء من هذا البيت كان عالما صنف كتابا ذكر فيه الخلاف بين ابي حنيفة وصاحبيه وقرأ الفقه على القاضي ابي جعفر محمد بن احمد العراقي الفقيه السلمي قال الجامع كذا ذكره في اسم صاحب الترجمة واسم ابيه الياقي حيث قال في حوادث سنة ٦٦٠ فيها توفي ابن العديم العلامة المعروف بكمال الدين عمر بن احمد العقيلي الحلبي من بيت القضاء والحشمة سمع ببغداد ودمشق والقدس وكان عديم النظير فضلا ونبلا ورايا وذكاء وكتابة وبلاغة وافتى ودرس وجمع تاريخا لحلب نحو ثلثين مجلدا انتهى وكذا ذكره الذهبي في ترجمة ابنه حيث قال في المعجم المختص مجد الدين قاضي القضاة ابو المجد عبد الرحمن بن كمال الدين عمر بن احمد بن هبة الله بن محمد بن ابي جرادة الحلبي الحنفي المعروف بابن العديم ولد سنة ٦١٣ وسمع بدمشق وحلب وبغداد والقدس والحرمين والروم وطلب الحديث ومات سنة ٦٦٠ انتهى وذكر ابن الشحنة في اسم والده عبد العزيز حيث قال في حوادث سنة ٦٦٠ من كتابه وتحاظر فيها توفي الصاحب كمال الدين عمر بن عبد العزيز بن ابي جرادة الحنفي المعروف بابن العديم الحلبي له تاريخ مختصر بحلب انتهى وكذا ذكره صاحب الكشف عند ذكر بغية الطلب لزين عبد العزيز بن احمد بن هبة الله بن محمد بن هبة الله العقيلي الحنفي المتوفى سنة ٦٦٠ انتهى وذكر الحافظ ابن حجر في حقه بقوله ابراهيم بن محمد بن عمر بن عبد العزيز بن محمد بن احمد بن ابي جرادة العقيلي الحلبي القاضي ابن العديم الحنفي ولد في ذي الحجة سنة ٦٨١ وولي قضاء حلب وكان دينا كثير المواظبة على صلوة الجماعات في ذي الحجة سنة ٧٥٨ انتهى وذكر له في موضع آخر بقوله احمد بن ابراهيم بن محمد بن عمر بن عبد العزيز بن ابي جرادة العقيلي الحلبي المعروف بابن العديم ولي قضاء حلب لقيته بحلب سنة ٧٣٦ وسمعت عليه انتهى وذكر السخاوي في الضوء اللامع في حقه بقوله عبد العزيز بن عبد الرحمن بن ابراهيم ابو البركات العقيلي الحلبي الحنفي المعروف بسلفه بابن العديم ولد سنة ٨١١ بالقاهرة ونشأ بها واجاز له العراقي

والبرماوي وابن الجزري واستوطن حلب ثم القاهرة وحج وزار بيت المقدس ومات سنة ٨٨٢ انتهى **عمر بن اسحق** بن احمد ابو حفص سراج الدين الهندي الغزنوي
كان اماما علامة نظارا فارسا في البحث مفرط الذكاء عديم النظير له التصانيف التي سارت بها الركبان منها شرح الهداية المسمى بالتوشيح والشامل في الفقه وزبدة الاحكام في
اختلاف الائمة الاعلام وشرح بديع الاصول وشرح المغني والمعزة المنيفة في ترجيح مذهب ابي حنيفة وشرح الزيادات وشرح الجامعين ولم يكملهما وشرح تائية ابن الفارض وكتاب في الخلاف
وكتاب في التصوف اخذ الفقه عن الامام الزاهد وجيه الدين الدهلوي احد الائمة بدهلي امام فاضل متبحر في العلوم وعن شمس الدين الخطيب الدولي نسبة الى دول ناحية بين الري وطبرستان
وعن سراج الدين الثقفي ملك العلماء بدهلي وركن الدين البداوني وهم من اعزة تلامذة ابي القاسم التنوخي تلميذ حميد الدين الضرير ومات سنة ٧٦٣ **قال الجامع** مر ضبط الغزنوي في
ترجمة احمد بن محمد الغزنوي **وقد** ارخ صاحب كشف الظنون وفاته عند ذكر شرح البديع وشرح التائية وزبدة الاحكام والشامل وشرح الجامع الكبير وشرح الزيادات وشرح
الهداية وغيرها انه توفي سنة ٧٧٣ **وكذا** ارخه السيوطي حيث قال في حسن المحاضرة السراج الهندي عمر بن اسحق بن احمد الغزنوي قاضي القضاة بالديار المصرية تفقه على الوجيه الرازي
والسراج الثقفي وصنف شرح الهداية والشامل في الفروع وشرح البديع وشرح المغني وشرح التائية وغير ذلك ومات سنة ثلث وسبعين وسبع مائة انتهى **وذكر** القاري من تصانيفه
شرح المنار وشرح المختار ولوائح الانوار في الرد على من انكر على العارفين ولطائف الاسرار وعدة الناسك في المناسك وشرح عقيدة الطحاوي واللوامع في شرح جمع الجوامع وغير
ذلك وذكر ان مولده تقريبا سنة ٧٠٤ **عمر بن عبد العزيز** بن عمر بن مازه ابو محمد حسام الدين المعروف بالصدر الشهيد امام الفروع والاصول المبرز في المعقول والمنقول
كان من كبار الائمة واعيان الفقهاء له اليد الطولى في الخلاف والمذهب تفقه على ابيه برهان الدين الكبير عبد العزيز واجتهد وبالغ الى ان صار اوحد زمانه وناظر العلماء ودرس الفقهاء
وقهر الخصوم وفاق الفضلاء في حيوة ابيه بخراسان واقر بفضله الموافق والمخالف ثم ارتفع امره الى ما وراء النهر حتى صار السلطان ومن دونه يعظمون ويتلقون اشاراته
بالقبول وعاش مدة محترما الى ان استاثر الله بروحه ورزقه الشهادة في صفر سنة ٥٣٦ ست وثلثين وخمس مائة قتله الكافر الملعون بعد وقعة قطوان بسمرقند ونقل جسده الى بخارا
وكانت ولادته سنة ٤٠٣ ثلث وثمانين واربع مائة كذا قاله قاضي القضاة العلامة السبكي في طبقات الشافعية وقال هو حنفي وتوهم بعض الناس انه شافعي فاوردته لذلك ههنا وذكره صاحب
الهداية في معجم شيوخه وقال تلقيت منه علم النظر والفقه وكان يكرمني غاية الاكرام ويجعلني في خواص تلامذته لكن لم تتفق لي الاجازة منه في الرواية واخبرني عنه غير واحد من المشايخ وله الفتاوى
الصغرى والكبرى وشرح ادب القضاء للخصاف وشرح الجامع الصغير **قال الجامع** قد طالعت شرحه للجامع الصغير وهو شرح مختصر مفيد **وذكر** القاري ان له ثلثة شروح
على الجامع مطول ومتوسط ومتاخر وله الواقعات والمنتقى وهو استاذ صاحب المحيط الرضوي استشهد بسمرقند ونقل الى بخارا انتهى **عمر بن عبد الكريم** بدر الدين الورسكي
البخاري اخذ الفقه عن ابي الفضل عبد الرحمن الكرماني وله شرح الجامع الصغير مات ببلخ سنة ٥٩٤ اربع وتسعين وخمس مائة **عمر** بن صاحب الهداية علي بن ابي بكر بن عبد الجليل شيخ الاسلام نظام الدين
الفرغاني هو كاخيه جلال الدين محمد تفقه على ابيه وصار مرجوعا اليه في الفتاوى وله جواهر الفقه والفوائد وغير ذلك **عمر بن محمد** بن احمد بن اسمعيل بن محمد بن لقمان مفتي الثقلين نجم الدين
ابو حفص النسفي كان اماما فاضلا اصوليا متكلما مفسرا محدثا فقيها حافظا نحويا احد الائمة المشهورين بالحفظ الوافر والقبول التام عند الخواص والعوام اخذ الفقه عن صدر
الاسلام ابي اليسر محمد البزدوي عن ابي يعقوب يوسف السياري عن ابي اسحق الحاكم النوقدي عن الهندواني عن ابي بكر الاعمش وابي بكر الاسكاف وابي القاسم الصفار
والاعمش عن ابي بكر الاسكاف عن محمد بن سلمة عن ابي سليمان الجوزجاني عن محمد والصفار عن نصير بن يحيى عن محمد بن سماعة عن ابي يوسف وله تصنيفات جليلة في التفسير
والفقه واجل تصنيفاته التيسير في التفسير وله المنظومة وهو اول كتاب نظم في الفقه وكتاب المواقيت وعن السمعاني انه قال فقيه عارف بالمذهب والادب صنف التصانيف في
الفقه والحديث ونظم الجامع الصغير وقيل انه صنف قريبا من مائة مصنف وله شيوخ كثيرة قد جمع اسماء مشايخه في كتاب سماه تعداد الشيوخ لعمر وتفقه عليه ابنه ابو الليث احمد بن عمر المعروف
بالمجد النسفي وقرأ عليه بعض تصانيفه صاحب الهداية وابو بكر احمد البلخي المعروف بالظهير ومن تصانيفه ايضا طلبة الطلبة في شرح الفاظ كتب اصحابنا وقيل انه تاليف عبد الكريم
تلميذ صدر الاسلام ومات النسفي سنة ٥٣٧ سبع وثلثين وخمس مائة بسمرقند وولادته بنسف سنة ٤٦١ احدى وستين واربع مائة **قال الجامع** ومن تصانيفه الاشعار بالمختار
من الاشعار في عشرين مجلدا وكتاب المشارع وقند في علماء سمرقند عشرين مجلدا وتاريخ بخارا وقيل انه كان يعلم الانس والجن ولذلك قيل له مفتي الثقلين كذا قال القاري
وقال ايضا حكي انه اراد ان يزور جار الله الزمخشري في مكة فلما قدم وصل الى داره ودق الباب ليفتحه فقال العلامة الزمخشري من هذا فقال عمر فقال الزمخشري
انصرف فقال نجم الدين يا سيدي عمر لا ينصرف فقال الزمخشري اذا نكر صرف وقال السمعاني صنف التصانيف في الفقه والحديث ونظم الجامع الصغير وطالعت مجموعاته في
الحديث ورأيت فيها من الغلط وتغيير الاسماء واسقاط بعضها شيئا كثيرا وكان مرزوقا في الجمع والتصنيف وذكره ابن النجار فاطال وقال كان فقيها فاضلا محدثا مفسرا اديبا
متقنا قد صنف كتبا في التفسير والحديث والشروط انتهى ملخصا **والنسفي** مر ضبطه في ترجمة الحسين بن خضر النسفي **عمر بن محمد بن عبد الله** ضياء الاسلام ابو شجاع

٦٠

البسطامی استاذ صاحب الهدایة وکانت الاجازة عامة وبه باسطة فی جمیع العلوم **قال الجامع** ذکر السمعانی ان البسطامی نسبة الی البسطام بالباء الموحدة المفتوحة وسکون السین المهملة قریة لقوس مشهورة ثم قال عند ذکر المنتسبین الیها وشیخنا ابو شجاع عمر بن محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله بن نصر البسطامی ثم البلخی جده الاعلی البسطام سکن بلخ وولد بها وکان فقیها حافظا محدثا مفسرا ادیبا شاعرا کاتبا حسن الاخلاق سمعت منه بمرو وبلخ وهراة وبخارا وسمرقند وکانت ولادته فی ذی الحجة سنة خمس وسبعین واربع مائة ببلخ انتهی ملخصا **عمر بن محمد** بن عمر بن محمد بن احمد شرف الدین ابو حفص العقیلی بالفتح نسبة الی عقیل بن ابی طالب رض کان من اعیان فقهاء الملة الحنفیة وله الید الباسطة فی المذهب والخلاف وله تصانیف حسنة منها المنهاج اخذ عن الصدر الشهید عمر بن عبد العزیز عن ابیه واخذ ایضا عن جمال الدین حامد بن محمد الرامذموني عن ابیه محمد عن ابیه احمد بن عبد الرحمن عن ابی زید الدبوسی عن الاسترو شنی عن ابی بکر عن السغدی وتفقه علیه احمد بن محمد العقیلی وشمس الائمة محمد بن عبد الستار الکردری وقدم حاجا بعد ستة ثمان وثمانین وخمس مائة وتوفی سنة ست وتسعین **قال الجامع** اخ القاری وصاحب الکشف وفاته سنة ست وسبعین **عمر بن محمد** بن عمر جلال الدین البخاری صاحب المغنی فی الاصول کان عالما عابدا زاهدا متنسکا جامع الفروع والاصول اخذ عن علاء الدین عبد العزیز البخاری عن فخر الدین محمد الماتریدی عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار الکردری عن صاحب الهدایة وبلغ رتبة الکمال ثم قدم دمشق ودرس وافتی وحج وله شرح الهدایة مات سنة احدی وتسعین وست مائة واخذ عنه ابو العباس احمد بن مسعود ابن عبد الرحمن القونوی والبدر الطویل داود الرومی المنطقی وهبة الله بن احمد الکرکستانی **قال الجامع** اخ صاحب الکشف وفاته سنة احدی وسبعین حیث قال المغنی فی اصول الفقه للشیخ جلال الدین عمر بن محمد الجازری الجندی الحنفی المتوفی سنة احدی وسبعین وست مائة **عمر بن محمود** بن عبد القاهر سراج الدین ابو محمد المعروف بابن السراج اخذ العلم عن ابیه شهاب الدین محمود عن جمال الدین محمود الحصیری عن قاضیخان وکان عالما فاضلا جامعا للعلوم ودرس بالاشرفیة والعادلیة واستقل القضاء بصرد مات ثالث رمضان سنة سبع عشرة وسبع مائة بالقاهرة **قال الجامع** یاتی ذکر ابیه وابنه فی الیمن ان شاء الله **عمر بن مهیر** الله الخصاف ابی بکر احمد تفقه علی الحسن بن زیاد وعلی محمد **قال الجامع** الذی فی کشف الظنون فی تسمیة عمرو بفتح العین زیادة الواو وکذا فی سیر البلدان فی ترجمة احمد الخصاف **عیسی بن ابان** بن صدقة القاضی ابو موسی تفقه علی محمد بن الحسن وعن الطحاوی سمعت بکار بن قتیبة یقول سمعت هلال بن یحیی یقول ما فی الاسلام قاض افقه من عیسی له کتاب الحج وتفقه علیه الوزعنی القاضی عبد الحمید استاذ الطحاوی **قال الجامع** ذکره السمعانی عند ذکر القاضی وقال استخلفه القاضی یحیی بن اکثم علی قضاء العسکر وقت خروجه مع المامون الی قم فلم یزل علی عمله الی ان مات یحیی ثم تولی القضاء بالبصرة فلم یزل علیه حتی مات واسند الحدیث عن اسمعیل بن جعفر وهاشم بن بشیر ویحیی بن زکریا بن ابی زائدة ومحمد بن الحسن وغیرهم وقال محمد بن سماعة کان عیسی بن ابان حسن الوجه وکان یصلی معنا وکنت ادعوه الی محمد بن الحسن فیقول هؤلاء قوم یخالفون الحدیث وکان عیسی حسن الحفظ للحدیث فصلی معنا یوما الصبح وکان یوم مجلس محمد فلم افارقه حتی جلس فی المجلس فلما فرغ محمد قلت هذا ابن اخیک ابان بن صدقة وهو ذکار ومعرفة بالحدیث وانا ادعوه الیک فیابی ویقول انا نخالف الحدیث فاقبل علیه وقال یا بنی ما الذی رایتنا نخالفه من الحدیث فساله عن خمسة وعشرین بابا من الحدیث فجلس محمد یجیبه عنه بما فیها من المنسوخ ویاتی بالشواهد والدلائل فلزم عیسی محمد بن الحسن لزوما شدیدا وقال ابو عاصم القاضی ما رایت لاهل بغداد اکثر حدیثا من عیسی وبشر بن الولید ومات بالبصرة فی المحرم سنة اثنتین وثلاثین ومائتین **عیسی** بن سیف الدین الملک العادل ابی بکر بن ایوب ولد بالقاهرة سنة ست وسبعین وخمس مائة وملک دمشق ثمان سنین واشهرا ومات سنة اربع وعشرین وست مائة وکان بارعا فی الفقه والادب وتفقه علی جمال الدین محمود الحصیری وشرح الجامع الکبیر وصنف فی العروض ولم یکن فی بنی ایوب حنفی سواه وتبعه ولده داود **قال الجامع** قد ذکر ابن الاثیر الجزری وفاته فی الکامل فی حوادث سنة ثلاث وثلاثین وقال کان عالما بعدة علوم فاضلا فیها منها الفقه علی مذهب ابی حنیفة فانه کان قد اشتغل به کثیرا وصار من المتمیزین فیه ومنها علم النحو فانه اشتغل به ایضا اشتغالا زائدا وصار فیه فاضلا وکذلک اللغة وغیره وکان قد امر ان یجمع له کتاب فی اللغة جامع کبیر فیه کتاب الصحاح ویضاف الیه ما فات الصحاح من التهذیب للازهری والجمهرة لابن درید وغیرهما وکذلک امر ان یرتب مسند الامام احمد علی الابواب یرد کل حدیث الی الباب الذی یقتضیه معناه وقصده العلماء من الآفاق فاکرمهم واجری علیهم الجرایات الوافرة وکان یجالسهم ویستفید منهم ویفیدهم انتهی ملخصا **وفی** تاریخ ابن خلکان الملک المعظم شرف الدین عیسی بن الملک العادل سیف الدین ابی بکر بن ایوب صاحب دمشق کان عالی الهمة حازما شجاعا معاشرا لارباب الفضائل محبا لهم وکان حنفی المذهب متعصبا لمذهبه وله فیه مشارکة حسنة ولم یکن فی بنی ایوب حنفی سواه وتبعه اولاده وکان قد حج فی سنة احدی عشرة وست مائة وکان یحب الادب کثیرا ومدحه جماعة من الشعراء المجیدین فاحسنوا فی مدحه وکانت له رغبة فی الادب وسمعت اشعارا منسوبة الیه ولم اتثبتها وقیل انه شرط لکل من یحفظ المفصل للزمخشری مائة دینار وخلعة فحفظه لهذا السبب جماعة وکانت مملکته متسعة من حدود بلاد حمص الی العریش یدخل فی ذلک بلاد الساحل الاسلامیة وبلاد الغور وفلسطین والقدس والکرک والشوبک وصرخد وغیر ذلک وکانت ولادته فی سنة ثمان وسبعین وخمس مائة وذکر

ابو المظفر سبط ابن الجوزي في تاريخه مرآة الزمان انه ولد في سنة ٥٧٦ وتوفي ليلة مستهل ذي الحجة سنة ٦٢٤ اربع وعشرين وست مائة وقال غيره بل توفي يوم الجمعة ثامن
ساعة من نهار سلخ ذي القعدة سنة ٦٢٤ بدمشق ودفن بقلعتها ثم نقل الى جبل الصالحية ودفن في مدرسته هناك بها قبور جماعة من اخوته واهل بيته تعرف بالعظمية وتولى موضعه ولده الناصر
صلاح الدين داود وتوفي في السابع والعشرين من جمادى الاولى سنة ٦٥٦ ست وخمسين وست مائة في قرية يقال لها البويضا على باب دمشق ودفن عند والده وكانت ولادته يوم السبت
سابع عشر جمادى الاولى سنة ٦٠٣ ثلث وست مائة بدمشق انتهى ملخصا **وقد** ذكر اليافعي في مرآة الجنان والسيوطي في حسن المحاضرة ترجمة مختصرة مما قال ابن خلكان **وفي** طبقات القارئ
عيسى بن ابي بكر بن ايوب الملك المعظم شرف الدين الفقيه الفاضل البارع النحوي اللغوي المجاهد في سبيل الله ولد بالقاهرة ونشأ بالشام وقرأ القرآن وتفقه على مذهب
ابي حنيفة فبرع فيه وحفظ المسعودي واعتنى بالجامع الكبير وشرحه في عدة مجلدات وصنف كتابا سماه السهم المصيب في الرد على الخطيب وهو ابو بكر احمد بن علي بن ثابت البغدادي في ما تكلم
به في حق ابي حنيفة في تاريخ بغداد وحدث ورجح وكان متعاليا في التعصب لمذهب ابي حنيفة قال له والده يوما كيف اخترت مذهب ابي حنيفة واهلك كلهم شافعية فقال
اترغبون عن ان يكون فيكم رجل واحد مسلم وصنف كتابا في العروض وسمع مسند الامام احمد بكماله وقد كان امر الفقهاء ان يجردوا له مذهب ابي حنيفة دون صاحبيه فجردوه
فحفظه **حرف الفاء** **فتح الله** الشيرازي قرأ العلوم العقلية والنقلية على السيد الشريف وعلوم الرياضية على قاضي زاده موسى الرومي بسمرقند ثم اتى بلاد الروم وتوطن
بقسطمونى ومات هناك في اوائل دولة السلطان محمد خان وله حاشية على الهيآت شرح المواقف وتعليقات على شرح الجغميني لقاضي زاده الرومي وغير ذلك **فخر الدين** العجم كان من
تلامذة السيد الشريف وفاق على اقرانه وابرز في المعقول والمنقول وكانت له مشاركة تامة في العربية والادب والكلام والحكمة اتى بلاد الروم في دولة السلطان محمد خان سنة ٨٢٠
عشرين وثمان مائة وصار مفتيا في زمن السلطان مراد خان بن محمد خان وكانت وفاته بمدينة ادرنة **فضل الله بن محمد** بن ايوب المنتسب الى ماجو صاحب الفتاوى
الصوفية كان اماما فقيها اصوليا سيد ارباب الحقيقة واسوة ارباب الطريقة اخذ العلم عن يوسف بن عمر الصوفي صاحب جامع المضمرات واخذ طريق التصوف عن ركن الدين
فيض الله بن ابي المغانم صدر الدين بن شيخ الاسلام بهاء الدين زكريا الملتاني عن ابيه صدر الدين عن ابيه شهاب الدين عمر السهروردي عن الضياء بن النجيب
قال الجامع قد ذكر ابن كمال ان الفتاوى الصوفية من الكتب الغير المعتبرة فلا يجوز الاعتماد بما فيها الا اذا علم موافقتها للاصول وقد اوضحت ذلك في رسالتي
النافع الكبير لمن يطالع الجامع الصغير **حرف القاف** **القاسم** بن الحسين بن احمد ابو محمد مجد الدين المعروف بصدر الافاضل الخوارزمي النحوي ولد سنة ٥٥٥ خمس
وخمسين وخمس مائة وتفقه على برهان الدين ناصر صاحب المغرب عن ابي المؤيد موفق الدين عن نجم الدين عمر النسفي عن صدر الاسلام محمد البزدوي عن اسمعيل بن عبد الصادق
عن عبد الكريم البزدوي عن ابي منصور الماتريدي عن ابي بكر الجوزجاني عن ابي سليمان عن محمد وله تصانيف منها شرح المفصل للزمخشري سماه التجمير وشرح سقط الزند والتوضيح
في شرح المقامات قتله التتار سنة ٦١٧ سبع عشرة وست مائة **قال الجامع** ذكره السيوطي في البغية وقال قال ياقوت صدر الافاضل حقا واوحد الدهر في العربية صدقا وذو الحظ
الوافر والطبع النقاد برع في علم الآفاق وفي نظم الشعر فهو عين الزمان وغرة جبهة الاوان ولد تاسع شوال سنة ٥٥٥ وكان حنفيا سنيا ذو بهجة سنية واخلاق رضية واشر طلق و
لسان ذلق صنف التجمير شرح المفصل وشرح سقط الزند وشرح المقامات وشرح الانموذج وشرح الابنية والزوايا في الخبايا في النحو والمحصل في البيان وغير ذلك انتهى **القاسم بن معن**
ابن عبد الرحيم الهذلي الكوفي ولي القضاء بالكوفة بعد شريك بن عبد الله وهو احد من قال له ابو حنيفة انتم مسار قلبي وجلاء حزني وكان اماما في العربية صاحب شعر
مات سنة ١٧٥ خمس وسبعين ومائة وروى له اصحاب السنن **قال الجامع** ذكره المزي في تهذيب الكمال وقال القاسم بن معن بن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود المسعودي
ابو عبد الله الكوفي قاضيا روى عن الاعمش وعاصم الاحول وعبد الملك بن عمير ومنصور بن المعتمر وطلحة بن يحيى وداود بن ابي هند ومحمد بن عمرو بن علقمة وهشام بن
عروة ويحيى بن سعيد وغيرهم وروى عنه ابن مهدي وعلي بن نصر الجهضمي الكبير وعبد الله بن الوليد العدني وابو غسان النهدي وابو نعيم الفضل بن دكين و
آخرون قال عبد الله بن احمد عن ابيه ثقة روى عنه ابن مهدي وكان على قضاء الكوفة وكان لا ياخذ على القضاء اجرا وكان رجلا صاحب شعر وقال ابو حاتم صدوق
ثقة وكان اروى الناس للحديث والشعر واعلمهم بالعربية والفقه وقال الآجري عن ابي داود كان ثقة يذهب الى شيء من الارجاء وقال الحضرمي مات سنة ١٥٥ خمس وخمسين و
مائة انتهى ملخصا **وزاد** ابن حجر في تهذيب التهذيب قال ابن سعد كان عالما بالحديث والشعر والفقه وايام الناس ثقة انتهى **وفي** البغية القاسم بن معن بن عبد الرحمن
ابن عبد الله بن مسعود الصحابي الامام ابو عبد الله المسعودي الهذلي قال ياقوت كان من علماء الكوفة في العربية واللغة والفقه والحديث والشعر والاخبار ومن الزهاد
والثقات ولم يكن له بالكوفة نظير وكان حنفيا وولي قضاء الكوفة فلم يرتزق عليه شيئا وكان من الاثبات في النقل وفي الفقه واللغة من اشد الناس اعتناء في الآداب
كلها يناظر في كل فن اهله جالس ابا حنيفة وحدث عن عاصم الاحول وغيره وعنه الفضل بن دكين وآخرون ووثقه ابو حاتم وصنف النوادر في اللغة وغريب المصنف وكتبا

٦٢

في النحو وله فيه مذهب متروك واخذ عنه النحو واللغة الليث بن المظفر ومات سنة ١٧٥ خمس وسبعين وقيل ثمان وثمانين ومائة انتهى **قاسم** الشهير بقاضي زاده الرومي كان مشتغلا بالعلم
ذكي الطبع له معرفة تامة بالعلوم الشرعية والعقلية اخذ عن ابيه وكان هو قاضيا ببلدة قسطمونية ثم عن خضر بيك وجعله السلطان محمد خان بن مراد خان مدرسا باحدى المدارس
الثمان ثم ولاه القضاء ثم استعفى منه ثم وليه في زمان السلطان بايزيد خان بن محمد خان بمدينة بروسا الى ان مات ثالث رمضان سنة ٨٩٩ تسع وتسعين وثمان مائة **ابو القاسم**
التنوخي امام فقيه اديب محدث مفسر اخذ عن حميد الدين علي الضرير تلميذ شمس الائمة الكردري تلميذ صاحب الهداية وتفقه عليه ملك العلماء سراج الدين الثقفي الدهلوي ووجيه الدين
الدهلوي وشمس الدين الخطيب وغيرهم **قال الجامع** قد مر ضبط التنوخي في ترجمة علي بن محمد التنوخي ❊ **حرف الميم** ❊ **محمد بن** ابراهيم الضرير الميداني نسبة الى ميدان
بفتح الميم وقد تكسر ووقع في بعض المواضع احمد بن ابراهيم والاول اصح شيخ كبير عارف بالمذهب قل ما يوجد مثله في الاعصار من اقران ابي احمد نصر العياضي اخي ابي بكر العياضي
محمد بن ابراهيم بن حسين محي الدين النكساري قرأ على حسام الدين التوقاتي ويوسف بن شمس الدين محمد بن حمزة الفناري ومحمد بن ادمغان وصار مدرسا بمدرسة اسمعيل
ببلدة قسطمونية وكان عالما بالعلوم الشرعية والفنون العقلية حافظا للقرآن العظيم بجميع الروايات وله حواش على شرح الوقاية وعلى تفسير البيضاوي مات سنة ٩٠١ احدى وتسع مائة
محمد بن احمد بن ابي سعد احمد بن ابي الخطاب محمد بن ابراهيم بن علي الكعبي الطبري كان اماما فاضلا كاملا جامعا للعلوم فارسا في البحث اذا حضر في مجلس كان هو المشار اليه
في المشكلات له الملخص في الفتاوى مات ببخارا سنة ٦٠٤ اربع وست مائة **قال الجامع** ذكر السمعاني ان الكعبي بفتح الكاف وسكون العين المهملة نسبة الى كعب بن ربيعة بن
عامر بن صعصعة والى كعب بن عوف بن الغم والى كعب خزاعة والى اسم الجد ثم ذكر المنتسبين بها **محمد بن احمد** بن احمد بن محمد بن عبدوس ابو الحسن الدلال المعروف بالزعفراني
في الجواهر المضية له ذكر في الهداية وحدث الخطيب عن ابي القاسم التنوخي قال كان الزعفراني معه يختلف الى ابي بكر الرازي ويأخذ الفقه عنه **قال الجامع** ذكره السمعاني بعد
ما ذكر ان الزعفراني نسبة الى زعفرانية قرية من سواد بغداد والى بيع الزعفران والى قرية بين همدان واسد آباد فقال وابو الحسين محمد بن احمد بن محمد بن عبدوس بن كامل الدلال المعروف
بالزعفراني من اهل بغداد كان فقيها صالحا ثقة ذكره ابو القاسم التنوخي وقال كان ثقة وكان يختلف الى ابي بكر الرازي ويأخذ عنه الفقه وكانت وفاته سنة ٣٩٢ ثلث وتسعين
وثلث مائة انتهى ملخصا **محمد بن احمد** بن حمزة بن الحسين بن علي بن عبد الله بن الحسن بن علي بن عبد الله بن الحسن بن العباس بن علي بن ابي طالب المشتهر بالسيد ابي شجاع
كان في عصر ركن الاسلام علي بن الحسين السغدي بسمرقند وكان الامام الحسن الماتريدي معاصرا لهما وكان المعتبر في زمانهم في الفتاوى ان يجتمع خطهم عليها **محمد بن احمد** بن الطيب
ابن جعفر الواسطي الكماري اخذ عن ابي بكر الرازي عن الكرخي واخذ عنه ابنه اسمعيل بن محمد ابو سعيد قاضي واسط توفي سنة ٤١٧ سبع عشرة واربع مائة وعن السمعاني كان فقيها
عدلا عراقيا **قال الجامع** ذكره السمعاني عند ذكر الكماري وقال هو بفتح الكاف والميم في آخرها الراء بعد الالف هذه النسبة الى كمار اسم لجد بعض المنتسبين اليه وهو احمد
ابن الطيب بن جعفر بن كمار الواسطي الطحان سمع ابا محمد عبد الله بن عمر بن احمد بن علي بن شوذب واباه الطيب الزعفراني وروى عنه ابو بكر محمد بن احمد بن نصر بن
علان **وابنه** ابو الحسين محمد بن احمد وهو ابو الحسين محمد بن احمد بن الطيب بن جعفر بن كمار الكماري حدث عن بكر بن احمد وتوفي سنة ٤١٧ سبع عشرة واربع مائة وكان
فقيها عارفا عدلا قرأ الفقه على ابي بكر الرازي **وابنه** القاضي ابو علي اسمعيل بن محمد الفقيه العدل ولي قضاء واسط سمع عبيد الله بن اسد وابا بكر احمد بن عبيد وابا عبد الله
ابن مهدي مولده سنة ٣٨٣ يوم الفطر ومات في جمادى الاولى سنة ٤٦٨ ثمان وستين واربع مائة قاله الامير ابن ماكولا انتهى **محمد بن احمد** بن العباس
ابو بكر العياضي عن الصيمري اليه انتهى علم الحساب وعلم الزيج وعمل الاشكال من كتاب اقليدس مع حفظه للمذهب وعلمه بالكتب وكان عضد الدولة اخرجه مع جماعة من الفقهاء
الى بخارا في رسالة فحدثني اسمعيل الزاهد قال رأيت ابا بكر محمد بن الفضل وقد حمل اليه جزء فيه مشكلات الكتب فاملا ابو بكر العياضي من ساعته مات سنة ٣٦١ احدى وستين وثلث مائة
قال الجامع ذكره السمعاني عند ذكر العياضي وقال انه نسبة الى عياض اسم لبعض اجداد المنتسب اليه والمشهور بهذه النسبة محمد بن احمد بن العباس بن الحسين بن جبلة بن غالب
ابن جابر بن نوفل بن عياض بن قيس بن سعد بن عبادة الصحابي الانصاري المعروف بالعياضي اخو ابي احمد من اهل سمرقند كان فقيها جليلا من رؤساء البلدة انتهى **محمد**
بن احمد بن عبد العزيز ناصر الدين القونوي الدمشقي المعروف بابن الربوة كان عالما فاضلا علامة في الفنون اصولي فرعي مفسر محدث جدلي نحوي لغوي فارس ميدانه
في البحث اخذ عن رضي الدين ابراهيم بن سليمان المنطقي وعلاء الدين علي بن بلبان الفارسي وله تصانيف معتبرة منها شرح المنار وقدس الاسرار في اختصار المنار والمذهب
المكية شرح الفرائض السراجية مات بالشام سنة ٧٦٤ اربع وستين وسبع مائة **محمد بن احمد** بن عثمان بن ابراهيم بن مصطفى الماردينى التركماني جلال الدين بن تاج الدين كان
من نوادر الزمان مات شابا سنة ٧٤٩ تسع واربعين وسبع مائة ومولده سنة ٧١٤ اربع عشرة وسبع مائة ولو عمر لفاق اهل زمانه **محمد بن احمد** بن علي ابو بكر القذار البلخي استاذ
جماعة منهم عبد الرشيد الولوالجي **محمد بن احمد** بن عمر ظهير الدين البخاري المحتسب ببخارا صاحب الفوائد والفتاوى الظهيرية كان اوحد عصره في العلوم الدينية

٦٣

اصولا وفروعا اخذ العلم عن ابيه احمد بن عمر واجتهد ولقي الاعيان حتى وصل الى خدمة ظهير الدين ابي المحاسن الحسن بن علي المرغيناني وكان يكرمه ويعده على كثير من طلبته
ومات سنة ٦١٩ تسع عشرة وستمائة **قال الجامع** نسبته الفتاوى الظهيرية والفوائد الظهيرية اليه ويدعى على العقاري حيث نسب الفتاوى الظهيرية الى ظهير الدين الكبير
علي بن عبد العزيز المرغيناني والد الحسن بن علي وعلى من نسبها الى الحسن بن علي المرغيناني وقد مر ما له وما عليه في ترجمته على فانظر هناك **وقد** طالعت من تصانيفه الفتاوى الظهيرية
فوجدته كتابا معتبرا متضمنا للفوائد الكثيرة **محمد بن احمد** بن عمر الصاعدي البخاري جلال الدين السعيدي كان من آبائه من لدن يوم العيد فنسب اليه كان اماما فاضلا
للمعرفة تامة بالاصول والفروع والخلاف تفقه على حسام الدين محمد الاسبيجابي ثم على عماد الدين علي الضرير مات سنة ٦٦٠ ستين وستمائة ودفن بكلاباذ بمقبرة القضاة السبعة
محمد بن احمد بن محمد بن جعفر بن حمدان ابو بكر القدوري والد ابي الحسين احمد القدوري روى عنه ابو تمام علي بن محمد بن الحسن الواسطي وكان قد رآى الشبلي وحكى عنه **محمد**
بن احمد بن محمد بن عبد المجيد سراج الدين كان اماما كبيرا حافظا واعظا مفسرا انتهت اليه رياسة الحنفية في زمانه تفقه ببخارا على شمس الائمة الكردري وتوفي ببخارا في
رمضان سنة ٥٦٥ ست وخمسين وستمائة وتفقه عليه مختار الزاهدي صاحب العقيدة ومحمود صاحب الخلاصة شرح المنظومة **محمد بن احمد** بن محمود القاضي ابو جعفر النسفي كان من اعيان الفقهاء
اخذ عن ابي بكر الرازي عن الكرخي ومات سنة ٤٦٠ اربع عشرة واربعمائة **قال الجامع** ذكر القاري ان تعليقته في الخلاف وكان زاهدا ورعا متقشفا فقيرا قنوعا يحكى انه بات
ليلة صوما من ضيق البال وسوء الحال وكثرة العيال فوقع في خاطره فرع من فروع مذهبه فاعجب فقام يرقص في داره ويقول ابن الملوك ابناء الملوك فسألته زوجته فاخبرها
فتعجبت **محمد بن احمد** بن محمود الماميرغي النسفي كان عالما محدثا فاضلا سمع بالحجاز وغيره وروى عنه نجم الدين عمر النسفي وذكر انه مات بماميرغ سنة ٤٣٢ اثنتين واربعين واربعمائة
قال الجامع ذكره السمعاني عند ذكر الماميرغي بعد ما ذكر انه نسبة الى الماميرغ بسكون الياء المثناة التحتية بين الميمين المفتوحتين وسكون الراء المهملة في آخره الغين المعجمة
قرية كبيرة على طريق بخارا من نواحي نخشب وقال ابو المؤيد محمد بن احمد بن محمود بن محمد بن نصر بن موسى بن احمد الماميرغي النسفي والد الامام الاوحد احمد كان اماما فاضلا
يروي عن المقرئ محمد بن منصور الامام بالمدينة وروى عنه عمر النسفي مات بماميرغ في ربيع الاول سنة ٤٣٢ وات ابنه احمد في شعبان سنة ٤٣١ انتهى **وقد** ضبط النسفي في ترجمة
الحسين بن خضر الشيخي **محمد بن احمد** بن موسى بن سلام القاضي ابو جعفر البخاري البركدي نسبة الى بركد بفتح الباء الموحدة وسكون الراء المهملة وفتح الكاف آخره دال
مهملة قرية من قرى بخارا مات سنة ٢٧٠ ست وسبعين ومائتين **قال الجامع** ارخ السمعاني وفاته سنة ٢٨٠ حيث قال بعد ذكر ان بركد قرية من قرى بخارا انتهى ابو جعفر محمد ٦٤
ابن احمد بن موسى بن سلام القاضي كان على مظالم بخارا سمع من اهل بلده وروى عن ابيه الوليد بن اسمعيل وابي عبد الله بن ابي حفص الكبير وغيرهم روى عنه ابو حفص
احمد بن احمد بن حمدان وغيره مات في ذي الحجة سنة ٢٨٠ في ولاية الامير ابي ابراهيم اسمعيل بن احمد انتهى **محمد بن احمد** بن يوسف بهاء الدين المرغيناني ابو المعالي الاسبيجابي استاذ
جمال الدين عبيد الله البخاري المحبوبي ذكره في الجواهر المضية **قال الجامع** مرغيناني بفتح الميم وسكون الراء وكسر الغين المعجمة من مشاهير بلاد فرغانة ذكره السمعاني **محمد بن احمد** بن ابي احمد ابو بكر علاء الدين السمرقندي صاحب تحفة الفقهاء استاذ صاحب البدائع شيخ كبير فاضل
جليل القدر تفقه على ابي المعين ميمون المكحولي وعلى صدر الاسلام ابي اليسر البزدوي وكانت لابنته فاطمة الفقيهة العلامة زوجة علاء الدين ابي بكر صاحب البدائع
وكانت تفتهت على ابيها وحفظت تحفته وكان زوجها يخطئ فتردده الى الصواب وكانت الفتوى تاتي فتخرج وعليها خطها وخط ابيها فلما تزوجت بصاحب البدائع كانت تخرج
وعليها خطها وخط ابيها وخط زوجها **محمد بن احمد** بن ابي سهل ابو بكر شمس الائمة السرخسي كان اماما علامة حجة مسكلما مناظرا اصوليا مجتهدا اعده ابن كمال باشا من المجتهدين
في المسائل لازم شمس الائمة عبد العزيز الحلواني واخذ عنه حتى تخرج به وصار اوحد زمانه قيل مات في حدود التسعين واربعمائة وقيل في حدود خمسمائة وتفقه عليه ابن الائمة
عبد العزيز بن عمر بن مازه ومحمود بن عبد العزيز الاوزجندي وركن الدين مسعود بن الحسن وعثمان بن علي بن محمد البيكندي وهو آخر من بقي ممن تفقه عليه املى المبسوط نحو خمس
عشرة مجلدا وهو في السجن باوزجند كان محبوسا في الجب بسبب كلمة نصح بها الخاقان وكان يملي من خاطره من غير مطالعة كتاب وهو في الجب واصحابه في اعلى الجب ويكتبون عنه
فرائده من شرح العبادات بدا آخر شرح العبادات باوضح المعاني واوجز العبارات الا المبسوط عن الجمع والجامعات وقال في آخر شرح الاقرار انتهى شرح الاقرار
المشتمل من المعاني على ما هو من الاسرار الا المبسوط في محبس الاشرار وله كتاب في اصول الفقه وشرح السير الكبير املاه وهو في الجب فلما وصل الى باب الشروط حصل له الفرج فاطلق فخرج
في آخر عمره الى فرغانة فانزله الامير حسن بمنزله ووصل اليه الطلبة فاكمل الاملاء **قال الجامع** السرخسي نسبة الى سرخس بفتح السين وضم الراء وسكون الخاء بلدة قديمة من
بلاد خراسان وهو اسم رجل سكن هذا الموضع وعمره واتم بناءه ذو القرنين ذكره السمعاني **وقد** طالعت شرحه للسير الكبير اوله الحمد لله رب العالمين وفيه مسائل كثيرة وفوائد
حديثية غفيرة ذكر فيه انه قرأ السير الكبير على شمس الائمة ابي محمد عبد العزيز بن احمد الحلواني قال اخبرنا القاضي الامام ابو علي الحسين بن محمد النسفي قال اخبرنا الشيخ ابو بكر محمد بن الفضل

وابو اسحق ابراهيم بن محمد بن حمدان الخطيب المهلبي قال اخبرنا عبد الله بن محمد بن يعقوب الحارثي قال حدثنا ابو محمد عبد الرحيم بن داود قال حدثنا ابو ابراهيم اسمعيل بن
توبة قال حدثنا محمد بن الحسن الخ **وفي** مدينة العلوم تخرج بشمس الائمة عبد العزيز الحلواني ومات في حدود خمس مائة كان عالما اصوليا وقد شاع انه املا المبسوط من غير
مراجعة شيء من الكتب وله كتاب في اصول الفقه وشرح السير الكبير ابداهما وهو في الجب محبوس بسبب كلمة نصح بها الامراء وكان تلامذته يجتمعون على اعلى الجب يكتبون فلما وصل
الى باب الشروط اطلق من الحبس فخرج الى فرغانة فاكرمه الامير حسن فوصل اليه الطلبة فاكمله وله شرح مختصر الطحاوي وكتب محمد وقيل له حفظ الشافعي ثلث مائة كراريس فحسب ما حفظه
فكان اثني عشر الف كراريس انتهى **وفي** طبقات القاري املا المبسوط نحو خمسة عشر مجلدا وهو في السجن باوزجند محبوس بسبب كلمة كان فيها من الناصحين وهو من كبار
علمائنا بما وراء النهر صاحب الاصول والفروع ومات سنة ٤٣٨ ثمان وثلثين واربع مائة **محمد بن احمد** القاضي ابو جعفر السمناني العراقي فقيه متكلم على مذهب الاشعري
ولي القضاء بالموصل ومات هناك سنة ٤٤٤ اربع واربعين واربع مائة وعن الخطيب قال كتبت عنه وكان ثقة عالما فاضلا حنفي المذهب اشعري الاعتقاد وله تصانيف في
الفقه وتعليقات **قال الجامع** مر ضبط السمناني في ترجمة علي بن محمد السمناني ونسبه السمعاني بانه ابو جعفر محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن محمود القاضي السمناني من سمنان العراق وقال
سكن بغداد وكان فقيها متكلما عالما وسمع بالموصل نصر بن احمد بن الخليل وببغداد ابا الحسن علي بن عمر الدارقطني وابا القاسم عبيد الله بن محمد الرازي وغيرهم وسمع منه ابو بكر احمد بن
علي بن ثابت الخطيب الحافظ وذكره في التاريخ وقال كتبت عنه وكان ثقة عالما فاضلا شيخا حسن الكلام عراقي المذهب ويعتقد في الاصول مذهب الاشعري وكانت ولادته
سنة ٣٦١ احدى وستين وثلث مائة ومات بالموصل وهو على القضاء بها في ربيع الاول سنة ٤٤٤ اربع واربعين واربع مائة انتهى **وذكر** الذهبي في الطبقة الرابعة والعشرين
من سير النبلاء ولده احمد وقال القاضي العلامة ابو الحسين احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن محمود بن اعين الحنفي ولد القاضي الكبير شيخ الاشعرية ابي جعفر السمناني ولد بسمنان سنة ٣٨٤
اربع وثمانين وثلث مائة وكان ثقة صدوقا حسن الاخلاق كبير القدر تفقه على ابيه لابي حنيفة واخذ عنه الكلام وكان معه لما ولي قضاء حلب سنة ٤٨٧ سبع واربع مائة قال
الخطيب كتبت عنه وكان صدوقا وتزوج بابنة القاضي ابي عبد الله الدامغاني واستنابه في القضاء وتوفي ببغداد في جمادى الاولى سنة ٤٦٦ ست وستين واربع مائة انتهى **وفي** كامل
ابن الاثير في حوادث سنة ٤٦٦ فيها في ربيع الاول توفي القاضي ابو الحسين بن ابي جعفر السمناني حمو قاضي القضاة ابي عبد الله الدامغاني وكان مولده سنة ٣٨٤ بسمنان وكان هو وابوه
من المغالين في مذهب الاشعري ولابيه فيه تصانيف كثيرة وهذا مما يستظرف ان يكون حنفي اشعريا انتهى **محمد بن احمد** القاضي ابو عاصم العامري في الجواهر المضية كان قاضيا بدمشق ومن
تصانيفه المبسوط نحو من ثلثين مجلدا **قال الجامع** ذكر السمعاني ان العامري نسبة الى عامر بن لؤي وعامر بن صعصعة وعامر بن عدي وعامر بطن ايضا من قيس غيلان **محمد بن
احمد** ابو بكر الاسكاف البلخي امام كبير جليل القدر اخذ الفقه عن محمد بن سلمة عن ابي سليمان الجوزجاني وتفقه عليه ابو بكر الاعمش محمد بن سعيد وابو جعفر الهندواني **قال
الجامع** ذكر الفقيه ابو الليث في آخر النوازل ان وفاته كانت سنة ٣٣٢ وان وفاة محمد بن سعيد سنة ٣٤٨ وان وفاة ابي جعفر سنة ٣٦٢ ببخارا وحمل الى بلخ **محمد بن
ادمغان** الرومي شمس الدين الشهير بالمولى يكان اخذ عن شمس الدين محمد بن حمزة الفناري وبلغ رتبة الفضل والكمال وصار مدرسا ببروسا ثم انتهت اليه رياسة الدرس ومنصب القضاء
بعد موت الفناري وعاش مدة محترما مقبولا عند الخواص والعوام ثم ذهب الى الحرمين وعاد ولم يتول من المناصب شيئا الى ان توفي ببلدة ازنيق في دولة محمد خان بن مراد خان
وقرأ عليه ابناه محمد شاه ويوسف بالي وخضر بيك بن جلال الدين وتاج الدين ابراهيم والد خطيب زاده وغيرهم **محمد بن الازهر** ابو عبد الله من ائمة اصحابنا الخراسانيين صاحب الطبقة
العالية له اختيارات مات سنة ٢٥١ احدى وخمسين ومائتين **قال الجامع** ذكر الفقيه ابو الليث في آخر كتابه النوازل انه مات يوم السبت في شوال لعشرة ايام خلت منه سنة ٢٧٨
وهو ابن سبع وثمانين سنة **محمد بن اسحق** بن ابراهيم الباقرحي بفتح الباء الموحدة وبعد الالف قاف ثم راء مهملة ساكنة ثم حاء مهملة قرية بنواحي بغداد وكان من بيت العلم
والقضاء مات سنة ٤٨١ احدى وثمانين واربع مائة **قال الجامع** نسبه السمعاني بانه ابو الحسن محمد بن اسحق بن ابراهيم بن مخلد بن جعفر بن مخلد وقال كان من بيت العلم والقضاء والحديث
والعدالة سمع ابا الحسين احمد بن محمد الواعظ وابا الحسن محمد وابا علي الحسن بن احمد بن شاذان وغيرهم وكانت ولادته في شعبان سنة ٣٩٧ سبع وتسعين وثلث مائة وتوفي في
رمضان سنة ٤٨١ وجده ابراهيم بن مخلد ابو اسحق كان صدوقا صحيح الكتاب حسن النقل جيد الضبط من اهل المعرفة بالادب وكان ينتحل في الفقه مذهب محمد بن جرير الطبري سمع
الحسين بن يحيى القطان وابا عبد الله الحكيمي واحمد بن كامل القاضي وسمع منه ابو بكر علي بن ثابت الخطيب وقال كان مولده سنة ٣٢٥ خمس وعشرين وثلث مائة في شعبان وتوفي في
ذي الحجة سنة ٤١٠ عشرة واربع مائة وابنه ابو الفضل اسحق بن ابراهيم قال الخطيب كتبنا عنه شيئا يسيرا وكان صدوقا ووفاته في ربيع الاول سنة ٤٢٩ تسع وعشرين واربع مائة انتهى ملخصا
محمد بن اسحق ابو بكر البخاري الكلاباذي تفقه على الشيخ محمد بن الفضل وكان اماما اصوليا وله كتاب التعرف جمع فيه اقوال اصحابنا في التوحيد **محمد بن ابي الملوع** كان جامع الفروع
والاصول وضابط دقائق المعقول والمنقول اخذ عن المولى يكان وجمع اشتات العلوم وله شرح مجمع البحرين وهو تصنيف عظيم فيه مواخذات على شروح الهداية **محمد بن ابي بكر**

٦٥

زين الائمة المعروف بخمير الوبري الخوارزمي كان عالما مناظرا متكلما اخذ الفقه عن ابي بكر محمد بن علي الزرنجري عن الحلواني وله كتاب الاضاحي **قال الجامع** ذكر
السمعاني ان الوبري بفتح الواو نسبة الى الوبر والصوف والمنتسب به غالبا كان يعمل الفرد **محمد بن ابي بكر** الواعظ ركن الاسلام المعروف بامام زاده الجوغي نسبة الى جوغ
بضم الجيم الفارسية ثم الواو ثم الغين المعجمة قرية من قرى سمرقند كان اماما فاضلا اديبا كاملا يفتي ببخارا صاحب البيان فصيح اللسان واسع التقرير كامل التحرير وكان يعظ
الناس ويتكلم من علوم الصوفية اخذ العلم عن مجد الائمة محمد بن عبد الله السرخكتي وعن شمس الائمة بكر بن محمد الزرنجري واخذ طريق الخلاف عن منشي النظر رضي الدين النيسابوري
واخذ طريق التصوف عن خواجه يوسف الهمداني وتفقه عليه برهان الاسلام الزرنوجي صاحب تعليم المتعلم وعبيد الله بن ابراهيم المحبوبي ومحمد بن عبد الستار الكردري
وله شرعة الاسلام **قال الجامع** قد طالعت شرعة الاسلام فوجدته كتابا نفيسا مشتملا على المسائل الفقهية والآداب التصوفية الا انه مشتمل على كثير من الاحاديث المختلفة
والاخبار الواهية المنكرة **وقد** ارخ صاحب الكشف وفاته سنة ثلث وسبعين وخمسمائة **ونسب** علي القاري في شرح شرح نخبة الفكر شرعة الاسلام لابي بكر الرازي **وهو**
خطأ منه مخالف لما ذكره الثقات ولما ذكره نفسه في طبقاته بقوله محمد بن ابي بكر المفتي الشرعي الواعظ عرف بامام زاده كتب عنه السمعاني ببخارا وقال القرشي رأيت له
كتابا كثير الفوائد سماه شرعة الاسلام حتى نسب الى الخضر وقيل وجد في سطح الكعبة وقيل غير ذلك ونسبته الشرعي سره لا يخفى انتهى **محمد بن ابي القاسم** الخوارزمي النحوي المعروف
بالبقالي وهو البقال الذي يبيع الاشياء اليابسة والعجم يزيدون الياء وهي زيادة العجم لا نسبة كان اماما فاضلا فقيها مناظرا خبيرا بالمعاني والبيان اخذ عن جار الله محمود
الزمخشري وله مصنفات منها الفتاوى وجمع التفاريق وكتاب التفسير وكتاب التراجم بلسان الاعاجم وشرح الاسماء الحسنى ومفتاح التنزيل وكتاب الترغيب في العلم
وكتاب اذكار الصلوة وكتاب آفات الكذب والهداية في المعاني والبيان والتنبيه على اعجاز القرآن وغير ذلك مات بجرجانية خوارزم سنة ست وسبعين وخمسمائة وقد نيف
على التسعين **قال الجامع** ذكره السيوطي في البغية وقال محمد بن ابي القاسم البقالي الخوارزمي النحوي ابو الفضل الملقب بزين المشايخ قال ياقوت كان اماما في الادب وحجة
في لسان العرب اخذ عن العلامة جار الله الزمخشري وجلس بعده مكانه وسمع الحديث منه ومن غيره وكان جم الفوائد حسن الاعتقاد كريم النفس له يد في الترسل ونقد الشعر وله من
التصانيف مفتاح التنزيل وتقويم اللسان في النحو والاعجاب في الاعراب والهداية في المعاني والبيان وغير ذلك مات سنة اثنتين وستين وخمسمائة عن نيف وسبعين سنة انتهى
محمد بن جعفر بن طرخان ابو بكر الاسترابادي كان من الفقهاء ثقة في الرواية مات بعد ستين وثلثمائة وكان ابوه جعفر من اجلاء الفقهاء وكان ثقة في الحديث
وله تصانيف فيه **محمد بن الحسن** بن محمد برهان الدين الكاساني ابو عبد الله الفقيه من اهل سمرقند كان اماما فاضلا وشيخا كاملا في الفروع والاصول وكان في الحديث
احفظ زمانه اخذ عن نجم الدين عمر النسفي عن صدر الاسلام ابي اليسر البزدوي وقدم بغداد حاجا سنة ست وسبعين وخمسمائة واملا بها الحديث عن النسفي وتفقه عليه اشرف بن نجيب
ابن محمد ابو الفضل الكاساني وشمس الائمة محمد بن عبد الكريم التركستاني المعروف ببرهان الائمة **محمد بن الحسن** بن منصور ابو بكر النسفي تفقه على شمس الائمة الحلواني وهو احد
رواة الامالي عنه **محمد بن الحسن** بن واقد ابو عبد الله الشيباني كان ابوه اصله من الشام قدم ابوه الى العراق فولد محمد بواسط ونشأ بكوفة وطلب الحديث
وسمع عن مسعر ومالك والاوزاعي والثوري وصحب ابا حنيفة واخذ الفقه عنه وكان اعلم بكتاب الله ماهرا في العربية والنحو والحساب وعن ابي عبيد ما رأيت اعلم بكتاب الله
من محمد بن الحسن وعن الشافعي انه قال اخذت من محمد وقر بعير من علم وما رأيت رجلا سمينا اخف روحا منه وهو الذي نشر علم ابي حنيفة وانما ظهر علم ابي حنيفة بتصانيفه
وفي المقدمة شرح المقدمة قيل انه صنف تسع مائة وتسعين كتابا كلها في العلوم الدينية وقيل لاحمد من اين لك هذه المسائل الدقيقة قال من كتب محمد وفي الجواهر
المضية عن ابن عبد الحكم سمعت الشافعي يقول قال محمد اقمت بباب مالك ثلث سنين وسمعت سبع مائة حديث ونيفا لفظا واخذ عنه ابو حفص الكبير احمد بن حفص و
ابو سليمان الجوزجاني وموسى بن نصير الرازي ومحمد بن سماعة ومعلى بن منصور وابراهيم بن رستم وهشام بن عبيد الله وعيسى بن ابان ومحمد بن مقاتل وشداد بن
حكيم وغيرهم وقال الاتقاني في شرح الهداية انما سمي المبسوط اصلا لانه صنفه اولا ثم صنف كتاب الجامع الصغير ثم الجامع الكبير ثم الزيادات **قال الجامع** جلالته و
وثاقته مستفيضة مشهورة وقد اثنى عليه كثير من المؤرخين منهم ابن خلكان في تاريخه واليافعي في مرآة الجنان والسمعاني في الانساب والذهبي في العبر باخبار من غبر وغيرهم
من المتقدمين والمتأخرين وبسطوا في ذكر اوصافه وطولوا الكلام في ذكر مناقبه وله تصانيف كثيرة منها المبسوط والجامع الصغير طالعته والجامع الكبير طالعته والسير الكبير طالعته
والسير الصغير والزيادات طالعته وهذه هي المسماة بظاهر الرواية والاصول عندهم والرقيات والهارونيات والكيسانيات والجرجانيات وكتاب الآثار والموطا طالعتهما وقد
بسطت الكلام في ترجمته وذكر تصانيفه وما يتعلق بها في مقدمة الهداية ثم في مقدمة شرحي لشرح الوقاية المسمى بالسعاية وفقني الله لانتهائه كما وفقني لابتدائه ثم في النافع الكبير
لمن يطالع الجامع الصغير واذكر ازيد من كل ذلك في مقدمة حاشيتي على موطاه المسماة بالتعليق الممجد على موطا محمد **محمد بن الحسين** بن محمد بن الحسين البخاري

المعروف ببكر خواهرزاده كان اماما فاضلا له طريقة حسنة معتبرة وكان من عظماء ما وراء النهر وله المختصر والتجنيس والمبسوط المعروف بمبسوط بكر خواهرزاده ومشاهير
كتب الفتاوى مشحونة بذكره والمشهور بخواهرزاده عند الاطلاق اثنان احدهما هذا وهو ابن اخت القاضي ابي ثابت محمد بن احمد البخاري وهو متقدم مات في جمادى الاولى
سنة ٤٣٣ ثلث وثلثين واربع مائة والثاني متاخر وهو الامام بدر الدين محمد بن محمود الكردري ابن اخت شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري مات في سلخ ذي القعدة
سنة ٦٥١ احدى وخمسين وست مائة كذا في الجواهر المضية **قال الجامع** ذكره الذهبي في الطبقة الخامسة والعشرين من سير النبلاء وقال خواهرزاده شيخ الحنفية بما وراء النهر
ونعمان الوقت ابو بكر خواهرزاده واسمه محمد بن الحسين بن محمد العديدي البخاري ابن اخت القاضي ابي ثابت محمد بن احمد البخاري ولذلك لقب بخواهرزاده ومعناه ابن اخت
عالم سمع اباه وابا نصر احمد بن علي الحازمي والحاكم ابا عمرو محمد بن عبد العزيز القنطري واملى عدة مجالس وخرج له اصحاب وائمة حدث عنه عثمان بن علي البيكندي وعمر بن محمد
ابن لقمان النسفي وطائفة وطريقته ابسط الطرائق وكان يحفظها وكان من بحور العلم ذكره السمعاني في الانساب توفي ببخارا في جمادى الاولى سنة ٤٨٣ ثلث وثمانين واربع مائة
وقد شاخ انتهى **وفي** الانساب خواهرزاده بضم الخاء المعجمة وفتح الواو والهاء بعد الالف والراء الساكنة والزاء المفتوحة بعدها الف اخرى وفي آخرها الدال المهملة آخرها
هذه الكلمة قيل لجماعة من العلماء كانوا ابن اخت من العلماء فنسبوا اليه بالعجمية منهم الامام ابو بكر محمد بن الحسين بن محمد بن الحسين البخاري وقيل الحسن بن الحسين يعرف ببكر خواهرزاده وهو ابن
اخت القاضي الامام ابي ثابت محمد بن احمد البخاري كان اماما فاضلا بحرا في مذهب ابي حنيفة وطريقته جمع فيها من كل جنس وكان يحفظها املى ببخارا وسمع اباه وابا الفضل منصور
ابن عبد الرحيم الكاغذي وابا نصر احمد بن علي الحازمي والحاكم ابا عمرو محمد بن عبد العزيز القنطري وابا سعيد بن احمد الاصبهاني وغيرهم روى لنا عنه ابو عمرو عثمان بن علي بن
محمد البيكندي ولم يحدثنا عنه سواه مات ليلة الجمعة الخامس والعشرين من جمادى الاولى سنة ٤٨٣ ثلث وثمانين واربع مائة ببخارا وابو سعيد محمد بن عبد الحميد بن عبد الرحيم
ابن احمد بن عبد الله بن عبد الوارث المعروف بخواهرزاده من احدى قرى مرو كان فاضلا مائلا الى الحديث واهله سمع الكثير بخطه ولم يكن بمرو من يجري مجراه من اصحاب ابي حنيفة
اكثر عنه في الحديث وكتابته وقيل له خواهرزاده لانه ابن اخت القاضي ابي الحسن علي بن الحسين الدهقان مات في جمادى الاولى سنة ٤٩٤ اربع وتسعين واربع مائة بمرو انتهى
ملخصا **محمد بن الحسين** بن محمد فخر الدين المعروف بفخر القضاة ابو بكر الارسابندي تفقه على علاء الدين المروزي صاحب ابي زيد الدبوسي وكان اماما فاضلا مناظرا انتهت
اليه رياسة الحنفية ورد بغداد حاجا بعد ثمانين واربع مائة ومات سنة ٥١١ احدى عشرة وخمس مائة ومن تصانيفه مختصر تقويم الادلة للدبوسي كذا في الجواهر المضية وارسابند قرية
من قرى مرو **قال الجامع** ضبطه محمد صاحب كتاب المغني بمفتوحة وسكون راء واهمال سين وفتح موحدة فنون فدال مهملة وقال انه نسبة الى ارسابند قرية من قرى مرو ومنه
فخر الدين محمد بن علي الفقيه الحنفي على راس المائة الخامسة انتهى **وفي** جامع الاصول لابن الاثير الارسابندي بفتح الهمزة وسكون الراء وبالسين المهملة وفتح الباء الموحدة
بعدها نون بعدها دال مهملة منسوب الى ارسابند قرية كبيرة من قرى مرو وممن ينسب اليها القاضي فخر الدين محمد بن علي المروزي له ذكر فيمن كان على راس المائة الخامسة انتهى
قلت الذي رايت في نسخة الكفوي وفي انساب السمعاني في نسبة صاحب الترجمة الارسابندي بالنون بعد الالف الثانية بعدها باء مثناة تحتية لكن الاعتبار
للضبط لا لمجرد الكتابة فان قلم النساخ يخطئ كثيرا ومحمد بن علي الارسابندي الذي له ذكر في المغني وجامع الاصول لا ادري هو صاحب الترجمة ام غيره والظن انه هو وقع الاختلاف
في اسم الاب **وقد** ذكر السمعاني صاحب الترجمة وسماه بابي بكر محمد بن الحسين بن محمد وقال هو امام فاضل مناظر انتهت اليه رياسة ابي حنيفة بمرو وكان كريما
حسن الاخلاق متواضعا املى وحدث وروى لنا عنه ابو الفضل عبد الرحمن بن محمد الكرماني بمرو ووفاته وانا صغير في ربيع الاول من سنة ٥١٢ انتهى ملخصا **محمد بن الحسين**
بن محمد نظام الدين البارعي كان علامة زمانه من كبار الائمة اقر له اهل زمانه بالفتوى **محمد بن الحسين** بن ناصر بن عبد العزيز ضياء الدين البندنيجي تفقه على علاء الدين
ابي بكر محمد بن احمد السمرقندي وتفقه عليه صاحب الهداية قال صاحب الهداية اجاز لي جميع مسموعاته مشافهة بمرو سنة ٥٤٥ خمس واربعين وخمس مائة ومن
مسموعاته كتاب صحيح مسلم كان يرويه عن محمد بن الفضل بنيسابور سنة ٥٢٥ خمس وعشرين وخمس مائة عن عبد الغافر الفارسي سنة ٤٤٨ ثمان واربعين واربع مائة عن الجلودي سنة ٣٦٥
خمس وستين وثلث مائة عن مسلم وبندنيج بفتح الباء بلدة من بلاد فرغانة **محمد بن حمزة** بن محمد شمس الدين الفناري امام كبير علامة نحرير اوحد زمانه في العلوم النقلية
واغلب اقرانه في العلوم العقلية شيخ دهره في العلم والادب ومجتهد عصره في الخلاف والمذهب وهو احد الرؤساء الذين انفرد كل منهم على راس القرن الثامن وهم الشيخ
سراج الدين بن الملقن في كثرة التصانيف في الفقه والحديث ومجد الدين الشيرازي صاحب القاموس في اللغة وزين الدين العراقي في الحديث وشمس الدين الفناري في
الاطلاع على كل العلوم العقلية والنقلية اخذ عن علاء الدين الاسود شارح الوقاية وعن جمال الدين محمد بن محمد الاقسرائي وعن اكمل الدين محمد البابرتي صاحب العناية واخذ علم
التصوف عن ابيه ابي محمد حمزة من تلامذة الشيخ صدر الدين القونوي وقرا عليه من تصانيفه مفتاح الغيب وشرحه شرحا وافيا وولي في بروسا من بلاد الروم القضاء

وارتفع قدره عند السلطان بايزيد خان فاشتهر فضله وطار صيته صنف فصول البدائع في اصول الشرائع وشرح ايساغوجي اتمه في اليوم الذي افتتحه وتفسير الفاتحة
ورسالة فيها مسائل من مائة فنون سماها انموذج العلوم وشرح الفرائض السراجية وهو من احسن شروحها وتعليقات على شرح المواقف وغير ذلك وحج سنة ثلث وثلثين على طريق
انطاكية ودمشق ودخل القاهرة وباحث مع علمائها ومات في بلاده في رجب سنة ٨٣٤ اربع وثلثين وثمان مائة وكان قد عمي في آخر عمره وكان سببه انه لما سمع ان الارض لا تاكل لحوم العلماء
نبش قبر استاذه الاسود فوجده كما وضعه على سريره مع انه مر عليه زمان مديد فسمع هاتفا يقول هل صدقت اعمى الله بصرك **قال الجامع** طالعت من تصانيفه شرح
ايساغوجي اوله حمدا لك اللهم على ما خصصت لي من منح عوارف الافاضل وخلصتني عن محن عواصف الفضائل الخ وذكر بعد الحمد والصلوة انه شرع فيه غدوة يوم من اقصر الايام وختمه مع اذان
مغربه وهو المعروف في بلادنا بيكروزي شرح ايساغوجي وعليه حواش نقل احمد وبرهان الدين وغيرهما طالعتها واما انتسابه الى سعد الدين التفتازاني كما هو المشهور في ديارنا
فغير مقبول لا يوافقه منقول **وقد** ذكر السيوطي في البغية صاحب الترجمة وقال محمد بن حمزة بن محمد بن محمد الرومي العلامة شمس الدين الفنري بفتح الفاء والنون وبالراء المهملة
نسبة الى صنعة الفنار سمعته من شيخنا العلامة محيي الدين الكافيجي قال ابن حجر كان عارفا بالعربية والمعاني والبيان والقراآت كثير المشاركة ولد في صفر سنة ٧٥١ احدى وخمسين وسبع مائة
واخذ عن العلامة علاء الدين الاسود شارح المغني والجمال محمد بن محمد بن محمد الاقسرائي ولازم الاشتغال ورحل الى مصر واخذ عن اكمل الدين البابرتي وغيره ثم رجع الى الروم
فولي القضاء وارتفع قدره واشتهر ذكره وشاع فضله وكان حسن السمت كثير الفضل ولما دخل القاهرة اجتمع به فضلاء الدهر وذاكروه وباحثوه وشهدوا له بالفضيلة وصنف
في الاصول كتابا اقام في عمله ثلثين سنة واقرا شرح المختصر للعضد نحو عشرين مرة **محمد بن خزيمة** ابو عبد الله البلخي القلاسي نسبة الى القلس هو الحبل الذي يربط به السفينة
وهو احد مشايخ بلخ وله اختيارات في المذهب توفي سنة ٣١٤ **محمد بن رسول** بن يونس احد شراح مختصر القدوري سمى شرحه بالبيان في شرح المختصر **محمد بن سلام** ابو نصر البلخي تارة
يذكر في الفتاوى باسمه وتارة بكنيته وتارة بهما وهو صاحب الطبقة العالية حتى انهم عدوه من اقران ابي حفص الكبير وما وقع في بعض الكتب نصر بن سلام فغلط **قال الجامع** ذكر
الفقيه ابو الليث في آخر كتابه النوازل ان وفاته كانت سنة ٣٠٥ خمس وثلث مائة **محمد بن سلمة** ابو عبد الله الفقيه البلخي ولد سنة ١٩٢ اثنتين وتسعين ومائة وتفقه على شداد بن حكيم
ثم على ابي سليمان الجوزجاني ومات سنة ٢٧٨ ثمان وسبعين ومائتين **محمد بن سليمان** بن الحسن جمال الدين ابو عبد الله المفسر المعروف بابن النقيب البلخي ثم القدسي مولده
بالقدس سنة ٦١١ احدى عشرة وست مائة وكان زاهدا عالما فقيها له مشاركة تامة في العلوم وقدم القاهرة ودرس بها ثم عاد الى القدس وتوفي به سنة ٦٦٨ ثمان وستين وست مائة
جمع التفسير في ثمانين مجلدا لم يسبق اليه **قال الجامع** ذكره مجير الدين الحنبلي مؤرخ القدس في كتابه الانس الجليل في تاريخ القدس والخليل عند ذكر الفقهاء الحنفية وقال الشيخ الامام
العالم الزاهد المفسر جمال الدين ابو عبد الله محمد بن سليمان بن الحسن بن الحسين البلخي ثم المقدسي الحنفي المعروف بابن النقيب مولده في النصف من شعبان سنة ٦٢١ احدى وعشرين
وقيل احدى عشرة وست مائة بالقدس الشريف واشتغل بالقاهرة واقام مدة بالجامع الازهر ودرس في بعض المدارس هناك ثم انتقل الى القدس واستوطنه فيها الى ان مات به وكان
شيخا فاضلا في التفسير له فيه مصنف حافل كبير جمع فيه خمسين مصنفا من التفاسير بلغ تسعة وتسعين مجلدا وكان الناس يقصدون زيارته بالقدس ويتبركون بدعائه توفي في المحرم
سنة ٦٩٨ ثمان وتسعين وقيل سبع وثمانين وست مائة انتهى **وفي** حسن المحاضرة ابن النقيب الامام العلامة المفتي جمال الدين ابو عبد الله محمد بن سليمان بن حسن البلخي ثم القدسي مدرس العاشورية
بالقاهرة ولد في شعبان سنة ٦١١ وقدم مصر فسمع بها من يوسف بن المخيلي واقام مدة بالجامع الازهر وصنف تفسيرا كبيرا الى الغاية وكان اماما عابدا زاهدا امارا بالمعروف كبير القدر
مات بالقدس في المحرم سنة ٦٩٨ ذكره الذهبي في العبر انتهى **محمد بن سليمان** بن سعد بن مسعود الرومي الشهير بالمولى محيي الدين الكافيجي لكثرة اشتغاله بالكافية في النحو كان اماما كبيرا
في كل العلوم اخذ العلم عن المولى شمس الدين محمد بن حمزة الفناري وحافظ الدين محمد بن محمد بن شهاب البزازي قال صاحب الشقائق النعمانية قال السيوطي هو شيخنا العلامة
استاذ الاستاذين ولد سنة ٧٨٨ ثمان وثمانين وسبع مائة ورحل الى بلاد العجم واخذ عن الفناري والبرهان حيدر تلميذ التفتازاني وعبد اللطيف بن ملك شارح المجمع والبزازي وغيرهم
ودخل القاهرة واخذ منه الاعيان وكان اماما كبيرا في المعقولات كلها وله اليد الحسنة في الفقه والتفسير والنظم في الحديث وقال لي مؤلفات كثيرة نسبتها فلا اعرف اسماءها واكثرها
مختصرات واجلها وانفعها شرح قواعد الاعراب وشرح كلمتي الشهادة ومختصر في الحديث ومختصر في التفسير سماه التيسير لازمته اربع عشرة سنة وسمعت منه التحقيقات وقال لي يوما اعراب زيد قائم
ماذا فقلت قد صرنا في مقام الصغير يسال عنا هذا فقال فيه مائة وثلث عشرة بحثا فقلت لا اقوام من المجلس حتى استفيدها فاخرج تذكرتها فكتبتها وتوفي شهيدا بالاسهال

ليلة الجمعة رابع جمادى الاولى سنة ثلث وسبعين وثمان مائة **قال الجامع** قد ذكره السيوطي في حسن المحاضرة واطال الكلام في ترجمته في البغية فقال في
حسن المحاضرة شيخنا العلامة محي الدين محمد بن سليمان بن مسعود الامام المحقق علامة الوقت استاذ الدنيا في المعقولات ولد قبل ثمان مائة تقريبا واخذ عن البرهان حيدرة والشمس
بن الفري وجماعة وتقدم في فنون المعقول حتى صار امام الدنيا وله تصانيف كثيرة انتهى **وفي** البغية ولد سنة ٧٨٨ واشتغل بالعلم اول ما بلغ ورحل الى بلاد العجم والتتر ولقي
العلماء الاجلاء فاخذ عن الشمس الفري وحيدر والشيخ واحد وابن فرشتة شارح المجمع وحافظ الدين البزازي وغيرهم ودخل القاهرة ايام الاشرف برسباي فظهرت
فضائله وولي مشيخة الشيخونية لما رغب عنها ابن الهمام وكان اماما كبيرا في المعقولات كلها والكلام واصول الفقه والتصريف والاعراب والمعاني والبيان والجدل والمنطق والفلسفة
والهيأة بحيث لا يشق عليه شيء في شيء من هذه العلوم وله اليد الحسنة في الفقه والتفسير والنظر في علوم الحديث والف فيه واما تصانيفه في العلوم العقلية فلا تحصى بحيث اني سألته
ان يسمي لي جميعها لاثبتها في ترجمته فقال لا اقدر على ذلك وكان صحيح العقيدة في الديانات حسن الاعتقاد في الصوفية محبا لاهل الحديث كثير التعبد على كبر سنه كثير الصدقة
سليم الفطرة صبورا على الاذى لازمته اربع عشرة سنة فما جئته الا سمعت منه التحقيقات والعجائب ما لم اسمع قبل ذلك انتهى ملخصا **محمد بن سليمان** بن وهب بن
ابي العز شمس الدين الدمشقي كان فاضلا عالما بالخلاف جامعا للفروع والاصول اخذ عن ابيه عن الحصيري عن قاضيخان وذكر في الجواهر المضية انه افتى اكثر من ثلثين سنة
بدمشق وبها مات قاضيا سنة ٦٩٩ تسع وتسعين وست مائة **محمد بن سماعة** بن عبد الله بن هلال بن وكيع ابو عبد الله التميمي حدث عن الليث بن سعد وابي يوسف ومحمد واخذ الفقه
عنهما وعن الحسن بن زياد وكتب النوادر عن ابي يوسف ومحمد ولد سنة ١٣٠ ثلثين ومائة ومات سنة ٢٣٣ ثلث وثلثين ومائتين بلغ هذا الحسن وهو يركب الخيل ويقبض الابكار ويصلي
كل يوم مائتي ركعة وولي القضاء للمامون ببغداد بعد موت يوسف بن الامام ابي يوسف سنة ١٩٢ اثنتين وتسعين ومائة فلما ضعف بصره استعفى ولما مات قال يحيى بن معين مات ريحانة
العلم من اهل الرأي له كتاب ادب القاضي وكتاب المحاضر والسجلات والنوادر وغيرها وتفقه عليه ابو جعفر احمد بن ابي عمران البغدادي شيخ الطحاوي وابو بكر بن محمد القمي وعبد الله بن جعفر ابو علي
الرازي وغيرهم **قال الجامع** ذكر القاري انه من الحفاظ الثقات وحكى عنه انه قال اقمت اربعين سنة لم تفتني التكبيرة الاولى الا يوما واحدا ماتت فيه امي
وقد فاتتني صلوة واحدة مع جماعة فقمت فصليت خمسا وعشرين مرة اريد بذلك التضعيف فغلبتني عيني فاتاني آت وقال يا محمد صليت خمسا وعشرين مرة ولكن كيف لك
بتامين الملائكة انتهى **قلت** هذه حكاية مطربة تدل على ان ما ورد في الحديث من ان صلوة الجماعة تزيد على صلوة الفذ خمسا وعشرين درجة او سبعا وعشرين درجة منشاها
المجموع من حيث المجموع بالهيأة المخصوصة فلا يحصل ذلك الفضل لمن صلى صلوة بمرات ولو الف مرة وفي ذلك شهادة عظيمة على فضل الجماعة **محمد بن سهل** ابو عبد الله
المعروف بالتاجر كان من ائمة المسلمين الملازمين لمجالس ابي العباس احمد بن هارون الفقيه الحنفي الحاكم المزني المعروف بالتيان نسبة الى بيع التين المتوفى سنة ٣٤٩ تسع واربعين وثلث مائة
وهو كان ملازما لشيخ الحنفية ابي القاسم عبد الرحمن بن رجاء البردعي المتوفى سنة ٣٩٩ تسع وتسعين ومائتين من اصحاب الفقيه الزاهد ايوب بن الحسن النيسابوري
المتوفى سنة ٢٥١ احدى وخمسين ومائتين من تلامذة محمد بن الحسن ومات التاجر سنة ٣٦٠ ستين وثلث مائة **محمد بن شجاع** ابو عبد الله الثلجي تفقه على الحسن بن ابي مالك والحسن
بن زياد وبرع في العلم وكان فقيه العراق في وقته والمقدم في الفقه والحديث مع ورع وعبادة مات فجاءة سنة ٢٦٧ سبع وستين ومائتين ساجدا في صلوة العصر وله كتاب
تصحيح الآثار وكتاب النوادر وكتاب المضاربة وكتاب الرد على المشبهة وغيرها وله ميل الى مذهب المعتزلة **قال الجامع** هو مضعف في رواية الحديث عند المحدثين
وان كان في نفسه من الكاملين **قال** السمعاني المشهور بهذه النسبة اي الثلجي ابو عبد الله محمد بن شجاع يعرف بابن الثلجي كان فقيه العراق في وقته واخذ عن الحسن
بن زياد اللؤلؤي وحدث عن يحيى بن آدم واسمعيل بن علية ووكيع وابي اسامة ومحمد بن عمر الواقدي وروى عنه يعقوب بن شيبة وابن ابنه محمد بن احمد بن
يعقوب في آخرين وسئل احمد بن حنبل عنه فقال مبتدع صاحب هوى وبعث المتوكل الى احمد يسأله عن ابن الثلجي ويحيى بن اكثم في ولاية القضاء فقال اما ابن
الثلجي فلا وقال زكريا بن محمد الساجي فاما محمد بن شجاع كان كذابا احتال في ابطال حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم نصرة لابي حنيفة وحكى ابو عبد الله الهروي
صاحب الثلجي قال سمعت الثلجي يقول ولدت في رمضان سنة ١٨١ احدى وثمانين ومائة وتوفي في صلوة العصر وهو ساجد لاربع ليال خلون من ذي الحجة سنة ٢٦٦
ست وستين ومائتين انتهى ملخصا **وفي** سير النبلاء في الطبقة الرابعة عشر محمد بن شجاع الفقيه احد الاعلام البغدادي الحنفي ويعرف بابن الثلجي سمع من ابن علية ووكيع وابي اسامة
وطبقتهم واخذ الحروف عن يحيى بن آدم والفقه عن الحسن بن زياد وكان من بحور العلم وكان صاحب تعبد وتهجد وتلاوة وله كتاب المناسك في نيف وستين جزءا وعاش
خمسا وثمانين سنة ومات سنة ٢٦٦ انتهى **وفي** كامل ابن الاثير في حوادث سنة ٢٦٦ فيها توفي محمد بن شجاع ابو بكر الثلجي وكان من اصحاب الحسن بن زياد صاحب ابي حنيفة
والثلجي بالثاء المعجمة مثلث والجيم انتهى **وفي** النهاية شرح الهداية لبدر الدين محمود العيني الثلجي محمد بن شجاع نسبة الى ثلج بن عمرو بن مالك بن عبد مناف وليس هو

٦٩

منسوبا الى بيع الثلج ويقال له ابن الثلجي له تصانيف كثيرة فان قلت اهل الحديث يشنعون عليه تشنيعا بليغا ونقل ابن الجوزي عن ابن عدي انه كان يضع الحديث في التشبيه
وينسبها الى اهل الحديث قلت من جملة تصانيفه كتاب الرد على المشبهة فكيف يصح عنه وكان دينا صالحا عابدا فقيه اهل الراي في وقته انتهى ملخصا وفي طبقات القاري هو فقيه
اهل العراق في وقته والمقدم في الفقه والحديث وقراءة القرآن مع ورع وعبادة قال الحاكم روى محمد بن احمد بن موسى القمي عن ابيه عنه كتاب المناسك له في نيف
وستين جزء كبار وله تصحيح الآثار وهو كتاب كبير وكتاب النوادر وكتاب المضاربة وكتاب الرد على المشبهة وله ميل الى المعتزلة وقال ابو الحسن علي بن صالح حكى لي جدي انه
سمع الثلجي يقول اوفوني في هذا البيت فانه لم يبق فيه طابق الا ختمت فيه القرآن انتهى ملخصا **محمد بن شهاب** بن يوسف بن عمر بن احمد ناصر الدين الكروري كان
جامعا للعلوم فروعا واصولا ومعقولا ومنقولا اخذ الفقه عن السيد جلال الدين الكرلاني صاحب الكفاية شرح الهداية **قال الجامع** هو والد صاحب الفتاوى البزازية محمد
ابن محمد بن شهاب البزازي وسياتي ذكره ان شاء الله تعالى **محمد بن طاهر** بن عبد الرحمن بن الحسن السغدي السمرقندي اللبادي بفتح اللام وفتح الباء الموحدة المشددة
بعد الالف دال مهملة نسبة الى سكة اللبادين محلة بسمرقند تفقه على صدر الاسلام ابي اليسر محمد البزدوي عن اسمعيل بن عبد الصادق عن عبد الكريم البزدوي عن ابي منصور
الماتريدي عن ابي بكر الجوزجاني عن ابي سليمان الجوزجاني عن محمد **قال الجامع** ارخ السمعاني وفاته في النصف من صفر سنة ٥١٥ خمس عشرة وخمس مائة **محمد بن عباد** بن ملك داود
ابن حسن داود ابو عبد الله صدر الدين الخلاطي كان اماما فاضلا اخذ العلم عن جمال الدين محمود بن عبد السيد الحصيري عن الحسن قاضيخان وصنف تلخيص الجامع الكبير ومختصر
مسند ابي حنيفة سماه مقصد المسند ومات في رجب سنة ٦٥٣ اثنتين وخمسين وست مائة وقرا عليه التلخيص قاضي القضاة احمد السروجي **قال الجامع** ذكر القاري ان الخلاطي
بكسر الخاء نسبة الى بلد بالروم **محمد بن عبد الاول** التبريزي الشهير بالمولى امير كيو كان عالما فاضلا عارفا بالعلوم العقلية والشرعية جامعا بالفنون الاصلية والفرعية
وكانت له معرفة تامة في صناعة الانشاء وكان ابوه قاضي الحنفية بتبريز وقد راى المولى جلال الدين الدواني وهو صغير وقد اتى في حيوة والده بلاد الروم وكان بين والده
وبين عبد الرحمن بن المؤيد محبة فعرضه على السلطان بايزيد خان فاعطاه مدرسة الوزير مصطفى باشا ثم نال منصب القضاء وتدريس مدارس بروسا ومغنيسا والقضاء بدمشق
وحلب وقسطنطينية وجرت بينه وبين السيد محمد بن عبد القادر مناظرات **محمد بن عبد الجبار** بن احمد بن محمد ابو منصور السمعاني التميمي المروزي كان فاضلا ورعا متقنا
محكم اللغة والعربية وصنف فيها التصانيف واخذ الفقه عن جعفر بن محمد المستغفري عن ابي علي النسفي عن ابي بكر **محمد بن الفضل** عن عبد الله السبذموني **قال الجامع**
ارخ الذهبي في الطبقة الرابعة والعشرين من سير النبلاء وفاته سنة ٤٥٠ خمسين واربع مائة وهو والد الجد ابي سعد عبد الكريم بن محمد بن منصور بن محمد بن عبد الجبار السمعاني صاحب
كتاب الانساب الذي ننقل عنه في كتابنا هذا كثيرا وكان محمد بن عبد الجبار هذا من رؤساء الحنفية وولده منصور بن محمد بن عبد الجبار كان اولا حنفيا ثم تحول شافعيا فصار
اولاده واحفاده كلهم شافعية **وقد** ترجم الذهبي في الطبقة الخامسة والعشرين من سير النبلاء منصور بن محمد فقال الامام العلامة مفتي خراسان شيخ الشافعية ابو المظفر منصور
ابن محمد بن عبد الجبار بن احمد التميمي السمعاني المروزي الحنفي ثم الشافعي قال عبد الغافر الفارسي في تاريخه هو وحيد عصره في وقته فضلا وطريقة وزهدا تفقه على ابيه وصار
من فحول المناظرين واخذ يطالع كتب الحديث وحج ورجع وترك طريقته التي ناظر عليها ثلثين سنة وتحول شافعيا واظهر ذلك سنة ٤٦٨ ثمان وستين واربع مائة فاضطرب
اهل مرو وتشوش العوام حتى وردت الكتب من الامير سلجوق في شانه والتشديد فخرج من مرو ورافقه طائفة من الاصحاب فصار الى طوس وقصد نيسابور فاستقبله الاصحاب
استقبالا عظيما ايام نظام الملك واكرموه ونزل في عز وحشمة وكان بحرا في الوعظ حافظا فظهر له القبول واستحكم امره في مذهب الشافعي ثم عاد الى مرو ودرس بها
وصنف تصانيف وقال ابو سعد السمعاني سمعت شهردار سمعت منصور بن احمد وساله ابي فقال سمعت ابا المظفر السمعاني يقول كنت حنفيا فحججت فرايت رب العزة في المنام
فقال عد الينا يا ابا المظفر فانتبهت وعلمت انه يريد مذهب الشافعي فرجعت اليه انتهى **ولنسرد** ههنا عبارة ابي سعد السمعاني صاحب الانساب المشتملة على ذكر
ابيه وجده ووالد جده وغيرهم قال السمعاني بفتح السين المهملة وفتح العين المهملة وسكون الميم بينهما في آخره نون هذه النسبة الى سمعان بطن من تميم وممن انتسب اليه من
سلفنا القاضي الامام ابو منصور محمد بن عبد الجبار بن احمد بن محمد بن جعفر بن احمد بن عبد الجبار بن الفضل بن الربيع بن مسلم بن عبد الله السمعاني المروزي كان اماما
ورعا متقنا احكم العربية واللغة وصنف فيها التصانيف المفيدة وولداه ابو القاسم علي وابو المظفر المنصور جدي اما ابو القاسم فهو علي بن محمد بن عبد الجبار السمعاني
كان فاضلا عالما كثير المحفوظ خرج الى كرمان وصاهر الوزير بها ورزق الاولاد وكان قد سمع مع والده من شيوخه ولما انتقل اخوه جدنا ابو المظفر من مذهب ابي حنيفة الى
مذهب الشافعي هجره واظهر الكراهة وقال خالفت مذهب الوالد فكتب جدي كتابا اليه وقال ما تركت المذهب الذي كان عليه والدي في الاصول بل انتقلت من مذهب
القدرية فان اهل مرو صاروا في اصول عقائدهم الى راي اهل القدر وصنف كتابا يزيد على عشرين جزءا في رد القدرية واهداه اليه فرضي عنه وطاب قلبه وابنه ابو العلاء

علي بن علي السمعاني اقام عنده مدة يتعلم ويدرس الفقه ولما مات والده فوض اليه ما كان الى والده من المدرسة وغيرها ورزق ابو العلاء الاولاد وهم بكرمان
ونواحيها الى الساعة علماء وجدنا ابو المظفر منصور بن محمد بن عبد الجبار امام عصره بلا مدافعة وعديم النظير في وقته ومن طالع تصانيفه وانصف عرف محله من العلم
صنف التفسير الحسن المليح الذي استحسنه كل من طالعه واملى الحديث في مجالس وصنف التصانيف في الحديث مثل منهاج اهل السنة والانتصار والرد على القدرية وغيرها
وصنف في اصول الفقه القواطع وفي الخلاف البرهان وهو مشتمل على قريب من الف مسألة خلافية والمختصر الذي سار في الآفاق والاقطار الملقب بالاصطلام رد فيه على
ابي زيد الدبوسي واجاب عن الاسرار التي جمعها وكان فقيها مناظرا انتقل بالحجاز الى مذهب الشافعي واخفى ذلك الى ان وصل الى مرو وجرى به في الانتقال محن ومخاصمات وثبت
عليه ونصر ما اختاره وكان مجالس وعظه كثير النكت والفوائد سمع الحديث الكثير في صغره وكبره وكانت ولادته سنة ٤٢٦ ست وعشرين واربع مائة في ذي الحجة و
وفاته يوم الجمعة الثالث والعشرين من ربيع الاول سنة ٤٨٩ تسع وثمانين واربع مائة بمرو ورزق من الاولاد خمسة ابو بكر محمد والدي وابو محمد الحسن وابو القاسم احمد وابن
رابع وبنت ماتا عقيب موته بمدة يسيرة فاما والدي ابو بكر محمد بن منصور بن محمد بن عبد الجبار كان والده يقول على رؤس الاشهاد في مجلس الاملاء ابني محمد اعلم مني وافضل تفقه
عليه وبرع في الفقه وفاق اقرانه وشرع في عدة مصنف ما تم شيء منها لانه لم يتمتع بعمره سافر الى الحجاز والعراق ورحل الى اصبهان لسماع الحديث وادرك
الشيوخ والاسانيد العالية واملى مائة واربعين مجلسا في الحديث من طالعها علم ان احدا لم يسبقها بمثلها وكتب لي اجازة بجميع مسموعاته وكانت ولادته في جمادى الاولى سنة ٤٦٦
ست وستين واربع مائة وتوفي يوم الجمعة الثالث من صفر سنة ٥١٠ عشر وخمس مائة ودفن عند والده واما عمي الاكبر ابو محمد الحسن بن ابي المظفر السمعاني كان اماما زاهدا عابدا ورعا
كثير العبادة والتهجد تفقه على والده وسمع منه الحديث ورحل مع والدي الى نيسابور وسمع اباه وجماعة وسمعت منه الكثير وكان يحبني ويكرمني وظني انه ولد بعد والدي
بسنتين ودخل عليه اللصوص وخنقوه ليلة الاثنين سنة ٥٣٢ احدى وثلثين وخمس مائة وولده ابن عمي ابو منصور محمد بن الحسن كان اماما فاضلا وافر الادب له يد باسطة
في الشعر وتوفي بعد والده بسنتين ليلة عرفة سنة ٥٣٣ ثلث وثلثين وخمس مائة وعمي الاصغر استاذي ابو القاسم احمد بن منصور كان اماما فاضلا مناظرا واعظا مليح الوعظ
حسن الشعر له فضائل جمة تفقه على والدي وخلفه بعده في ما كان مفوضا اليه وكانت ولادته سنة ٤٨٧ سبع وثمانين واربع مائة وتوفي في الثالث والعشرين من شوال
سنة ٥٣٤ اربع وثلثين وخمس مائة انتهى كلام ابي سعد السمعاني عبد الكريم بن محمد بن منصور بن محمد بن عبد الجبار في كتاب الانساب وهو كتاب مفيد جدا يدل على تبحر مؤلفه في هذا الفن
وانه لم يسبق بمثله وله تصانيف اخر ايضا تدل على فضله كالذيل على تاريخ بغداد للخطيب وتاريخ مرو وطراز المذهب في آداب الطلب وتحفة المسافر والمناسك وغير
ذلك وكانت وفاته على ما في الانس الجليل في تاريخ القدس والخليل سنة ٥٦٢ اثنتين وستين وخمس مائة بمرو **محمد بن عبد الرحمن** بن علي المعروف بشمس الدين ابن
الصائغ كان نحريرا متبحرا جامعا للعلوم ضابطا للفنون سمع الحديث بمصر والشام وبرع ودرس وافاد وله تصانيف منها التعليقة في المسائل الدقيقة ومجمع الفرائد
سبعة عشر مجلدا والمباني في المعاني والمنهج القويم في فوائد تتعلق بالقرآن العظيم وشرح الفية ابن مالك في النحو وشرح مشارق الانوار وشرح البردة وغير ذلك مات سنة ٧٧٧
سبع وسبعين وسبع مائة **قال الجامع** ذكره السيوطي في البغية وقال قال ابن حجر ولد سنة ٧١٠ عشر وسبع مائة واشتغل بالعلم وبرع في اللغة والنحو واخذ عن الشهاب بن المرحل وابي
حيان والفخر الزيلعي وسمع الحديث من الدبوسي وابي الفتح اليعمري وكان ملازما للاشتغال كثير المعاشرة للرؤساء كثير الاستحضار فاضلا بارعا حسن النظم والنثر حسن
الاخلاق ولي قضاء العسكر وافتاء دار العدل ودرس بالجامع الطولوني وغيره وله من التصانيف شرح المشارق في الحديث وشرح الالفية في غاية الحسن والجمع والاختصار
والتذكرة عدة مجلدات في النحو ونتائج الافكار والرقم على البردة والوضع الباهر في رفع افعل الظاهر واختراع الفهوم لاجتماع العلوم وروض الافهام في افهام الاستفهام
وحاشية على مغني ابن هشام وصل فيها الى اثناء الباء اخذ عنه العلامة عز الدين محمد بن ابي بكر بن جماعة وروى عنه الجمال بن ظهيرة وعبد الله بن عمر بن عبد العزيز
ابن جماعة ومات في حادي عشر شعبان سنة ٧٧٦ ست وسبعين وسبع مائة وخلف ثروة واسعة انتهى ملخصا **وذكره** في حسن المحاضرة وارخه سنة ٧٧٧ كما ارخه الكفوي **محمد بن
عبد الرحمن** بن محمد بن محمود السمرقندي السنجاري كان شيخا كبيرا وعالما متبحرا ولد بسمرقند سنة ٦٧٥ خمس وسبعين وست مائة وبعد ما بلغ رتبة الكمال ساح في البلاد ثم اقام
بماردين ودرس وصنف وافتى الى ان مات بها في رمضان سنة ٧٢١ احدى وعشرين وسبع مائة وله كتاب عمدة الطالب لمعرفة المذاهب جمع فيها المذاهب الاربعة
ومذهب داود والشيعة **قال الجامع** السنجاري نسبة الى سنجار بكسر السين المهملة وسكون النون مدينة بالجزيرة سميت باسم بانيها سنجار بن مالك وهو اخو آمد الذي بني آمد
كذا قال السمعاني ولا ادري وجه انتساب صاحب الترجمة بل هو اليها ام الى غيرها **محمد بن عبد الرحمن** علاء الدين البخاري المعروف بالعلاء الزاهد له تفسير كبير مشتمل
على مجلدات ضخام تفقه عليه شرف الدين عمر بن محمد العقيلي **قال الجامع** ارخ وفاته صاحب الكشف سنة ٥٤٦ ست واربعين وخمس مائة **محمد بن عبد الرحمن** ابو عبد الله

٧١

الزاهد البخاری اخذ عن الجمال ابی نصر احمد بن عبد الرحمن الریغدموني عن القاضی ابی زید الدبوسی وفی البحر الفقیه نقلا عن السمعانی کان فقیها عالما مفتیا
ذکر الاصولیا متکلما قیل انه صنف فی التفسیر کتابا اکثر من الف جزء ومات لیلة الثانی عشر من جمادی الآخرة سنة ست واربعین وخمس مائة وهو من مشایخ صاحب الهدایة
قال الجامع ظن ان هذا هو الذی قبله لکن یکذبه ما ذکره الکفوی فی موضعین **محمد بن عبد الرشید** بن الحسن بن الحسین علاء الدین ابو حامد السمرقندی الاسمندی نسبة الی
اسمند بضم الهمزة وسکون السین المهملة وسکون النون فی آخره دال مهملة قریة من قری سمرقند کان من متحولی الفقهاء تفقه علی السید الشریف له التعلیقة مشهورة فی
مجلدات وصنف فی الخلاف والتفسیرات بعد ما تنسک سنة ثمان وثمانین واربع مائة واخذ عنه ابو المظفر جمال الاسلام سعد الکرابیسی مصنف الفروق وشیخ الامام نظام الدین
عمر بن صاحب الهدایة **قال الجامع** بکذا وجدته فی نسخة الکفوی فلتراجع نسخة اخری فان الذی فی الانساب بعد ذکر ان اسمند قریة من قری سمرقند منها ابو الفتح
محمد بن عبد الحمید بن الحسین بن الحسن بن حمزة ویعرف بالعلاء العالم کان فقیها فاضلا مناظرا تفقه علی شرف العلوی وصنف تعلیقة فی الخلاف انتهی **وکذا** ذکره
الکفوی انه محمد بن عبد الحمید فی ترجمة الاشرف کما مر ذکره **ثم** انه انح وفاته سنة ثمان وثمانین واربع مائة **وارخ** صاحب الکشف سنة ثمانین وخمسین وخمس مائة **وکذا**
ارخ القاری حیث قال محمد بن عبد الحمید الاسمندی السمرقندی یعرف بالعلاء العالم له تعلیقة فی مجلدات وصنف فی الخلاف واملا التفسیرات سنة ثمانین وخمسین وخمس مائة
بعد ان تنسک وترک المناظرة قیل وله قطعة من شرح المنظومة وله بذل النظر مجلد فی اصول الفقه والهدایة فی اصول الاعتقاد انتهی **محمد بن عبد الرشید** بن نصر بن محمد بن ابراهیم
بن اسحق ابو بکر رکن الدین الکرمانی کان اماما جلیلا غواصا علی المعانی الدقیقة له الید الباسطة فی المذهب والخلاف والباع الممتد فی حسن الکلام ونقل الفتاوی من الاسلاف
اخذ العلم عن رکن الاسلام ابی الفضل عبد الرحمن الکرمانی عن فخر القضاة الارسابندی عن علی المروزی عن الدبوسی عن الاسترو شنی عن ابی بکر بن الفضل عن السندموني
عن ابی عبد الله عن ابیه عن محمد واخذ ایضا عن جمال الدین المطهر بن حسین الیزدی وله غرر المعانی فی فتاوی ابی الفضل الکرمانی وزهرة الانوار فی الحدیث وجواهر
الفتاوی وحیرة الفقهاء وغیر ذلک **محمد بن عبد الستار** بن محمد شمس الائمة الکردری ولد سنة تسع وتسعین وخمس مائة وقرأ الادب علی ناصر الدین المطرزی صاحب
المغرب ثم طلب العلم واجتهد وقرأ علی الامام زاده صاحب شرعة الاسلام وسمع الحدیث منه وقدم بخارا واخذ عن عماد الدین عمر الزرنجری وبها اخذ عن شمس الائمة بکر بن
محمد الزرنجری عن الحلوائی عن ابی علی النسفی عن محمد بن الفضل عن السندموني عن ابی حفص الصغیر عن ابیه عن محمد واخذ ایضا عن منهاج الشریعة قوام الدین الصفار عن ابیه ٧٢
ابراهیم الصفار عن ابیه اسمعیل الصفار عن ابی یعقوب یوسف السیاری عن ابی اسحق النوقدی عن الهندوانی عن ابی بکر الاسکاف عن محمد بن سلمة عن ابی سلیمان
الجوزجانی عن محمد واخذ ایضا عن بدر الدین عمر الورسکی وشرف الدین العقیلی ونور الدین الصابونی واجل اساتذته فخر الدین حسن بن منصور الاوزجندی صاحب الهدایة علی بن
ابی بکر وبرع فی العلوم وفاق علی اقرانه واقر له بالفضل والتقدم اهل زمانه حتی قیل انه احیی علم الفروع واصوله بعد ابی زید الدبوسی مات بخارا یوم الجمعة تاسع المحرم سنة
اثنتین واربعین وست مائة ودفن بسندموني عند قبر الاستاذ عبد الله السندموني وتفقه علیه ابن اخته محمد بن محمود بن عبد الکریم المعروف بخواهرزاده وحمید الدین الضریر
علی الرامشی وحافظ الدین الکبیر محمد بن محمد البخاری ومحمد المایمرغی وغیرهم **قال الجامع** رأیت له رسالة فی الرد علی متحول الامام الغزالی المشتمل علی التشنیع القبیح
علی الامام ابی حنیفة اولها الحمد لله رب العالمین الخ رتبها علی ستة فصول وتعقب فیها علی الغزالی قولا قولا واذکر فیها مناقب ابی حنیفة وهی رسالة نفیسة
حسنة جدا مشتملة علی ابحاث شریفة الا انه بسط الکلام فی بعض مواضعها بالشناعة علی الامام الشافعی واتباعه لکنه بالنسبة الی تشنیع الغزالی علی ابی حنیفة قلیل جدا
ووجدت علی ظهر نسخة منها بخط بعض الثقات ترجمته هذه العبارة الشیخ الامام العلامة الهمام المحقق المدقق محمد بن محمد بن عبد الستار الکردری الحمادی الکنیة ابو الوجد
ولقبه شمس الائمة ولد ثامن عشر ذی القعدة سنة ومات سنة تاسع المحرم وکان بارعا فی معرفة المذاهب احیی علم اصول الفقه بعد اندراسه تفقه علیه خلق کثیر انتشروا فی
فی الفقه لما ذکره الکفوی فی اسمه وسنة ولادته **ثم** راجعت النهایة شرح الهدایة للسغناقی وفتح القدیر حاشیة الهدایة لابن الهمام والبنایة شرح الهدایة للعینی فرأیت انهم سموه فی دیباجة
کتبهم عند ذکر اسانیدهم الی صاحب الهدایة بمحمد بن عبد الستار بن محمد الکردری کما ذکره الکفوی فلیکن هو المعتمد **محمد** المعروف بصدر جهان بن عبد العزیز بن محمد بن حسام الدین
الصدر الشهید عمر بن عبد العزیز بن عمر بن مازه کان من اعز ابناء بنی مازه وکان الملک فارسانی البحث عدیم النظیر له شارکة فی العلوم وتعلیق فی الخلاف قدم بغداد حاجا
سنة ست وخمسین وست مائة وکان معه جماعة من فقهاء بلده **قال الجامع** هو علی ما ذکره الکفوی من نسبه یکون ابنا لابن ابن الصدر الشهید عمر شارح الجامع
الصغیر الذی مرت ترجمته **وفی** طبقات القاری محمد بن عبد العزیز البخاری المعروف بصدر جهان له تعلیق فی الخلاف قدم بغداد حاجا سنة ثلث وست مائة
وکان معه جماعة من فقهاء بلده فتلقاه رکب عظیم من الوزراء والامراء والاعیان وحج ولما خرج من بغداد الی بلده خرج الناس خلفه لیسیروا فان غلمانه کانوا یمیغون

الحاج من المارين المنازل فحصل لهم العطش العظيم انتهى **وفيه** مخالفة لما ارخ الكفوى ورودہ بغداد **لكنه** موافق لما فى كامل بن الاثير فى حوادث ٦٣٠ سنة فيهاج برهان الدين صدر جهان محمد بن احمد بن عبد العزيز بن مازه البخارى رئيس الحنفية فلما جاج لم تحمد سيرته فى الطريق ولم يصنع معروفا وكان قد اكرم ببغداد وعند قدومه من بخارا فلما عاد لم يلتفت اليه سوء سيرته مع الحاج وسماه الحجاج صدر جهنم انتهى **وبه** يظهر خطاء الكفوى فى ماذكره من ورودہ بغداد ٦٣٥ سنة اذ لو كان كذلك لم يكن له ذكر فى الكامل لان منتهى الحوادث المذكورة فيه ٦٣٠ سنة ووفاة **مؤلفه** عز الدين على بن محمد المعروف بابن الاثير الجزرى ٦٣٠ سنة كما ذكره ابن خلكان **لكن** ماذكره ابن الاثير من نسبه يقتضى ان يكون صدر جهان ابنا للصدر السعيد احمد بن عبد العزيز بن عمر بن مازه وهو منظور فيه فليحرر **محمد بن عبد القادر** والد السيد محمد چلپى الطيب فى الممالك العثمانية ختن المفتى ابى السعود العمادى كان عالما نظارا فارسا فى البحث اذا حضر كان هو المشار اليه فى المشكلات اخذ العلم عن حسام چلپى ومحى الدين چلپى وشمس الدين احمد بن كمال باشا وبلغ رتبة الفضل والكمال واشتهر من اعيان الطلبة فاخذه المولى خير الدين معلم السلطان سليمان خان ثم اخذ المولى محى الدين الكفوى وغيرهما واقرانهم درسا واحدا وكانوا عشرة كاملة وشرفهم بالشرف ملازمة سيد السلطنة واعطاه السلطان مدرسة قاسم باشا بروسا ثم صار مدرسا بالقسطنطنية ثم ولى قضاء مصر ثم قضاء ادرنة ومات بقسطنطنية ٩٦٣ سنة ثلث وستين وتسع مائة **محمد بن عبد الكريم** بن عثمان المعروف بابن الشحاع له اليد الطولى فى الفروع والاصول اخذ عن شمس الدين عبد الله بن عطار ومات ٧٦٠ سنة ست وسبعين وست مائة **محمد بن عبد الكريم** برهان الائمة شمس الدين الترکستانى الخوارزمى امام فقيه اخذ الفقه عن الدهقان محمد بن احمد بن الكاسانى عن نجم الدين عمر النسفى وتفقه عليه مختار الزاهدى صاحب القنية **محمد بن عبد الله بن سعد** قاضى القضاة شمس الدين المقدسى الديرى نسبة الى دير قرية بدمشق ولد بها ٦٤٠ سنة اربعين وسبع مائة واشتغل واجتهد ومهر فى العلوم ومات ٧٠٠ سنة سبع وعشرين وثمان مائة ذكره السيوطى فى حسن المحاضرة واخذ عنه ابنه سعد الدين سعد الدير **قال الجامع** ذكره الحافظ ابن حجر فى المجمع الموسس وقال انه اشتغل بالعلم ووظب فمهر الفنون وناظر العلماء وكتب الخط الحسن وكان ابوه تاجرا واشتغل هو بنفسه لكن لم يطلب الحديث وقال لى غير مرة اشتغلت فى كل فن الا فى الحديث ودخل القاهرة مرارا واشتهرت فضائله وولى القضاء بالقاهرة فى جمادى الاولى ٨١٩ سنة تسع وعشرين وثمان مائة ثم الشيخة بالمؤيدية ٨٢٣ سنة اثنين وعشرين وثمان مائة وسافر فى رجب ٨٢٤ سنة الى بيت المقدس فمات فى تاسع ذى الحجة منها انتهى ملخصا **محمد بن عبد الله** بن فاضل ابو بكر مجد الائمة السنجكتى ضبطه عبد القادر بضم السين المهملة وسكون الراء وفتح الخاء المعجمة والكاف والتاء المثناة الفوقية آخر الحروف نسبة الى سنجكت من بلاد سمرقند كان اماما فاضلا مرجع العلماء توفى بسمرقند ٨٠٢ سنة ثمان عشرة وثمان مائة وتفقه عليه ضياء الدين محمود البندنيجى وله طريقة حسنة **قال الجامع** ذكره السمعانى وقال تفقه اولا بسمرقند ثم بخارا وسكنها وكانت له قوة النظر وباع طويل سمع ابا المعالى محمد بن محمد بن يوروى عنه جماعة كثيرة مات بسمرقند يوم الجمعة اول يوم من ذى الحجة ٥٠٢ سنة ودفن ببخارا انتهى **وبه** يظهر خطاء القارى حيث ذكر ان سنجكت قرية بنيسابور فاشتبه عليه السنجكت بالسنجك فان قرية نيسابور هو السنگ **محمد بن عبد الله** بن المثنى بن عبد الله بن انس بن مالك رض من اصحاب زفر ذكر ابن قتيبة انه ولى قضاء البصرة بعد ابن هبيرة ثم ولى قضاء العسكر ببغداد ثم ولى قضاء البصرة ومات بها ٢١٥ سنة خمس عشرة ومائتين **قال الجامع** ذكر القارى انه روى عنه البخارى فى الصحيح عن حميد عن انس رفعه يا انس كتاب الله القصاص وهو احد ثلاثيات البخارى وقد نثرتها بعون البارى وروى عنه ايضا احمد وابن المدينى وروى له الائمة الستة فى كتبهم **محمد بن عبد الله** بن محمد بن عمر ابو جعفر الفقيه البلخى الهندوانى شيخ كبير وامام كبير جليل القدر من اهل بلخ كان على جانب عظيم من الفقه والذكاء والزهد والورع ويقال له ابو حنيفة الصغير لفقهه حدث ببلخ وافتى بالمشكلات واوضح المعضلات تفقه على ابى بكر الاعمش عن ابى بكر الاسكاف عن محمد بن سلمة عن ابى سليمان عن محمد عن ابى حنيفة وتفقه عليه نصر بن محمد ابو الليث الفقيه وجماعة كثيرة وكانت وفاته ببخارا ٣٦٢ سنة اثنتين وستين وثلث مائة **محمد بن عبد الله** قاضى القضاة ابو الحسين الناصحى الامام الحنفية فى وقته كان فقيها مناظرا جدليا عالما له الخط الوافر من الادب اخذ عن ابيه ابى محمد عبد الله الناصحى عن القاضى ابى الهيثم عن قاضى الحرمين عن ابى طاهر الدباس عن ابى خازم عن عيسى بن ابان عن محمد وعن عبد الغافر الفارسى قال شاهدت منه مسائل مع ابى المعالى الجوينى الشافعى وكان ابو المعالى يثنى عليه وعلى كلامه لحسن ايراده وقوة فهمه **قال الجامع** ذكره الذهبى فى الطبقة الخامسة والعشرين من سير النبلاء وقال العلامة قاضى القضاة عالم الحنفية ابو بكر محمد بن عبد الله بن الحسين الناصحى النيسابورى سمع ابا سعيد الصيرفى وطائفة وحدث ببغداد وخراسان وروى عنه محمد بن عبد الواحد الدقاق وعبد الوهاب بن الانماطى وآخرون قال عبد الغافر الفارسى فى تاريخه هو قاضى القضاة ابو بكر بن امام الاسلام ابى محمد الناصحى افضل اهل عصره فى الحنفية واعرفهم بالمذهب وجوهم فى المناظرة مع حظ وافر من الادب والشعر والطب درس بمدرسة السلطان فى حيوة ابيه

وولي قضاء نيسابور في دولة الب ارسلان فبقي عشر سنين ونال من الحشمة والدرجة وكان فقيه النفس تكلم في مسائل مع امام الحرمين فكان يثني الامام
عليه ومات منصرفا من الحج في رجب سنة ٤٨٤ اربع وثمانين واربع مائة بقرب اصفهان انتهى **وفي** الكامل في التاريخ لعز الدين علي المعروف بابن الاثير الجزري في
حوادث سنة ٤٨٤ فيها توفي محمد بن عبد الله بن الحسين ابو بكر الناصحي الحنفي كان من اعيان الفقهاء الحنفية يميل الى الاعتزال انتهى **محمد بن عبد الله** ابو عبد الله
الصائغي المعروف بالقاضي السديد تفقه على القاضي محمد بن الحسين الارسابندي وولي قضاء مرو وحدث بها وكان مناظرا كثير العبادة ونسبته الى عمل الصياغة
قال الجامع هو شيخ صاحب الانساب فانه قال بعد ما ذكر ان الصائغي نسبة الى الصياغة فيهم كثرة منهم شيخنا ابو عبد الله محمد بن الحسن الصائغي المعروف بالقاضي
السديد ولي قضاء مرو وحمدت سيرته وكان مناظرا حسن المناظرة جميل الظاهر والباطن تفقه على القاضي فخر الدين ابي بكر محمد بن الحسين الارسابندي وصار نائبا له
في القضاء والخطابة وسمع الحديث منه ومن السيد محمد بن ابي شجاع العلوي السمرقندي وغيرهما انتهى **محمد بن عبد الواحد** بن عبد الحميد كمال الدين الشهير بابن
الهمام السكندري السيواسي كان والده قاضيا بسيواس من بلاد الروم ثم قدم القاهرة وولي خلافة الحكم بها عن القاضي الحنفي ثم ولي القضاء بالاسكندرية وتزوج
بها بنت القاضي المالكي فولد له الكمال محمد سنة ٧٨٨ ثمان وثمانين وسبع مائة فاشتغل بعد ما ترعرع عن صباه عن ابيه عن علماء بلده ثم قرأ الهداية على
سراج الدين الشهير بقاري الهداية وكان اماما نظارا فارسا في البحث فروعي اصولي محدث مفسر حافظ نحوي كلامي منطقي جدلي وله تصانيف مقبولة معتبرة منها
شرح الهداية المسمى بفتح القدير والتحرير في الاصول وغير ذلك مات سنة ٨٦١ احدى وستين وثمان مائة واخذ عنه شمس الدين محمد الشهير بابن امير حاج الحلبي ومحمد
ابن محمد بن الشحنة وسيف الدين بن عمر بن قطلوبغا وغيرهم **قال الجامع** قد طالعت من تصانيفه فتح القدير من الابتداء الى كتاب الوكالة وهو مبلغ تاليفه وتحرير الاصول
والمسايرة في العقائد وزاد الفقير مختصر في مسائل الصلوة ورسالة في اعراب سبحان الله وبحمده وكلها مشتملة على فوائد قلما توجد في غيرها وقد سلك في اكثر تصانيفه لا سيما
في فتح القدير مسلك الانصاف متجنبا عن التعصب المذهبي والاعتساف الا ما شاء الله **وقد** اطال السيوطي في ترجمته في البغية وقال ولد سنة ٧٩٠ تسعين وسبع مائة
وتفقه بالسراج قاري الهداية ولازمه في الاصول وغيرها وانتفع به وبالمحب ابن الشحنة لما قدم القاهرة سنة ٨١٣ ثلث عشرة وثمان مائة ولازمه ورجع معه الى حلب
واقام عنده الى ان مات واخذ العربية عن الجمال الحميدي والاصول وغيره عن البساطي والحديث عن ابي زرعة العراقي وسمع الحديث على الجمال الحنبلي والشمس الشامي
واجاز له المراغي وابن ظهيرة وتقدم على اقرانه وبرع في العلوم وتصدى لنشر العلم فانتفع به خلق كثير وكان علامة في الفقه والاصول والنحو والصرف والمعاني والبيان
والتصوف والموسيقى محققا جدليا نظارا وكان له نصيب وافر مما لارباب الاحوال من الكشف والكرامات وكان تجرد اولا بالكلية فقال له اهل الطريق ارجع فان للناس
حاجة بعلمك وكان ياتيه الوارد كما ياتي الصوفية لكنه يقلع عنه بسرعة لاجل مخالطة الناس اخبرني بعض الصوفية من اصحابه انه كان عنده في بيته الذي بمصر فاتاه
الوارد فقام مسرعا واخذ بيدي يجرني وهو يعدو في مشيته وما زلت اجري معه الى ان وقف على المراكب فقال ما لكم موقفين ههنا فقالوا اوقفنا الريح وما هو باختيارنا
فقال هو الذي يوقفكم فقالوا نعم ثم اقلع عنه الوارد فقال لي لعلي شققت عليك فقلت اي والله انقطع قلبي من الجري فقال لا تاخذ علي فاني لم اشعر بشيء مما فعلته
وكان يلازم لبس الطيلسان كما هو سنة وكان يرخيه كثيرا على وجهه وكان يخفف صلاته كما هو شان الابدال وكان افتى برته في عمره ثم ترك الافتاء جملة وولي
من الوظائف تدريس الفقه بالمنصورية والاشرفية والشيخونية مات يوم الجمعة سابع رمضان سنة ٨٦١ احدى وستين وثمان مائة انتهى ملخصا **محمد بن عثمان** بن ابي الحسن
ابن عبد الوهاب شمس الدين المعروف بابن الحريري اخذ عن ابن المعلم اسمعيل القرشي عن الجمال محمود الحصيري وكان عالما فاضلا فقيها عارفا بالمذهب انتهت
اليه الرياسة في زمانه وتولى قضاء دمشق ومات سنة ٧٢٨ ثمان وعشرين وسبع مائة مولده بدمشق سنة ٦٥٣ ثلث وخمسين وست مائة **محمد** صاحب الهداية برهان الدين
علي بن ابي بكر بن عبد الجليل ابو الفتح جلال الدين الفرغاني نشأ في حجر ابيه وغذي بالعلم والادب وانتهت اليه رياسة المذهب في عصره تفقه على ابيه واقر له بالفضل
والتقدم اهل عصره **محمد بن علي** بن الفضل بن الحسن بن احمد بن ابراهيم بن اسحق بن عثمان بن جعفر بن عبد الله الزرنجري بفتح الزاء المعجمة ثم الراء المهملة المفتوحة
وسكون النون وفتح الجيم بعدها راء مهملة معرب زرنگر قرية من قرى بخارا اخذ الفروع والاصول عن شمس الائمة عبد العزيز الحلواني وتفقه عليه ابنه بكر الزرنجري قال
برهان الاسلام الزرنوجي في فصل رعاية الاستاذ من كتابه تعليم المتعلم ان شمس الائمة الحلواني قد كان خرج من بخارا وسكن في بعض القرى اياما فزار تلامذته الا القاضي
ابو بكر محمد الزرنجري فقال له حين لقيه لم لم تزرني فقال كنت مشغولا بخدمة الوالدة فقال ترزق العمر ولا ترزق رونق الدرس فكان كذلك
فانه كان يسكن في اكثر اوقاته في القرى ولم ينتظم له الدرس فمن تاذى منه استاذه يحرم بركة العلم ولا ينتفع به الا قليل **محمد بن علي** بن محمد بن الحسين

ابن عبد الملک بن عبد الوہاب ابو عبد اللہ الدامغانی الکبیر انتہت الیہ ریاسۃ العراقیین وولی القضاء ببغداد بعد موت ابن ماکولا وتفقہ علی الحسین بن علی الصیمری عن ابی بکر محمد الخوارزمی عن ابی بکر احمد الجصاص عن الکرخی عن البردعی عن ابی علی الدقاق عن الرازی عن محمد ولد سنۃ ۳۹۰ ثمان وتسعین وثلثمائۃ ومات سنۃ ۴۷۸ ثمان وسبعین واربع مائۃ ببغداد وله شرح مختصر الحاکم **قال الجامع** وصفه السمعانی بقوله کان فقیها فاضلا ولی القضاء ببغداد مدۃ وکانت الیه القضاء والریاسۃ تفقه علی ابی عبد الله الصیمری وسمع منه ومن ابی عبد الله محمد بن علی الصوری الحدیث وروی لی عنه عبد الوہاب بن المبارک الانماطی والحسین بن الحسن المقدسی وکانت ولادته بالدامغان سنۃ اربع مائۃ ووفاته سنۃ ثمان وسبعین واربع مائۃ ببغداد واولاده وعقبه باقون الی الساعۃ انتہی **وفی** سیر النبلاء فی الطبقۃ الخامسۃ والعشرین العلامۃ البارع مفتی العراق قاضی القضاۃ ابو عبد الله محمد بن علی بن محمد بن حسن بن عبد الوہاب بن جسویه الدامغانی الحنفی تفقه بخراسان وقدم بغداد شابا واخذ عن القدوری وسمع من القاضی ابی عبد الله الحسین الصیمری ومحمد بن علی الصوری وطائفۃ وحدث عنه عبد الوہاب الانماطی والحسین المقدسی وآخرون مولده بدامغان سنۃ ۳۹۰ وحصل المذہب علی فقر شدید وعنه انه قال تفقهت بدامغان علی ابی صالح الفقیه ثم قصدت نیسابور فاقمت ربقه اشهر وصحبت ابا العلاء صاعد بن محمد قاضیها ثم وردت بغداد قال محمد بن عبد الملک الهمدانی فقر علی القدوری ولازم الصیمری ثم صار من الشهود ثم ولی القضاء للقائم فدام فی القضاء ثلثین سنۃ وشهرا وکان ابو الطیب یقول الدامغانی اعرف بمذہب الشافعی من کثیر من اصحابنا قال وکان بهی الصورۃ حسن المعانی فی الدین والعلم والعقل والحلم وکرم العشیرۃ والمروۃ له صدقات فی السر وکان منصفا فی العلم وکان یورد فی درسه من الملاعبات والنوادر نظیر ما یورد الشیخ ابو اسحق الشیرازی فاذا اجتمعا صار اجتماعهما نزهۃ قلت وکان ذا جلالۃ وحشمۃ رافرۃ الی الغایۃ ینظر بالقاضی ابی یوسف فی زمانه وفی اولاده ایته و قضاۃ وولی قضاء القضاۃ بعد ابن ماکولا سنۃ ۴۳۸ سبع واربعین واربع مائۃ وله خمسون سنۃ ومات فی رجب سنۃ ۴۷۸ ودفن ببداره ثم نقل ودفن ببقیۃ ابی حنیفۃ **وفی** مرآۃ الجنان فی حوادث سنۃ ۴۷۸ فیها توفی قاضی القضاۃ ابو عبد الله الدامغانی محمد بن علی الحنفی تفقه بخراسان ثم ببغداد علی القدوری وسمع من الصوری وجماعۃ وکان نظیر القاضی ابی یوسف فی الجاه والحشمۃ والسودد انتهی **محمد بن علی** بن یوسف بالی بن شمس الدین محمد بن حمزۃ الانصاری الشهیر بمحی الدین جلبی کان عالما فاضلا مفتیا ورعا قرأ علی ابیه وعلی خطیب زاده وصار مدرسا ببرسا وغیرها ثم صار قاضیا بالعسکر المنصور بولایۃ اناطولی ثم بولایۃ رومایلی ومات سنۃ ۹۵۳ اربع وخمسین وتسع مائۃ وله حاشیۃ علی اوائل شرح الوقایۃ وتعلیقات علی الهدایۃ وعلی شرح المفتاح للسید وغیر ذلک **محمد شاه** محی الدین بن علی بن یوسف ابن محمد بن حمزۃ الانصاری تعلم من ابیه وبعد وفاته عن خطیب زاده واعطاه السلطان بایزید مدرسۃ برسا ثم احدی المدارس الثمان ثم جعله السلطان سلیم خان قضاء برسا ثم قضاء العسکر ثم قضاء ادرنۃ ومات وهو قاض بالعسکر فی ولایۃ رومایلی سنۃ ۹۲۹ تسع وعشرین وتسع مائۃ وله حواش علی شرح المواقف للسید وحواشی شرح الوقایۃ وحواشی شرح الفرائض السراجیۃ للسید الشریف **محمد بن عمر** حسام الدین الصدر الشهید بن برهان الدین الکبیر عبد العزیز بن عمر بن مازه کان من اکابر فقهائنا بخارا واعیانها وله القبول التام عند الملوک والسلاطین قدم بغداد حاجا فی شوال سنۃ ۵۵۲ اثنتین وخمسین وخمس مائۃ وحدث بها عن والده الصدر الشهید ومات سنۃ ۵۶۶ ست وستین وخمس مائۃ **محمد بن عمر** بن عبد الله ابو بکر رشید الدین النیسابوری کان اماما فاضلا للفتاوی المشهورۃ شرح الکتاب وغیرها مات سنۃ ۵۹۹ تسع وتسعین وخمس مائۃ **محمد بن عمر** بن محمد ظهیر الدین النوحاباذی نسبۃ الی نوحاباذ بفتح النون وسکون الواو ثم الحاء المهملۃ بعدها الف ثم باء موحدۃ بعدها الف ثم ذال معجمۃ قریۃ من قری بخارا کان شیخا عالما فقیها عارفا بالمذہب تفقه علی شمس الائمۃ الکردری له تصانیف فی العلوم منها کشف الابهام لرفع الاوهام وکشف الاسرار فی اصول الفقه وقدم دمشق ودرس بها وکان مولده فی الثانی والعشرین من شوال سنۃ ۶۱۶ ست عشرۃ وست مائۃ ذکره ابن رافع ولم یذکر وفاته **محمد ابن عمر** بن شهاب الدین محمود بن ابی بکر بن عبد القاهر الرازی المعروف بابن السراج احد المفتین بدمشق فی عصر نجم الدین صاحب الفتاوی الطرسوسیۃ ابراهیم الطرسوسی اخذ عن ابیه سراج الدین عمر عن ابیه عن جمال الدین محمود الحصیری عن قاضیخان مات یوم السبت العشرین من ذی القعدۃ سنۃ ۶۶۲ ست وستین وستمائۃ وهو سبط ابی العباس احمد السروجی **محمد** بن فرامرز الشهیر بالمولی خسرو اخذ العلوم عن المولی برهان الدین حیدر الهروی من تلامذۃ سعد الدین التفتازانی وصار مدرسا فی دولۃ السلطان مراد خان بمدرسته اخیه بعد وفاته ثم صار قاضیا للعسکر فی زمان سلطنۃ محمد خان بن مراد خان ولما مات المولی خضر بیگ اعطاه محمد خان قضاء قسطنطنیۃ وکان بحرا زاخرا عالما بالمعقول والمنقول جرافا خرا جامعا للفروع والاصول من تصانیفه الغرر وشرحه الدرر ومرقاۃ الاصول وشرح حواشی المطول کتبها حین کان مدرسا بمدرسته شاه ملک فی دولۃ مراد خان وحواشی تفسیر البیضاوی الی قوله تعالی سیقول السفهاء ورسالۃ فی الولایۃ لبدع فیها الفوائد العجیبۃ

وكل تصانيفه مشهورة سيما الدرر وقال صاحب الشقائق كان ابوه من امراء الفراسخة وكان رومي الاصل ثم اسلم وكانت له بنت زوجها من امير
يسمى بخسرو وابنه محمد هذا كان في حجر خسرو وبعد وفاة ابيه اشتهر باخي زوجة خسرو ثم غلب عليه اسم خسرو ومن تلامذته يوسف بن جنيد وحسن چلبي بن محمد شاه الفناري
وحسن بن عبد الصمد السامسوني وغيرهم ومات سنة ٨٨٥ خمس وثمانين وثمان مائة بقسطنطينية ثم نقل الى مدينة بروسا **قال الجامع** طالعت من تصانيفه غرر الاحكام
وشرحه درر الحكام ذكر في آخره انه فرغ منه سنة ٨٨٣ ثلث وثمانين وثمان مائة وحواشي التلويح ومتنا في الاصول مسمى بمرقاة الاصول وشرحه مرآة الاصول وكلها مشتملة
على دقائق علمية ومسائل فقهية **محمد بن الفضل** ابو بكر الفضلي الكماري البخاري كان اماما كبيرا شيخا جليلا معتمدا في الرواية مقلدا في الدراية رحل اليه ائمة البلاد
ومشاهير كتب الفتاوى مشحونة بفتاواه ورواياته اخذ الفقه عن الاستاذ عبد الله السندموني عن ابي حفص الصغير عن ابيه عن محمد ومات سنة ٣٨١ احدى وثمانين وثلث مائة
قال الجامع ذكر السمعاني بعض اولاده المشتهرين بالفضلي حيث قال هو بفتح الفاء وسكون الضاد المعجمة آخره لام نسبة الى ابي بكر محمد بن الفضل امام بخارا ومن
اولاده عثمان بن ابراهيم بن محمد بن احمد بن ابي بكر محمد بن الفضل بن جعفر بن رجاء بن زرعة البخاري المعروف بالفضلي كان صالحا عالما عمر حتى حدث بالكثير وكانت
ولادته سنة ٤٢٦ ست وعشرين واربع مائة وتوفي ببخارا سنة ٥٠٨ ثمان وخمس مائة وابنه القاضي ابو محمد عبد العزيز بن عثمان بن ابراهيم الفضلي كان فاضلا حمد الناس
سيرته في ولاية القضاء مات ببخارا سنة ٥٣٣ ثلث وثلثين وخمس مائة وابو بكر محمد بن محمد بن ابراهيم بن احمد بن محمد بن الفضل الفضلي خطيب بخارا توفي سنة ٥٤٩ تسع و
اربعين وخمس مائة انتهى ملخصا **وفي** طبقات القاري محمد بن الفضل ابو الفضل الكماري بفتح الكاف والميم يحكى ان والده وعده بالف دينار عند تمام حفظه
المبسوط وكذا لاخيه فلما حفظه دفع المال لاخيه وقال له يكفيك حفظ المبسوط فخرج مغاضبا فانتهى به السفر الى ان دخل بلاد فرغانة فوجد قاضيخان يتكلم فوق المنبر
وبين يديه العلماء وهم يكتبون ما يملي عليهم فذكر قاضيخان مسألة خلافية بين ابي يوسف ومحمد فعكس قول ابي يوسف وجعله قول محمد وقول محمد قول ابي يوسف
فقال له ابو بكر اعكس هذا فقال قاضيخان وان لم اعكس فقال ابو بكر ان لم تعكس يرد على قول ابي يوسف كذا وكذا ويرد على قول محمد كذا وكذا وذكر عدة مسائل
فترك قاضيخان المنبر واعتنق وقال يا سيدي لعلك تكون محمد بن الفضل الكماري قال نعم فقال انت احق بهذا المجلس مني ومات ببخارا سنة ٣٧١ احدى
وسبعين وثلث مائة انتهى **قلت** هذه الحكاية التي حكاها من ملاقاته مع قاضيخان مما لا يمكن وقوعها فان وفاة قاضيخان وهو حسن بن منصور
الفرغاني سنة ٥٩٢ اثنتين وتسعين وخمس مائة كما مر عند ترجمته وقد ذكره القاري ايضا في ترجمته فهل يتصور ملاقاة من توفي سنة ٣٧١ به فلعله نسي ما قدمت يداه واظن
ان الملاقي لقاضيخان هو ابو بكر محمد بن محمد بن ابراهيم بن احمد بن صاحب الترجمة المتوفى سنة ٥٤٩ على ما نقلنا من الانساب **محمد بن قطب الدين**
الازنيقي قرأ على شمس الدين محمد بن حمزة الفناري العلوم الشرعية والعقلية وتمهر وسلك مسلك التصوف وصنف شرحا لمفتاح الغيب للشيخ صدر الدين
القونوي وشرح الفصوص ومات سنة ٨٨٥ خمس وثمانين وثمان مائة **قال الجامع** نسبة الى ازنيق مدينة قديمة رومية بينها وبين قسطنطينية اربع مراحل ذكره
احمد الدمشقي في اخبار الدول وآثار الاول **محمد بن محمد بن احمد** بن عبد الله بن عبد المجيد بن اسمعيل بن الحاكم الشهير بالحاكم الشهيد المروزي البلخي ولي القضاء ببخارا
ثم ولاه الامير صاحب خراسان وزارته وقتل شهيدا في ربيع الآخر سنة ٣٤٤ اربع واربعين وثلث مائة سمع الحديث بمرو على ابي رجاء محمد بن حمدويه وهو يروي
عن احمد بن حنبل وغيره وسمع منه ائمة خراسان وحفاظها وصنف المختصر والمنتقى والكافي وغيره وكتاب الكافي والمنتقى اصلان من اصول المذهب بعد كتب
محمد ولا يوجد المنتقى في ديارنا في اعصارنا **قال الجامع** ذكره السمعاني في من اشتهر بالشهيد وقال ابو الفضل محمد بن محمد بن احمد بن عبد الله بن عبد المجيد
بن اسمعيل بن الحاكم المروزي الحنفي الوزير الحاكم الشهيد عالم مرو وامام اصحاب ابي حنيفة في عصره وكدخدا صاحب خراسان وقد كان لما قلد قضاء بخارا اختلف
الى الامير الحميد ويدرسه الفقه فلما صار الى الوزارة قلده ازمة الامور كلها وكان يمتنع من اسم الوزارة سمع بمرو على محمد بن عصام بن سهيل ومحمد بن حمدويه وبالري
ابراهيم بن يوسف وببغداد الهيثم بن خلف وبالكوفة على ابي العباس البجلي وبمكة المفضل بن محمد وبمصر احمد بن سليمان المصري وببخارا محمد بن سعيد النوحاباذي
وطبقتهم وكان يدعو في صلوات واعقابها يقول اللهم ارزقني الشهادة الى ان سمع عشية الليلة التي قتل من غدها جلبة وصوت السلاح فقال ما هذا فقالوا اهل
العسكر قد اجتمعوا يلزمونك الذنب في ما حيل ارزاقهم عنهم فقال اللهم غفرا ثم دعا بالحلاق فحلق رأسه واغتسل ولبس احسن الكفن ولم يزل طول ليلته يصلي الى ان اصبح وقد
اجتمعوا عليه وبعث السلطان اليهم عسكرا يمنعهم فقاتلوهم وقتلوه وهو ساجد في ربيع الآخر سنة ٣٣٤ اربع وثلثين وثلث مائة وكان يحفظ ستين الفا من حديث رسول الله
صلى الله عليه وسلم وتصانيفه يدل على كمال فضله كالكافي والمنتقى انتهى ملخصا **وذكر** السمعاني والقاري وغيرهما ان ابا عبد الله الحاكم الحافظ صاحب

المستدرك قد تلمذ عليه واخذ عنه **محمد بن محمد** بن احمد بن يوسف بن اسمعيل الملقب بشرف الرؤساء الخوارزمي كان قاضي بخارا واماما في الفقه والحديث
والادب تفقه عليه برهان الدين الكبير عبد العزيز بن عمر بن مازه ببخارا **محمد بن محمد** بن احمد السنجاري المعروف بقوام الدين الكاكي اخذ عن علاء الدين عبد العزيز
البخاري وقرأ عليه الهداية وعن حسام الدين حسن السغناقي وهما عن فخر الدين محمد بن محمد المايمرغي وقدم القاهرة فاقام بجامع ماردين يفتي ويدرس الى ان مات
سنة ٧٤٩ تسع واربعين وسبع مائة ومن تصانيفه شرح الهداية سماه معراج الدراية وعيون المذهب جمع فيه اقوال الائمة الاربعة **قال الجامع** قد طالعت عيون المذهب
مختصر نافع **محمد بن محمد** بن الياس فخر الدين المايمرغي نسبة الى مايمرغ قرية كبيرة على طريق بخارا كان شيخا كاملا تفقه على شمس الائمة الكردري واخذ عنه عبد العزيز
البخاري وغيره **محمد بن محمد** بن ايوب ابو محمد القطواني كان شيخا كبيرا واماما جليل القدر عن السمعاني قال كان مفتيا واعظا مفسرا مات سنة ٥٠٦ ست وخمس مائة
قال الجامع ذكر السمعاني ان القطواني نسبة الى قطوان بفتح القاف وسكون الطاء المهملة بعدها واو بعدها الف بعدها نون قرية كبيرة على خمس فراسخ
من سمرقند واهل سمرقند يقولون بسكون الطاء وظني انه بحركته وقال منها الامام ابو محمد محمد بن محمد بن ايوب القطواني كان مفتيا واعظا مشهورا سقط عن دابته منصرفا من صلوة
الجمعة فمات من ذلك سنة ٥٠٦ انتهى **محمد بن محمد** بن الحسن بن علي ابو طاهر حافظ الدين الطاهري كان زبدة ارباب الفتوى وبقية اعلام الهدى عارف اسرار
الطريقة كاشف رموز الحقيقة فقيها مناظرا اصوليا محدثا مفسرا اخذ عن صدر الشريعة عبيد الله بن مسعود بن تاج الشريعة المحبوبي وهو على جده تاج الشريعة محمود
بن شمس الدين صدر الشريعة احمد بن جمال الدين عبيد الله عن ابيه احمد عن ابيه عن امام زاده عن عماد الدين الزرنجري عن ابيه بكر الزرنجري عن الحلواني وقع له الاجازة
من صدر الشريعة في ذي القعدة سنة ٧٤٥ خمس واربعين وسبع مائة في بخارا واجاز ابو طاهر في اواخر شعبان سنة ٧٧٦ ست وسبعين وسبع مائة لخواجه پارسا محمد بن محمد
بن محمود الحافظي صاحب فصل الخطاب وكان خواجه پارسا في هذه السنة ابن عشرين **محمد بن محمد** بن الحسين منهاج الشريعة قال صاحب الهداية لم تر عيني مثله ولا
اعز منه ولا اوفر منه علما قرأت عليه في بداية امري وحداثة سني فلم ازل اغترف من بحاره الى سنة ٥٣٥ خمس وثلثين وخمس مائة **محمد شاه بن محمد** بن حمزة الفناري كان
من افراد الدهر ووحداء العصر نظارا فارسا مفرط الذكاء مطلعا على ما اطلع عليه ابوه اخذ العلوم عنه وبلغ رتبة الكمال وفوض اليه في حيوة ابيه تدريس المدرسة السلطانية
ببروسا وقال ابن حجر في انباء الغمر بانباء العمر محمد شاه بن شمس الدين الفناري الرومي حج سنة بضع وثلثين ووصل الى القاهرة ثم رجع الى بلاده من قرمان فمات
سنة اربعين وثمان مائة **محمد بن محمد** بن سفيان ابو طاهر الدباس عن ابن النجار قال كان ابو طاهر الدباس الفقيه امام اهل الرأي بالعراق وكان من اهل السنة والجماعة صحيح
المعتقد اخذ عن القاضي ابي خازم عبد الحميد عن عيسى بن ابان عن محمد وعن الصيمري انه كان من اقران عبيد الله الكرخي وكان يوصف بالحفظ ومعرفة الروايات ولي القضاء
بالشام وخرج منها الى مكة فمات بها **قال الجامع** ذكر السيد احمد الحموي في حواشي الاشباه والنظائر ان الدباس انتساب الى بيع الدبس المأكول **وذكر** صاحب
الاشباه والنظائر له حكاية ضبط الفروع في القواعد تدل على شدة ذكائه فليراجع **وقد** ذكرته في النافع الكبير لمن يطالع الجامع الصغير **محمد بن محمد** بن سهل بن
ابراهيم بن سهل ابو نصر النيسابوري كان امام الحنفية في عصره بخراسان وعقد له قاضي الحرمين مجلس التدريس سنة ٣٤٥ خمس واربعين وثلث مائة واستمر عليه
الى ان مات بنيسابور سنة ٣٨٨ ثمان وثمانين وثلث مائة **محمد بن محمد** بن شهاب بن يوسف الكردري البريقيني الخوارزمي الشهير بالبزازي صاحب الفتاوى
المسماة بالوجيز المعروف بالبزازية كان من افراد الدهر في الفروع والاصول وحاز قصبات السبق في العلوم اخذ عن ابيه ومهر واشتهر في بلاده وكان في بلدة
سراي قريب نهر آمل ثم رحل الى بلدة قريم بلدة خارج ترخان في ساحل النهر المذكور واقام بها سنين وناظر فيها الائمة الاعلام ودرس الفقهاء ثم رجع الى بلاده ثم رحل الى
بلاد الروم وباحث فيها مع شمس الدين الفناري وجمع الوجيز قبل دخوله في الروم قال في آخر كتاب الاجارة تم وقد مضى جزء من الليل في اول ربيع الاول سنة ٨٠٦ ست وثمان مائة
وله كتاب في مناقب الامام الاعظم نافع في الغاية يشتمل على المطالب العالية ومات في اواسط رمضان سنة ٨٣٧ سبع وعشرين وثمان مائة **قال الجامع** طالعت
الفتاوى البزازية فوجدته مشتملا على مسائل يحتاج اليها مما يعتمد عليها **محمد بن محمد** بن عبد الكريم بن موسى ابو اليسر صدر الاسلام البزدوي اخذ عن اسمعيل بن
عبد الصادق عن جد ابي اليسر عبد الكريم عن ابي منصور الماتريدي محمد بن محمد بن محمود عن ابي بكر الجوزجاني عن ابي سليمان عن محمد واخذ ايضا عن ابي يعقوب
يوسف السياري وبرع في العلوم فروعا واصولا وانتهت اليه رياسة الحنفية بما وراء النهر وكان امام الائمة على الاطلاق ملأ بتصانيفه بطون الاوراق توفي ببخارا
سنة ٤٩٣ ثلث وتسعين واربع مائة وممن تفقه عليه نجم الدين عمر النسفي وعلاء الدين محمد بن احمد السمرقندي صاحب تحفة الفقهاء وابن ابي اليسر ابو المعالي احمد وابن
اخيه الحسن بن علي **قال الجامع** قد مرت زيادة في ترجمته في ترجمة اخيه فخر الاسلام علي بن محمد وهناك ان عبد الكريم جد لوالدهما لا جد لهما كما ذكره الكفوي **محمد بن محمد**

بن عمر حسام الدين الاخسيكثي كان شيخا فاضلا اماما في الفروع والاصول والخلاف له المختصر في اصول الفقه المعروف بالمنتخب الحسامي مات يوم الاثنين والعشرين من ذي القعدة
سنة ٦٤٤ اربع واربعين وست مائة وتفقه عليه محمد بن عمر النوحاباذي ومحمد بن محمد البخاري **قال الجامع** نسبته الى اخسيكث بفتح الالف وسكون الخاء
المعجمة وكسر السين المهملة ثم الياء المنقوطة باثنين من تحت ثم الكاف المفتوحة ثم ثاء مثلثة بلدة من بلاد فرغانة ذكره السمعاني **وقد** طالعت مختصره المعروف بالمنتخب
الحسامي نسبة الى لقبه حسام الدين وهو مختصر متداول معتبر عند الاصوليين قد شرحه جمع غفير من الفقهاء الكاملين وقد طالعت من شرحه شرح امير كاتب الاتقاني
المسمى بالتبيين وشرح عبد العزيز البخاري المسمى بالتحقيق **محمد بن محمد** بن محمد الملقب برضي الدين السرخسي مصنف المحيط كان اماما كبيرا جامع العلوم العقلية والنقلية
اخذ العلم عن الصدر الشهيد حسام الدين عمر عن ابيه برهان الدين الكبير عبد العزيز عن الحلواني عن ابي علي النسفي عن محمد بن الفضل قال في الجواهر المضيئة
قال ابن الحديم قدم حلب ودرس بالنورية والحلاوية بعد محمود الغزنوي فنصب عليها جماعة ونسبوه الى التقصير وحاله في الفقه يقصر ذكروا ان هذا الكتاب
تصنيف شيخه واذا ادعاه لنفسه وكان اكثر الناس تعصبا عليه شيخنا افتخار الدين ابو هاشم عبد المطلب بن الفضل اللبخي ثم الحلبي الهاشمي وكتبوا فيه رقاعا الى نور الدين محمود
بن زنكي واخذوا عليه تصحيفا كثيرا فانعزل عن التدريس وسار الى دمشق وكان صاحب الديار قد ورد في ذلك الزمان سؤالا كتب له نور الدين خطة بالمدرسة
الحلاوية فتولى التدريس بها وتوفي الرضي بدمشق ولما مرض اخرج ست مائة دينار واوصى ان ينفقها على الفقهاء انتهى وصادفت ما حرره مولانا قطب الدين الحنفي
نزيل مكة وكان قد الف طبقات الحنفية وطالع عليها نسخا كثيرة وعلما في مدة مديدة ثم احترق مع كتبه وكان في صدد تجديدها حيث قال في ترجمة
برهان الدين صاحب المحيط البرهاني محمود بن الصدر السعيد تاج الدين احمد بن برهان الدين الصدر الكبير عبد العزيز بن عمر بن مازه ابن اخ الحسام الصدر الشهيد
حسام الدين استاذ صاحب المحيط وصاحب الهداية ويعني بصاحب المحيط رضي الدين برهان الاسلام محمد بن محمد بن محمد السرخسي مصنف المحيط الكبير قال
الفيروزآبادي في ترجمته هذا المحيط نحو من اربعين مجلدا رأيته بشيراز وملكته وهو اربع محيطات واثاني عشر والثالث اربع مجلدات والرابع في مجلدين و
هذه الثلثة الاخيرة موجودة بمصر والشام وكان وفاته يعني رضي الدين في سنة ٥٤٤ اربع واربعين وخمس مائة انتهى كلام الفيروزآبادي قلت فاعلم ان هذا المحيط هو البرهاني
المحمودي نسبة للمؤلف الى جده برهان الائمة قال ابن امير حاج في شرحه على مقدمة ابي الليث بعد ان تعرض الى نقل مسألة من المحيط البرهاني في هذا المحيط لا يوجد بديارنا
والموجود بايدي الناس انما هو المحيط الرضوي انتهى ويظهر لي ان صاحب المحيط متأخر عن صاحب المحيط الرضوي قليلا انتهى كلام قطب الدين وكما قال الفيروزآبادي
في ترجمة رضي الدين قال عبد القادر ايضا في الجواهر المضيئة محمد بن محمد بن محمد الملقب برضي الدين برهان الاسلام السرخسي مصنف المحيط وهو
اربع مصنفات المحيط الكبير وهو نحو من اربعين مجلدا اخبرني بعض اصحابنا الحنفية انه رآه في بعض بلاد الروم والثاني عشر مجلدات والثالث اربع مجلدات
والرابع في مجلدين وهذه الثلثة رأيتهم بالقاهرة وملكت منها اثنين الصغير والوسط انتهى وقال المولى الفاضل علي بن امر الله بن محمد الشهير بابن
الخمائي هذا الموضع ما ضبط فيه المصنف ولم يحط به علما والصواب ان المحيط الذي جعله كبيرا ليس تصنيف رضي الدين السرخسي انما تصنيفه المحيط الذي جعله وسطا
والذي جعله صغيرا واما الكبير فهو للامام برهان الدين ابن اخ الصدر الشهيد واصحابنا يفرقون بين المحيطين فيقولون للكبير المحيط البرهاني ولغيره المحيط السرخسي
قال الجامع كما قال الفيروزآبادي قال صاحب مدينة العلوم من الكتب الفقهية المحيط للشيخ رضي الدين برهان الاسلام محمد بن محمد بن محمد السرخسي صنف
المحيط اربع مصنفات كبير في اربعين مجلدا ومتوسط في اثني عشر مجلدا وصغير في مجلدات اربعة وصغير في مجلدين وقدم حلب ودرس بها محمود الغزنوي انتهى **وفي**
كشف الظنون محيط السرخسي عشر مجلدات ويقال له الرضوي صنفه اولا ثم لخصه قال فيه جمعت عامة مسائل الفقه مع بيانها ومعانيها بدأت الكلام بمسائل المبسوط لما انها اصول مشتملة
واردفتها بمسائل النوادر لما انها اصول المسائل المتفرعة ثم بمسائل الجامع وسميته محيطا لشموله على مسائل الكتب وفوائدها اوله الحمد لله ذي المجد والجلال
انتهى **وفيه** ايضا المحيط الرضوي اربعة مجلدات لرضي الدين بن العلاء الله الحميد محمد بن محمد بن محمد السرخسي الحنفي ومحيطان ثلثة الاول عشر مجلدات والثاني
اربعة والثالث مجلدان وهذه الثلثة موجودة بمصر والروم والشام وقال ابن الحنائي في حواشيه على الدرر على قوله في اوائل الكتاب اختاره في المحيط
ما نصه اراد به محيط الامام رضي الدين السرخسي وهو ثلثة نسخ كبرى وهي المشهورة بالمحيط حيث اطلق غالبا ووسطى وصغرى انتهى **وفي** حواشي الاشباه والنظائر
للسيد احمد الحموي عند عد صاحب الاشباه الكتب التي طالعها وذكر منها المحيط الرضوي قيل لم يقف المصنف على المحيط البرهاني ولا على الذخيرة البرهانية التي هي مختصر
المحيط وهما للمصنف واحد وهو برهان الدين محمود بن تاج الدين احمد وهو ابن اخي الصدر الشهيد عمر بن برهان الدين عبد العزيز بن عمر بن مازه وابوه ايضا امام كبير يعرف

بالتاج السعيد الا انه لم يعرف له مؤلف مشهور وكثيرا ما يغلط فيه الطلبة فيظنون انه صاحب المحيط الكبير اعني رضي الدين محمد بن محمد السرخسي ليس كذلك اقول سياتي في كلام المصنف النقل عن المحيط البرهاني فان صح ماذكره هذا القائل يكون نقل المصنف منه بالواسطة انتهى **وقال** ابن نجيم المصري صاحب الاشباه في رسالته التي الفها في صورة وقف اختلف الاجوبة فيها رادا على بعض المتاخرين المستندين بمسالة مذكورة في المحيط البرهاني انه نقلها من المحيط البرهاني وقد قال ابن امير حاج في شرح منية المصلي انه مفقود في ديارنا وعلى تقدير انه يظفر به دون اهل عصره لم يحل النقل منه ولا الاختار عنه صرح به في فتح القدير من كتاب القضاء انه لا يحل النقل من الكتب الغريبة وقد رايت هذه العبارة بعينها وجردتها في المحيط الرضوي فاخذها منه ونسبها الى البرهاني ظنا منه انه لا يطلع على كذبه احد انتهى **قلت** قد اوهنتني هذه العبارات المختلفة من وجوه احدها انه يعلم من افادة صاحب الجواهر المضيئة وصاحب المدينة وصاحب القاموس ان المحيط الكبير الذي هو نحو من اربعين مجلدا للسرخسي وابن الخنائي يقول انه المحيط البرهاني لصاحب الذخيرة محمود ابن اخي الصدر الشهيد وثانيها انه يعلم من كلامهم ان لرضي الدين اربع محيطات ومن المعلوم ان لصاحب الذخيرة ايضا محيطا مشهورا بالمحيط البرهاني فيكون هو محيطا خامسا وابن الخنائي يقول ان له ثلث محيطات والرابع هو المحيط البرهاني وثالثها انه يعلم من كلام ابن امير حاج ان المفقود في ديار الشام هو المحيط البرهاني وكلام الفيروزابادي صاحب القاموس يحكم بان المفقود هو المحيط الكبير الرضوي ورابعها انه ذكر القطب المكي ظنا ان صاحب المحيط البرهاني متاخر قليلا عن صاحب المحيط الرضوي مع انه ذكر هو وغيره ان صاحب المحيط الرضوي تلميذ للصدر الشهيد ومن المعلوم ان صاحب المحيط البرهاني ايضا تلميذ لعمه الصدر الشهيد وقد ذكره في ديباجة الذخيرة الذي هو ملخص المحيط حسام الدين بلفظ الاستاذ فيلزم ان يكونا متعاصرين لا متقدما ومتاخرا الا ان يقال مراده تاخر وفاة صاحب المحيط البرهاني وخامسها ان مفاد كلام جماعة ان النسخة الكبرى من محيطات السرخسي نحو اربعين مجلدا ومفاد كلام ابن الخنائي انها المحيط البرهاني والنسخة الكبرى من محيطات السرخسي نحو عشر مجلدات وسادسها ان مفاد كلام ابن الخنائي ان المحيط اذا اطلق يراد به النسخة الكبرى من محيطات السرخسي غالبا وهو خلاف ما صرح به ابن امير حاج في حلية المحلي شرح منية المصلي من ان المراد حيث اطلق في الكتب المتداولة المحيط البرهاني **وقد** طالعت من المحيط الرضوي الذي ذكروا انه عشر مجلدات مجلدا مشتملا على كتاب الطهارة ثم الصلوة ثم الزكوة ثم الصوم ثم الحيض ثم الحج ثم الكسب ثم البيوع ثم النكاح ثم النفقة ثم الطلاق اوله الحمد لله حمدي المجد والجلال والكرم والافضال والعدل في الافعال الخ وقال بعد ما وصف علم الفقه جمعت في هذا الكتاب غاية مسائل الفقه مع بيانها على حسن ترتيبها وجودة تقسيمها الى ان قال بدات كل باب بمسائل المبسوط لما انها اصول ثبتته وارد فتها بمسائل النوادر والنوازل لما انها من اصول المسائل منزوعة ثم عقبتها بمسائل الجامع لما انها من زبدة الفقه مجموعة ثم ختمتها بمسائل الزيادات لما انها على فروع الجامع فريدة وسميته محيطا لما انه محيط بمسائل الكتب الخ **و** طالعت ايضا منه مجلدا آخر مشتملا على كتب الوكالة والكفالة والحوالة والرهن والمسابقة والرهان ومجلدا آخر مشتملا على كتب القصاص والديات والحدود والسرقة والغصب والاكراه والوصايا ومجلدا آخر وبه تتم الكتاب فيه كتاب حساب الوصية وكتاب العتق في المرض وكتاب الولاء وكتاب الفرائض **محمد بن محمد** بن محمد بن محمد بن محمد نزيل مرغينان جامع العلوم فائق زمانه في الفقه والجدل له شرح الجامع الكبير ونظم الجامع الصغير سنة ست وعشرين وسبع مائة **محمد بن محمد** بن محمد بن محمد فخر الدين جمال الدين الاقصرائي محقق عارف مدقق حسن السيرة كان مدرسا بمدرسته قرامان مشتهرة بالمدرسة المسلسلة وقد شرط بانه ان لا يدرس فيها الا من حفظ صحاح الجوهري وشارك في العلوم فلم يتعين لذلك الا هو له حواش على الكشاف وشرح الايضاح في المعاني والبيان وشرح الموجز في الطب مات في سنة نيف وسبعين وسبع مائة وابوه محمد بن محمد بن الامام فخر الدين الرازي سعى في تحصيل العلم لكنه لم يبلغ رتبة جده فقنع برتبة الوعظ وكان يغلط الناس ويكلم من علوم الصوفية وكان ذا عناية بتقييد والده وجده وضبط احوالهما واما جده محمد بن فخر الدين الرازي قد بلغ رتبة الفضل عند ابيه وكان الامام فخر الدين الرازي يحبه كثيرا وصنف اكثر مصنفاته لاجله وذكر اسمه في بعض مصنفاته ومات في عنفوان شبابه وكان الامام فخر الدين الرازي من العلماء الشافعية ولعله تحنف جمال الدين الاقسرائي او ابوه محمد الواعظ وكان للامام فخر الدين الرازي ابن غير محمد اسمه محمود وله ابن اسمه مسعود وهو جد محمد بن محمد بن مسعود بن محمود بن الامام فخر الدين الرازي محمد بن عمر الشهير بين العلماء بمصنف صاحب التصانيف الجليلة **قال الجامع** الاقصرائي نسبة الى قصراى اق الابيض وصراى القصر الابيض اسم بلد كذا في الانتباه للمحدث ولي الله الدهلوي وقد يقال الاقسرائي بالسين وما ذكره المكنوي من ان اسم مصنفك محمد فهو غلط بل هو علي بن محمد وما ذكره في نسبه ايضا لا يخلو عن شيء **وقد** ترجم صاحب مدينة العلوم لمصنفك ترجمة طويلة وقال كان للامام فخر الدين الرازي ولد اسمه محمد ولاجله صنف اكثر مصنفاته وذكر اسمه فيها ومات هو في عنفوان شبابه ثم ولد للامام ولد سماه محمدا ايضا وبلغ رتبة الكمال وخلف ولدا اسمه محمودا وبلغ هو رتبة وعزم سفر الحجاز وخرج من هراة ولما وصل الى بسطام اكرمه اهلها لمجتهم بالعلماء رسميا اولاد الامام فاقام

هناك بحرمته وافرة وخلف ولدا اسمه مسعود وسعى في تحصيل العلم لكنه لم يبلغ رتبة آبائه في العلم وقنع بالوعظ وخلف ولدا اسمه محمد وحصل من العلوم ما يقتدى
به وخلف هو ولدا اسمه مجد الدين محمد وولد له ولد اسمه علي الشهير بمصنفك وانما اشتهر به لانه صنف كتبا شريفة في حداثة سنه والكاف في لغة العجم للتصغير فهو
علي بن مجد الدين محمد بن محمد بن مسعود بن محمود بن محمد بن الامام فخر الدين البسطامي الهروي الرازي العمري البكري وكان الامام الرازي يصرح في مصنفاته بانه من
اولاد عمر الفاروق وذكر اهل التاريخ انه صديقي وكانت ولادة مصنفك سنة ٨٠٣ ثلث وثمان مائة وسافر مع اخيه لتحصيل العلم سنة ٨٢٣ ثلث وعشرين وثمان مائة وشرح
المصباح في النحو سنة ٨٢٥ خمس وعشرين وثمان مائة وشرح آداب البحث سنة ٨٢٦ ست وعشرين وثمان مائة باشارة رسول الله صلى الله عليه وسلم في المنام وشرح
اللباب سنة ٨٢٨ ثمان وعشرين وثمان مائة وشرح المطول سنة ٨٣٢ اثنتين وثلثين وثمان مائة وشرح شرح المفتاح للتفتازاني سنة ٨٣٤ اربع وثلثين وثمان مائة وصنف حاشية
التلويح سنة ٨٣٥ خمس وثلثين وثمان مائة وشرح البردة ايضا فيها وكذا شرح قصيدة ابن سينا ثم ارتحل الى هراة سنة ٨٣٩ تسع وثلثين وثمان مائة وشرح هناك الوقاية
والهداية ثم ارتحل سنة ٨٤٨ ثمان واربعين وثمان مائة الى ممالك الروم وصنف هناك سنة ٨٥٠ خمسين وثمان مائة شرح مصابيح البغوي
باشارة حضرة الرسالة وشرح فيها ايضا شرح المفتاح للسيد وايضا حاشية شرح المطالع وشرح قدر من اصول فخر الاسلام وصنف سنة ٨٥٦ ست وخمسين وثمان مائة شرح
الكشاف وانوار الحدائق وتحفة السلاطين وحدائق الايمان بالفارسية وصنف سنة ٨٦١ احدى وستين وثمان مائة التحفة المحمودية بالفارسية في نصيحة الوزراء لمحمود
باشا وذكر تواريخ تصانيفه المذكورة فيها وذكر فيها ايضا انه عزم ان لا يصنف شيئا بعد ذلك لكبر السن وكان سنه اذ ذاك على ما ذكره ثمان وخمسون وذكر في هذه الرسالة
ايضا بعد ذكر نسبه هؤلاء آباء الابدان واما آباء الارواح فكثيرة ثم ذكر ان استاذه في العربية جلال الدين يوسف تلميذ التفتازاني وقطب الدين احمد بن محمد بن محمود
الامامي الهروي تلميذ جلال الدين واستاذه في فقه الشافعي عبد العزيز بن احمد بن عبد العزيز الابهري وهو اخذ الفقه عن والده عن غياث الدين محمد سبط صاحب
الحاوي عن خاله جلال الدين عن ابيه نجم الدين عبد الغفار عن ابي القاسم عبد الكريم الرافعي عن ابيه نور الدين عن ابي منصور عن الغزالي عن امام الحرمين عن الجويني عن
القفال عن ابي زيد المروزي عن ابي اسحق عن ابن شريح عن الانماطي عن اسمعيل والربيع عن الشافعي واستاذه في الفقه الحنفي فصيح الدين محمد بن محمد
انتهى ملخصا **فهذا** كما تراه ناظر الى ان اسم مصنفك علي وان محمود ابن ابن الامام لا ابنه وان للامام ولدين اسم كليهما محمد وان الامام جد لجد جد مصنفك **ثم** رأيت
المجمع المؤسس لابن حجر فاذا فيه شمس بن عطاء الله بن محمد بن احمد بن محمود الرازي الاصل الهروي ولد سنة بضع وستين وسبع مائة وحج وتوطن بيت المقدس وولي
تدريس الصلاحية سمعت من فوائده كثيرا لكنه كثير المجازفة جدا وكان يدعي ان جد جده محمود ولد الامام فخر الدين الرازي ولم نقف على صحة ذلك ولا بلغنا من كلام احد من
المؤرخين انه كان للامام ولد ذكر ومات في ذي الحجة سنة ٨٢٩ تسع وعشرين وثمان مائة انتهى ملخصا **ففي** ما كان يدعي شمس بن عطاء الله تاييد لما ذكره الكفوي من ان محمودا ولد للامام الرازي
واما نفي ابن حجر من ان يكون للامام ولد ذكر فليس نفيا عن حجة بل هو اخبار عن عدم اطلاعه على ذلك **ثم رأيت** الشقائق النعمانية فاذا فيه في ترجمة
مصنفك مثل ما في مدينة العلوم منسوبا الى رسالة التحفة المحمودية وذكر فيه ان وفاته كانت بقسطنطينية سنة ٨٧٥ خمس وسبعين وثمان مائة **محمد بن محمد بن محمد**
ابو الفضل البرهان النسفي كان اماما عالما فاضلا مفسرا محدثا اصوليا متكلما له مقدمة في الخلاف مشهورة وتصنيف في علم الكلام وتلخيص التفسير الكبير للامام الرازي
مولده تقريبا سنة ٦٠٠ ومات في ذي الحجة سنة ٦٨٦ ست وثمانين وست مائة **قال الجامع** ارخ القاري وفاته سنة ٦٧٩ تسع وسبعين وست مائة وذكر انه دفن
بجنب مشهد ابي حنيفة **و**تصنيفه في الكلام مشهور بالعقائد النسفية الذي شرحه سعد الدين التفتازاني وغيره كذا ذكره الزرقاني وغيره **وقد** نسبه صاحب كشف الظنون الى ابي حفص
عمر النسفي المتوفى سنة ٥٣٧ **محمد بن محمد** بن محمود ابو منصور الماتريدي امام المتكلمين ومصحح عقائد المسلمين تفقه على ابي بكر احمد الجوزجاني عن ابي
سليمان الجوزجاني عن محمد وتفقه عليه الحكيم القاضي اسحق بن محمد السمرقندي وعلي الرستغفني وابو محمد عبد الكريم بن موسى البزدوي وصنف التصانيف الجليلة ورد اكاذيب اقوال
اصحاب العقائد الباطلة له كتاب التوحيد وكتاب المقالات وكتاب اوهام المعتزلة ورد الاصول الخمسة لابي محمد الباهلي ورد الامامة لبعض الروافض والرد على
القرامطة وماخذ الشرائع في الفقه والجدل في اصول الفقه وغير ذلك مات سنة ٣٣٣ ثلث وثلثين وثلث مائة **قال الجامع** نسبته الى ماتريد بفتح الميم ثم الالف
وضم التاء المنقوطة باثنتين من فوق وكسر الراء المهملة وسكون الياء المثناة التحتية في آخره دال مهملة ويقال ماتريت بالتاء الفوقية المثناة موضع الدال محلة
بسمرقند ذكره السمعاني **محمد بن محمد** بن محمود اكمل الدين البابرتي امام محقق مدقق متبحر حافظ ضابط لم تر الاعين في وقته مثله كان بارعا في الحديث
وعلومه ذا عناية باللغة والنحو والصرف والمعاني والبيان اخذ الفقه عن قوام الدين محمد بن محمد الكاكي عن حسام الدين حسن السغناقي عن حافظ الدين الكبير

٨٠

محمد البخاري عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري عن صاحب الهداية علي بن ابي بكر عن احمد بن عمر النسفي عن ابيه عن ابي المعين محمد البزدوي عن ابي يعقوب يوسف السياري عن ابي اسحق النوقدي عن الهندواني عن ابي القاسم الصفار عن نصير بن يحيى عن محمد بن سماعة عن ابي يوسف وله تصانيف منها شرح الهداية المسمى بالغاية وحواشي الكشاف وشرح الفرائض السراجية والتقرير والانوار في الاصول وشرح تلخيص الجامع للخلاطي وشرح تجريد الطوسي شرح الفية ابن معطي وفي ابناء الغمر بابناء العمر ابن حجر ولد سنة بضع عشرة وسبع مائة واشتغل بالعلم وحصل مباني العلوم في بلاده ثم رحل الى حلب وأخذ عن علمائها ثم رحل الى القاهرة بعد سنة اربعين وسبع مائة فاخذ عن شمس الدين الاصفهاني وابي حيان وسمع من ابن عبد الهادي وفوض اليه الشيخون امور الخانقاه وقرره شيخها وعرض عليه القضاء مرارا فامتنع وكان حسن المعرفة بالفقه والعربية والاصول صنف شرح المشارق وشرح اصول البزدوي والهداية وشرح مختصر ابن الحاجب وشرح المنار وغير ذلك انتهى قول ابن حجر اخذ عن الاصفهاني مدخول فيه فان شمس الدين الاصفهاني محمد بن محمود شارح المحصول مات سنة ثمان وثمانين وست مائة كما ذكره السبكي في طبقات الشافعية وكانت ولادة الاكمل سنة بضع عشرة وسبع مائة ومات سنة ست وثمانين وسبع مائة وتفقه على الاكمل جماعة منهم سيد المحققين ابو الحسن السيد الشريف علي الجرجاني وشمس الدين محمد بن حمزة الفناري وبدر الدين محمود بن اسرائيل وغيرهم **قال الجامع** البابرتي بفتح الموحدتين بينهما الف وبكون الراء المهملة بعدها مثناة فوقية نسبة الى بابرت قصر قرب بنواحي بغداد كذا ضبطه الشيخ ولي الله الدهلوي في رسالته الانتباه والسيوطي في لب اللباب **وقد** طالعت من تصانيفه شرح وصية الامام ابي حنيفة والعناية شرح الهداية ذكر فيه انه لخص من النهاية **وذكره** على القاري بقوله محمد بن محمود بن احمد الرومي الحنفي اكمل الدين اخذ عن ابي حيان وغيره وشرح الهداية في الفقه وكتب تفسير القرآن وشرح تلخيص المفتاح ومات ليلة الجمعة في رمضان سنة انتهى **وهو مخالف** لما ذكره الكفوي في اسم ابيه جده ومخالف ايضا لما قاله السيوطي في حسن المحاضرة اكمل الدين محمد بن محمود البابرتي علامة المتاخرين خاتمة المحققين برع وساد ودرس وافاد وصنف شرح الهداية وشرح المشارق وشرح المنار وشرح البزدوي وشرح مختصر ابن الحاجب وشرح تلخيص المعاني وشرح الفية ابن معطي وحاشية على الكشاف وغير ذلك وولي مشيخة الشيخونية اول ما فتحت وعرض عليه القضاء فامتنع مات في رمضان سنة انتهى نعم ذكر السيوطي في البغية محمد بن محمود بن احمد شيخ اكمل الدين الحنفي ولد سنة بضع عشرة وسبع مائة واخذ عن ابي حيان والاصبهاني وسمع الحديث من عبد الهادي وقرره بالشيخونية في مدرسته وعظم عنده جدا وكان علامة فاضلا افنون وافر العقل قوي النفس عظيم الهيبة وله من التصانيف تفسير شرح المشارق شرح مختصر ابن الحاجب شرح عقيدة الطوسي شرح الهداية شرح الالفية شرح المنار شرح البزدوي شرح التلخيص قال ابن حجر وما علمته حدث بشيء من مسموعاته مات ليلة الجمعة تاسع عشرة رمضان سنة وحضر جنازته السلطان ومن دونه ودفن بالشيخونية انتهى **فهذا** مع كونه مخالفا لما ذكره هو في حسن المحاضرة موافق للقاري **واما** ما ذكره الكفوي رد اعلى ابن حجر من الدخل على تلميذ صاحب الترجمة من الاصفهاني فمدخول فيه عندي لانه قد صرح به صاحب الترجمة بنفسه حيث قال في اوائل تقرير شرح اصول البزدوي حدثني شيخي شمس الدين الاصفهاني انه حضر عند الامام قطب الدين الشيرازي يوم موته فاخرج كراريس من تحت وسادته نحو خمسين وقال هو فوائد جمعتها على كتاب فخر الاسلام تمتعت عليه زمانا كثيرا ولم اقدر على حله فخذها لعل الله يفتح عليك بشرحه قال شمس الدين فاشتغلت به سنين سرا وجهارا ولم ازل في تامله ليلا ونهارا وعرضت اقيسته على قوانين اهل النظر وتعرضت بمقدماته بانواع التفتيش والفكر فلم اجد مايخل الفهم الا الاتاج من الشكل الثاني مع اتفاق مقدمتيه في الكيف وذلك شبيه مما يجوزه اهل الجدل انتهى ففي هذا الكلام كما ترى نص على انه تلميذ للاصفهاني **والذي** اوقع الكفوي في الورطة الظلماء هو انه ظن ان مراد ابن حجر بالاصفهاني شارح المحصول وليس كذلك بل مراده بالاصفهاني ابو الثناء شارح مختصر ابن الحاجب فان الاصفهاني اثنان احدهما محمد بن محمود بن محمد بن عبد الكافي العلامة شمس الدين الاصفهاني شارح المحصول ولد باصفهان سنة ست عشرة وست مائة وكان والده نائب السلطنة واشتغل بجملة من العلوم في حيوة ابيه بحيث فاق نظراؤه ثم لما استولى المغل وعلى اصفهان رحل الى بغداد فاخذ في الاشتغال في الفقه على الشيخ سراج الدين الهرقلي ثم ذهب الى الروم فاخذ عن الشيخ اثير الدين الابهري الجدل والحكمة ثم دخل القاهرة وولي قضاء قوص فباشره مباشرة حسنة وقيل ان الشيخ تقي الدين ابن دقيق العيد كان يحضر درسه بقوص ثم ولي قضاء الكرك مدة وقال الذهبي صاحب التصانيف لقواعد في العلوم الاربعة وله يد طولى في العربية والشعر وتخرج به المصريون وقال السبكي كان اماما في المنطق والكلام والاصول والجدل كثير العبادة والمراقبة حسن العقيدة توفي بالقاهرة في رجب سنة ثمان وثمانين وست مائة ودفن بالقرافة ومن تصانيفه شرح المحصول في مجلدات حسن جيد النفيس ولم يكمله سماه الكاشف عن المحصول وله القواعد مشتمل على الاصلين والمنطق والخلاف وله غاية المطلب في المنطق وثانيهما محمود بن عبد الرحمن بن احمد بن محمد بن ابي بكر بن علي العلامة شمس الدين الاصفهاني

ابو الثناء ولد باصفهان سنة ٦٩٤ اربع وتسعين ست مائة واشتغل ببيرزم ثم قدم دمشق سنة ٧٢٥ خمس وعشرين وسبع مائة وافاد الطلبة ثم قدم الديار المصرية سنة ٧٣٤ اربع وثلاثين وسبع مائة قال الاسنوي كان اماما بارعا في المعقليات عارفا بالاصلين فقيها صحيح الاعتقاد محبا لاهل الخير والصلاح صنف التصانيف المفيدة وذكر الصفدي ترجمته طويلة وبالغ في الثناء عليه توفي شهيدا في ذي القعدة سنة ٧٤٩ تسع واربعين وسبع مائة ودفن بالقرافة ومن تصانيفه شرح مختصر ابن الحاجب وشرح منهاج البيضاوي وشرح طوالع البيضاوي وشرح البديع لابن الساعاتي وشرح فصول النسفي وشرح الحاجبية وشرع في تفسير القرآن ولم يكمله كذا ذكره في ترجمتهما القاضي تقي الدين ابن شهبة في طبقات الشافعية ومثله ذكر فيهما السيوطي في البغية وكثيرا ما يغلط فيه فيظن ان الاصبهاني شارح المختصر هو شارح المحصول ليس كذلك فشيخ صاحب الغاية هو الاصفهاني المتاخر لا المتقدم كما فهمه الكفوي **محمد بن محمد** بن محمود الحافظي البخاري المعروف بخواجه پارسا من اعز خلفاء خواجه بهاء الدين نقشبند كان من نسل حافظ الدين الكبير محمد البخاري ولد في سنة ٧٥٦ ست وخمسين وسبع مائة وقرأ على علماء عصره ومهر على اقرانه وحصل الفروع والاصول وبرع في المعقول والمنقول اخذ الفقه عن ابي الطاهر محمد بن محمد بن الحسن الطاهري عن صدر الشريعة عبيد الله المحبوبي عن جده تاج الشريعة محمود صدر الشريعة احمد عن ابيه عن ابيه جمال الدين عبيد الله عن امام زاده عن عماد الدين الزرنجري عن ابيه بكر الزرنجري عن الحلواني عن ابي علي النسفي عن محمد بن الفضل وله تصانيف منها الفصول الستة وفصل الخطاب وهو تصنيف لطيف وتاليف شريف حافل لحقائق العلم الدقي وكاشف لدقائق الطريق النقشبندي **قال الجامع** قد طالعت الفصول الستة وهو كتاب لطيف مشتمل على الفوائد النفيسة **وقد** اطال الكلام في ترجمة نور الدين عبد الرحمن الجامي في كتابه نفحات الانس وذكر انه خرج من بخارا بقصد الحج والزيارة سنة ٨٢٢ اثنتين وعشرين وثمان مائة ومر على نسف وصغانيان وترمذ وبلخ وهرات وجام وغيرها وكرمنة علماء تلك البلاد وساداتها ولما فرغ من الحج عرضته امراض حتى طاف طواف الوداع على المركب وخرج الى المدينة المنورة ودخل فيها يوم الاربعاء الثالث والعشرين من ذي الحجة من السنة المذكورة وفرغ من الزيارة ومات فيها يوم الخميس وصلى عليه مولانا شمس الدين محمد بن حمزة الفناري وجماعة ودفن ليلة الجمعة بجوار قبة سيدنا العباس **وذكر** الجامي ايضا ان بعد وفاته جلس مجلسه ابنه ابو نصر پارسا محمود بن محمد الحافظي البخاري وكان مثل والده في العلوم والطريقة وتوفي سنة ٨٦٥ خمس وستين وثمان مائة وقبره ببلخ **محمد بن محمد بن نصر** ابو الفضل حافظ الدين الكبير البخاري كانت ولادته سنة ٦١٥ خمس عشرة وست مائة ببخارا وكان شيخا كبيرا حافظا ثقة متقنا محققا اشتهر بالرواية ووجوده السماع اخذ العلوم عن حسام الدين حسين السغناقي واحمد بن سعد الخريفيني وعبد العزيز بن احمد البخاري ومحمود بن محمد البخاري وشمس الدين محمود الكماذي الفرضي وفي الجواهر المضيئة تفقه على شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري وسمع منه ومن ابي الفضل عبيد الله المحبوبي وسمع منه ابو العلاء البخاري وذكره في معجم شيوخه وقال توفي ببخارا في النصف الثاني من شعبان سنة ٦٩٣ ثلث وتسعين وست مائة ودفن بكلاباذ قلت وله سند عال حيث سمع من المحبوبي فانه مات سنة ٦٣٣ ثلثين وست مائة وكان حافظ الدين يوم مات ابن خمس عشرة سنة وقرأ عليه الجامع الصغير واخذ عنه عن عمر بن بكر الزرنجري عن ابيه عن الحلواني عن ابي علي النسفي عن محمد بن الفضل عن السندموني عن ابي عبد الله بن ابي حفص الكبير عن ابيه عن محمد **قال الجامع** وصفه القاري بقوله كان اماما عالما ربانيا زاهدا عابدا فقيها مدرسا فاضلا كاملا محدثا مفسرا متقنا جامعا لانواع العلوم **محمد بن محمد** ركن الدين ابو حامد العميدي السمرقندي صاحب كتاب الارشاد وامام بارع في المذهب والخلاف لطريقة حسنة واعتنى بالخلاف حتى برع وصنف الارشاد والطريقة العميدية وكتاب النفائس مات سنة ٦١٥ خمس عشرة وست مائة **قال الجامع** ذكره ابن خلكان في تاريخه وقال ابو حامد محمد بن محمد وقيل احمد العميدي الفقيه الحنفي السمرقندي الملقب بركن الدين كان اماما في الخلاف وهو اول من افرده بالتصنيف ومن تقدمه كان يخرجه وكان اشتغاله في على رضي الدين النيسابوري وهو احد الاركان الاربعة فانه كان من جملة المشتغلين على ركن الدين اربعة اشخاص تميزوا وتبحروا في هذا الفن وكل واحد نعت بالركن وهم ركن الدين الطاوسي وركن الدين العميدي وركن الدين امام زاده وقد شد عني الاربع وصنف العميدي في هذا الفن طريقة مشهورة بايدي الفقهاء وصنف الارشاد واعتنى بشرحه جماعة من ارباب هذا الشان منهم القاضي شمس الدين ابو العباس احمد بن الخليل بن سعادة بن جعفر بن عيسى الفقيه الشافعي الخوبي قاضي دمشق ونجم الدين المرندي وبدر الدين المراغي وغيرهم وصنف النفائس ايضا واختصره الخوبي وسماه عرائس النفائس واشتغل عليه جماعة من جملتهم نظام الدين احمد بن جمال الدين ابي المحامد محمود بن احمد بن عبد السيد بن عثمان بن نصر بن عبد الملك البخاري الحنفي المعروف بالحصيري وتوفي العميدي ليلة الاربعاء سابع جمادى الآخرة سنة ٦١٠ بخارا والعميدي بفتح العين وكسر الميم وسكون الياء المثناة من تحت بعدها دال مهملة لا اعرف هذه النسبة الى ماذا ولا ذكرها السمعاني **محمد بن محمود** بن حسين مجد الدين الاسترو شني كان

في طبقة ابيه بل تقدم عليه وكان في عصره من المجتهدين اخذ عن ابيه وعن استاذ ابيه صاحب الهداية وعن السيد صدر الدين الشهيد السمرقندي وعن ظهير الدين محمد بن احمد البخاري تلميذ ظهير الدين الحسن بن علي المرغيناني وله تصانيف معتبرة منها كتاب الفصول على مائتين فصلا اختار فيها مسائل القضاء والدعاوي وما يكثر دورها على القضاة وله كتاب جامع احكام الصغار **قال الجامع** ذكر صاحب الكشف وفاته سنة ٦٣٢ اثنتين وثلثين وستمائة **و** سياتي ذكر والده ان شاء الله تعالى **وقد** مر ضبط الاستروشني في حرف الجيم عند ترجمة ابي جعفر الاستروشني **محمد بن محمود** بن عبد الكريم الكردري بدر الدين خواهرزاده ابن اخت محمد بن عبد الستار الكردري رباه خاله احسن تربية ونشا عنده وبلغ رتبة الكمال وتوفي سلخ ذي القعدة سنة ٦٥٨ احدى وخمسين وستمائة اخذ عن خاله واخذ عنه محمود صاحب الحقائق شرح المنظومة **محمد بن محمود** ابن محمد بن الحسن الخوارزمي ابو المؤيد الخطيب ولد سنة ٦٦٣ ثلث وستمائة وتفقه على نجم الدين طاهر بن محمد النسفي وولي قضاء خوارزم وحدث بدمشق وورد بغداد اتى ان مات سنة ٦٥٥ خمس وخمسين وستمائة **محمد بن محمود** فخر الدين المفتي بسجستان كان اماما فاضلا عالما له السيد الباسط في الفروع والاصول كان في ما بعد سبعين وخمسمائة وكان معاصر المحمد بن ابي المفاخر عبد الرشيد الكرماني **محمد بن محمود** علاء الدين الترجماني المكي الخوارزمي كان اماما كاملا مرجعا للانام مات بجرجانية خوارزم سنة ٦٤٥ خمس واربعين وستمائة **قال الجامع** ياتي ذكر والده ان شاء الله تعالى **وذكر** السمعاني ان الترجماني نسبة الى ترجمان اسم لبعض اجداد المنتسب ولقب بفتح التاء وسكون الراء **محمد بن مسعود** بن الحسين بن الحسن بن محمد بن ابراهيم الكشاني من بيت العلم كان ابوه مسعود صاحب التفسير المسعودي فاضلا وعنه اخذ العلم ولد بكشان سنة ٤٩٠ تسعين واربع مائة وتوفي بخارا سنة ٥٥٥ خمس وخمسين وخمس مائة فجاءة بعد صبح **قال الجامع** ياتي ذكر ابيه ان شاء الله تعالى ومر ذكر ابن عمه علي بن مودود بن الحسين ومر هناك نقل عبارة السمعاني في ترجمهم **محمد بن مصطفى** بن الحاج حسن كان بحر العلوم محبا للعلم والعلماء قرأ على علماء عصره واخذ عن المولى يكان ودرس بعدة مدارس ببروسا وقسطنطينية وولي القضاء في عهد محمد خان وابنه بايزيد خان ومات سنة ٩١١ احدى عشرة وتسع مائة وله حاشية على تفسير سورة الانعام للبيضاوي وحاشية على المقدمات الاربع ومحاكمة بين الدواني وصدر الشيرازي في كتاب في الصرف سماه ميزان الصرف ومن تلامذته جعفر بن الباجي وغيره **محمد بن مصطفى** بن ذكريا خواجه حسن نجم الدين الترمذي كان شيخا فاضلا ديبالة اليد الطولى في النظم والانشاء نظم مختصر القدوري نظما حسنا وله قصيدة في التبرك **محمد بن مقاتل** الرازي من اصحاب محمد بن الحسن قال الذهبي حدث عن وكيع وطبقته **محمد بن منصور** بن مخلص ابو اسحق النوقدي بفتح النون وسكون الواو وفتح القاف نسبة الى نوقد قرية من قرى نسف كان اماما زاهدا صائما الدهر مشتغلا بالتدريس والفتوى اخذ عن ابي جعفر الهندواني عن ابي بكر الاعمش عن ابي بكر الاسكاف عن محمد بن سلمة عن ابي سليمان عن محمد **قال الجامع** وصفه السمعاني بقوله الامام الزاهد صائم الدهر محمد بن منصور بن مخلص بن اسمعيل النوقدي المدرس المفتي بسمرقند يروي عن القاضي محمد بن الحسين النيروسي ومات بسمرقند في رمضان سنة ٤٣٣ اربع وثلثين واربع مائة انتهى **محمد بن موسى** بن محمد ابو بكر الخوارزمي كان ثقة فقيها تفقه على العباس عن الكرخي عن البردعي عن الرازي عن محمد واخذ عنه ابو عبد الله الحسين بن علي الصيمري وابنه ابو القاسم مسعود بن محمد الفقيه الخوارزمي وعن الصيمري باشاهد الناس في التقوى والاصابة وحسن التدريس مثله ودعي الى ولاية الحكم مرارا فامتنع مات سنة ٣٤٠ ثلث واربع مائة **قال الجامع** ذكر علي القاري انه ممن عد على رأس المائة الرابعة من المجددين لدين الامة محمد صلى الله عليه وسلم كذا في مختصر غريب الاحاديث لابن الاثير وكان معظما عند الخاصة والعامة لا يقبل لاحد من الناس برا ولا صلة ولا هدية قال الخطيب حدثنا عنه ابو بكر البرقاني وسمعته يذكره بالجميل فسألته عن مذهبه في الاصول فقال سمعته يقول ديننا دين العجائز ولسنا من الكلام في شئ انتهى **و** سياتي ذكر ابنه مسعود ان شاء الله تعالى **محمد بن ميناس** الشهير بابن ميناس قرأ وبرع وصار مدرسا بادنة وكان فقيها متكلما اصوليا مطلعا على غرائب العلوم له حواشي شرح العقائد النسفية وكتاب الغرائب العجائب في الطلسمات ونحوها **محمد بن نصر** بن منصور بن علي بن محمد بن محمد بن الفضل ابو المعالي العامري الخطيب بسمرقند تفقه على الشيخين صدر الاسلام محمد بن محمد وفخر الاسلام علي بن محمد البزدويين وكان اماما دهرا حتى مات اقرانه وعن السمعاني قال سمعت عنه ولا اكمل النبوة لابي العباس المستغفري ولد سنة ٤٣٥ خمسين واربع مائة وتوفي بسمرقند سنة ٥٥٥ خمس وخمسين وخمس مائة **محمد بن الوليد** ابو علي السمرقندي له الفتاوى والجامع الاصغر وكان معاصرا لابي عبد الله الدامغاني **محمد بن يحيى** بن مهدي ابو عبد الله الفقيه الجرجاني تفقه على صاحب الهداية من اصحاب التخريج وتفقه عليه ابو الحسين احمد القدوري واحمد بن محمد الناطفي مات سنة ٣٥٠ ثمان وتسعين وثلث مائة **قال الجامع** ارخ القاري وفاته سنة ٣٩٥ سبع وتسعين وثلث مائة وقال ابو احمد الاعلام ذكره صاحب الهداية في باب صفة الصلوة وتفقه على ابي بكر الرازي وحصل له النفع في آخر عمره ودفن الى جانب قبر ابي حنيفة **محمد بن اليمان** ابو بكر السمرقندي

امام كبير عدوه من طبقة ابي منصور الماتريدي له كتاب معالم الدين والرد على الكرامية وغير ذلك **قال الجامع** مات سنة ٢٦٨ ثمان وستين بعد مائتين كما في كشف الظنون.
محمد بن يوسف بن احمد ابو الفتح القنطري نسبة الى راس القنطرة محلة بنيسابور تفقه بمرو على ابي الفضل عبد الرحمن الكرماني وبلغ رتبة الكمال وخرج
الى الحجاز سنة نيف واربعين وخمس مائة **محمد بن يوسف** بن الياس شمس الدين القونوي كان عالما فاضلا كاملا جامعا للفروع والاصول مبرزا
للمعقول والمنقول اخذ عن تاج الدين اسمعيل بن خليل عن فخر الدين عثمان بن مصطفى التركماني عن صدر الدين سليمان بن ابي العز عن محمود الحصيري ونقل ابن قطلوبغا
في التراجم عن ابن حبيب انه كان امام وقته علما وعملا وخير اهل زمانه سبيلا علامة العلماء وقدوة الزهاد وله مصنفات تدل على غزارة علمه ودقيق فهمه
شرح تلخيص المفتاح وشرح مجمع البحرين واختصر المفصل للزمخشري وله درر البحار جمع فيه المجمع وزاد مذهب احمد وشرح عمدة النسفي في اصول الدين وغير ذلك
وكانت وفاته خامس جمادى الاولى سنة ٧٨٨ ثمان وثمانين وسبع مائة **محمد بن يوسف** بن الحسين بن عبد الله الحلبي المعروف بابن الابيض الشهير بقاضي العسكر
ولد بحلب سنة ٥٦٦ ست وستين وخمس مائة واخذ عن والده البدر الابيض عن علاء الدين محمد السمرقندي صاحب التحفة عن ابي اليسر محمد البزدوي عن ابي يعقوب
يوسف السياري عن الحاكم النوقدي عن الهندواني عن ابي بكر الاسكاف عن محمد بن سماعة عن ابي سليمان عن محمد وقدم بدمشق ومصر ومن اشعاره ؎ الا كل من
لا يقتدي بائمة ✤ فقسمته ضيزى عن الحق خارجة ✤ فخذهم عبيد الله عروة قاسم ✤ سعيد ابو بكر سليمان خارجة ✤ مات في رمضان سنة ٦١٤ اربع عشرة وست مائة
قال الجامع سياتي ذكر والده ان شاء الله تعالى **وهذه** الاشعار التي نسبها اليه قد ذكرها محي الدين النووي ايضا في آخر رسالته الاشارات لبيان اسماء المبهمات لكنه
ابهم القائل حيث قال اعلم ان من افضل التابعين وكبارهم وساداتهم الفقهاء السبعة فقهاء المدينة فستة منهم متفق عليهم سعيد بن المسيب وعروة بن الزبير والقاسم
ابن محمد بن ابي بكر الصديق وخارجة بن زيد بن ثابت وعبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود وسليمان بن يسار وفي السابع ثلثة اقوال احدها انه ابو سلمة بن
عبد الرحمن بن عوف نقله الحاكم ابو عبد الله عن علماء الحجاز والثاني انه سالم بن عبد الله بن عمر بن الخطاب قاله ابن المبارك والثالث انه ابو بكر بن عبد الرحمن
ابن الحارث بن هشام قاله ابو الزناد وقد جمعهم الشاعر على هذا القول فقال ؎ الا كل من لا يقتدي بائمة ✤ فقسمته ضيزى عن الحق خارجة ✤ فخذهم عبيد الله عروة قاسم ✤
سعيد ابو بكر سليمان خارجة ✤ انتهى **وفي** حيوة الحيوان لكمال الدين الدميري الشافعي عند ذكر السوس ومن الفوائد المستغربة ما اخبرني به بعض اهل الخبر
ان اسماء الفقهاء السبعة الذين كانوا بالمدينة الشريفة اذا كتبت في رقعة وجعلت في القمح فانه لا يسوس ما دامت الرقعة فيه وهم مجموعون في قول القائل ؎ الا كل من
لا يقتدي بائمة ✤ فقسمته ضيزى عن الحق خارجة ✤ فخذهم عبيد الله عروة قاسم ✤ سعيد ابو بكر سليمان خارجة ✤ انتهى **محمد بن يوسف** بن علي ابو الفضل
الغزنوي البغدادي قال عبد القادر كان من اكابر المحدثين والرواة المسندين والفقهاء المدرسين اصله من حلب وغزنة وهو اول بلاد الهند ومولده ببغداد سنة ٥٣٣
اثنتين وعشرين وخمس مائة وتوفي يوم الاثنين خامس عشر ربيع الاول سنة ٥٩٩ تسع وتسعين وخمس مائة بالقاهرة تفقه على عبد الغفور بن لقمان الكردري **قال
الجامع** هكذا ذكره السيوطي في حسن المحاضرة وزاد وسمع الحديث من ابي الفضل بن ناصر وروى عنه الرشيد العطار والمنذري بالاجازة انتهى **محمد** محي الدين الشهير
بخطيب زاده قرأ على ابيه تاج الدين ابراهيم بن الخطيب ثم على علاء الدين الطوسي وخضر بيگ وصار مدرسا بقسطنطينية وكان طليق اللسان جري الجنان قويا على
المحاورة فصيحا عند المباحثة ومن تصانيفه حواش على اوائل شرح الوقاية لصدر الشريعة وحواش على اوائل حاشية السيد على شرح مختصر ابن الحاجب ورسالة في
بحث الرؤية والكلام وحاشية على اوائل شرح المواقف وحواش على المقدمات الاربع ورسالة في فضائل الجهاد وتوفي سنة ٩٠١ احدى وتسع مائة ومن تلامذته
احمد بن سليمان بن كمال باشا ومحي الدين چلبي بن علي بن يوسف الفناري وعبد الواسع بن خضر وغيرهم **محمد** محي الدين العمادي الاسكليبي والد صاحب التفسير ابي السعود
العمادي كان اولا مشتغلا بالعلم الظاهر حتى وصل الى خدمة علي القوشجي وبلغ عنده رتبة الفضل والكمال وبعد وفاته سلك مسلك التصوف واشتغل على
مصلح الدين القوجوي ثم على ابراهيم القيصري ونال ما نال من الكرامة والحال ومات ببلدة اسكليب سنة ٩٢٠ عشرين وتسع مائة **محمود بن احمد** بن ظهير شمس الدين
اللارندي كان فقيها خلافيا اصوليا عالما بالفرائض والحساب تفقه على صدر الدين سليمان بن وهب وصنف في الفرائض كتابا سماه ارشاد ذوي الالباب الى معرفة
الصواب وارشاد الراجي شرح فرائض السراج وشرح عروض الاندلسي وتفقه عليه تاج الدين بن خليل وتوفي في ما اظن قبل سنة ٧٢٠ عشرين وسبع مائة
قال الجامع ارخ صاحب الكشف وفاته في حدود سنة ٧٢٥ خمس وعشرين وسبع مائة **محمود بن احمد** بن عبد السيد بن عثمان بن نصر بن عبد الملك ابو المحامد
جمال الدين البخاري الحصيري بالفتح كان والده يعرف بالتاجر وكان ساكنا بمحلة يعمل فيها الحصير وكان اماما فاضلا انتهت اليه رياسة المذهب في زمانه

تفقه على الحسن بن منصور قاضيخان وكان من تلامذته الخاصة حتى بلغ رتبة الكمال وسمع صحيح مسلم وغيره بنيسابور من المؤيد الطوسي وسمع بحلب من الشريف
ابي هاشم وقدم الشام ودرس بالنورية وافتى وحج ولد ببخارا في جمادى الاولى سنة ٥٤٦ وتوفي يوم الاحد ثامن صفر سنة ٦٣٦ ومن تصانيفه شرحان للجامع الكبير وشرح
السير الكبير وغير ذلك **محمود** بن الصدر السعيد تاج الدين احمد بن الصدر الكبير برهان الدين عبد العزيز بن عمر بن مازه برهان الدين صاحب المحيط البرهاني كان من
كبار الائمة واعيان فقهاء الامة اماما ورعا مجتهدا متواضعا عالما كاملا بحرا زاخرا حبرا فاخرا اخذ عن ابيه وعن عمه الصدر الشهيد عمر وهما عن ابيهما عبد العزيز
ابن عمر بن مازه ابوه وجده وجد ابيه كلهم كانوا صدور العلماء الاكابر وهو والد صدر الاسلام طاهر بن محمود ومن تصانيفه المحيط البرهاني والذخيرة والتجريد
وتتمة الفتاوى وشرح الجامع الصغير وشرح الزيادات وشرح ادب القضاء للخصاف والفتاوى والواقعات والطريقة البرهانية وغير ذلك **قال الجامع** قد طالعت
الذخيرة وهو مجموع نفيس معتبر اوله الحمد لله مستحق المجد والثناء ومنزل اللطف والنعماء الخ وقال بعد الحمد والصلوة اما بعد فان سيدنا ومولانا الصدر الشهيد
الاكبر امام اهل الارض استاذ البشر حسام الملة والدين برهان الائمة المهتدين تغمده الله بالرحمة والرضوان جمع مسائل قد استغنى عنها واحال جواب كل مسألة الى كتاب
موثوق به او امام معتمد عليه وهي وان صغر حجمها فقد هدى الى كثير من الاحكام وقد جمعت انا في حداثة سني وعنفوان عمري وصدر امري في الافتاء ما رفع الي من
مسائل الواقعات ايضا وضممت اليها اجناسا من الحوادث وجمعت ايضا جمعا آخر مدة مقامي بسمرقند وذكرت فيها جواب ظاهر الرواية واضفت اليها روايات النوادر
وما فيها من اقاويل المشايخ وكان يقع في قلبي ان اجمع بين هذه الاصول الثلث وامهد لها اساسا واجعلها اصنافا واجناسا فشرعت في هذا الجمع الخ الى ان
قال وسميت المجموع بالذخيرة وشحنته بالفوائد الكثيرة انتهى **وطالعت** ايضا مجلدا اول من محيط وهو المعروف بالمحيط البرهاني وهو نحو اربعين مجلدا على ما ذكره
بعضهم كما مر مع ما له وما عليه في ترجمة رضي الدين محمد بن محمد بن محمد السرخسي اوله الحمد لله خالق الاشباح بقدرته وفالق الاصباح برحمته شارع الشرائع بفضله الخ
وقال بعد الحمد والصلوة قال العبد الضعيف الراجي بفضل الله الخائف لعدله المعتمد على كرمه محمد بن الصدر الكبير تاج الدين احمد بن الصدر برهان الائمة عبد العزيز بن عمران معرفة
احكام الدين من اشرف المناصب واعلاها الخ الى ان قال بعد مدح الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ناشري الدين ولم يزل العلم موروثا من اول لآخر ومنقولا من كابر لكابر حتى انتهى الى
جدودي واسلافي السعداء الشهداء فكانهم شرحوا ما بقي من الفقه مجملا الخ الى ان قال وقد وقع في رايي ان اتبعهم بتاليف اصل جليل يجمع جل الحوادث الحكمية والنوازل
الشرعية ليكون عرفا في حال حياتي واحسانا لي بعد وفاتي وقد انضم الى هذا الراي الصائب التماس بعض الاخوان فقابلت التماسهم بالاجابة وجمعت
مسائل المبسوط والجامعين والسيرين والزيادات والحقت بها مسائل النوادر والفتاوى والواقعات وضممت اليها من الفوائد التي استفدتها من سيدي
ومولائي والدي تغمده الله برحمته وسميت الكتاب بالمحيط انتهى ملخصا **وهذا** كما ترى يرشدك الى ان اسمه محمد وهو خلاف ما اجمعت عليه كلمات اكثرهم
ان اسمه محمود فلتراجع نسخة اخرى والى ان تصنيف ذخيرته بعد تصنيف محيطه **وليعلم** انه ذكر ابن امير حاج الحلبي في حلبة المحلي شرح منية المصلي في شرح
الديباجة وفي بحث الاغتسال انه لم يقف على المحيط البرهاني ونقل صاحب البحر الرائق عنه انه مفقود في ديارنا ثم حكم بانه لا يجوز الافتاء منه واستند بما ذكره ابن
الهمام انه لا يحل النقل من الكتب الغريبة كما مر منا نقله في ترجمة رضي الدين محمد بن محمد السرخسي وظن بعضهم ان حكمه بعدم جواز الافتاء منه لكونه مجموعا للرطب واليابس
وبناء عليه ذكرته في رسالتي النافع الكبير في عداد الكتب الغير المعتبرة ثم لما منحني الله بمطالعته رأيته كتابا نفيسا مشتملا على مسائل معتمدة متجنبا عن مسائل غريبة
غير معتبرة الا في مواضع قليلة ومثله واقع في كتب كثيرة فوضح لي ان حكمه بعدم جواز الافتاء منه ليس الا لكونه من الكتب الغريبة المفقودة الغير المتداولة لا لامر
في نفسه ولا لامر في مؤلفه وهو امر يختلف باختلاف الاعصار ويتبدل بتبدل الاقطار فكم من كتاب يصير مفقودا في اقليم وهو موجود في اقليم آخر وكم من كتاب يصير نادر
الوجود في عصر كثير الوجود في عصر آخر فالمحيط البرهاني لما كان مفقودا في بلاده واعصاره عده من الكتب التي لا يفتى منها لعدم تداولها وغرابتها فان وجد تداوله وانتشاره
في عصر او في اقليم يرتفع حكمه هذا فانه لا شبهة في كونه معتمدا في نفسه قد اعتمد عليه من جاء بعده من ارباب الاعتماد وافتوا بنقله **وقد** قال صاحب الكشف في حرف
الذال الذخيرة البرهانية للامام برهان الدين محمود بن احمد بن عبد العزيز بن عمر بن مازه البخاري اختصرها من كتابه المشهور بالمحيط البرهاني وكلاهما مقبول عند
العلماء انتهى **محمود بن احمد** بن عبيد الله بن ابراهيم تاج الشريعة المحبوبي اخذ العلم عن ابيه صدر الشريعة احمد عن ابيه عن امام زاده عن عماد الدين عن ابيه
بكر الزرنجري عن الحلواني عامل فاضل نحرير كامل بحر زاخر حبر فاخر صاحب التصانيف الجليلة منها الوقاية انتخبها من الهداية صنفها لاجل حفظ ابن
ابنه صدر الشريعة عبيد الله بن مسعود بن محمود والفتاوى والواقعات وشرح الهداية **قال الجامع** هذا صريح في ان شارح الهداية هو مصنف الوقاية

٨٥

ذكر كون المحيط البرهاني معتبرا

وقد مر ما فيه من الاختلاف عند ترجمة عبيد الله بن مسعود بن تاج الشريعة **محمود بن احمد** بن مسعود بن عبد الرحمن ابو الثناء جمال الدين القونوي كان
عالما فاضلا له مشاركة في العلوم العقلية والنقلية اخذ عن ابيه ابي العباس احمد عن جلال الدين البخاري عن عبد العزيز البخاري عن فخر الدين محمد الماير غي
عن محمد بن عبد الستار الكردري عن صاحب الهداية ودرس وافتى وولي قضاء دمشق وصنف المنتهى شرح المغني في الاصول والعقائد شرح العقائد والزبدة
شرح العمدة وخلاصة النهاية حاشية الهداية والتقرير شرح تحرير القدوري وتهذيب الكلام القرآن والجمع بين وقفي جلال الخصاف والاعجاز في الاعتراض على
الادلة الشرعية والمعتمد مختصر مسند ابي حنيفة والمعتقد شرح المعتمد ومقدمة في رفع اليدين في الصلوة وغير ذلك مات بدمشق سنة سبع وسبعين وسبع مائة
قال الجامع طالعت مقدمتي في رفع اليدين وهي رسالة نفيسة حقق فيها عدم فساد الصلوة برفع اليدين وشذوذ رواية المحول بالفساد **وارخ** القاري
وفاته سنة احدى وثمانين وسبع مائة **محمود بن احمد** بن موسى بن احمد بن حسين بن يوسف بن محمود قاضي القضاة بدر الدين العيني ولد سنة ٧٦٢
اثنتين وستين وسبع مائة واشتغل ومهر ودخل القاهرة وولي الحسبة مرارا وقضاء الحنفية له شرح صحيح البخاري وشرح معاني الآثار وشرح الهداية وشرح الكنز وشرح المجمع
وشرح درر البحار وغير ذلك مات في ذي الحجة سنة خمس وخمسين وثمان مائة كذا ذكره السيوطي **قال الجامع** هذا ذكره السيوطي في حسن المحاضرة **وذكر** نحوه في الغبية
وزاد من تصانيفه طبقات الحنفية وطبقات الشعراء ومختصر تاريخ ابن عساكر وشرح الشواهد الصغير والكبير وقال انه فاق في النحو واصول الفقه والمعاني بالعلامة جبريل بن
صالح البغدادي واخذ عن الجمال يوسف الملطي والعلاء السيرامي وكان اماما عالما علامة عارفا بالعربية والتصريف حافظا للغة سريع الكتابة عمر مدرسته بقرب الجامع
الازهر ووقف كتبه بها انتهى **وفي** المجمع الموسس للمعجم المفهرس للحافظ ابن حجر محمود بن احمد بن موسى بن احمد بن حسين بن يوسف بن محمود الغنابي الفقيه الحنفي
بدر الدين ذكر لي انه ولد في نصف رمضان سنة ٧٦٢ بحلب قال وكان ابي قدم لي قضاء غنتاب فنسب اليها قدم القاهرة سنة سبع وثمانين وسبع مائة واول
ولي بها من الوظائف التصرف في النظاهرية وتنقلت به الاحوال حتى ولي الحسبة وقد سمع من بعض شيوخنا كالشيخ زين الدين العراقي والشيخ تقي الدين وصنف شرح
الطحاوي واطرف رجاله وشرح الكنز والمنار وله في العروض والتاريخ وغير ذلك وكان قد شرع في شرح على البخاري وله تاريخ كبير اجاز باستدعائي اني محمد انتهى **وقد** طالعت
عمدة القاري شرح صحيح البخاري والبناية شرح الهداية ذكر في آخره انه صنفه حين كان عمره قريب التسعين وزهر الحقائق شرح الكنز ونخبة السلوك شرح تحفة الملوك وكلها
مفيدة جدا وله بسط في تخريج الاحاديث وكشف معانيها ووسعة نظر في الفنون كلها ولو لم يكن فيه رائحة التعصب المذهبي لكان اجود واجود **ونسبته** الى عين تاب
بلدة كبيرة حسنة ولها قلعة حسنة وهي من حلب على ثلث مراحل ذكره احمد بن يوسف الدمشقي في كتابه اخبار الدول وآثار الاول **محمود بن احمد** بن ابي الحسن ابو المحامد
عماد الدين الاستاذ شمس الائمة الكردري مات سنة ٦٠٥ سبع وست مائة وله تصانيف منها سلك الجواهر ونشر الزواهر وخلاصة المقامات وكتاب كبير سماه خلاصة الحقائق يشتمل
على خمسين بابا في آثار ومواعظ وحكايات قال ابن قطلوبغا قد طالعته هو كتاب لم يكحل عين الزمان ثانيه وفرغ منه سنة سبع وتسعين وخمس مائة **محمود بن حامد**
ابن محمود بن معقل النيسابوري اخذ عن ابيه حامد وجميل ابن ابي القران ابي بكر محمد بن الفضل البخاري الفضلي **محمود بن حسين** بن اسعد ابو محمد البلخي امام كبير جليل القدر
له مشاركة في العلوم اخذ العلوم عن يوسف بن عمر صاحب جامع المضمرات وله الافتتاح في شرح دعاء الاستفتاح **محمود بن حسين** شيخ الاسلام جلال الدين
وبرهان الدين الاسترشني نسبته الى استرشنة قصبة من قصبات فرغانة تفقه على صاحب الهداية **محمود بن رمضان** ابو عبد الله الرومي الحنفي شرح مختصر القدوري
سماه الينابيع **محمود بن عابد بن حسين** تاج الدين الصرخدي الاصل الدمشقي احد الفضلاء واحد الشعراء ولد بصرخد ونشأ بالشام سنة ٥٨٢ اثنتين وثمانين وخمس مائة
وتفقه على محمود الحصيري **محمود بن عبد العزيز** شمس الائمة الاوزجندي جد قاضيخان تفقه على الاسبيجابي **محمود بن عبد القاهر** بن
ابي بكر شهاب الدين الرازي والد سراج الدين عمر كان فقيها محدثا مفسرا تفقه بدمشق على الحصيري ومصر على عمه زين الدين محمد بن ابي بكر تلميذ صاحب الهداية
ودرس بالمدرسة السيوفية بعد الخلاطي مدة ومات سنة ٦٨٠ ثمانين وست مائة **محمود بن عبيد الله** بن صاعد بن محمد شيخ الاسلام علاء الدين الحارثي
المروزي ولد بمرو وتحول واشتغل في العلوم وكان من كبار الائمة في المذهب والخلاف واخذ عن القاضي الشفي عبد العزيز بن عثمان الفضلي عن برهان الدين الكبير
عبد العزيز بن عمر بن مازه ومات بمرو سنة ٦٠٦ ست وست مائة وله تصانيف منها العون في الفقه **محمود بن علي** القاضي العجي العقيصري جمال الدين كان
جامعا للعلوم العقلية والشرعية قدم القاهرة قديما واشتغل ومهر واشتهر وولي القضاء وغيره ودرس التفسير والحديث الى ان مات في ربيع الاول سنة ٧٥٩
تسع وتسعين وسبع مائة **قال الجامع** هكذا ذكره السيوطي في حسن المحاضرة **وذكر** الحافظ ابن حجر في المجمع الموسس للمعجم المفهرس في نسبه ووصفه محمود بن محمد

بن عبد الجمال الدين القيسراني الرومي المعروف بالعجمي ولد قبل ستين وقدم القاهرة وولي الحسبة وقضاء الحنفية واجتمعت به سنة ٨٥٠ وقرأت عليه شيئا ومات في سابع ربيع الاول سنة ٨٩٩ انتهى ملخصا **والعجمي** يقال لمن ينسب الى العجم وان كان فصيحا واما الاعجمي فيقال لمن في لسانه لكنة وان كان من العرب وكذا العربي منسوب الى العرب ولو لم يكن بدويا واما الاعرابي فيقال اذا كان بدويا ولو لم يكن من العرب كذا ذكره محمد بن الشحنة الحلبي في حوادث سنة ٩٣١ من كتابه روضة المناظر باخبار الاوائل والاواخر نقلا عن غريب القرآن لمحمد بن عزيز السجستاني **والقيسراني** بفتح القاف نسبة الى قيسرية بلدة على ساحل البحر بسلاد الشام ذكره مجير الدين الحنبلي في الانس الجليل في تاريخ القدس والخليل وذكر السمعاني انه نسبة الى قيسارية بلدة على ساحل بحر الروم **محمود بن عمر** ابو القاسم جار الله الزمخشري نسبة الى زمخشر قرية من قرى خوارزم كان امام عصره بلا مدافع نحويا ذكيا فقيها مناظرا بيانيا متكلما مناظرا اديبا شاعرا مفسرا من اكابر الحنفية حنفي المذهب معتزلي المعتقد له في العلوم آثار ما ليست لغيره من اهل عصره ومن تصانيفه الكشاف في التفسير والفائق في اللغة في تفسير الحديث واساس البلاغة في اللغة وربيع الابرار ومتشابه اساس الرواة والمقامات الكبار والنصائح الصغار والرائض في علم الفرائض والمفصل في النحو والانموذج والمفرد وشرح ابيات سيبويه وشقائق النعمان وغير ذلك ولد سنة ٤٦٧ وتوفي سنة ٥٣٨ ثمان وثلثين وخمس مائة واخذ عنه الزين البقالي محمد بن ابي القاسم وغيره **قال الجامع** ذكر السمعاني ان زمخشر بفتح الزاي وسكون الخاء بينهما ميم مفتوحة وبعد الخاء شين معجمة قرية كبيرة من قرى خوارزم مثل بليدة وقال المشهور منها محمود بن عمر بن محمد بن عمر ابو القاسم كان يضرب به المثل في الادب والنحو تلقى الافاضل الكبار وصنف التصانيف في التفسير والاحاديث واللغة وظهر له جماعة واصحاب وكانت ولادته بزمخشر في رجب سنة ٤٦٧ وتوفي بجرجانية خوارزم ليلة عرفة سنة ٥٣٨ انتهى **وفي** بغية الوعاة كان كثير الفضل غاية في الذكاء وجودة القريحة متقنا في كل علم معتزليا قويا في مذهبه مجاهرا جنفيا ورعا بعدا وغير مرة واخذ الادب عن ابي الحسن علي بن المظفر النيسابوري وابي نعيم الاصبهاني وجاور بمكة وتلقب بجار الله وفخر خوارزم ايضا واصابه خراج في رجله فقطعها وصنع عوضها رجلا من خشب وكان اذا مشى القى عليها ثيابه الطوال فيظن انه اعرج انتهى **وفي** مرآة الجنان في حوادث سنة ٥٣٨ فيها توفي العلامة اللغوي المفسر المعتزلي ابو القاسم محمود الزمخشري كان متقنا في التفسير والحديث والنحو واللغة والبيان امام عصره في فنونه وله التصانيف الكبيرة البديعة المدوحة عد بعضهم منها ثلثين انتهى **وذكر** السيوطي في بغيته من تصانيفه المستقصى في الامثال والمواثيق الذهب وشرح مشكلات المفصل والكلم النوابغ والقسطاس في العروض والاحاجي النحوية وغير ذلك مما مر **وذكر** القاري منها المنهاج في الاصول والرسالة النامية ومقدمة الادب ورؤس المسائل في الفقه وصميم العربية وديوان التمثيل والامالي ومعجم الحدود والمياه والاماكن الجبال وضالة الناشد وقال هو حنفي الفروع معتزلي الاصول له مسائل خفيت على اكثر الناس فلهذا حرم بعض فقهائنا مطالعة تفسيره لما فيه من سوء تعبيره في تاويله وتغييره انتهى **محمود بن محمد بن داود** ابو المحامد اللوكوي البخاري فقيه محدث حافظ مفسر اصولي متكلم اديب له التوسع في الكلام والجدل تفقه على جمع من الفقهاء العظام منهم برهان الاسلام الزرنوجي تلميذ صاحب الهداية وابو عبد الله محمد بن احمد بن عبد المجيد القرشي وسراج الدين محمد بن احمد وبدر الدين خواهرزاده محمد بن محمود وحميد الدين على الضرير وهم من تلامذة شمس الائمة محمد الكردري تلميذ صاحب الهداية ولد ببخارا سنة ٦٢٤ سبع وعشرين وست مائة واستشهد في وقعة بخارا سنة ٦٥١ احدى وسبعين وست مائة وصنف شرحا على منظومة النسفي سماه حقائق المنظومة وهو شرح مرغوب بديع الاسلوب تداولته العلماء **محمود بن** الشيخ محمد كان كريم النفس محبا للعلماء صار قاضيا بمدينة بروسا ثم اعطاه السلطان بايزيد خان قضاء العسكر باناطولي سنة ٩١١ احدى عشرة وتسع مائة وله نظم بالتركية سماه المحمودية **محمود بن ابي بكر** ابو العلاء الكلاباذي التجاري شمس الدين الفرضي حبرا فاخرا وبحرا زاخرا في العلوم العقلية والنقلية شرح في الفرائض مختصر السراجي وسماه ضوء السراج واخذ عن مشايخ يزيدون على سبع مائة منهم حافظ الدين الكبير محمد وحميد الدين علي الضرير وصدر الدين محمد الخلاطي وصدر الدين سليمان بن وهب وقرأ الفرائض على نجم الدين عمر بن احمد الكاخستواني قال الحافظ شمس الدين الذهبي هو عارف بالحديث والرجال جم الفضائل مليح الكتابة واسع الرحلة سود كتابا في سنن الستة وكان راسا في الفرائض وسمع منه الحديث ابو حيان وعبد الكريم البزالي وكانت وفاته بمارين سنة سبع مائة ومولده سنة ٦٣٩ تسع وثلثين وست مائة **قال الجامع** طالعت ضوء السراج وهو كتاب نفيس مشتمل على ذكر المذاهب المختلفة في المسائل مع ادلتها دال على تبحر مؤلفه في الفن وله مختصره مسمى بالمنهاج طالعته **وفي** رفع الذهبي ولادته سنة ٦٢٤ حيث قال في المعجم المختص محمود بن ابي بكر بن ابي العلاء بن علي الامام المحدث المتقن الفرضي البارع الفقيه الصالح ابو العلاء الكلاباذي البخاري الحنفي ولد سنة ٦٢٤ اربع وعشرين وست مائة بكلاباذ وسمع ببخارا من جماعة وببغداد وبدمشق وبمصر وعمل مسودة المعجم

وكتب كثيرا من عواليه بخط حلو متقن وتخرج به جماعة في الفرائض مات بماردين سنة انتهى **وفي** مشتبه النسبة للذهبي عند ذكر الفرضي والحافظ ابو العلاء محمود بن ابي بكر الكلاباذي البخاري الفرضي امام مصنف راس في الفرائض عارف بالحديث والرجال جم الفضائل مليح الكتابة واسع الرحلة مات سنة بماردين سود كتابا كبيرا في مشتبه النسبة ونقلت عنه كثيرا انتهى **وفي** مرآة الجنان في حوادث سنة فيها توفي ابو العلاء محمود بن ابي بكر البخاري الصوفي الحافظ كان اماما في الفرائض له فيها حلقة اشتغال وسمع الكثير بالخراسان والعراق والشام ومصر وكتب الكثير وراح مع التتار من خوف الغلاء فاقام بماردين اشهرا الى ان ادركه اجله انتهى **وفي** طبقات القارى قال ابو حيان الاندلسي قدم علينا الشيخ المحدث ابو العلاء محمود البخاري الفرضي بالقاهرة في طلب الحديث وكان رجلا حسنا طيب الاخلاق لطيف المزاح فكنا نسايره في طلب الحديث فاذا رآى صورة حسنة قال هذا صحيح على شرط البخاري انتهى **والكلاباذي** نسبة الى كلاباذ بفتح الكاف ثم لام الف ثم باء موحدة فالف فذال معجمة محلة كبيرة ببخارا كذا ذكره محمد بن عبد الباقي الزرقاني في شرح المواهب اللدنية في الفصل الاول من المقصد السابع **والفرضي** بفتح الفاء نسبة الى علم الفرائض ذكره السيد الجرجاني في شرح السراجية **محمود** الحجاني برهان الدين شرف الائمة ملك الخوارزمي امام كبير كان موجودا في عصر التمرتاشي ومجمود التاجري وكان ابنه علاء الملة محمد قد بلغ رتبة الكمال في زمانه واليها انتهى رياسة المذهب في زمانها **محمود** الرومي الشهير بقوجه افندي كان عالما صالحا ورعا تقيا قرأ على علماء عصره وكان جامعا للعلوم الشرعية والعقلية استقضاه مراد خان ببروسا سنة ومكث فيها الى زمان السلطان بايزيد خان وكان الناس يحبونه وكان شيخا بهيا ولذا سموه بقوجه افندي **قال الجامع** وكان له ولد اسمه محمد كان عالما فاضلا الا انه مات في سن الشباب وخلف ولدا اسمه موسى باشا وهو حصل في بلاده بعضا من العلوم ثم عزم ان يذهب الى بلاد العجم لكنه كتم العزم عن اقاربه وفطنت لذلك اخته فوضعت بين كتبه شيئا كثيرا من حليها ليستعين بها في ديار الغربة فارتحل الى بلاد العجم وقرأ على مشايخ خراسان ثم ارتحل الى ماوراء النهر وقرأ على علمائها واشتهرت فضائله وبعد صيته ولقبوه بقاضي زاده الرومي واتصل بخدمة ملك سمرقند الامير الاعظم الغ بيك بن شاهرخ بن امير تيمور وقرأ عليه الامير المذكور بعض العلوم وكان محبا للعلوم الرياضية فقرأ عليه كثيرا من كتب الرياضي وعشى قاضي زاده باعلم الرياضي اشد اعتناء وفاق على اقرانه بل على من تقدمه وشرح اشكال التاسيس من الهندسة سنة وكتاب الخميني من الهيأة سنة ويروى انه قرأ على السيد الشريف ولم يحصل الموافقة بينهما فترك درسه قال السيد في حقه غلب علي طبعه الرياضيات وقال هو في حقه هو لا يقدر على افادة العلوم الرياضية ثم انه طالع شرح المواقف للسيد وردد كثيرا من مواضعه ويحكى انه كان في بلدة سمرقند مدرسة مربعة لها حجرات كثيرة وصنع واقفي كل موضع درسا وعينوا لكل موضع منها مدرسا يدرسهم المولى قاضي زاده كذا في الشقائق النعمانية في علماء الدولة العثمانية لطاشكبري زاده احمد ابن مصطفى الرومي رح **وقد** طالعت شرح ملخص الخميني واقرأته وهو كتاب لطيف فيه فوائد شريفة وفرائد لطيفة قد اتخذه العلماء مقبولا **محي الدين** الشهير بابن مغيسا اخذ عن المولى خسرو محمد بن فرامرز واعطاه محمد خان مدرسة بناها الوزير محمود باشا في قسطنطنية ثم جعله قاضيا بها **محي الدين** العجمي كان عالما فاضلا بلغ من الكمال منتهاه قرأ على المولى خسرو وغيره وصار مدرسا باحدى المدارس الثمان ثم قاضيا بادرنة ومات هناك له حواش على شرح الفرائض السراجية ورسالة في باب الشهيد في شرح الوقاية وغير ذلك **قال الجامع** اسمه احمد بن محمد وقيل محمد بن احمد **محي الدين** بن محمد الشهير بحوي زاده كان اماما محققا مدققا محدثا مفسرا اصوليا فرعيا ماهرا في الرياضيات والطبيعيات اخذ مباني العلوم اولا عن ابيه وكان مدرسا حسنا مشتهرا بحوي ثم عن سعدي چلبي تلميذ الحاج حسن تلميذ محمد بن ادمغان تلميذ خضر بيك وصار مدرسا بقسطنطنية وادرنة وقلد منصب الفتوى بعد وفاة سعدي چلبي سنة ومات سنة حين كونه قاضيا بالعسكر بولاية روم ايلي وله تعليقات على الكتب المتداولة منها التلويح ومن تلامذته علي بن القاضي امير الله الشهير بقتابي زاده ومحمد شاه چلبي **قال الجامع** ذكر صاحب الشقائق اسمه محي الدين محمد بن الياس المشتهر بحوي زاده وقال كانت له مشاركة بالعلوم وبد طولى في الفقه والحديث والتفسير انتهى **مختار بن محمود** بن محمد ابو الرجا نجم الدين الزاهدي الغزميني نسبة الى غزمين بفتح الغين المعجمة وسكون الزاء المعجمة ثم الميم المكسورة ثم الياء التحتانية المثناة الساكنة ثم النون قصبة من قصبات خوارزم كان من كبار الائمة واعيان الفقهاء عالما كاملا له اليد الباسطة في الخلاف والمذهب والباع الطويل في الكلام والمناظرة وله التصانيف التي سارت بها الركبان منها شرح مختصر القدوري شرح نفيس نافع وقنية المنية لتتميم الغنية استصفاها من البحر المحيط للبديع القزويني وكتاب الحاوي والرسالة الناصرية واخذ العلوم عن الاكابر منهم محمد بن عبد الكريم السمرقندي عن الدهقان الكاساني عن نجم الدين عمر النسفي عن ابي اليسر محمد البزدوي وايضا اخذ عن ناصر الدين المطرزي صاحب المغرب تلميذ الزمخشري وعن صدر الافاضل سند الائمة يوسف بن محمد الخوارزمي وعن سراج الدين يوسف السكاكي وعن فخر الدين القاضي

بديع وبعد ما بلغ رتبة الفضل والكمال رحل الى بغداد وناظر الائمة والفضلاء ثم بلغ الروم وتوطن بها مدة ودرس الفقهاء ومن تصانيفه ايضا زاد الائمة والمجتبى في
الاصول والجامع في الحيض وكتاب الفرائض **قال الجامع** ذكر القاري وغيره انه مات سنة ٦٥٨ **وقد** طالعت المجتبى شرح القدوري والقنية فوجدتهما
على المسائل الغريبة حاوية ولتفصيل الفوائد كافية الا انه صرح ابن وهبان وغيره انه معتزلي الاعتقاد حنفي الفروع وتصانيفه غير معتبرة ما لم يوجد مطابقتها لغيرها
لكونها مجموعة للرطب واليابس وقد فصلت المرام في رسالتي النافع الكبير **مسعود بن الحسين** بن الحسن بن محمد بن ابراهيم الكشتاني الملقب بركن الدين صاحب
المختصر المسعودي امام عالم يرجع اليه في النوازل شيخا كبيرا تفقه على شمس الائمة السرخسي ومات سنة ٥٢٠ عشرين وخمس مائة وسنة ثلث وسبعون والكشتانية بلدة من
السغد بنواحي سمرقند **مسعود بن شجاع** بن محمد بن الحسن الاموي برهان الدين الفقيه ولد سنة ٥١٠ بدمشق واخذ العلم عن البرهان البلخي علي بن
الحسن تلميذ عبد العزيز بن عمر بن مازه وولي قضاء العسكر وجمع كتابا في الفقه وتفقه عليه ابن الابيض محمد بن يوسف وداود بن ارسلان ومات سادس
عشر جمادى الآخرة سنة ٥٩٩ تسع وتسعين وخمس مائة **قال الجامع** ذكره اليافعي في حوادث سنة ٥٩٩ بقوله فيها توفي الامام العلامة ابو الموفق مسعود بن
شجاع المعروف بالبرهان الحنفي ودرس من النورية وكان صدرا معظما راسا في المذهب انتهى **مسعود بن محمد** بن موسى ابو القاسم الخوارزمي تفقه
على ابيه ابي بكر محمد تلميذ الجصاص الرازي ومات سنة ٤٢٣ ثلث وعشرين واربع مائة **مصطفى** مصلح الدين بن ابراهيم الشهير بالتجيد زاده كان رجلا صالحا فائقا
في العلم معلما للسلطان محمد خان له حواش على تفسير البيضاوي **مصطفى** بن اوحد الدين قرأ على محمد بن فراموز وصار مدرسا باحدى المدارس الثمان ثم قاضيا
في دولة السلطان بايزيد خان مات سنة ٩١١ احدى عشرة وتسع مائة **قال الجامع** ذكر صاحب الشقائق انه كان فاضلا في العلوم كلها قد اعترف العلماء
بفضله لكنه لم يشتغل بالتصنيف ورأيت له رسالة في تجويز الفرار عن الوباء بنى تلك الرسالة عن فضله انتهى **مصطفى** بن حسام الدين الشهير بحسام زاده كان ماهرا
في العلوم الادبية والشرعية والعقلية عارفا بالاحاديث والتفسير صار مدرسا ببروسا ثم مفتيا ومات وهو مفت بها له حواش على التلويح وعلى شرح الوقاية ومصنف
في الانشاء **مصطفى** بن يوسف بن صالح البرسوي الشهير بخواجه زاده قرأ عند محمد بن ايا تلوغ الاصلين والمعاني والبيان ثم وصل الى خضر بيك وهو مدرس
بسلطانية بروسا وحصل علوما كثيرة واعطاه السلطان مراد خان تدريس الاسدية ببروسا ولما انتهت السلطنة الى محمد خان وشاهد العلماء رغبته في العلم
ذهب اليه فجعله معلم نفسه وقرأ منه متن الزنجاني وكتب خواجه زاده شرحا عليه وله تهافت الفلاسفة وحواش على شرح المواقف وعلى شرح هداية الحكمة لمولانا زاده
وحكي ان المولى علي الطوسي لما ذهب الى بلاد العجم لقي عليا القوشجي فقال له الى اين تذهب قال الى بلاد الروم فقال عليك بمدارة الكوسج خواجه زاده فلما
قدم القوشجي استقبله علماء قسطنطينية وكان خواجه زاده قاضيا بها فذكر القوشجي ما شاهد في البحر من المد والجزر فبين خواجه زاده سبب المد والجزر ثم جرى
ذكر بحث السيد مع التفتازاني عند تيمور فرجح القوشجي جانب التفتازاني فقال خواجه زاده اني قد حققت الامر وظهر لي ان الحق مع السيد فطالع القوشجي
ما كتبه فلما لقي السلطان مراد خان قال لا نظير لخواجه زاده في العجم فقال السلطان ولا في العرب وحكي ان المولى عبد الرحمن بن المؤيد لما وصل الى خدمة
الجلال الدواني قال له باي هدية جئت الينا قال بكتاب التهافت لخواجه زاده فطالعه وقال قد كان في فكري ان اكتب في هذا الباب كتابا ولو كتبت قبل ان ارى
هذا الكتاب لافتضحت مات خواجه زاده ببروسا سنة ٨٩٣ ومن تلامذته يوسف القراصوي ويوسف الكرماسني وركن الدين محمد الشهير بزيرك زاده وقطب الدين محمد
ابن محمد بن قاضي زاده وغيرهم **قال الجامع** طالعت تهافته فوجدته كتابا نفيسا **المطهر بن الحسين** بن سعد بن علي بن بندار ابو سعد
قاضي القضاة جمال الدين اليزدي جليل القدر كبير المحل وحد الزمان له شرح الجامع الصغير الذي رتبه الزعفراني في مجلدين سماه التهذيب ولخص مشكل الآثار
للطحاوي واختصر النوادر لابي الليث وله الفتاوى وشرح القدوري المسمى باللباب وممن اخذ عنه ركن الدين محمد بن عبد الرشيد الكرماني صاحب جواهر
الفتاوى **قال الجامع** ذكر السيوطي في حسن المحاضرة الحسين بن احمد بن الحسين بن سعيد بن علي بن بندار الامام ابو الفضل الهمداني اليزدي كان تحت يده في
بلاده اثنا عشر مدرسة فيها من الطلبة الف ومائتان قدم الى قوص فمات بها سنة ٥٩١ احدى وتسعين وخمس مائة وحمل الى مصر ميتا انتهى **معلى بن منصور**
ابو يحيى الرازي روى عن ابي يوسف ومحمد الكتب والامالي والنوادر مات سنة ٢١١ احدى عشرة بعد المائتين **قال الجامع** كان مشاركا بابي سليمان الجوزجاني وهما
من الورع والدين وحفظ الحديث بالمرتبة الرفيعة وروى عن مالك والليث وحماد وابن عيينة وروى عنه ابن المديني والبخاري في غير الجامع وروى له ابو داود
والترمذي وابن ماجة كذا ذكره القاري **وفي** الكاشف للذهبي قال العجلي هو ثقة نبيل صاحب سنة طلبوه غير مرة في القضاء فابى وكان من كبار اصحاب ابي يوسف ومحمد انتهى

منصور بن احمد بن يزيد ابو محمد الخوارزمي له شرح مغني الخبازي شرح مفيد ومات سنة ٧٧٥ خمس وسبعين وسبع مائة **موسى بن سليمان** ابو سليمان
الجوزجاني اخذ الفقه عن محمد وكتب مسائل الاصول والامالي وكان مشاركا لمعلى بن منصور عرض عليه المامون القضاء فلم يقبل توفي بعد المائتين وله السير الصغير والنوادر
وغير ذلك **موسى بن نصر** الرازي ابو سهل من اصحاب محمد روى الحديث عن عبد الرحمن ابي زهير وهو آخر من روى عنه وتفقه عليه ابو سعيد البردعي وابو علي
الدقاق **موسى بن محمد** ابو الفتح مصلح الدين التبريزي كان اماما فاضلا ولد سنة ٦٦٩ تسع وستين وست مائة وقدم دمشق سنة ٧١٠ عشر بعد سبع مائة ثم رجع ثم
قدم ثانيا سنة ٧٢٦ وقدم القاهرة وبرع في العلوم وصنف شرحا على البديع سماه الرفيع وتوفي في العشرين من ذي الحجة سنة ٧٣٢ ثلث وثلثين وسبع مائة بوادي بني سالم من
طريق الحجاز وهو قاصد زيارة قبر الرسول صلى الله عليه وسلم بعد اداء الحج **ميمون بن اسمعيل** بن عبد الصادق بن عبد الله الخطيب اخذ عن ابيه عن عبد الكريم
عن ابي منصور الماتريدي **ميمون** بن محمد بن محمد بن معتمد بن محمد بن مكحول ابو المعين المكحولي النسفي صاحب كتاب تبصرة الادلة وتمهيد قواعد التوحيد امام فاضل
جامع الاصول له المناهج وشرح الجامع الكبير وتفقه عليه علاء الدين ابو بكر محمد السمرقندي **قال الجامع** قد مر ذكر احمد بن محمد بن مكحول واخيه معتمد بن محمد بن مكحول
جد والد صاحب الترجمة **واما جدهم** فهو مكحول بن الفضل النسفي صاحب كتاب اللؤلئيات وكتاب الشعاع كان يروي الفقه عن ابي سليمان موسى الجوزجاني
صاحب محمد بن الحسن مات سنة ٢١٨ ثمان عشرة وثلث مائة وهو الذي روى عن ابي حنيفة ان من رفع يديه عند الركوع وعند الرفع فسدت صلوته ذكره في كتابه المسمى
بالشعاع ذكره صاحب النهاية وقال في المحيط كان شيخنا يقول مكحول الراوي لهذه الرواية لا يعرف كذا في طبقات القاري **قلت** هذه الرواية هي التي غرت
امير كاتب الاتقاني فحكم بفساد الصلوة برفع اليدين وكتب فيه رسالة ورد عليه تقي الدين علي بن عبد الكافي السبكي الشافعي احسن رد كما مر ذكره في ترجمته **وبها**
اغتر ابو اليسر ومن سلك مسلكه فحكم بعدم جواز اقتداء الحنفي بالشافعي لانهم يرفعون وهو مفسد عندنا **قال** حسام الدين السغناقي في النهاية قد ذكر ابو اليسر ان اقتداء
الحنفي بشافعي المذهب غير جائز من غير ان يطعن في دينهم لما روى مكحول النسفي في كتاب سماه الشعاع عن ابي حنيفة ان من رفع يديه عند الركوع وعند الرفع
تفسد صلاته وجعل ذلك عملا كثيرا فصلاتهم فاسدة عندنا فلا يصح الاقتداء لهذا وذكر في الفوائد الظهيرية بعد ما ذكر هذا فيه نظر لان فساد الصلوة عند رفع اليدين لا يمنع صحة
الاقتداء في الابتداء لجواز صلوة الامام اذ ذاك انتهى **وفي** شرح الجامع الصغير للصدر الشهيد عمر بن عبد العزيز بن عمر بن مازه تحت مسألة صلى الفجر خلف
امام يقنت فانه يسكت ولا يتابعه عند ابي حنيفة ومحمد وقال ابو يوسف يتابعه الخ قال بعض مشايخنا دلت المسألة على ان اقتداء الحنفي بشفعوي المذهب جائز
اذا كان محتاطا في موضع الخلاف ولم يكن متعصبا ولا شاكا في ايمانه وانكر الآخرون ذلك فانه روى عن مكحول النسفي مصنف كتاب اللؤلئيات عن ابي حنيفة ان
من رفع يديه عند الركوع وعند رفع الراس فسدت صلاته لانه عمل كثير فصلاتهم فاسدة عندنا فلا يصح هذا الاقتداء انتهى **والحق** ان هذه الرواية التي رواها مكحول شاذة
لا يعتد بها ولا بذاكرها **وممن** صرح بشذوذها محمد بن عبد الواحد الشهير بابن الهمام في فتح القدير وذكر انه صرح بشذوذها صاحب النهاية **وفي** حلية المحلي شرح منية المصلي
لابن امير حاج الفساد برفع اليدين في الصلوة رواية مكحول النسفي عن ابي حنيفة وهو خلاف ظاهر الرواية ففي الذخيرة رفع اليدين لا يفسد منصوص عليه في باب صلوة
العيدين من الجامع ومشى عليه في الخلاصة وهو اولى بالاعتبار انتهى **وفي** البزازية رفع اليدين في المختار لا يفسد لان مفسدها لم يعرف قربة فيها انتهى **وفي**
السراجية رفع اليدين لا يفسد وهو المختار انتهى **وفي** مقدمة رفع اليدين في الصلوة لمحمود بن احمد بن مسعود القونوي القول بعدم جواز اقتداء الحنفي بالشافعي
ليس مذهب ابي حنيفة وانما هو قول شاذ ذكره بعض المتاخرين على رواية مكحول النسفي وان مكحولا تفرد بهذه الرواية ولم يروها احد غيره فيما نعلم ولم يكن مشهورا بالرواية
في المذهب ولم نجد له قولا ولا اختيارا ولم ينص احد من المشايخ على صحة هذه الرواية ورجحانها فينزل منزلة المجهول من الرواية ومن يكن بهذه المثابة لا يجوز
العمل بروايته ومعلوم ان مكحولا لم يكن من اهل القرون المعدلة ولم تشتهر روايته في السلف ليقر عليها فلا يجب العمل بروايته بل لا يجوز حتى قال الاصوليون
من اصحابنا ان رواية مثل هذا المجهول في زماننا لا يعمل بها واذا كان كذلك في رواية الاخبار فكذا في رواية الاحكام الدينية اذ لا فرق بينهما في العمل بها
وايضا فان ظاهر ما روى عن مكحول يدل على انه ادرك ابا حنيفة فلزم القائل بصحة روايته احد الامرين وهو اما ان يبين ادراكه لابي حنيفة او يبين الرواة التي
بينه وبين ابي حنيفة لتصح روايته وكذا من نقل تلك الرواية عن مكحول من المشايخ المتاخرين كالصدر الشهيد وغيره ومعلوم انهم لم يدركوا مكحولا فيلزم ايضا ان
يبين ادراكهم اياه او يبين الرواة التي بينهم وبين مكحول واذا تعذر ذلك كانت تلك الرواية منقطعة الاسناد من الطريقين الاعلى والاسفل فيتطرق الطعن اليها
بهذا الاعتبار وكذا نقول في سائر الروايات المخالفة لظاهر المذهب اللهم الا ان ينص على صحتها والعمل بها باعتبار التنصيص على صحتها لا باعتبار ذاتها وليس هذا من

تحقيق بطلان رواية مكحول ان الصلوة تفسد برفع اليدين عند الركوع وغيره

٩٠

باب الارسال لما بينا ان مكحولا لم يكن من اهل القرون المعدلة ليقبل ارساله ولم يرو احد عن مكحول هذه الرواية مسندة عن الامام ولا مرسلة لتقوى روايته انتهى ملخصا

حرف النون

ناصر بن عبد السيد ابي المكارم بن علي ابو المظفر وابو الفتح المطرزي بضم الميم وفتح الطاء المهملة ثم الراء المهملة المكسورة المشددة ثم الزاء المعجمة المكسورة العراقي محتدا الخوارزمي منشأ كان اماما في الفقه والعربية واللغة راسا في الاعتزال لسان البرهان سحبان البيان عديم النظير في الفقه واصوله ولد سنة ٥٣٦ ست وثلثين وخمس مائة بجرجانية خوارزم وقرأ على ابيه ثم على الموفق احمد بن محمد تلميذ الزمخشري وله المغرب في لغات الفقه والايضاح شرح مقامات الحريري والاقناع في اللغة ومختصر اصلاح المنطق ومقدمة في النحو سماها بالمصباح **قال الجامع** طالعت المصباح وهو مختصر متداول وشرح المقامات فيه فوائد ونكات والمغرب تكلم فيه على الالفاظ التي يستعملها الفقهاء وهو مفيد جدا **وقال السيوطي** في البغية في ترجمة ناصر بن عبد السيد بن علي بن المطرز ابو الفتح النحوي الاديب المشهور بالمطرزي من اهل خوارزم قرأ الادب والنحو على الزمخشري والموفق خطيب خوارزم وبرع في النحو واللغة والفقه على مذهب ابي حنيفة وكان لهم كالازهري للشافعية وكان يقال هو خليفة الزمخشري وكان معتزليا صنف شرح المقامات والمغرب في لغة معرب والمعرب في شرح المغرب والاقناع والمصباح ولد في رجب سنة ٥٣٨ ومات بخوارزم يوم الثلثاء حادي عشر جمادى الاولى سنة ٦١٠ عشرة بعد ست مائة انتهى **قلت** فيه خطأ من وجهين احدهما في جعله صاحب الترجمة تلميذا للزمخشري مع انه صرح هو في ترجمة الزمخشري انه توفي سنة ٥٣٨ وهي سنة ولادة صاحب المغرب فانى يصح التلمذ والذي غره على ذلك ما اشتهر انه خليفة الزمخشري وهو ليس لتلمذه بل لوجه آخر والذي يشهد على ذلك قول ابن خلكان في ترجمة ابو الفتح ناصر بن ابي المكارم عبد السيد بن علي المطرزي الفقيه الحنفي الخوارزمي كانت له معرفة تامة بالنحو واللغة والشعر وانواع الادب قرأ ببلده على ابيه وعلى ابي المؤيد الموفق خطيب خوارزم وكان تام المعرفة بفنه راسا في الاعتزال داعيا اليه خفي الفروع ودخل بغداد حاجا سنة ٦٠١ وجرى له هناك مباحث مع الفقهاء ولد في رجب بخوارزم سنة ٥٣٨ وهو كما يقال خليفة الزمخشري فانه توفي في تلك السنة بتلك البلدة وكانت وفاته يوم الثلثاء الحادي والعشرين من جمادى الاولى من سنة ٦١٠ انتهى وثانيهما في عده من تصانيفه المعرب شرح المغرب وليس كذلك فان المعرب بالعين المهملة كتاب له في اللغة مستقل والمغرب بالغين المعجمة مختصر منه كما تشهد به ديباجة المغرب على ما لا يخفى على من طالعه **وفي** كشف الظنون قال ابن الشحنة في هوامش الجواهر للمطرزي المعرب بالمهملة ايضا وهو مطول من المغرب بالمعجمة وكذا قال تقي الدين في طبقاته وعد السيوطي من مؤلفاته المغرب بالمعجمة والمعرب بالمهملة في شرح المغرب وضبط طاشكبري زاده في نوادر الاخبار المعرب بتشديد الراء في شرح المغرب وقال هو كبير قليل الوجود وذكر صاحب كنز الراغبين لغة كروبيون بتخفيف الراء وقال نص عليه الزمخشري وتبعه المطرزي في المغرب بالمعجمة في ترتيب المعرب بالمهملة انتهى **قلت** هذا هو الصحيح كما قال المطرزي في ديباجة المغرب وبعد فهذا ما سبق به الوعد من تهذيب مصنفي المترجم بالمعرب وتنميقه وترتيبه على حروف المعجم اختصرته لاهل المعرفة من ذوي الحمية بعد ما سرحت النظر في كتب لم يتعهدها في تلك النوبة نظري الى ان قال وترجمته بكتاب المغرب في ترتيب المعرب الخ **ناصر الدين بن يوسف** ابو القاسم الشهيد الحسيني السمرقندي امام عظيم القدر قوي العلم اوحد اوانه في الادب مجتهد زمانه له تصنيفات كثيرة المنافع منها النافع وهو مختصر المبارك في الفقه نفع الله به الخلق الكثير والملتقط في الفتاوى وخلاصة المفتي وكتاب الاخصاف ومصابيح السبل وغير ذلك **قال الجامع** اسمه محمد بن يوسف كما صرح به صاحب الكشف في مواضع لكن قد وقع منه الاختلاف في تاريخ وفاته فقال عند ذكر مصابيح السبل للامام ناصر الدين ابي القاسم محمد بن يوسف الحسيني السمرقندي المتوفى سنة ٦٥٦ ست وخمسين وست مائة وقال عند ذكر الملتقط للامام ناصر الدين ابي القاسم محمد بن يوسف الحسيني السمرقندي المتوفى سنة ٥٥٦ ست وخمسين وخمس مائة ثم جمعه في اواخر شعبان سنة ٥٤٩ تسع واربعين وخمس مائة وقال عند ذكر النافع للامام ناصر الدين ابي القاسم محمد بن يوسف الحسيني المدني السمرقندي الحنفي المتوفى سنة ٦٥٦ ست وخمسين وست مائة ابتدأ بتعليقه في النصف الاخير من ربيع الاول سنة ٦٥٥ خمس وخمسين وست مائة **وفي** طبقات القاري محمد بن يوسف العلوي ابو القاسم السمرقندي عالم بالتفسير والحديث والفقه والوعظ مات سنة ٥٥٦ ست وخمسين وخمس مائة وقيل قتل صبر السمرقند وكان يبسط لسانه في حق الائمة والعلماء وهو صاحب النافع انتهى **نجم الائمة** البخاري استاذ فخر الدين البديع القزويني قال في الجواهر المضية هو من اقران برهان الدين الكبير وعطاء الدين الحمامي والبدر طاهر وكان مدار الفتوى عليهم ببخارا وخوارزم في زمانهم **نجم الائمة** الحكيمي تلميذ حسن بن منصور قاضيخان واستاذ ركن الائمة الوالجاني **نصر بن احمد** بن العباس ابو احمد العياضي تفقه على والده ابي نصر عن ابي بكر الجوزجاني عن ابي سليمان الجوزجاني عن محمد وكان فائق اقرانه ووحيد زمانه برع في المذهب ورحل اليه فقهاء البلاد في الواقعات والنوازل حتى روى عن ابي حفص البجلي حفيد ابي حفص الكبير انه قال الدليل على صحة مذهب ابي حنيفة ان ابا احمد العياضي كان على مذهبه ولو لم يكن مذهبا مختارا لم يعتقده وعن الحكيم ابي القاسم السمرقندي

ماخرج من خراسان الى ماوراء النهر منذ مائة سنة مثل الفقيه ابي احمد العياضي علما وفقها وتدينا **نصر** بن محمد بن احمد بن ابراهيم ابو الليث الفقيه السمرقندي المشهور بامام الهدى اخذ عن ابي جعفر الهندواني وابي القاسم الصفار عن نصير بن يحيى عن محمد بن سماعة عن ابي يوسف وله تفسير القرآن والنوازل والعيون والفتاوى وخزانة الفقه وبستان العارفين وشرح الجامع الصغير وتنبيه الغافلين وغير ذلك **قال الجامع** مع ذكر صاحب مدينة العلوم وفاته ليلة الثلثاء لاحدى عشرة خلت من جمادى الآخرة سنة ٣٩٣ ثلث وتسعين وثلث مائة **و** ذكر علي القاري في طبقاته انه مات بكورة بلخ سنة ٣٧٣ ست وسبعين وثلث مائة **و** ذكر هو في شرح اسفا العياض انه مات سنة ٣٧٣ ثلث وسبعين وثلث مائة **و** ذكر صاحب الكشف وفاته عند ذكر بستان التفسير وتنبيه الغافلين سنة ٣٧٥ خمس وسبعين وثلث مائة وعند ذكر شرح الجامع سنة ٣٧٣ ثلث وسبعين وثلث مائة وعند ذكر خزانة الفقه سنة ٣٨٣ ثلث وثمانين وثلث مائة **و** سياتي عن الكفوي انه مات سنة ٣٧٣ **وقد** طالعت من تصانيفه البستان وتنبيه الغافلين وخزانة الفقه وكلها مفيدة **نصر** ابو الليث الحافظ السمرقندي وهو متقدم على ابي الليث امام الهدى فان وفاة الاول سنة ٢٩٣ اربع وتسعين بعد المائتين ووفاة الثاني سنة ٣٧٣ ثلث وسبعين وثلث مائة والاول يلقب بالحافظ والثاني بالفقيه **ابو نصر** الدبوسي نسبة الى دبوسية قرية بسمرقند امام كبير من ائمة الشروط **نصير بن يحيى** البلخي اخذ الفقه عن ابي سليمان الجوزجاني عن محمد مات سنة ٢٦٨ ثمان وستين بعد المائتين **النعمان** ابن الحسن بن يوسف معز الدين الخطيبي قاضي القضاة بالقاهرة كان عالما فاضلا جبرا محمودا مات سنة ٣٦٣ ثلث وستين وست مائة **نوح بن ابي مريم** ابو عصمة المروزي الشهير بالجامع لانه كان جامعا للعلوم كان له اربعة مجالس المجلس الاثر ومجلس اقاويل ابي حنيفة ومجلس النحو ومجلس الشعر والادب وكان على قضاء مرو وتفقه على ابي حنيفة وابن ابي ليلى واخذ الحديث عن ابن ارطاة والتفسير عن الكلبي والمغازي عن ابن اسحق **قال الجامع** هو وان كان فقيها جليلا الا انه مقدوح عند المحدثين حتى قالوا انه وضاع **قال** برهان الدين ابراهيم الحلبي في رسالته الكشف الحثيث عمن رمي بوضع الحديث نوح بن ابي مريم يزيد بن عبد الله بن عصمة المروزي عالم اهل مرو وهو نوح الجامع لانه اخذ الفقه عن ابي حنيفة وابن ابي ليلى والحديث عن الحجاج بن ارطاة وغيره والتفسير عن الكلبي وغيره والمغازي عن محمد بن اسحق قال الحاكم وضع حديث فضائل القرآن الطويل انتهى **وفي** شرح الفية اصول الحديث المصنفة للحافظ زين الدين عبد الرحيم العراقي مثال من كان يضع الحديث حسبة ما رويناه عن ابي عصمة نوح بن ابي مريم قاضي مرو في ما رواه الحاكم باسنده الى ابي عمار انه قيل لابي عصمة من اين لك عن عكرمة عن ابن عباس في فضائل القرآن سورة سورة وليس عند اصحاب عكرمة فقال اني رأيت الناس قد اعرضوا عن القرآن واشتغلوا بفقه ابي حنيفة ومغازي ابن اسحق فوضعت حسبة وكان يقال له الجامع فقال ابو حاتم بن حبان جمع كل شيء الا الصدق انتهى **وفي** الانساب الجامع لقب لابي عصمة المروزي قيل انما لقب به لانه اول من جمع فقه ابي حنيفة مرو وقيل لانه كان جامعا بين العلوم وكانت له اربع مجالس وهو نوح بن ابي مريم يزيد قال ابو حاتم بن حبان هو من اهل مرو يروي عن الزهري ومقاتل وروى عنه العراقيون واهل بلده مات سنة ١٧٣ ثلث وسبعين بعد المائة وكان ممن يقلب الاسانيد ويروي عن الثقات ما ليس من احاديث الاثبات لا يجوز الاحتجاج به بحال انتهى ملخصا **وههنا** كلمات كثيرة من جماعة غفيرة في حقه لم نذكرها طلبا للاختصار

حرف الواو

وكيع بن الجراح بن مليح بن عدي ابو سفيان الكوفي اصله من نيسابور وقيل من السند اخذ العلم عن ابي حنيفة وسمع من ابي يوسف وزفر وروى عنه ابن المبارك ويحيى بن اكثم واحمد بن حنبل ويحيى بن معين وعلي بن المديني قال ابن اكثم صحبته في الحضر والسفر فرأيته يصوم الدهر ويختم القرآن في كل ليلة ولا ينام حتى يقرأ ثلث القرآن ثم يقوم في آخر الليل وعن ابن معين ما رأيت افضل من وكيع قيل ولا ابن المبارك قال قد كان لابن المبارك فضل ولكن ما رأيت افضل من وكيع كان يستقبل القبلة ويحفظ حديثه ويقوم الليل ويسرد صومه ويفتي بقول ابي حنيفة وكان يحيى بن سعيد القطان يفتي بقوله مات سنة ١٩٥ ثمان وتسعين بعد المائة وقيل سنة ١٩٦ سبع وتسعين بعد المائة **قال الجامع** ذكره اليافعي في حوادث سنة ١٩٦ وقال فيها توفي الامام العالم ابو سفيان وكيع بن الجراح قال احمد ما رأيت اوعى للعلم منه قلت وهو الذي اشار اليه القائل بقوله شكوت الى وكيع سوء حفظي ✣ فاوصاني الى ترك المعاصي ✣ وعلمه بان الفضل علم ✣ وفضل العلم لا يوجد عاصي ✣ انتهى **وفي** طبقات القاري هو من اكابر اتباع التابعين سمع ابن جريج والسفيانين والاوزاعي والاعمش وغيرهم وعنه ابو سفيان واحمد وابن راهويه واحمد بن منيع وخلق لا يحصون انتهى

حرف الهاء

هبة الله بن احمد بن حامد بن معلى بن محمود الطرازي نسبة الى طراز بكسر المهملة مدينة بالقليم تركستان لقبه شجاع الدين قدم دمشق وتفقه على جلال الدين عمر الخبازي وصار فقيها اصوليا نظارا فارسا في البحث كانت الطلبة ترحل اليه من البلاد وصنف شرح الجامع الكبير وشرح عقيدة الطحاوي وتبصرة الادلة شرح المنار مات سنة ٦٧٠ احدى وسبعين وست مائة

قال الجامع الذي في الانساب ان النسبة الى مدينة باقليم كرستان الطرازي بفتح الطاء والراء الطرازي بكسر الطاء فهو نسبة الى عمل الثياب المطرزة هشام بن عبد الله الرازي تفقه على ابي يوسف ومحمد ومات محمد في منزله بالري ودفن في مقبرته وله نوادر وصلاة الاثر وقال الذهبي في الميزان هشام عن مالك وعنه ابو حاتم قال لقيت الفا وسبع مائة شيخ وانفقت في العلم سبع مائة الف درهم وقال ابو حاتم صدوق ما رأيت اعظم قدرا منه قلت وعن احمد بن حنبل كان هشام ثقة هلال بن يحيى بن مسلم الرأي البصري قيل له الرأي لسعة علمه وكثرة فهمه كما قيل لربيعة الرأي اخذ الفقه عن ابي يوسف وزفر واخذ عنه بكار بن قتيبة وله مصنف في الشروط واحكام الوقف تداولته العلماء مات سنة ٢٤٥ خمس واربعين بعد المائتين الهيثم بن القاضي ابي الهيثم عتبة النيسابوري كان ثقة في العلوم سمع من ابيه ومات سنة ٣٤٣

حرف الياء

يحيى بن اكثم القاضي احد الاعلام سمع وروى عن محمد وروى عنه البخاري في غير الجامع والترمذي مات سنة ٢٤٢ ثلث واربعين بعد المائتين قال الجامع قد طول ابن خلكان في ترجمته وذكر في نسبة يحيى بن اكثم بن محمد بن قطن بن سمعان بن مشيح الاسيدي المروزي من ولد اكثم بن صيفي التميمي حكيم العرب وضبط اكثم بفتح الهمزة وسكون الكاف وفتح الثاء المثلثة بعدها ميم هو الوجل العظيم البطن ويقال بالسين المهملة من فوق وعناهما واحد ذكره في كتاب المحكم وضبط قطن بفتح القاف والطاء المهملة وبعد هما نون وسمعان بفتح السين وقال مشيح كشفت عنه كثيرا من الكتب وارباب هذه الصناعة فلم اقف منه على حقيقة ثم وجدت في نسخة من تاريخ بغداد للخطيب وهي صحيحة مسموعة وقد قيد هذا الاسم بضم الميم وفتح الشين المعجمة وفتح النون المشددة في آخره جيم هذا اقصى ما قدرت عليه ثم وجدته في المختلف والمؤتلف لعبد الغني بن سعيد كما قيد به ههنا انتهى وقال في ترجمته كان عالما فقيها عالما بالفقه بصيرا بالاحكام ذكره الدارقطني في اصحاب الشافعي وقال الخطيب كان سليما من البدعة ينتحل مذهب اهل السنة وولي قضاء البصرة بعد اسمعيل بن حماد بن ابي حنيفة وسنه عشرون ونحوها فقال اهل البصرة كم سن القاضي فعلم انه استصغر فقال انا اكبر من عتاب بن اسيد الذي وجهه النبي صلى الله عليه وسلم الى مكة قاضيا ومن معاذ بن جبل الذي وجهه رسول الله قاضيا على اليمن انتهى ملخصا وله ترجمة وسيرة في تهذيب التهذيب وتقريب التهذيب والكاشف والمرآة وغيرها وله حكايات تدل على قوة علمه وجودة فهمه مذكورة فيها يحيى بن بخشي الرومي كان صاحب احوال ينتفع به الناس وشرح شرعة الاسلام ومات في اوائل المائة العاشرة

يحيى بن زكريا بن ابي زائدة الكوفي قال العطاردي كان اصحاب ابي حنيفة الذين دونوا الكتب اربعين رجلا وكان في العشرة المتقدمين ابو يوسف وزفر ومحمد والطائي واسد بن عمرو ويوسف بن خالد ويحيى بن زكريا وروى عن يحيى احمد بن حنبل وابن معين وابو بكر بن ابي شيبة وولاه الرشيد قضاء المدينة وقدم بغداد وحدث وهو ممن جمع الفقه والحديث وبعد من حفاظ الحديث وصاحب سنة وعن عبد الرحمن الرازي انه اول من صنف الكتب بالكوفة مات بالمدائن سنة اربع وثمانين بعد مائة قال الجامع ذكر القاري قال ابن معين انتهى العلم الى ابن عباس في زمانه ثم الى الشعبي ثم الى الثوري ثم الى يحيى بن ابي زائدة وقال الخطيب في تاريخ بغداد عن ابن معين قال سمعته يقول والله جالسنا ابا حنيفة وكنت لما نظرت اليه عرفت انه تقي الله وقال اقام يحيى يختم القرآن في كل يوم وليلة عشرين سنة انتهى وفي الهدى الساري مقدمة فتح الباري للحافظ ابن حجر قال ابن المديني لم يكن بالكوفة بعد الثوري اثبت منه وقال النسائي ثقة ثبت وقال يحيى بن معين لا اعلمه اخطأ الا في حديث واحد حديثه عن سفيان عن ابي اسحق عن قبيصة وانما هو عن واصل عن قبيصة قلت هذه منزلة عظيمة له وقد اجمع له بالحفاظة الا انه حكي عن ابي نعيم انه قال ما كان باهل ان احدث عنه وهذا جرح مردود بل ليس هذا بجرح ظاهر انتهى وفي الكاشف قال العجلي هو ممن جمع الفقه والحديث وله كتب مات سنة ثلث وثمانين بعد المائة يحيى بن سليمان بن علي الرومي اخذ عن ابي العباس السروجي وركن الدين السمرقندي وافتى ودرس ومات سنة ثمان وعشرين بعد سبع مائة يحيى بن عبد الله بن الحسين القاضي القضاة ابو صالح الناصحي فقيه فاضل من اهل التدريس والفتوى اخذ الفقه عن ابيه وتوفي سنة خمس وتسعين واربع مائة يحيى بن علي بن رومان نجم الدين الرومي كان عالما فاضلا صالحا اماما بدمشق ومات بها سنة عشرة بعد سبع مائة يحيى بن علي بن عبد الله الزاهد الزندوستي كان اماما فقيها ورعا اخذ عن ابي حفص السغدي ومحمد بن ابراهيم الميداني وعبد الله بن الفضل الخبازي وله تصنيفات منها النظم والروضة قال الجامع ذكر صاحب الكشف في اسمه حسين بن يحيى حيث قال روضة العلماء للشيخ ابي علي حسين بن يحيى البخاري الزندوستي اوله الشكر لله شكرا كثيرا الخ قال جمعت هذا الكتاب واليته مرارا على الاصحاب وكان خاليا عن المسائل والفقه والحكم فسألني بعض من ابتليت بالجلوس في المجالس العامة بان اصنفه كتابا فصنفت كتابي هذا وجمعت في اول كل باب من اخوات المسائل بمقدار خمسة الى عشرة ثم بنيت عليها الكتاب والاخبار والحكايات مجلسا تاما وسميته روضة العلماء وكان اسمه الاول روضة الذاكرين انتهى والزندوستي بفتح الزاء المعجمة وسكون النون وفتح الدال المهملة

وكسر الواو وفتح السين مهملة ثم تاء مثناة فوقية كذا ذكره القاري وقد يقال الزندويستي بزيادة الياء بعد الواو **يحيى بن محمد** بن عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن
جمال الدين المعروف بابن القويري كان فاضلا محدثا مفسرا اديبا سمع وحدث ودرس وافتى ومات بدمشق سنة ٧٤٢ اثنتين واربعين بعد سبع مائة **يعقوب بن ابراهيم**
ابن حبيب ابو يوسف كان صاحب حديث حافظا ولزم ابا حنيفة وغلب عليه الرأي وولي قضاء بغداد فلم يزل بها حتى مات سنة ١٨٢ في خلافة هارون الرشيد
وابنه يوسف ولي قضاء الجانب الغربي في حيوة ابيه وتوفي سنة ١٩٢ وكان ابو يوسف هو المقدم من اصحاب الامام اول من وضع الكتب على مذهب ابي حنيفة واملى
للمسائل ونشرها وبث علم ابي حنيفة في اقطار الارض وله الامالي والنوادر **قال الجامع** وله كتاب الخراج قد طالعته مختصر نفيس وجلالته مستفيضة وترجمته في
كتب كثيرة وقد ذكرت نبذا منها في مقدمة الهداية وفي مقدمة شرح شرح الوقاية وغيره **يعقوب بن ادريس** بن عبد الله النكدي المشتهر بقره يعقوب ولد
بنكدة من بلاد القرامان سنة ٧٨٩ تسع وثمانين وسبع مائة واشتغل ومهر في الفروع والاصول واخذ عن محمد بن حمزة الفناري وغيره ودخل البلاد الشامية والقاهرة
فاقر علماءها بفضله ومات في بلاده في ربيع الاول سنة ٨٦٣ ثلث وستين وثمان مائة ومن تصانيفه شرح مصابيح السنة وحواشي الهداية **قال الجامع** ارخ صاحب
الشقائق وفاته سنة ٨٣٣ ثلث وثلثين وثمان مائة بمدينة لارنده وذكر ان له حواش على الهداية وشرحا للمصابيح **يعقوب بن سيد علي** فارس ميدانه وسابق
اقرانه صار مدرسا بروسا وادرنة وقسطنطينية ومات سنة ٩٣١ احدى وثلثين وتسع مائة وله تصنيف لطيف وهو شرح شرعة الاسلام سماه مفاتيح الجنان وشرح كتاب
گلستان بالعربية **قال الجامع** قد طالعت شرحه للشرعة فوجدته مشتملا للفوائد الغريبة واللطائف العجيبة والمسائل الفقهية والدلائل الحديثية **يعقوب الاصغر**
القرامانى كان عالما حافظا للمسائل متخشعا طيب النفس قرأ على محمد بن حمزة الفناري وقرأ عليه خير الدين خليل بن قاسم وله رسالة صنفها في دفع التعارض
بين قوله تعالى انا لننصر رسلنا وبين قوله تعالى ويقتلون النبيين بغير حق وتصنيف في مناسك الحج **يوسف بن احمد** بن ابي بكر نجم الدين الخاصي نسبة
الى الخاص قرية من قرى خوارزم كان اماما فاضلا اخذ عن ابي بكر محمد بن عبد الله من اقران عمر النسفي وعن الصدر الشهيد حسام الدين عمر وعن الحسن قاضيخان
ومن تصانيفه الفتاوى **قال الجامع** ذكر القاري انه كان في اوائل المائة السادسة وان له الفتاوى ومختصر الفصول **وذكر** صاحب الكشف وفاته
عند ذكر الفصول في الاصول سنة ٦٣٤ اربع وثلثين وست مائة **يوسف بن اسحق** بن ابراهيم بن محسن صدر القراء ابو المحاسن الجعبري كان اماما زاهدا مجتهدا محدثا
حافظا مفسرا ثقة متقنا فرد زمانه في القراآت والروايات اخذ عن ابي العباس احمد السروجي وحدث ودرس وافتى وكان يرمى بالاعتزال مات في شعبان سنة ٧٣٥
خمس وثلثين وسبع مائة بالقاهرة **يوسف بن اسمعيل** رشيد الدين المعروف بابن المعلم بن عثمان تقي الدين القرشي تفقه على والده وافتى ودرس ومات
بالقاهرة بعد موت ابيه بشهر سنة ٧١٤ **يوسف بن جنيد** التوقاتي الشهير باخي چلبي اخذ العلم اولا عن السيد احمد القريمي تلميذ حافظ الدين محمد البزازي ثم
على صلاح الدين معلم السلطان بايزيد خان ثم على مولى خسرو محمد بن فراموز وصار بعده مدرسا بالمدرسة القلندرية بقسطنطينية ومات وهو مدرس باحدى
المدارس الثمان وكان مشتغلا بالعلم ومطالعة الكتب الفقهية صنف حواشي شرح الوقاية ورسالة جمع فيها المسائل المتعلقة بالفاظ الكفر سماها هداية المهتدين
قال الجامع قد طالعت حواشيه وهي المتداولة المسماة بذخيرة العقبى المشهورة في ديارنا بحاشية چلبي اولها الحمد لله الذي شرح صدر الشريعة الغراء الخ
وذكر فيها اسم السلطان بايزيد خان بن محمد خان وذكر في آخره ان ابتداء تاليفها تقريبا كان سنة ٨٩١ احدى وتسعين وثمان مائة وختامه في ثامن ذي الحجة
سنة ٩٠١ احدى وتسع مائة **وقد** زل قدم كثير ممن عاصرنا ومن سبقنا فظنوا ان ذخيرة العقبى هذه لحسن چلبي صاحب حواشي التلويح وغيره وهو ظن نشأ من قصر
النظر فان حسن چلبي صاحب حواشي التلويح والمطول وشرح المواقف وتفسير البيضاوي وغيرها هو حسن چلبي بن محمد شاه بن صاحب فصول البدائع محمد بن
حمزة الفناري وصاحب ذخيرة العقبى اخي چلبي يوسف وكلاهما تلميذان لمولانا خسرو كما افصح عنه صاحب الكشف حيث قال عند ذكر حواشي شرح الوقاية
اجمعها حاشية يوسف بن جنيد المعروف باخي چلبي سماه بذخيرة العقبى بدأ فيها سنة ٨٩١ واتمها بعد عشر سنين انتهى وقال ايضا ومن الحواشي على صدر الشريعة
حاشية يوسف بن جنيد التوقاتي الشهير باخي چلبي المتوفى سنة ٩٠٥ خمس وتسع مائة وهي حاشية مقبولة متداولة انتهى **ومن الحجة** القاطعة على ما ذكرنا ان ختام ذخيرة العقبى
كان سنة ٩٠١ على ما نقلناه من نسخة صحيحة منه محشاة بمنهياته ووفاة حسن چلبي كان قبل اختتام تسع مائة كما مر في ترجمته فاني لقبح نسبته اليه وايضا قال
صاحب ذخيرة العقبى في ديباجته بعد ما وصف شرح الوقاية وقد تصدى بعض من علماء الزمان نحو حل معضلاته وصرفوا عنان العناية تلقاء كشف
مشكلاته ومع ذلك لا يفي زمان وسعهم لاتمامه ولا يساعدهم المزاج والامتزاج لاختتامه الخ وكتب على قوله بعض من علماء الزمان منهية بهذه العبارة

اعنی شیخنا مولانا خسرو و مولانا حسن چلبی الفناری و مولانا عرب تغمدهم الله بغفرانه انتهت وهذا نص فی انه غیر حسن چلبی **یوسف بن الحسین**
ابن عبد الله الحلبی المعروف بالبدر الابیض اخذ عن علی بن الحسن المعروف بالبرهان البلخی ولد سنة ٥٢١ احدی وعشرین وخمس مائة ومات بدمشق سنة ٥٩٢ اثنتین وتسعین
وخمس مائة **یوسف بن الحسین** الکرماسنی من تلامذة المولی خواجه زاده صار مدرسا باحدی المدارس الثمان ثم صار قاضیا بقسطنطنیة وکان محمود السیرة
قامع البدعة صنف حاشیة شرح التلخیص المطول وحاشیة شرح الوقایة ومختصرا فی الاصول سماه الوجیز مات فی حدود سنة ٩٠٠ تسع مائة **یوسف بن خالد**
السمتی عن الصیمری انه کان قدیم الصحبة لابی حنیفة کثیر الاخذ عنه مات سنة ١٨٩ تسع وثمانین ومائة فی رجب **قال الجامع** هو عند المحدثین مجروح کما قال السمعانی
السمتی بکسر السین وسکون المیم آخره تاء هذه النسبة الی السمت والهیأة قال عبد الرحمن بن ابی حاتم الرازی قیل لیوسف بن خالد السمتی لحسن سمته وکان صاحب
رای والمشهور بالانتساب الیها ابو خالد یوسف بن خالد بن عمر السمتی من اهل البصرة عن زیاد بن سعد والاعمش مات سنة ١٨٩ وکان یضع الحدیث علی الشیوخ
لا یحل الروایة عنه ولا الاحتجاج به وکان ابن معین یقول یوسف بن خالد یکذب وقال مرة هو کذاب خبیث وقال مرة کذاب زندیق لا یکتب حدیثه وقال ابن
ابی حاتم سألت ابی عن یوسف بن خالد فقال انکرت قول ابن معین فیه انه زندیق حتی حمل الی کتاب صنعه فی التجهیم فرأیته ینکر المیزان یوم القیامة فعلمت
ان یحیی بن معین لا یتکلم الا عن بصیرة وابنه ابو الربیع خالد بن یوسف بن خالد السمتی قال ابو حاتم یعتبر بحدیثه من غیر روایته عن ابیه مات سنة ٢٤٩ انتهی ملخصا **یوسف**
ابن خضر بیک الرومی الشهیر بسنان باشا کان عالما فاضلا کثیر الاطلاع علی العلوم العقلیة والشرعیة فارسا فی البحث مفرطا فی الذکاء اعطاه السلطان محمد خان
احدی المدارس بقسطنطنیة سنة ٨٧١ ثم جعله معلما لنفسه ثم جعله وزیرا سنة ٨٧٥ ثم وقع بینه وبینه امر کان سببا لعزله وحبسه فاجتمع علماء البلد فی الدیوان وقالوا
لا بد من اطلاقه والا نحرق کتبنا فی الدیوان فاخرجه وسلمه الیهم فخرج الی سفری حصار واقام الی ان مات محمد خان واعطاه ابنه بایزید خان مدرسة دار الحدیث
بادرنة وکتب هناک حواشی علی مباحث الجواهر من شرح المواقف وله کتاب بالترکی فی مناجات الحق تعالی وکتاب آخر فی مباحث الاولیاء وحکی انه لما
دخل المولی علی القوشجی فی بلاد الروم حرض السلطان محمد خان سنان باشا علی تعلم العلوم الریاضیة فارسل تلمیذه المولی لطفی التوقاتی الی علی القوشجی
فقرأ علیه العلوم الریاضیة واخبر بکل ما سمع لسنان باشا حتی اکمل وکتب حواشی علی شرح الچغمینی لقاضی زاده الرومی وکانت وفاته سنة ٨٩١ احدی وتسعین
وثمان مائة ومن تلامذته نور الدین القره صوی ومحمود بن محمد بن قاضی زاده الرومی **واخوه** یعقوب باشا بن خضر بیک کان محققا مدققا افقه اهل
زمانه فارس میدانه اخذ عن ابیه ومات وهو قاض ببروسا سنة ٨٩١ احدی وتسعین وثمان مائة وله حواشی شرح الوقایة اورد فیها دقائق واسئلة عجیبة
یوسف بن عبد الله بن عطاء بدر الدین عالم فاضل له مشارکة تامة فی العلوم تفقه علی ابیه قاضی القضاة شمس الدین عبد الله الاذرعی وعلی محمود الحصیری
ولد سنة ٦٠١ احدی وست مائة ومات یوم الاربعاء ثالث عشر ربیع الاول سنة ٦٩٦ ست وتسعین وست مائة **قال الجامع** اسم والد عبد الله محمد کما ذکره
الکفوی فی ترجمته ومر نقله عن المرآة ایضا لا عطاء کما سماه ههنا **یوسف بن عبد الله** بن یونس بن محمد جمال الدین الزیلعی نسبة الی زیلع موضع محط السفن علی
ساحل بحر الحبشة کان من اعلام العلماء وبرع فی الفقه والحدیث مات سنة ٧٦٢ اثنتین وستین وسبع مائة له تخریج احادیث الهدایة وغیره **قال الجامع** قد طالعت
تخریجه وهو تخریج نافع جدا به استمد من جاء بعده من شراح الهدایة بل به استمد کثیرا الحافظ ابن حجر فی تخاریجه کتخریج احادیث شرح الوجیز للرافعی وغیره وتخریجه
شاهد علی تبحره فی فن الحدیث واسماء الرجال ووسعة نظره فی فروع الحدیث الی الکمال وله فی مباحث الحدیث انصاف لا یمیل الی الاعتساف **وفی**
الدرر الکامنة للحافظ ابن حجر ذکر لی شیخنا الزین العراقی انه کان مرافق الزیلعی فی مطالعة الکتب الحدیثیة لتخریج الکتب التی کانا قد اعتنیا بتخریجها فالعراقی
لتخریج احادیث الاحیاء والاحادیث التی یشیر الیها الترمذی فی کل باب والزیلعی لتخریج احادیث الهدایة والکشاف وکل منهما یعین الآخر انتهی **وقد وقع**
الاختلاف فی تسمیة الزیلعی صاحب الترجمة فسماه الکفوی کما تراه یوسف بن عبد الله ووافقه کلام صاحب الکشف عند ذکر الهدایة وخرج الشیخ جمال الدین
یوسف الزیلعی المتوفی سنة ٧٦٢ احادیثه وسماه نصب الرایة لاحادیث الهدایة کذا بخط السخاوی ولخصه الشیخ احمد بن حجر العسقلانی وسماه الدرایة فی احادیث
الهدایة انتهی وکلامه عند ذکر الکشاف یدل علی عکس ذلک حیث قال وممن خرج احادیثه جمال الدین عبد الله بن یوسف الزیلعی الحنفی المتوفی سنة ٧٦٢ ولخص
کتابه الحافظ شهاب الدین احمد بن علی بن حجر انتهی هکذا سماه الشیخ محمد بن علی الشنوانی المصری فی رسالته الدرر السنیة فی ما علا من الاسانید الشنوانیة والشیخ
محمد المعروف بارتضا علیخان الجوفاموی فی رسالته مدارج الاسناد والشیخ عابد السندی المدنی فی رسالته حصر الشارد وغیرهم من مشایخ شیوخنا

وهو الموافق لما ذكره السيوطي حيث قال عند ذكر حفاظ الحديث في حسن المحاضرة جمال الدين عبد الله بن يوسف بن محمد الحنفي سمع من اصحاب النجيب
واخذ عن الفخر الزيلعي شارح الكنز والعلاء بن التركماني وابن عقيل والف تخريج احاديث الهداية والكشاف ومات في المحرم سنة ٧٦٢ انتهى **يوسف بن عمر** بن يوسف
الصوفي صاحب جامع المضمرات شرح مختصر القدوري شيخ كبير وعالم نحرير جمع علمي الحقيقة والشريعة وهو استاذ فضل الله صاحب الفتاوى الصوفية **قال الجامع**
هو شرح جامع للتفاريع الكثيرة حاو على المسائل الغفيرة طالعته **يوسف بن فرغلي** بن عبد الله البغدادي سبط الحافظ ابي الفرج ابن الجوزي الحنبلي
صاحب مرآة الزمان ولد سنة ٥٨١ احدى وثمانين وخمس مائة ببغداد وتفقه وبرع وسمع من جده لامه ابن الجوزي وكان بتربيته في صغره حنبليا ثم رحل
الى الموصل ودمشق وتفقه على جمال الدين محمود الحصيري فصار حنفيا وكان عالما فقيها واعظا حسن المجالسة مليح المحاورة فارسا في البحث مفرطا في الذكاء
له تصانيف منها شرح الجامع الكبير وكتاب ايثار الانصاف وتفسير القرآن ومنتهى السول في سيرة الرسول واللوامع في احاديث المختصر والجامع ومرآة الزمان
مات ليلة الحادي والعشرين من ذي الحجة سنة ٦٥٤ اربع وخمسين وست مائة وتفقه عليه ابنه عبد العزيز ودرس بعده مات في شوال سنة ٦٦٦ ست وستين
وست مائة **قال الجامع** ذكر ابن خلكان في ترجمة الوزير عون الدين يحيى بن هبيرة المتوفى سنة ٥٧٠ سبعين وخمس مائة ان فرغلي كان مملوك عون الدين
ابن هبيرة وتزوج بنت الشيخ جمال الدين بن الجوزي فولد شمس الدين ابو المظفر يوسف بن فرغلي بن عبد الله سبط ابن الجوزي صاحب التاريخ الذي
سماه مرآة الزمان رأيته بدمشق في اربعين مجلدا وجميعه بخطه انتهى **وفي** مرآة الجنان العلامة الواعظ المورخ شمس الدين يوسف التركي ثم البغدادي
سبط الشيخ جمال الدين بن الجوزي اسمعه جده منه ومن جماعة ووطن دمشق من سنة بضع وست مائة وحصل له القبول التام وله تفسير في تسعة وعشرين مجلدا
وشرح الجامع الكبير ومجلد في مناقب ابي حنيفة انتهى **وفي** طبقات مجد الدين الشيرازي كان والده مملوكا للوزير عون الدين بن هبيرة بمنزلة الولد فاعتقه
وخطب له ابنة الشيخ جمال الدين فلم يمكنه الا اجابته فولدت يوسف المذكور فاشغله جده وفقهه وطلع اوحد زمانه في الوعظ ترق له القلوب وتذرف لسماع
كلامه العيون وفاق فيه من عاصره وكثيرا ممن تقدم وكانت مجالسته نزهة للقلوب والابصار يحضرها الصلحاء والعلماء والملوك والامراء والوزراء ولا يخلو مجلس
من مجالسه من جماعة يتوبون وفي كثير من مجالسه يسلم اهل الذمة وكان الناس يبيتون في مسجد دمشق من ليلة يعظ من غدها يتسابقون الى مواضع
الجلوس وكان حنبلي المذهب فلما تكرر اجتماعه بالملك المعظم عيسى اجتذبه اليه ونقله الى مذهب ابي حنيفة وكان الملك المعظم شديد التغالي في المذهب انتهى
يوسف بالي بن شمس الدين محمد بن حمزة الفناري هو الاخ الصغير لمحمد شاه كان عالما فاضلا اخذ عن ابيه فبلغ رتبة الفضل والكمال وله قوة عالية في البحث
والجدل وفوض اليه تدريس السلطانية بعد اخيه ببروسا ثم استقضي بها ومات قاضيا بقسطنطينية سنة ٨٤٦ ست واربعين وثمان مائة في دولة مراد خان
ابن محمد خان **يوسف بن محمد ابو عبد الله** الجرجاني تفقه على ابي الحسن الكرخي وكان عالما ترحل اليه الواقعات وله خزانة الاكمل في ست مجلدات
وشرح الزيادات وشرح الجامع الكبير ومختصر كتاب الكرخي **قال الجامع** كذا ذكره القاري لكن ذكر في نسبه يوسف بن علي بن محمد **والذي** في الكشف
هو ان شارح الجامع الكبير هو ابو عبد الله الجرجاني محمد بن يحيى المتوفى سنة ٣٩٨ ثمان وتسعين وثلث مائة **وقال** عند ذكر خزانة الاكمل هو في ست مجلدات للامام
ابي يعقوب يوسف بن علي بن محمد الجرجاني ذكر فيه ان هذا الكتاب محيط بجل مصنفات الاصحاب بدأ بكافي الحاكم ثم بالجامعين ثم بالزيادات ثم بالمجرد والمنتقى
ومختصر الكرخي وشرح الطحاوي وعيون المسائل واتفق ابتداؤه يوم عيد الاضحى سنة ٥٢٢ اثنتين وعشرين وخمس مائة انتهى **وهذا** ان كان صحيحا لم يكن ما ذكره الكفوي من تلمذه
من الكرخي صحيحا اذ وفاة الكرخي على ما مر سنة ٣٤٠ اربعين وثلث مائة **يوسف بن محمد** ابو يعقوب سراج الدين الخوارزمي السكاكي كان متبحرا في النحو والتصريف
والبيان والعروض والشعر وله مشاركة تامة في كل العلوم اخذ عن سديد بن محمد الحناطي وعن محمود بن عبيد الله بن صاعد المروزي وقرأ الكلام على
مختار بن محمود الزاهدي وله تصانيف جليلة واجل مصنفاته مفتاح العلوم المشتمل على اثني عشر علما لم يدر مثله في الاوائل والاواخر وتوفي في اوائل رجب
سنة ٦٢٦ ست وعشرين وست مائة وولادته سنة ٥٥٥ خمس وخمسين وخمس مائة **قال الجامع** ذكر مصطفى بن محمد البناني في حواشي شرح التلخيص المختصر عند ذكر
السكاكي انه نسبة الى سكاكة قرية بنيسابور وقيل بالعراق وقيل باليمن انتهى والظاهر ان السكاكي ليس منسوبا اليها لانه خوارزمي على ما صرحوا به وكان السكاكي
عالما محققا في الفنون الغريبة والعلوم العجيبة من ذلك علم البلاغة بانواعها وعلم تسخير الجن ودعوة الكواكب وفن الطلسمات والسحر والسيمياء وعلم خواص الارض
واجرام السماء وغير ذلك وكان السلطان جغتاي خان بن چنگيز خان حاكم ماوراء النهر وحدود خوارزم وكاشغر وبدخشان وبلخ وغيرها لما اطلع على فضائله

جعله انيسه وجليسه وحكى انه كان جالسا معه ذات يوم فمرت طيور تطير في الهواء فاراد جغتاي خان صيدها واخذ السهم والقوس بيده فقال السكاكي اي طير
منها تريد فاشار الى ثلثة منها فخط السكاكي في الارض خطا مدورا وقرأ شيئا فسقطت تلك الطيور فعند ذلك زاد اعتقاد جغتاي حتى انه كان يجلس بين يدي
السكاكي مؤدبا ولما علت مرتبته عند السلطان اشتعل نار الحسد والعدوان في قلوب الاقران لاسيما في قلب حبش عميد وزير السلطان فاراد استيصال السكاكي
واطلع عليه السكاكي فقال لجغتاي اني ارى انه قد هبط كوكب سعادة حبش عميد واخاف ان يصل شيء من شقاوته اليك فعزل جغتاي بمجرد استماع هذا الكلام
حبش عميد من الوزارة فوقع التخلل في امور الرياسة وبعد سنة قال جغتاي للسكاكي لعل كوكب سعد عميد صار الآن طالعا فان النحوسة
لا تدوم فقال السكاكي نعم فخلعه منصب الوزارة وقصد هو تذليل السكاكي وبسط لسان السعاية فسخر السكاكي المريخ واظهر نارا في عسكر جغتاي فوجد
حبش عميد موقع السعاية وقال لجغتاي لما كان السكاكي قادرا على ايجاد مثل هذه الامور فلا عجب منه لو انتزع سلطنتك فتخيل هذا في خيال جغتاي
وحبس السكاكي ولم يزل في المحبس ثلث سنين الى ان مات كذا في حبيب السير في اخبار افراد البشر لغياث الدين الهروي المتوفى سنة ٩٤٢ المدفون بدار الخلافة
دهلي **وفي** البغية للسيوطي رأيت ترجمته بخط الشيخ سراج الدين البلقيني فقال يوسف بن ابي بكر محمد بن علي ابو يعقوب السكاكي سراج الدين الخوارزمي امام
في النحو والتصريف والمعاني والبيان والعروض والشعر وله النصيب الوافر في الكلام وسائر الفنون من رأى مصنفه علم تبحره ونبله وفضله مات بخوارزم سنة ٦٢٦
ست وعشرين وست مائة انتهى **يوسف بن محمد** صدر القراء رشيد الائمة الخوارزمي الفيدي بالفاء نسبة الى فيد منزل بطريق الحجاز والعراق وقيل بالقاف
والنون نسبة الى قند اصل السكر كان عالما فاضلا فقيها مفسرا اديبا قرأ عليه مختار الزاهدي **يوسف** القره صوي نور الدين كان عالما فاضلا قوالا بالحق متورعا
متشرعا اخذ عن المولى مصطفى خواجه زاده وسنان باشا وغيرهما وصار مدرسا ببرسا واسكوب وادرنة وقسطنطينية وولاه السلطان سليم القضاء ومات سنة ٩٧٢ اثنتين
وسبعين وتسع مائة وله كتاب في الفقه جمع فيه مختارات المسائل سماه المرتضى وهو تصنيف لطيف ورسالة متضمنة لاشكالات سيدي الحميدي **قال الجامع** ارخ صاحب
الكشف وفاته سنة ٩٣٤ اربع وثلثين وتسع مائة وذكر في نسبته القره صوي والله اعلم **وذكر** صاحب الشقائق انه مات بقسطنطينية سنة ٩٢٨ او سنة ٩٢٧ **يوسف**
ابن منصور بن ابراهيم بن الفضل بن سيار ابو يعقوب السياري النيسابوري اخذ عن الحاكم ابي اسحق النوقدي **قال الجامع** نسبته الى سيار بفتح السين و
تشديد الياء اسم جده الاعلى **وذكر** بعضهم ان نسبته الى نصر بن سيار امير خراسان وهو وهم بل نسبته الى جده نص على ذلك ابو محمد عبد العزيز بن محمد
الحافظ النخشبي في معجم الشيوخ كذا ذكره السمعاني **هذا** آخر ما لخصته من كتائب اعلام الاخيار في طبقات فقهاء مذهب النعمان المختار مع مازدته وجملة ما لخصته
منه تراجم خمس مائة وستة وعشرين فقيها مع من جاء ذكره في اثناء بعضها تبعا وهم سبعة عشر نفرا وزدت في اثنائها حسب ما اقتضت مواقعها تراجم اربعة
واربعين فقيها فجملة من له ذكر في هذا التلخيص اجمالا او تفصيلا خمس مائة وسبعة وثمانون فقيها اكثرهم حنفية وبعضهم في مازدته شافعية وبعضهم مالكية
الخاتمة فيه فصلان **الفصل الاول في** تعيين المبهمات وعلمه من المهمات فان كثيرا من اصحابنا ذكروا في الكتب الفقهية وغيرها على سبيل الابهام بالوصف
او النسبة او الكنية من دون تعيين الاعلام فيشكل على الناظر تعيين اعلامهم بل يشتبه احدهم بثانيهم اذا اتحدوا في اوصافهم فلنذكر ههنا من اشتهر بشيء من ذلك ليعرف
اسمه ويسهل علمه **ابن الابيض** هو محمد بن يوسف كان والده ملقبا بالبدر الابيض فنسب اليه **ابن الثلجي** محمد بن شجاع **ابن رستم** ابراهيم
بن رستم **ابن الربوة** محمد بن احمد **ابن الزركشي** احمد بن الحسن **ابن الساعاتي** احمد بن علي صاحب مجمع البحرين كان ابوه معروفا
بالساعاتي **ابن السباك** البغدادي علي بن سنجر **ابن السراج** محمد بن عمر كان والده ملقبا بسراج الدين **ابن سماعة** محمد بن سماعة **ابن السوسي** علي بن نصر
ابن الصائغ محمد بن عبد الرحمن **ابن طرخان** محمد بن جعفر بن طرخان **ابن العديم** الحلبي عمر صاحب بغية الطلب في تاريخ حلب واولاده واحفاده
ابن الفصيح احمد بن علي **ابن كمال باشا** احمد بن سليمان الرومي صاحب الاصلاح والايضاح **ابن المبارك** عبد الله بن المبارك **ابن المدرس**
حسام الدين التوقاتي **ابن المعلم** اسمعيل بن عثمان **ابن مقاتل** محمد بن مقاتل **ابن ملك** عبد اللطيف كان والد جده موسوما بفرشتا فنسب اليه
ابن ميناس محمد بن ميناس **ابن النقيب** المفسر محمد بن سليمان **ابن وهبان** صاحب المنظومة عبد الوهاب بن احمد بن وهبان اضيف
الى جده **ابن الهمام** محمد بن عبد الواحد صاحب فتح القدير ذكر الحموي في حواشي الاشباه ان اللام الداخلة على الهمام عوض عن المضاف اليه وهو جزء
علم اي همام الدين وذكر الطحطاوي في حواشي الدر المختار وابن ابي شريف القدسي في شرح المسايرة ان همام الدين لقب لوالده عبد الواحد **ابو ابراهيم** الشاشي

الخطيبي اسحق بن ابراهيم ابو ابراهيم الصفار اسمعيل بن احمد ابو احمد العياضي نصر بن احمد بن العباس ابو اسحق الخطيب المهلبي ابراهيم بن محمد ابو اسحق
النوقدي محمد بن منصور ابو بكر البديع المكحولي احمد بن محمد ابو بكر الاسكاف البلخي محمد بن احمد ابو بكر الاعمش محمد بن سعيد مذكور عند ذكر ابي بكر الاسكاف
ابو بكر الجوزجاني احمد بن اسحق ابو بكر الطواويسي احمد بن محمد ابو بكر الدامغاني احمد بن محمد ابو بكر الكماري محمد بن الفضل ابو بكر الفضلي محمد بن الفضل
ايضا ابو بكر العياضي محمد بن احمد بن العباس ابو بكر الرازي احمد بن علي الجصاص ابو بكر الوراق احمد بن علي الترمذي ابو بكر البخاري الكلاباذي محمد
ابن اسحق ابو بكر الخوارزمي محمد بن موسى ابو بكر القدوري محمد بن احمد والد صاحب المختصر ابو بكر الناصحي محمد بن عبد الله ابو بكر بن طرخان محمد بن جعفر بن طرخان
ابو بكر القذار البلخي محمد بن احمد ابو بكر الكلاباذي الفرضي محمود بن ابي بكر ابو بكر علاء الدين السمرقندي محمد بن احمد ابو ثابت البزدوي الحسن بن فخر الاسلام
علي البزدوي ابو جعفر البغدادي احمد بن ابي عمران ابو جعفر الطحاوي احمد بن محمد بن سلامة ابو جعفر البركدي محمد بن احمد ابو جعفر الفقيه الهندواني محمد
ابن عبد الله ابو جعفر السمناني محمد بن احمد ابو جعفر النسفي محمد بن احمد ابو جعفر الاستروشني مذكور بكنيته ابو حامد البلخي احمد بن سهل ابو حامد السرخكي
احمد بن عبد الرحمن ابو حامد الفقيه المروزي احمد بن الحسن ابو حامد السمرقندي الاسمندي محمد بن عبد الحميد ابو الحسن الرستغفني مذكور بكنيته واسمه علي
ابن سعيد ابو الحسن الكرخي عبيد الله ابو الحسن السغدي علي بن الحسين ابو الحسن الخطيبي علي بن عبد الله ابو الحسين القدوري احمد بن محمد بن احمد
ابو الحسين الدلال الزعفراني محمد بن احمد ابو حفص الكبير احمد بن حفص ابو حفص الصغير محمد بن احمد بن حفص ذكره الذهبي كما مر في ترجمة ابي حفص
الكبير ابو حفص النسفي عمر بن محمد ابو حفص السفكردي مذكور بكنيته ابو خازم القاضي عبد الحميد ابو خليفة الخوارزمي عبد العزيز بن عبد السيد
ابو ذر المستغفري محمد بن جعفر المستغفري ذكرناه عند ذكر ابيه ابو ذر البخاري مذكور بكنيته ابو زيد الدبوسي عبيد الله بن عمر ابو سعد القيسي عبد المجيد
ابن اسمعيل ابو سعيد البردعي احمد بن الحسن ابو سعيد الكماري اسمعيل بن محمد ابو سليمان الجوزجاني موسى بن سليمان ابو سهل الرازي موسى بن نصر
ابو سهل الزجاجي مذكور بكنيته السيد ابو شجاع محمد بن احمد بن حمزة ابو صالح الناصحي يحيى بن عبد الله ابو صابر الحلبي ايوب بن ابي بكر ابو طالب
البردعي سعيد بن محمد ابو طاهر الحفصي اسحق بن علي ابو طاهر الدباس محمد بن محمد بن سفيان ابو عاصم العامري محمد بن احمد ابو العباس البرتي احمد
ابن محمد بن عيسى ابو العباس المستغفري جعفر بن محمد ابو العباس السروجي احمد بن ابراهيم ابو العباس تقي الدين الشمني احمد بن محمد ابو العباس القونوي
احمد بن مسعود ابو العباس الناطفي احمد بن محمد ابو عبد الله البصري الحسين بن علي ابو عبد الله البلخي محمد بن سلمة ابو عبد الله الثلجي محمد بن شجاع ابو عبد الله الخراساني
محمد بن الازهر ابو عبد الله الجرجاني يوسف بن محمد ابو عبد الله القلاسي محمد بن خزيمة ابو عبد الله الفقيه الجرجاني محمد بن يحيى بن مهدي ابو عبد الله
الفقيه الزعفراني الحسن بن احمد ابو عبد الله التاجر محمد بن سهل ابو عبد الله الصيمري الحسين بن علي ابو عبد الله الزاهد البخاري محمد بن عبد الرحمن
ابو العسر البزدوي فخر الاسلام علي بن محمد كني به لان تصانيفه دقيقة متعسرة الفهم على اكثر الناس وكني اخوه بابي اليسر ليسر تصانيفه ابو عصمة المروزي
نوح بن ابي مريم ابو عصمة البلخي عصام بن يوسف ابو العلاء الاصبهاني الشهير بابن الراسمندي صاعد بن محمد ابو علي الغزنوي عالي بن ابراهيم ابو العلاء
الاستوائي صاعد بن محمد ابو علي القاضي النسفي الحسين بن خضر ابو علي السمرقندي الحسن بن داود ابو علي الشاشي احمد بن محمد ابو علي الرازي
عبد الله بن جعفر ابو علي الدقاق مذكور بكنيته ابو عمرو الطبري احمد بن محمد ابو عمرو البيكندي عثمان بن علي ابو الفرج البغدادي عبد الرحمن بن شجاع
ابو الفتح المطرزي ناصر بن عبد السيد ابو الفتح القنطري محمد بن يوسف ابو القاسم الصفار احمد بن عصمة ابو القاسم السمناني علي بن محمد ابو القاسم
الحكيم السمرقندي اسحق بن محمد ابو القاسم التنوخي علي بن محمد ابو القاسم اليزدي علي بن بندار ابو القاسم الخوارزمي مسعود بن محمد ابو القاسم
الشهيد السمرقندي ناصر الدين بن يوسف ابو القاسم النصرابادي ابراهيم بن محمد ابو الليث المجد النسفي احمد بن ابي حفص عمر ابو الليث الفقيه السمرقندي
نصر ابو الليث الحافظ نصر ابو محمد الفقيه البزدوي عبد الكريم ابو محمد المنغي عبد الكريم بن محمد ابو محمد الخيزاخزي عبد الرحمن بن الفضل ابو محمد الفقيه
الزاهد اسمعيل بن الحسن ابو محمد الناصحي عبد الله بن الحسين ابو المحامد اللؤلؤي البخاري محمود بن احمد ابو مطيع البلخي الحكم بن عبد الله ابو المظفر
الكرابيسي النيسابوري اسعد بن محمد ابو معاذ البلخي كان من تلامذة الامام واحد من عده الامام للفتوى ذكره القاري وذكر ابو الليث السمرقندي
في آخر النوازل ان اسمه خالد بن سليمان امام اهل بلخ مات يوم الجمعة لاربع بقين من المحرم سنة تسع وتسعين ومائة وهو ابن اربع وثمانين انتهى ابو المعالي صدر الائمة

وكذا ذكره مولانا ولي الله الدهلوي في رسالة الفضل المبين في المسلسل من حديث النبي الامين وسماه بعض معاصرينا في كتابه اتحاف النبلاء بعبد الله ومؤزلة عن قلمه او اتباع لمن زل قلمه

٩٨

البزدوی احمد بن ابی السیر محمد ابو المعالی العامری محمد بن نصر ابو المعالی الاسبیجابی محمد بن احمد ابو المعین النسفی میمون بن محمد المکحولی ابو منصور
الماتریدی محمد بن محمد ابو منصور الاستوائی احمد بن محمد بن صاعد ابو منصور السمعانی محمد بن عبد الجبار ابو موسی القاضی عیسی
ابن ایان ابو نصر البلخی محمد بن سلام ابو نصر الاسبیجابی احمد بن منصور ابو نصر العتابی احمد بن محمد ابو نصر الرشیدموني احمد بن عبد الرحمن ابو نصر
الغزنوی سعد بن عبد الله ابو الهیثم القاضی عتبة ابو هریرة القضنی عبد الرحمن بن علی ابو الیسر البزدوی محمد بن محمد ابو یعقوب السیارے
یوسف بن منصور ابو یعقوب سراج الدین السکاکی یوسف بن محمد ابو یوسف القاضی یعقوب بن ابراهیم الاستاذ اسید موني عبد الله بن محمد الحارثی
اخی جلبی یوسف بن جنید صاحب ذخیرة العقبی افتخار الدین البخاری طاهر صاحب الخلاصة افتخار الدین الکانی جابر بن محمد الاقطع احمد بن محمد
الاکمل اکمل الدین البابرتی محمد بن محمد بن محمود صاحب العنایة امام الهدی ابو اللیث الفقیه نصر امام زاده صاحب شرعة الاسلام محمد بن ابی بکر
الجوزجانی الامام السغدی عطا بن حمزة الامام الزندوستی یحیی بن علی وقیل اسمه حسین بن یحیی البدر الطویل داود بن ابی غلبک البدر الابیض
یوسف بن الحسین بدر الدین الورسکی عمر بن عبد الکریم بدر الدین العینی محمود شارح الکنز وغیره بدر الدین خواهرزاده محمد بن
محمود البزدوی البلخی علی بن الحسین البزدوی محمد بن محمد برهان الاسلام رضی الدین السرخسی محمد بن محمد برهان الاسلام
الزرنوجی مذکور کذلک برهان الدین الکبیر وبرهان الائمة عبد العزیز بن عمر بن مازه برهان الدین صاحب المحیط البرهانی محمود بن احمد بن برهان الدین
الکبیر عبد العزیز برهان الدین المطرزی ناصر بن عبد السید برهان الدین الخرپفتی احمد بن اسعد بهاء الدین المرغینانی
محمد بن یوسف تاج الشریعة محمود بن احمد تاج الدین الصیرخدی محمود بن عابد تاج الدین الفرضی اسمعیل بن خلیل الترکمانی عثمان بن ابراهیم
بن مصطفی وابنه احمد واخوه علی وابنه عبد الله بن علی واخوه عبد العزیز مجید زاده مصطفی جار الله الزمخشری محمود بن عمر الجامع نوح بن ابی مریم
الجصاص احمد بن علی جلال الدین الخبازی عمر بن محمد جلال الدین الرشیدموني حامد بن احمد بن عبد الرحمن جلال الدین الرازی الانقروی احمد
ابن الحسن جلال الدین الکرلانی صاحب الکفایة جلال الدین السیدی محمد بن احمد جمال الدین الزیلعی یوسف بن عبد الله وقیل الصحیح انه عبد الله
ابن یوسف وهو المخرج لاحادیث الهدایة واحادیث الکشاف وهو غیر الزیلعی شارح الکنز فانه فخر الدین عثمان بن علی والاول تلمیذ للشانی وکثیرا ما یشتبه
احدهما بالآخر جمال الدین الحصیری محمود بن احمد جمال الدین المحبوبی عبید الله بن ابراهیم جمال الدین الیزدی المطهر بن الحسین جمال الدین
الاسمرائی محمد بن محمد بن محمد جمال الدین ابو الثناء القونوی محمود بن احمد جمال الدین الرشیدموني احمد بن عبد الرحمن بن اسحق جمال الاسلام
الکرلانی اسعد بن محمد جوی زاده محی الدین محمد الحاکم الشهید محمد بن محمد الحاکم الکشی الحسن بن نصر الحکیم السمرقندی اسحق بن
محمد حافظ الدین الکبیر محمد بن محمد حافظ الدین النسفی ابو البرکات عبد الله بن احمد حافظ الدین البزازی محمد بن محمد بن شهاب
حافظ الدین الطاهری محمد بن محمد بن الحسن الحسام الاخسیکثی مؤلف المنتخب الحسامی محمد بن محمد الحسام السغناقی صاحب الغایة الحسن
ابن علی وقیل الحسین الحسام الشهید عمر بن عبد العزیز بن عمر بن مازه حسام الدین العلیابادی مذکور کذلک واسمه محمد حسام الدین الرازی
علی بن احمد حجة الاسلام الکبیر محمد بن احمد حمید الدین الضریر علی بن محمد حسام زاده مصطفی الخصاف احمد بن عمر بن مهیر خطیب خوارزم
الموفق احمد بن محمد خطیب زاده محی الدین محمد خمیر الوبری محمد بن ابی بکر خواهرزاده محمد بن الحسین خواجه زاده مصطفی بن یوسف خواجه پارسا
محمد بن محمود الحافظی الخیالی احمد بن موسی الرومی رضی الدین الصغانی الحسن بن محمد رضی الدین القونوی ابراهیم
ابن سلیمان رضی الدین البرهانی عبد الله بن المظفر رکن الاسلام الواعظ محمد بن ابی بکر رکن الاسلام ابو بکر الکرمانی محمد بن عبد الرشید
رکن الاسلام ابو الفضل الکرمانی عبد الرحمن بن محمد بن امیرویه رکن الاسلام الزاهد الصفار ابراهیم بن اسمعیل رکن الدین الکشانی مسعود بن الحسین
رکن الدین العمیدی محمد بن محمد رکن الائمة الصباغی مذکور کذلک واسمه عبد الکریم رکن الائمة عبد الکریم بن محمد الزین البقالی
محمد بن ابی القاسم زین الدین ابو الفتح السمرقندی عبد الرحیم صاحب الفصول العمادیة السراج الهندی عمر بن الاخی السعد الدیری
سعد بن محمد سعدی چلبی سعد الله بن عیسی سعد غدبوش طاهر بن اسلام السعد التفتازانی مسعود بن عمر ذکرناه عند ذکر السید السند

سيف الدين الكرميني عبد الرحيم بن احمد سنان باشا يوسف بن خضر بيگ الرومي السيد الشريف والسيد السند الجرجاني علي بن محمد سبط
ابن الجوزي يوسف بن فرغلي شرف الائمة الترجماني محمود شرف الرؤساء الخوارزمي محمد بن محمد شمس الدين الكوراني اسمعيل وقيل احمد
ابن اسمعيل شرف الائمة العقيلي عمر بن محمد شمس الدين العقيلي احمد بن محمد شمس الدين المحبوبي احمد بن عبيد الله شمس الدين الاذرعي
عبد الله بن محمد شمس الدين الفناري محمد بن حمزة الرومي شمس الدين الديري محمد بن عبد الله صدر الافاضل الخوارزمي القاسم بن
الحسين الصدر السعيد تاج الدين احمد بن عبد العزيز بن عمر بن مازه الصدر الشهيد عمر بن عبد العزيز صدر جهان محمد بن عبد العزيز بن
احفاد الصدر الشهيد صدر الاسلام طاهر بن صاحب الذخيرة برهان الدين محمود بن الصدر السعيد صدر القراء يوسف بن محمد صدر الدين
الخلاطي محمد بن عباد صدر الاسلام البزدوي محمد بن محمد ضياء الدين البندنيجي محمد بن الحسين ضياء الاسلام البسطامي عمر بن محمد
الصفار اسحق بن شيث وابنه احمد وابنه اسمعيل وابنه ابراهيم وابنه حماد علاء الدين المروزي علي علاء الدين الفارسي علي بن بلبان علاء الدين
الحناطي سديد بن محمد علاء الدين الكاشاني ملك العلماء ابو بكر بن مسعود العلاء المروزي محمود بن عبيد الله علاء الدين الديناري
عبد الكريم بن يوسف العلاء الترجماني محمد بن محمود علاء الدين البخاري عبد العزيز بن احمد علاء الدين السيرافي علي العلاء الزاهد محمد بن عبد الرحمن
عماد الدين اللامشي الحسين بن علي عماد الدين الطرسوسي علي بن احمد والد صاحب الفتاوى الطرسوسية فخر الاسلام البزدوي علي بن محمد فخر المشايخ
العمراني علي بن عبد الله فخر القضاة الارسابندي محمد بن الحسين فخر الدين القزويني بديع بن منصور فخر الدين المايمرغي محمد بن محمد بن الياس
فخر الدين الزيلعي عثمان الفقيه الدهستاني ابراهيم بن محمد القاضي النسفي عبد العزيز بن عثمان قاضي الحرمين احمد بن محمد قاضيخان الحسن
ابن منصور قره كمال كمال الدين اسمعيل قوام الدين الاتقاني امير كاتب صاحب غاية البيان قوام الدين الكاكي محمد بن محمد قوام الدين الصفار
حماد بن ابراهيم قوام الدين البخاري احمد بن عبد الرشيد القاضي السديد محمد بن عبد الله الكمال ابن الهمام محمد بن عبد الواحد مجد الدين الموصلي
عبد الله بن محمود مجد الائمة السرخكتي محمد بن عبد الله مجد الدين الاسروشني محمد بن محمود بن حسين محي الدين القرشي عبد القادر بن محمد محي الدين
الكافيجي محمد بن سليمان مفتي الثقلين عمر بن محمد النسفي منهاج الشريعة محمد بن محمد بن الحسين منشي النظر رضي الدين النيسابوري المولى خسرو
محمد بن فرامرز والصحيح في الاصل مولى خسرو بالاضافة لكنه اشتهر هكذا نجم الدين البارعي الحسين بن محمد نجم الدين القحقازي علي بن داود نجم الدين الطرسوسي ابراهيم
ابن علي نجم الدين الكاخشتواني عمر بن احمد نجم الدين الزاهدي مختار نجم الدين الخاصي يوسف بن احمد نجم الدين النسفي عمر بن محمد نجم العلماء حميد الدين الضرير
علي بن محمد نظام الدين البارعي محمد بن الحسين بن محمد نظام الدين وهمام الدين الحصيري احمد بن محمد نور الدين الجامي عبد الرحمن بن محمد
نور الدين الحاصري علي بن محمد نور الدين الصابوني احمد بن محمد المولى يكان محمد بن ارمغان الفصل الثاني في فوائد متفرقة ولطائف
متشتتة تفيد في كشف المبهمات وايضاح المشتبهات فائدة الغالب على فقهاء العراق السذاجة عن الالقاب والاكتفاء بالنسبة الى صناعة او محلة او قبيلة
او قرية كالجصاص والقدوري والطحاوي والكرخي والصيمري والغالب على اهل خراسان وما وراء النهر المغالات في الترفع على غيرهم كشمس الائمة وفخر الاسلام
وصدر الاسلام وصدر جهان وصدر الشريعة ونحو ذلك وهذا في الازمنة المتاخرة واما في الازمنة المتقدمة فكلهم بريئون من امثال ذلك وقال ابو عبد الله القرطبي في
شرح اسماء الله الحسنى قد دل الكتاب والسنة على المنع من تزكية الانسان نفسه قال علماؤنا ويجري هذا المجرى ما كثر في الديار المصرية وغيرها من بلاد العرب والعجم من نعتهم
انفسهم بالنعوت التي تقتضي التزكية والثناء كزكي الدين ومحي الدين وعلم الدين وشبه ذلك انتهى وفي تنبيه الغافلين لمحي الدين النحاس عند ذكر المنكرات فمنها ما عمت به
البلوى في الدين من الكذب الجاري على الالسن وهو ما ابتدعوه من الالقاب كمحي الدين ونور الدين وعضد الدين وغياث الدين ومعين الدين وناصر الدين ونحوها من الكذب
الذي يتكرر على الالسن حال النداء والتعريف والحكاية وكل هذا بدعة في الدين ومنكر انتهى قلت هذا اذا لم يكن من وصف به اهلا له او كان اهلا واراد به تزكية نفسه
فائدة النسبة قد يكون الى اسم بعض الاجداد كالعقيلي بالفتح والعبادي بالضم والمحبوبي والسياري والصاعدي والحافظي ونحو ذلك وقد يكون الى حرفة
كالصائغي والصباغي وقد يكون الى قرية او بلد كالاتقاني والنسفي والبلخي والخيزاخزي والسرخكي والسرخكتي والكرخي والبردعي والسرخسي وغير ذلك وقد يكون الى قبيلة او بطن
علم النسب وضبطها مما يهتم به ويحتاج اليه في كثير من المواضع واجل الكتب التي تفيد فيه كتاب الانساب لابي سعد عبد الكريم السمعاني فان فيه بسطا بسيطا وتحقيقا شريفا

وبع ذلك نقد فاته شئ كثير وقد ضبطت نسب الفقهاء وذكرت ما نسبوا اليه حسب ما وصل اليه علمي في ترجمهم من الكتاب المذكور وغيره **فائدة** چلپي بالجيم الفارسية المفتوحة ثم اللام ثم الباء الفارسية ثم الياء المثناة التحتية المشددة بعدها تاء مثناة من علماء الروم كما في چلپي يوسف بن جنيد صاحب ذخيرة العقبى حاشية شرح الوقاية وحسن چلپي محشي التلويح والمطول وغيرهما وعبد القادر قادري چلپي وسليمان بن خليل چلپي ومحي الدين چلپي محمد بن علي بن يوسف الفناري وقد ظن كثير من اهل العصر ومن قبلهم انه نسبة الى بلد او نحوه ثم تراجعوا يقولون قال الفاضل الچلپي كذا وكذا وليس كذلك بل هو لفظ رومي معناه سيدي نص عليه والسخاوي في ترجمة حسن چلپي نحو كلفظ مولانا وسيدنا وسيدي وملا المستعملة للعلماء في بلادنا وكذلك لفظ باشا مستعمل للتعظيم للعلماء ببلاد الروم كابن كمال باشا ويعقوب باشا ونحو ذلك **فائدة** ابن خزيمة الحنفي هو محمد بن خزيمة مات سنة ٣١٢ اثنتي عشرة وثلثمائة وابن خزيمة الشافعي محمد ايضا مات سنة ٣١١ احدى عشرة وثلثمائة قاله علي القاري **فائدة** الجرجاني نسبة حنفي وهو محمد بن يحيى بن مهدي تفقه عليه القدوري والناطفي مات سنة ٣٢٦ ست وعشرين وثلثمائة والشافعي محمد بن الحسن له وجوه حسنة في المذهب مات سنة ٣٠٦ ست وثمانين وثلثمائة قاله القاري **قلت** ونسبة حنفي آخر وهو ابو عبد الله يوسف ونسبته السيد الشريف وقد مرت ترجمهم **فائدة** الصدر الاول للقبال الاعلى السلف وهم القرون الثلثة الاول التي شهد النبي صلى الله عليه وسلم بانهم خير القرون واما من بعدهم فلا يقال في حقهم ذلك كذا قال ابن حجر المكي الهيتمي الشافعي في رسالته سماها الغارة على من ابى تقوله في الحمام وغوارة **فائدة** خلفت فقيهتين عند الفقهاء من محمد بن الحسن احدى الائمة الستة الحلواني وبسلفه الى ابي حنيفة الى محمد والمتاخرون من شمس الائمة الحلواني الى حافظ الدين البخاري كذا في جامع العلوم للعبد النبي الاحمد نكري نقلا عن صاحب الخيالات اللطيفة **فائدة** كان العرف على ان شيخ الاسلام يطلق على من تصدر للافتاء وحل المشكلات في ما تجر بينهم من النزاع والخصام من الفقهاء العظام والافضلاء الفخام وقد اشتهر بها من اخيار المائة الخامسة والسادسة اعلامنهم شيخ الاسلام ابو الحسن علي السغدي وشيخ الاسلام عطار بن حمزة السغدي وشيخ الاسلام علي بن محمد الاسبيجابي وشيخ الاسلام عبد الرشيد البخاري جد صاحب الخلاصة وشيخ الاسلام برهان الدين علي المرغيناني صاحب الهداية وشيخ الاسلام نظام الدين عمر بن صاحب الهداية وشيخ الاسلام محمود الاوزجندي وغيرهم كذا ذكره الكفوي في ترجمة شيخ الاسلام محمود الاوزجندي وفي حواشي تفسير البيضاوي المسماة بعناية القاضي للشهاب احمد بن محمد الخفاجي المصري الحنفي عند قوله تعالى واذا قيل لهم آمنوا كما آمن الناس قالوا انؤمن كما آمن السفهاء الآية قال السخاوي في كتاب الجواهر في مناقب العلامة ابن حجر شيخ الاسلام اطلقه السلف على المتبع لكتاب الله وسنة رسوله مع التبحر في العلوم من المعقول والمنقول وربما وصف به من بلغ درجة الولاية وقد يوصف به من طال عمره في الاسلام فدخل في عداد من شاب شيبة في الاسلام كانت له نورا ولم تكن هذه اللفظة مشهورة بين القدماء بعد الشيخين الصديق والفاروق فانه ورد وصفهما بذلك ثم اشتهر بها جماعة من علماء السلف حتى غلبت على رأس المائة الثامنة فوصف بها من لا يحصى وصارت لقبا لمن ولي القضاء الاكبر ولو عرى عن العلم وليس فاقد ما وانا اليه راجعون انتهى كلام السخاوي قلت ثم صارت الآن لقبا لمن تولى منصب الفتوى وان عرى عن لباس العلم والتقوى انتهى **فائدة** ذهب جماعة من اهل العربية الى ان العامة بمعنى الاكثر وفيه خلاف وذكر المشايخ انه المراد في قولهم قال به عامة المشايخ ونحوه كذا في فتح القدير حاشية الهداية في باب ادراك الجماعة **فائدة** لفظ قالوا يستعمل في ما فيه اختلاف المشايخ كذا في النهاية في كتاب الغصب وكذا ذكره صاحب العناية والبناية في باب ما يفسد الصلوة وذكر في فتح القدير في باب ما يوجب القضاء والكفارة من كتاب الصوم ان العادة اي عادة اصحاب الهداية في مثله افادة الضعف مع الخلاف **فائدة** شمس الائمة لقب جماعة من العلماء والفقهاء مثل عبد العزيز الحلواني ومحمد السرخسي ومحمد بن عبد الستار الكردري ومحمود الاوزجندي وبكر بن محمد الزرنجري وعند الاطلاق في كتب اصحابنا هو شمس الائمة السرخسي وفي ما عداه يطلق مقيدا مع الاسم او النسبة او بهما كشمس الائمة الحلواني وشمس الائمة الكردري وشمس الائمة الزرنجري وشمس الائمة محمود الاوزجندي كذا قال الكفوي في ترجمة بكر الزرنجري **فائدة** للحنفية محمد بن محمد بن محمد ثلثة متوالية رضي الدين صاحب المحيط ولشافعية الامام حجة الاسلام الغزالي وشمس الدين الجزري كذا قال القاري في آخر طبقاته **قلت** بل للحنفية كثيرون من هذا القبيل

منهم محمد بن محمد بن محمد نزيل مرغينان ناظم الجامع الصغير ومنهم محمد بن محمد بن محمد بن الامام فخر الدين الرازي الملقب بجمال الدين الرازي ومنهم
البرهان النسفي محمد بن محمد بن محمد وقد مرت تراجمهم ومنهم محمد بن محمد بن محمد الشهير بابن امير حاج الحلبي مصنف حلية المحلي شرح منية المصلي تلميذ الحافظ ابن حجر وابن الهمام
المتوفى على ما في كشف الظنون سنة ٨٧٩ **فائدة** اسم فيه اربعة عشر متوالية لم يوجد نظيره في الدنيا وهو ايمن ابو البركات بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد
ابن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد قال الحافظ ابن حجر في الدرر الكامنة في اعيان المائة الثامنة اربعة عشر ابا في نسق واحد لم يوجد
نظير ذلك كان تونسيا قدم القاهرة وكان كثير الهجاء والوقيعة ثم قدم المدينة النبوية فجاور بها وتاب والتزم ان يمدح النبي صلى الله عليه وسلم خاصة الى ان يموت
فوفى بذلك واراد الرحلة من المدينة فذكر انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم في النوم فقال يا ابا البركات كيف ترضى بفراقنا فترك الرحيل واقام بها الى ان
مات سنة ٧٣٤ وسمى نفسه عاشق النبي صلى الله عليه وسلم وروى من شعره عنه ابو حيان وغيره انتهى **فائدة** ظهير الدين لقب لجماعة منهم علي بن عبد العزيز بن عبد الرزاق
ويعرف بظهير الدين الكبير المرغيناني ومنهم ابنه ظهير الدين المرغيناني الحسن بن علي ومنهم ظهير الدين البخاري محمد بن احمد صاحب الفتاوى الظهيرية ومنهم ظهير الدين
احمد بن اسمعيل شارح الجامع الصغير وهو المعروف بالظهير التمرتاشي ومنهم الظهير البلخي وهو احمد بن علي بن عبد العزيز ومنهم الظهير الولوالجي وهو
عبد الرشيد وقد يقع الاشتباه بينهم بسبب اتحاد اللقب وقد ذكرت ما وقع منه جماعة في ترجمة علي بن عبد العزيز المرغيناني **فائدة** المشهور بخواهر زاده
عند الاطلاق اثنان محمد بن الحسين البخاري ومحمد بن محمود الكردري كما مر نقله من الجواهر المضية في ترجمة محمد بن الحسين وضبطه السمعاني بضم الخاء المعجمة
وفتح الواو والهاء بينهما الف وبعد الهاء راء ساكنة ثم زاء معجمة وبعدها الف ثم دال مهملة معناه ابن اخت عالم وكذا ذكره صاحب الجواهر المضية وقال الكفوي
في ترجمة محمد بن الحسين قد علمنا من هذا التصحيح انهما لا يحسنان في الفارسية فان في واو خواهر زاده وجهين الاول رسمي والالف ثابت والخاء مفتوحة والثاني
لفظي والالف دليل الامالة والواو على كلا الوجهين غير مفتوحة ولفظ زاده بالزاء المعجمة والدال المهملة مشتقة من زائيدن بمعنى التوليد وخواهر مثل خواجه
فان في واوه وجهين وقد يطلق على اعزة الناس لقصد التعظيم مثل خواجه يوسف الهمداني وخواجه عبد الخالق الغجدواني والطائفة النقشبندية يقولون
لمشايخهم خواجگان يريدون تعظيمهم **فائدة** الشاشي اشتهر به امامان جليلان من المذهبين فالحنفي ابو علي احمد بن محمد بن اسحق جعل له الكرخي التدريس لما
اصابه الفالج مات سنة ٣٤٤ اربع واربعين وثلث مائة والشافعي ابو بكر محمد بن اسمعيل عرف بالقفال مات سنة ٣١٤ اربع عشرة وثلث مائة بالشاش كذا قال القاري
قلت وقد مر لنا شاشي آخر وهو ابو ابراهيم اسحق بن ابراهيم واما المختصر في علم الاصول المعروف باصول الشاشي المتداول في زماننا الذي اوله الحمد
لله الذي اعلى منزلة المؤمنين بكريم خطابه الخ فذكر صاحب الكشف ان اسمه الخمسين وانه لنظام الدين الشاشي قيل كان سن المصنف لما صنفه خمسين سنة
فسماه به وشرحه المولى محمد بن الحسن الخوارزمي الشهير بشمس الدين الشاشي اوله الحمد لله الذي اعلى معالم الشرع الخ ائمة سنة ٧٠١ احدى وثمانين وسبع مائة انتهى واما
من الشافعية فاثنان مشهوران بالشاشي احدهما ابو بكر محمد بن علي القفال الكبير الشاشي له كتاب في اصول الفقه وشرح الرسالة واخذ عنه محمد بن جرير الطبري
ومحمد بن خزيمة وتوفي سنة ٣٦٦ ست وستين وثلث مائة على ما ذكره السمعاني او سنة ٣٣٦ ست وثلثين وثلث مائة على ما ذكره ابو اسحق الشيرازي وثانيهما فخر الاسلام محمد بن
احمد بن الحسين الشاشي المتوفى سنة ٥٠٧ سبع وخمس مائة وهو المعروف بالمستظهري تلميذ ابي اسحق الشيرازي ولهم قفال آخر غير شاشي وهو عبد الله بن احمد
القفال المروزي حذق في صنعة القفل حتى عمل قفلا مفتاحه وزن اربع حبات فلما صار ابن ثلثين اشتغل بالفقه واخذ عنه القاضي حسين وابو محمد الجويني وابنه
امام الحرمين وهو صاحب قصة الصلوة المشهورة حضرة السلطان محمود وتوفي سنة ٤١٧ سبع عشرة واربع مائة كذا ذكره اليافعي في مرآة الجنان في حوادث سنة ٣٦٦
وبه يظهر خطأ القاري حيث ارخ وفاة القفال الشاشي سنة ٣١٤ اربع عشرة وثلث مائة **فائدة** صدر الشريعة اشتهر به اثنان يوصف احدهما بصدر الشريعة الاكبر
وصدر الشريعة الاول وهو احمد بن جمال الدين عبيد الله المحبوبي وهو والد تاج الشريعة وثانيهما يوصف بصدر الشريعة الاصغر وصدر الشريعة الثاني وهو
شارح الوقاية عبيد الله بن مسعود بن تاج الشريعة محمود بن صدر الشريعة الاكبر وقد مرت تراجمهم في مواضعها مع فوائد **فائدة** الزعفراني اشتهر به امامان
كبيران حنفي وشافعي فالحنفي محمد بن احمد بن احمد بن محمد بن عبدوس مات سنة ٣٥٣ ثلث وتسعين وثلث مائة والشافعي الحسن بن محمد بن الصباح روى عنه
ابو داود والترمذي مات سنة ٢٤٩ تسع واربعين بعد المائتين كذا قال القاري **قلت** ولنا زعفراني آخر مشهور وهو الحسن بن احمد مرتب الجامع الصغير والزيادات وقد مر
ذكرهما **فائدة** امام الحرمين لقب لامامين كبيرين حنفي وشافعي فالحنفي ابو المظفر يوسف القاضي الجرجاني كما ذكره صاحب حماة في تاريخه والشافعي ابو المعالي عبد الملك

اعلم المتاخرين من اصحاب الشافعي كذا قال احمد الحموي في حواشي الاشباه والنظائر في القاعدة الثانية وكذا قال القاري وذكر في نسب الاول يوسف بن ابراهيم بن محمد بن يوسف **قلت** الخ اليافعي وقال الثاني سنة ثمان وسبعين واربع مائة وقال انه اقام بمكة اربع سنين يدرس ويفتي ولذا قيل له امام الحرمين ويحتمل ان يكون على وجه التفخيم كما هو العادة في اقوالهم بمالك البحرين وقاضي الخافقين **فائدة** حيث اطلق الفضلي فالمراد به ابو بكر محمد بن الفضل وان كان هو نسبته له ولغيره كذا ذكر ابن امير حاج الحلبي في الحلية في بحث مفسدات الصلوة **فائدة** المحيط حيث اطلق يراد به السخة الكبرى من محيط رضي الدين محمد بن محمد السرخسي كذا نقله صاحب الكشف عن حواشي الدرر لعلي بن امر الله الشهير بابن الحنائي وقال ابن امير حاج في الحلية في شرح الديباجة عند ذكر مصنف المنية المكتب التي تخص منها المسائل ومنها المحيط الظاهر ان مراده بالمحيط المحيط البرهاني للامام برهان الدين المرغيناني صاحب الذخيرة كما هو المراد من اطلاقه لغيره واحد كصاحب الخلاصة والنهاية لا المحيط للامام رضي الدين السرخسي وقد ذكر صاحب الطبقات انه اربع مصنفات المحيط الكبير وهو نحو من اربعين مجلدا اخبر في بعض اصحابنا الحنفية انه رآه في بلاد الروم والثاني عشر مجلدات والثالث اربع مجلدات والرابع مجلدان قلت الثالث سماه بالوسيط والرابع الوجيز ومن الثاني نقل العبد الضعيف في هذا الشرح واعسى ان نقله عن المحيط البرهاني فانما هو بواسطة ثقة فاني الى الآن لم اقف عليه انتهى كلامه **قلت** لقد اصاب في ان المحيط اذا اطلق يراد به المحيط البرهاني في عرف الكتب المتداولة وهو الذي كنت اظنه قبل اطلاعي على كلامه هذا الا ان في نسبته الى برهان الدين المرغيناني اختلاجا فان الذي اظن ان مصنفه بخاري وقد مر منا كلام محيطي في مصنف المحيط الرضوي والمحيط البرهاني في ترجمة رضي الدين محمد السرخسي **فائدة** في حواشي الاشباه للسيد احمد الحموي عند شرح الديباجة قيل الحاوي لاصحابنا اثنان الحاوي القدسي في اظنه ارجل متاخر كان يسمى قاضي القدس ولا اعرف تفصيل ترجمته والحاوي الصيرفي وهو للشيخ محمد بن الخضر الصيرفي كان من تلامذة شمس الائمة السرخسي وترجمته بذيل تاريخ بغداد للسمعاني ولم يذكره عبد القادر في طبقاته ولا الشيخ قاسم بن قطلوبغا انتهى اقول بقي حاوي ثالث وهو حاوي الزاهدي مؤلفه صاحب القنية وهو عزيز الوجود ورأيت عند بعض شيوخنا منه نسخة انتهى **قلت** ذكر ابن الشحنة في هوامش الجواهر ان الحاوي القدسي للقاضي جمال الدين احمد بن محمد بن نوح القابسي الغزنوي الحنفي المتوفى في حدود سنة ست مائة وانما قيل له القدسي لانه صنفه في القدس نقلته من خط تلميذه حسن بن علي النحوي انتهى كذا نقله صاحب الكشف ثم قال ورأيت على ظهر نسخة منه من مصنفه الامام محمد الغزنوي اولا الحمد لله الذي هدانا لدين الاسلام الخ انتهى ثم ذكر صاحب الكشف الحاوي للزاهدي مختار بن محمود الغزنيني اوله الحمد لله الذي اوضح معالم العلوم الخ ثم ذكر الحاوي في الفروع نجم الدين ابي الشجاع وابي الفضائل بكير الكركي المتوفى سنة اثنتين وخمسين وست مائة **وذكر** ابن امير حاج في شرح منية المصلي ان مؤلف الحاوي القدسي فرغاني **فائدة** الصبغ بكسر الصاد المهملة وسكون الموحدة فغين معجمة نسبة الى الصبغ اشتهر به حنفي احمد بن عبد الصمد بن يوسف السمرقندي مات سنة ست وعشرين وخمس مائة وشافعي محمد بن عبد الصمد بن محمد النيسابوري مات سنة اربع واربعين وثلث مائة كذا قال القاري **فائدة** قال محمد بن عبد الباقي الزرقاني المالكي في شرح المواهب اللدنية في بحث خصائص الامة المحمدية المقامة النسفية الذي شرحه السعد التفتازاني لابي الفضل محمد بن محمد بن محمد المعروف بالبرهان اللخفي النسفي انه مختصر تفسير الرازي ومقدمته في الخلاف وتصانيف كثيرة في علم الكلام وغيره توفي سنة ستمائة وهو متاخر عن النسفي صاحب التفسير والقند وغيرهما توفي سنة ثلثمائة وغير صاحب الكنز والمدارك في التفسير وهو عبد الله بن احمد وغير ابي المعين النسفي ميمون بن محمد وكلهم حنفيون من نسف بفتح النون والسين المهملة وبالفاء مدينة بماوراء النهر انتهى **قلت** انا نسفيون كثيرون منهم ابو الليث احمد بن عمر المتوفى سنة ثلثمائة وابوه مفتي الثقلين عمر صاحب المنظومة والتفسير المتوفى سنة ثلثمائة وابو البركات حافظ الدين صاحب المنار والكنز والمدارك وغيرها عبد الله بن احمد المتوفى في العشر الاولى من ثلثمائة والقاضي ابو علي الحسين بن خضر صاحب الفوائد والفتاوى المتوفى سنة اربعمائة والقاضي عبد العزيز بن عثمان صاحب الفصول في الفتاوى والفحول في الاصول المتوفى سنة ثلثمائة وسبعين والبرهان محمد المتوفى سنة ثلثمائة وابو المؤيد محمد بن احمد المايمرغي المتوفى سنة اربعمائة وابو بكر محمد بن الحسن بن منصور وابو المعين ميمون بن محمد المكحولي ومعتمد بن محمد بن مكحول اخوه احمد وجدهم مكحول بن الفضل وغيرهم وقد ذكرنا تراجمهم **فائدة** البيهقي نسبة لامامين كبيرين احدهما حنفي وهو اسمعيل بن الحسين صاحب كتاب الشامل والآخر شافعي وهو احمد بن الحسن صاحب السنن مات سنة ثمان وخمسين اربع مائة كذا قال القاري **قلت** وبها غير البيهقي صاحب تاج المصادر في اللغة فانه احمد بن علي بن محمد المعروف بجعفرك كان اماما في النحو واللغة والتفسير

صنف المحيط في لغات القرآن وتاج المصادر وينابيع اللغة مات سلخ رمضان سنة ٥٤٢ اربع واربعين وخمس مائة ذكره السيوطي في البغية **فائدة** الحسن اذا ذكر مطلقا في كتب اصحابنا فالمراد به الحسن بن زياد اللؤلؤي واذا ذكر مطلقا في كتب التفسير فالمراد به الحسن البصري كذا قال الاتقاني في غاية البيان حاشية الهداية نقلا عن شيخه برهان الدين الخريفغني **فائدة** المراد بالائمة الاربعة في قولهم باجماع الائمة الاربعة ونحو ذلك ابو حنيفة ومالك والشافعي واحمد واذا قالوا ائمتنا الثلثة فالمراد به ابو حنيفة وابو يوسف ومحمد والمراد بالامام الاعظم في كتب اصحابنا هو امامنا ابو حنيفة واما في كتب التفسير والاصول والكلام فالمراد بالامام حيث اطلق غالبا هو الامام فخر الدين الرازي والمراد بالشيخين في كتب اصحابنا هو ابو حنيفة وابو يوسف وبالطرفين ابو حنيفة ومحمد وبالصاحبين ابو يوسف ومحمد **قال الجامع** هذا المجموع هذا آخر الكلام في هذا المقام وقد كنت اردت ان اذكر قدرا كثيرا من احوالي ازيد مما ذكرته في آخر النافع الكبير لكن تركته حذرا عن التطويل وسأذكره في مجموع آخر ان شاء الله تعالى وكان اختتام هذا الكتاب يوم السبت الحادي عشر من صفر من شهور السنة الثانية والتسعين بعد الالف والمائتين من الهجرة النبوية على صاحبها افضل صلوة وتحية وآخر كلامنا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد وآله وصحبه اجمعين

خاتمة الطبع

انظروا يا ايها الاخوان بنظر العبرة والامعان في هذه الفوائد البهية وهي كالروضة الندية ان المصنف العلام ذكر فيها سنوات مواليد العلماء الكرام وسنهات وفيات الفضلاء الاعلام وحرر سنة ولادته في هذه الصفحة على الحاشية اربعا وستين بعد الالف والمائتين واما سنة وفاته رحمه الله تعالى فثلث عشرة مائة واربع ليلة هلال التي صبيحتها اول ربيع الآخر يوم الاثنين من هجرة رسول الثقلين وعاش في الدنيا مدرسا ومفتيا ومصنفا وواعظا اربعين سنة واما العبد الآسي محمد عبد العلي المدراسي مدير اصح المطابع الواقع في محمود نگر لكنؤ ادعو وارجو من الله تعالى ان يعلي مناصبه ويرفع مراتبه في جوار رحمته ولما شاعت آثار موته في اطراف العالم وذاعت اخبار فوته في اكناف العرب والعجم انشدت في مرثيته التاريخية ما اسطره وخطه بالقلم وهي هذه

اذ جرى ذكر فاضل قد مات ... اكثروا ذكر هاذم اللذات
اي عيش هنا وعيش ايش ... انما العيش عيشة الجنات
فاتركوا كل ما به شر ... بل خذوا جل ما به خيرات
اي حي حياته تخلد ... اي نفس مماتها لم يات
نبهوا النفس ايها الخلان ... بخفات النفوس والنسمات
واعلموا انكم من الموتى ... هالك كل ممكن بالذات
ان انفاسكم مصيرة ... انها بالعداد معدودات
كل يوم تمر اعمار ... من مرور الشهور والسنهات
ايها الغافلون قد نمتم ... ايقظوا انفسكم عن الغفلات
رحل المولوي عبد الحي ... وله كنية ابو الحسنات
واثبوراه ثم يا اسفا ... اوه قال الاناس والجنات
يومه كان ليلة ليلا ... ليله كان ظلمة الحسرات
سبحت نفسه بيا الله ... هيهلت عند شدة الدورات
فجاة مات وهو مصروع ... فبدا انه شهيدا مات
كم من آت يجي في المحيا ... كان يوم الممات كم من آت
كم من الف عليه قد صلوا ... مرة بعد مرة مرات
لهف الناس كلهم لهفا ... وجرت من عيونهم عبرات
اي شخص كمثله حي ... اي حي كموته قد مات
اين من كان مثله علما ... صاحب البينات والآيات
اين طب النفوس يشفينا ... من مبادي عوارض الخدشات
من يضاهيه في سباق الخير ... من يحاكيه في هوى الحسنات
فاح مسك الختام في فيه ... لاح بدر الجمال في الوجنات
حاط طبعا مكارم الاخلاق ... ناط بالطبع افصح الكلمات
اوتي الفضل والتقى طرا ... ذاك فضل الاله من نعمات
علم فحواه غاية التحقيق ... فهم معناه غاية الغايات
فاهتدى الخلق باستقامته ... واستنارت بنوره الظلمات
صدره شرح متن علم الدين ... فيه ضاءت اشعة اللمعات
لم يزل شغله بعلم الدين ... لم يضع ساعة من الساعات
من له مثله يد طولى ... بعلوم الرجال والطبقات
من نفى عن فيوضه نظرا ... فهو من منكري البديهيات
وهو ثاني المعلم الاول ... واحتوى طبعه طبيعيات
لم تر العين مثله عينا ... في اقام الاجور والطاعات
طبعه بالجلاء كالبيضا ... قلبه بالضياء كالمرآت
عاش بالفيض رحمة للخلق ... ولهم آية من الآيات
ما رأينا كمثله احدا ... دفع الشك باليقينيات
ناصر الشرع مقتدى الاسلام ... ناشر الدين جامع الاشتات
خرست عن بيانه لسن ... عجزت عن مديحه اثبات
موته كان ثلمة في الدين ... انه قال شافع لعصات
رب ادخله جنة الماوى ... خالدا في القصور والغرفات
رضي الله عنه ايمانا ... ذاك ارخ له من الدعوات

١٣٠٤

اشتہار

واضح ہو کہ یہ نسخۂ سنیہ و مجموعۂ تاریخیہ
یعنی الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ و مرتبہ
چھپا اور ہاتھون ہاتھ بکا یہان تک کہ کوئی نسخہ
اسکا فروخت کیواسطے باقی نہین رہا ناچار اب تیسری بار
سابق سے زیادہ خوشخطی اور تصحیح اور چھپائی مین اہتمام
کرکے خاص اپنے مطبع یوسفی واقع دار العلم و العمل
فرنگی محل لکھنؤ مین راقم نے چھپوایا اور جناب برادر معظم
عم مکرم مولانا و استاذنا ابو الحسنات مولوی محمد عبد الحی صاحب
مصنف مرحوم کے اصل مسودے سے اسکو ملاکر باقی ماندہ
عبارتون کو بڑھایا اب کوئی صاحب اسکو
بلا اجازت نہ چھاپین کہ قانوناً جملہ
حقوق اسکے محفوظ ہین فقط

المشتہر

مفتی محمد یوسف داماد مصنف مرحوم
یکم ماہ مے سنہ ۹۵ء